ان الله وملئكته يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

وما ارسلناك الا رحمة للعالمين

74 نعتیہ مجموعے

کلیاتِ نعت

جلد 1

راجا رشید محمود

إن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

کلیاتِ نعت

اُردو زبان میں سب سے زیادہ 74 نعتیہ مجموعے

جلد

1

راجا رشید محمود

کلیاتِ نعت

اُردو زبان میں سب سے زیادہ 74 نعتیہ مجموعے

شاعر : راجا رشید محمودؒ

مدیرِ اعلیٰ : ماہنامہ نعت لاہور

پروف خوانی : مسز اقرا اختر ۔ راجا اظہر محمود

کمپوزنگ و پرنٹنگ : مدنی گرافکس، لاہور

اشاعت اوّل : 12 اپریل 2023

(راجا رشید محمودؒ کی دوسری برسی کے موقع پر نعت کے محبّین کے لیے شاندار تحفہ)

ہدیہ : اِس کتاب کی قیمت نہیں ہے کیونکہ یہ اَن مول ہے۔
تمام اُمتِ محمدیہ ﷺ کے لیے ہماری طرف سے تحفہ ہے

ناشر:

راجا اختر محمود

(حمد و نعت کے حوالے سے راجا صاحبؒ کی کاوشوں کو اُجاگر کرنے میں کوشاں)

658-این بلاک، سمن آباد، لاہور

PDF حاصل کرنے کیلیئے رابطہ کریں

فون: 0304-5649090,0321-9409200

اِنتساب

اپنی والدہ محترمہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام

جو اِس مشن کی خاموش رُوحِ رواں ہیں

اللہ کریم اُن رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے

فہرست مجموعہ جات

(جلد اوّل)

مجموعہ ۱	ورفعنا لک ذکرک	صفحہ 9 سے 44 تک
مجموعہ ۲	حدیثِ شوق	صفحہ 47 سے 91 تک
مجموعہ ۳	منشورِ نعت (فردیات)	صفحہ 95 سے 131 تک
مجموعہ ۴	سیرتِ منظوم	صفحہ 135 سے 155 تک
مجموعہ ۵	۹۲ محمد ﷺ	صفحہ 159 سے 172 تک
مجموعہ ۶	شہرِ کرم	صفحہ 175 سے 253 تک
مجموعہ ۷	مدیحِ سرکار ﷺ	صفحہ 257 سے 307 تک
مجموعہ ۸	قطعاتِ نعت	صفحہ 311 سے 366 تک
مجموعہ ۹	حی علی الصلوۃ	صفحہ 369 سے 429 تک
مجموعہ ۱۰	مخمساتِ نعت	صفحہ 433 سے 469 تک
مجموعہ ۱۱	تضامینِ نعت	صفحہ 473 سے 514 تک

سنا ہے کہ ہر کامیاب شخص کے پیچھے عورت کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اگر انسان کامیاب ہے تو سمجھ لیں اُس کے پیچھے جو عورت ہے وہ پازیٹو مائنڈڈ ہے۔ اور اگر ناکام ہے تو آپ سمجھدار ہیں ماشااللہ۔

میرے والدِ گرامی راجا رشید محمود ایک کامیاب انسان تھے، دُنیا اور آخرت دونوں میں اِن شا اللہ العزیز۔ جب والد صاحب کی شادی ہوئی تو تعلیم محض میٹرک تھی۔ بچپن سے ہی نعتیں لکھتے تھے۔ پھر ایف اے کیا، بی اے کیا، پھر ایم اے اور فاضلِ درس نظامی اور بہت کچھ۔ یہ سب میری والدہ کی سپورٹ کی بدولت ہی ممکن ہوا۔ بچپن ہی سے ہم نے دیکھا کہ درود شریف کی عاملہ تھیں اور محافل میں مہمانوں کی خدمت کی خاطر دلجمعی اور تندہی سے مصروف رہتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!

ابا جان جب سفر پر جاتے تو ہم سے پوچھتے کہ تمہارے لیے کیا لاؤں؟ والدہ کی تربیت ایسی تھی کہ ہم فوراً کہتے کہ نعتیں لکھ کر لائیے گا۔ انھوں نے جتنے بھی سفر (35 سے زاید) کیے مکّہ اور مدینہ ہی کے کیے۔۔۔۔۔ لہٰذا زیادہ تر نعتیں وہیں بیٹھ کر کہی گئیں۔

جب اِس کتاب کو چھاپنے کی بات ہوئی تو میری بیگم اقرا اختر نے کہا خرچ کم کرتے ہیں اور اِس کام کو مکمل کرتے ہیں۔ اس سے پہلے کمال محبّت سے کلیاتِ نعت کی وہ دوبار پروف ریڈنگ بھی کر چکی تھی۔ میرے بچوں نے بھی اس کام میں میرا بھرپور ساتھ دیا۔۔۔

اس تقریب کا کریڈٹ میں اپنی امی جان کو دیتا ہوں جنھوں نے راجا رشید محمودؒ کے رستے کو آسان کیا اور انھیں اتنا بڑا کام کرنے میں مدد دی۔۔۔ اللہ کریم میرے والدہ اور والدِ گرامی کے درجات بلند فرمائے۔

ابا جان فرماتے تھے ''زندہ رہنا ہے تو زندہ ہستی پر کام کرو اور مَیں زندہ ہوں'' الحمدللہ!

یہ اُن کے الفاظ ہوتے تھے۔۔۔

اب اگر ہم یہ کام نہ کرتے تو شاید مرجاتے اور مجھے زندہ رکھنے میں میری بیگم کا کردار ہے۔ یہ کام اِن شااللہ العزیز اس سے بھی آگے جائے گا۔۔ مختلف محافل اور کتابوں سے اِس مشن کو آگے بڑھایا جائے گا اور زندہ رہا جائے گا۔ ان شااللہ العزیز!!!

آپ تمام لوگوں کی آمد اِس بات کا ثبوت ہے کہ یہ بارش کا پہلا قطرہ اپنی صحیح سمت میں جا رہا ہے اور بارش بہت تیز ہوگی۔ ان شااللہ العزیز!!!

راجا اختر محمود

یشفع اختر، راجا محمد حسن اختر، راجا محمد شافع اختر

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شاعرِ نعت راجا رشید محمود کا پہلا مجموعۂ نعت

ورفعنا لک ذکرک

اشاعت اول:	۱۳۹۷ھ/ ۱۹۷۷ء (پاپولر پبلشرز، لاہور)
اشاعت دوم:	۱۴۰۱ھ/ ۱۰۸۱ء (اختر کتاب گھر، لاہور)
اشاعت سوم:	۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء (مکتبہ عالیہ، لاہور)
اشاعت چہارم:	مدنی گرافکس، لاہور

انتساب

’’حضرت علامہ بوصیری علیہ الرحمۃ کے نام

’’انہوں نے قصیدہ بُردہ لکھا تو حبیبِ کبریا (علیہ التحیۃ والثنا) کے کرم سے انہیں صحت عطا ہوئی۔۔۔۔

مَیں نے یہ نعتیں کہیں تو شافعِ مطلق نے مجھے طویل علالت سے نجات بخشی‘‘

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
إنك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
إنك حميد مجيد

حمد

ایک برقی رو لپکتی ہے مرے احساس میں — جلوہ فرما تو ہے میرے پردۂ انفاس میں
کیوں نہ مل جائے اُسے لَا تَقْنَطُوْا کی پھر نوید — جب اُتر آئے کرم تیرا نگاہِ یاس میں
کیوں نہ بن جائے ہماری زندگی بھی اِک مثال — یاد تجھ کو گر رکھیں خُوش حالی و افلاس میں
تو ہویدا ہے اگر عُسرت زدوں کی آہ سے — بس گیا ہے متّقی اشخاص کی بُو باس میں
ملّتِ بیضا کا ہے روح و رَواں تیرا خیال — تیرے دم سے زندگی ہے قوم کی ہر آس میں
تُو نے سرکارِ ﷺ دو عالم میں انھیں یکجا کیا — وہ خصائص جو تھے نوحؑ و عیسیٰؑ و الیاسؑ میں

تیرے ہی دم سے طبائع میں بھی پیدا اختلاف
ہے تنوّع لذتوں کا گر تمام اجناس میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حمد

حمدِ بے حد ہے سزاوارِ خدائے دوجہاں — جس کا ذکرِ پاک ہے وجہِ قرارِ قلب و جاں
انضباطِ کائنات اِک حرفِ کُن سے کر دیا — انبساط و غم کا خالق کون ہے اس کے سوا
آگ کو حدّت عطا کی ہے، روانی آب کو — پھول کو رنگت تو نزہت گلشنِ شاداب کو
اُس کے جلووں کا ہے مظہر یہ جہانِ کن فکاں — بے نشاں خود ہے، نشاں اُس کے ہیں عالم میں عیاں
ابنِ آدم کے لیے کر دی مسخّر کائنات — سب علوم اُس کو سکھائے از پئے عرفانِ ذات
ہیں نمایاں اُس کی قدرت کے کرشمے دہر میں — زندگی امرت کو دی ہے، موت ڈالی زہر میں
مُلحد و زندیق ہوں یا متقی و پارسا — خالق و رازق وہی ہے سب کا، وہ سب کا خدا
شکر اُس کی نعمتوں کا کیا ہو بندوں سے ادا — بیکراں رحمت ہے اس کی، لُطف ہے بے انتہا
اُس کی عظمت کو پہنچ سکتے نہیں فکر و خیال — اُس کا ہے ذکرِ مقدّس ماورائے قیل و قال

جس طرح بے مثل ہے محمودؔ ربِّ ذوالجلال
ہے حبیب ﷺ اُس کا جہاں میں بے نظیر و بے مثال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رواں ہے کاروانِ رنگ و بُو سرکار ﷺ کے دم سے — دو عالم کی رگوں میں ہے لہو سرکار ﷺ کے دم سے
من و تو کی ہے گنجائش کہاں، سب کچھ اُنھی سے ہے — کہ میں سرکار کے دم سے ہوں، تو سرکارؐ کے دم سے
مرے آئینۂ دل میں ہے عکسِ ذات ضو افگن — میں ہوں ہر دم خدا کے رُوبرُو سرکار ﷺ کے دم سے
نہیں تھے وہ تو رب کو ماننے والا نہ تھا کوئی — معانی آشنا ہے لفظِ ھُوٗ سرکار ﷺ کے دم سے
کریں ہم کیوں نہ اپنی آبرو سرکار ﷺ پر قرباں — کہ ہے قائم ہماری آبرو سرکار ﷺ کے دم سے
وہ محبوبِ خدا ہیں، وجہ تخلیقِ دو عالم ہیں — ہوئے آباد سارے کاخ و کُو سرکار ﷺ کے دم سے
اُنھی کے نور سے یہ محفلِ ہستی ہوئی روشن — چراغاں ہے جہاں میں چار سُو سرکار ﷺ کے دم سے
لگن بخشی ہمیں سرکار ﷺ نے اِبطالِ باطل کی — شعار اپنا ہے حق کی جستجو سرکار ﷺ کے دم سے

رسُولِ پاک ﷺ کی نعتیں نہ کیوں محمودؔ گائیں ہم
ملا ہے ہم کو ذوقِ گفتگو سرکار ﷺ کے دم سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آرزوئے دید میں آخر اثر اتنا تو ہو — وادیٔ بطحا میں جا پہنچے بشر، اتنا تو ہو
سرنگوں ہوں اُن کے آگے کج کلاہانِ جہاں — شاہ دیں ﷺ کے خادموں کا کرّوفر اتنا تو ہو
ذکرِ آقا ﷺ میں خیال آئے جونہی اعمال کا — آستیں اشکِ ندامت سے ہو تر، اتنا تو ہو
نزع کی حالت میں میرے لب پہ ہو نامِ حضور ﷺ — مجھ سے خاطی کی دُعا میں بھی اثر اتنا تو ہو
زندگی رستے میں گر گزرے تو گزرے شوق سے — روضۂ اطہر ہو مقصودِ سفر، اتنا تو ہو
ہے یہی میری تمنّا، ہے یہی دل کی مُراد — سرورِ کونین ﷺ کا مِل جائے در، اتنا تو ہو
آپ ﷺ کے در پر پہنچنے کی سعادت ہو نصیب — ہم کو ہونا پڑ نہ جائے دربدر، اتنا تو ہو
اور تو فردِ عمل کی بات کیا، جو ہے سو ہے — دیکھ لیں گے سرورِ کونین ﷺ، ڈر اتنا تو ہو

کیجیے اُن ﷺ کے غلاموں کی غلامی اختیار
اور تو محمود کیا کرنا ہے، پر اتنا تو ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کی نظروں میں زرِ پائے پیمبر چمکے ۔۔۔ سامنے اُس کے نہ گنجینۂ گوہر چمکے
بخت ذرّے کے جو یاور ہوں، عرب تک پہنچے ۔۔۔ خاکِ طیبہ سے لگے، مہر سے بڑھ کر چمکے
رُوبرُو گنبدِ خُضرا کے پہنچ جاؤں اگر ۔۔۔ مجھ زیاں کار کا بھی نقشِ مقدّر چمکے
ذہن میں دشتِ مدینہ کا تصوّر آیا ۔۔۔ پھول اُلفت کے مِری شاخِ نظر پر چمکے
جب بھی آیا ہے کوئی زائرِ طیبہ واپس ۔۔۔ کتنے تارے مِری پلکوں کے اُفق پر چمکے
آپ ﷺ کے فیض سے ہم خلق میں اشرف ٹھہرے ۔۔۔ آپ ﷺ کے نور سے یہ خاک کا پیکر چمکے
دن پہ بھی رات کا منظر تھا مسلّط پہلے ۔۔۔ رُوئے پُرنور سے ہر صبح کے تیور چمکے
ذکر اُن ﷺ کا ہے تو ہر لب کا مقدّر بن جائے ۔۔۔ یاد اُن ﷺ کی ہے تو سِینوں میں اُتر کر چمکے

اُس کو اللہ ولی کہہ کے مراتب بخشے
ان ﷺ کی سیرت جو کسی شخص کے اندر چمکے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرے کام آئیں یہ مژگان و اَبرو یا رسول اللہ ﷺ ۔۔۔ جو اِن سے دے سکوں طیبہ میں جھاڑو یا رسول اللہ ﷺ
کوئی تکلیف ہو، اُس کا ازالہ آپ سے ہو گا ۔۔۔ مرض جیسا بھی ہو، ہے اس کا دارو ''یا رسول اللہ ﷺ''
خدا بھی اور قدسی بھی ہوئے ہیں ہم زباں میرے ۔۔۔ کبھی آیا جو میرے لب پہ ''صَلُّوا'' یا رسول اللہ ﷺ
سر آنکھوں پر اُسے ہم نے بٹھایا ہے اِرادت سے ۔۔۔ نظر آئی ہے جس میں آپ کی خو یا رسول اللہ ﷺ
خدا کہتا ہے، سب کے واسطے رحمت محمد ﷺ ہیں ۔۔۔ کرم فرما ہوئے ہیں آپ ہر سُو یا رسول اللہ ﷺ
ہو کیا تعریف چہرے کی، خدا مدّاح ہے جس کا ۔۔۔ طلوعِ صبح کا مظہر ہیں گیسو یا رسول اللہ ﷺ
لیا ہے آپ ﷺ سے درسِ محبت اہلِ دُنیا نے ۔۔۔ جہاں میں آپ کی پھیلی ہے خوشبو یا رسول اللہ ﷺ

نہ ہوں کیوں آپ دونوں مہرباں محمودِ مذنب پر
زباں پر اس کی، دو نعرے ہیں یا ہُو، یا رسول اللہ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لب پہ ہے ذکر آپ کا با چشمِ نم شاہِ امم ﷺ — آپ کا شاعر ہے محتاجِ کرم شاہِ امم ﷺ
میری نظروں میں شہنشاہانِ عالم ہیچ ہیں — آپ کی مدحت میں چلتا ہے قلم شاہِ امم ﷺ
اِدّعا اِنفاس کا ہے آپ ﷺ کا ذکرِ حسیں — نعت گوئی ہے مرا حُسنِ رقم شاہِ امم ﷺ
آپ کی اُلفت کی قلب و رُوح میں گر ضو نہ ہو — ہے مرا موجود ہونا بھی عدم شاہِ امم ﷺ
فیض سے جن کے ہوا روشن دیارِ زندگی — اپنے سر آنکھوں پہ وہ نقشِ قدم شاہِ امم ﷺ
آپ کے رُتبے کا کیا اِدراک ہو انسان کو — آپ ہیں چشمِ خدا میں محترم شاہِ امم ﷺ

نکبت و اِدبار سے ہم کو چھڑا سکتے ہیں آپ ﷺ
خوار و رُسوا ہیں زمانے بھر میں ہم شاہِ امم ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرا فکر و فن نبی ﷺ کے ذکر تک محدُود ہے — خالقِ کونین کا مجھ پر کرم ہے، جُود ہے
حُبِّ پیغمبر پہ ہے حبِّ خدا کا انحصار — میرے آقا ﷺ کی اطاعت، طاعتِ معبُود ہے
شرطِ ایماں ہے کہ اقرارِ رسالت بھی کرو — صرف اقرارِ الُوہیت یہاں بے سُود ہے
ہم زمانے میں رہیں گے خستہ حال و خوار و زار — پیروی سیرت کی ہم میں جب تلک مفقُود ہے
ہے خداوندِ جہاں کے لُطف و رحمت کی یہ شکل — مصطفی ﷺ کا دو جہاں پر فیضِ لامحدُود ہے
نورِ حق سے پائیں گے قلب و نظر اس کے جلا — جس کا چہرہ راہِ طیبہ میں غبار آلُود ہے

اِس پہ بھی الطاف و رحمت کی نظر ہو، اے خدا
اِک غلامِ جاں نثارانِ نبی محمودؔ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مہرباں ہم پر ہے رب آقا ﷺ کی نسبت کے سبب — خُلد میں جائیں گے ہم ان ﷺ کی محبت کے سبب
خالق و مخلوق کے ممدوح ٹھہرے ہیں حضور ﷺ — کاملیّت کی بدولت، اوّلیت کے سبب
زندگی آساں ہوئی اُن کی شریعت کے طفیل — آدمی اِنساں ہوا اُن کی ہدایت کے سبب

حشر میں صبحِ شفاعت بھی کرم فرمائے گی ۔۔۔ جُرمِ عِصیاں پر مری شامِ ندامت کے سبب

سِیم و زر کی کثرت و قلّت نہیں پیشِ نظر ۔۔۔ صاحبِ ثروت ہوں میں ایماں کی دولت کے سبب

قوم پر اِدبار و نکبت کے اندھیرے چھا گئے ۔۔۔ اُن ﷺ کے افکارِ حسیں سے اجنبیت کے سبب

تا ابد ہیں ہم نشینِ شہِ ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ ۔۔۔ مرتبے کیا کیا ملے اُن کو رفاقت کے سبب

مجھ پہ ہے محمودؔ سرکارِ دو عالم ﷺ کا کرم
نعت گو ہوں آپ ﷺ کی چشمِ عنایت کے سبب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بادۂ عشقِ پیمبر ﷺ چاہیے ۔۔۔ یہ نشہ ہم کو برابر چاہیے

گوھرِ دیدار گر درکار ہو ۔۔۔ گوشۂ چشمِ غمیں تر چاہیے

کرب سے نِکھرے گا اور اُن کا خیال ۔۔۔ دل کے آئینے کو جوہر چاہیے

اُن کے در پر حاضری کے واسطے ۔۔۔ الفت و اخلاص کا زر چاہیے

زائرو! ذکرِ حرم کرتے رہو ۔۔۔ کچھ علاجِ قلبِ مضطر چاہیے

دشمنِ جاں کی بھلائی کے لیے ۔۔۔ وسعتِ ظرفِ پیمبر چاہیے

جو خدائے پاک کا محبوب ہو ۔۔۔ اس حسیں پیکر کو کیونکر چاہیے

ذہن میں اُن کا تصوّر ہو مکیں ۔۔۔ دل میں اُن کی یاد مضمر چاہیے

نعتِ ممدوحِ خدا ﷺ کے واسطے ۔۔۔ لُمعۂ اسلوبِ داور چاہیے

تذکرہ حضرت ﷺ کا ہوتا ہو جہاں ۔۔۔ ایسی مجلس میں نِگوں سر چاہیے

حاصلِ احساس ہے لا حاصلی ۔۔۔ اب تو کچھ ذکرِ پیمبر چاہیے

قریۂ مہ کو سُدھاریں اہلِ دہر ۔۔۔ مجھ کو تو سرکار ﷺ کا در چاہیے

رُوح بھی شاداب ہو ہی جائے گی
ذکرِ آقا ﷺ میں زباں تر چاہیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد مصطفی ﷺ خیر البشر، محبوبِ داور ہے　　شرافت، حِلم، ایثار و سخاوت کا وہ پیکر ہے
فدا اس پر مرے ماں باپ، جو ہے رحمتِ عالم　　مرا آقا ﷺ ہے مخلوقِ خدا کا محسنِ اعظم
محبت اور اخوّت کی ہمیں تعلیم دی جس نے　　رواداری کا برتاؤ کیا دشمن سے بھی جس نے
جو مخلوقِ خدا کے کام آتا تھا بہر صُورت　　غریبوں، بے نواؤں پر سدا کرتا رہا شفقت
پسند اُس نے نہ رنگ و نسل کی تفریق فرمائی　　خدا ترسی فضیلت کے لیے معیار ٹھہرائی
جہاں سے ہر بُرائی میرے آقا ﷺ نے مٹا ڈالی　　وہ جس نے اک نئی تہذیب کی آ کر بِنا ڈالی
جب اپنے دل میں انساں کی ترقّی کے لیے ٹھانی　　تو انساں کو سکھائیں مستقِل اقدارِ روحانی
وہ حق گوئی کا مظہر، اِستقامت کا حسیں پیکر　　جو رحمت بن کے آیا، وہ خدا کا خاص پیمبر
وہی کام اُس سے ہیں منسوب، جن سے ہے خدا راضی　　کوئی دیکھے تو اُس کی سادگی، ایثار، فیّاضی
زمانے بھر پہ اُس نے اپنی سیرت کا اثر ڈالا　　فساد و فتنہ و شر سے جہاں کو پاک کر ڈالا
وہ جس کے حکم پر تسلیم کی عادت ضروری ہے　　بزرگوں کا ادب، ماں باپ کی طاعت ضروری ہے
تحمّل، صبر، نیکی اور دیانت جس نے سکھلائی　　وہ محبوبِ خدا، جس کی ثنا قرآں نے فرمائی

اُسی کے ذکر سے محمودؔ کے دل نے سکوں پایا
اُسی کے فیض سے فکر و عمل میں اِنقلاب آیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

المدد، محبوبِ ربّ ذوالمنن ﷺ　　ہے یہ عصرِ نو نہایت پُرفتن
آپ ﷺ ہیں تخلیقِ عالم کا سبب　　آپ ﷺ سے ہے رونقِ ہر انجمن
آپ ﷺ سے ہے انشراحِ رُوح و دل　　آپ ﷺ سے ہے ارتباطِ جان و تن
ہے مبارک نُطقِ آنحضرت ﷺ کا ذکر　　ہیں مرے جذبات بھی گُل پیرہن
کثرتِ عصیاں کا ہو اب خوف کیا　　اُن کا دریائے کرم ہے موجزن
لب پہ ہے مدح و ثنا کی روشنی　　دل میں ہے عشق و اِرادت کی کرن

مصطفی ﷺ کے چہرۂ پُرنور پر — سورۂ والشّمس کی دیکھو پھبن
نُورِ لطف و مرحمت سرکار ﷺ کا — میرے جان و دل پہ ہے پرتوِ فلگن
آپ ﷺ کے انوار سے روشن ہوئے — شہر و دشت و وادی و کوہ و دمن
شہرِ طیبہ کی نسیمِ جاں فزا — ہے دماغوں کے لیے مُشکِ ختن
اسمِ پاکِ مصطفی ﷺ کا فیض ہے
مٹ گئے محمودؔ کے رنج و محن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرخیلِ اہلِ علم و ادب ہیں شہِ عرب ﷺ — حق کی طرف سے آپ ﷺ کا ''اُمّی'' ہے گو لقب
پائیں گے ہم وقار خدا کی جناب میں — ہو گا ہمارے دل میں محمد ﷺ کا عشق جب
سرمایۂ بہارِ تمنّا حضور ﷺ ہیں — دل ہے تو مطمئن ہے، نظر ہے تو بے تعب
دل میں ہے سیرِ وادیٔ بطحا کی آرزو — آنکھوں کو دیدِ گنبدِ خضرا کی ہے طلب
دارالشفائے رحمتِ عالم نظر میں ہے — دُنیا کے ہر مرض کا فقط ہے یہی مطب
اِک ذرّہ اور چاہ کرے مہر و ماہ کی — دیدِ حضور ﷺ کی بھی تمنّا ہے کیا عجب
میں ایک برگِ خشک ہوں، طیبہ کی راہ میں — مجھ کو اُڑا کے لے ہی چلی صرصرِ طلب
طیبہ سے کم تعلقِ خاطر اُنھی کو ہے — شیطان ہر قدم پہ دکھاتا ہے جن کو چھب
منزل رسی خدا ہے محبت کے دین کی — تکریمِ مصطفی ﷺ ہے فقط جادۂ ادب
سمجھو کہ تم کو اذنِ حضوری عطا ہُوا
محمودؔ بزمِ نعتِ محمد ﷺ میں آؤ جب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زمانے بھر میں جاری چشمۂ فیضانِ طیبہ ہے — رسول اللہ ﷺ کا نقشِ قدم عنوانِ طیبہ ہے
دو عالم پر رسولِ پاک ﷺ کی فرمانروائی ہے — شہنشاہِ مکان و لامکاں سلطانِ طیبہ ہے

فدا ہوں میں عرب کی سرزمیں کے ذرّے ذرّے پر — اگر دل ہے نثارِ کعبہ، جاں قربانِ طیبہ ہے
خدا کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا اُس کو — وہ خوش قسمت مسافر، آج جو مہمانِ طیبہ ہے
رسُول اللہؐ ہیں بے شک ہدایت کے مہٗ کامل — صحابی ہے جو اُن کا، اخترِ تابانِ طیبہ ہے
جمالِ گنبدِ خضرا مقدّر ہی سے ملتا ہے — ہر اک زائر کے دِل پر لطفِ بے پایانِ طیبہ ہے
زہے عظمت کہ مکّہ چھوڑ کر آئے یہاں آقا ﷺ — زہے رفعت کہ جبریلِ امیںؑ دربانِ طیبہ ہے
اُسے حاصل ہے عظمت مسکنِ محبوب داور ﷺ کی! — ہر اک مدحت خدا کے فضل سے شایانِ طیبہ ہے
مدینہ گلشنِ رُشد و ہُدیٰ ہے، باغِ وحدت ہے — نبی ﷺ کا جو بھی ساتھی ہے، گُلِ بُستانِ طیبہ ہے

نظر افروز ہے محمود کی نعتوں کا ہر مصرع
کہ اُس کے قلب و جاں میں ضوفگن ارمانِ طیبہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہے رومیؔ، رضاؔ، اقبالؔ، جامیؔ — تری مدحت کی نسبت سے گرامی
شہا! اِن زندگی کی تلخیوں میں — تری ہی دَین ہے یہ شادکامی
اگر تیری نظر پڑ جائے آقا ﷺ — ہُنر بن جائے گی ہر میری خامی
مجھے جورِ زماں سے خوف کیوں ہو — شہِ کونین ﷺ ہیں جب میرے حامی
کسی مُرسل کی اب حاجت نہیں ہے — رسالت مصطفیٰ ﷺ کی ہے دوامی
مصائب سے رہائی بخشتا ہے — محمد مصطفیٰ ﷺ کا نامِ نامی
سدا گھولے گی رس گوشِ زمن میں — رسولِ پاک ﷺ کی شیریں کلامی

درِ خیرالوریٰ ﷺ تک میں نہ پہنچا
یہ ہے محمودؔ میری ناتمامی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے کفر و شرک کا ہم پر دباؤ یا رسُول اللہ ﷺ — ہمیں اللہ کے در پر جھکاؤ یا رسُول اللہ ﷺ

حوادث کے سمندر کی تلاطم خیز موجوں میں
ہوئی ہے زندگی کاغذ کی ناؤ یا رسُول اللہ ﷺ

مداوا ہو سکے، اُن پر شفا کا ہاتھ رکھ دیجے
لگائے ہیں زمانے نے جو گھاؤ یا رسُول اللہ ﷺ

کہیں قعرِ مذلّت میں نہ اپنی قوم کھو جائے
ہمیں اب خوابِ غفلت سے جگاؤ یا رسُول اللہ ﷺ

مرے خوابوں کی دُنیا میں کبھی تشریف لے آؤ
جہاں سے اب ہے میرا چل چلاؤ یا رسُول اللہ ﷺ

دلِ محزوں تڑپتا ہے کہ دیکھے گنبدِ خضرا
نظر کا سوئے طیبہ ہے جماؤ یا رسُول اللہ ﷺ

تمھی ہو چارہ سازِ اہلِ درد و غم تو ہم کس کو
دکھائیں جا کے اپنے دل کے گھاؤ یا رسُول اللہ ﷺ

تمھاری ذات دُنیا میں سحابِ لُطف و رحمت ہے
بجھاؤ میرے عصیاں کا الاؤ یا رسُول اللہ ﷺ

تمھاری نعت ہے صبح و مسا محمودؔ کے لب پر
تمھارے عشق کا دل میں رچاؤ یا رسُول اللہ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چھائی گھٹا ذنوب کی گھنگھور یا رسول ﷺ
کیجے نگاہِ لطف مری اور یا رسول ﷺ

کیا نورِ مصطفیٰ کو وہ پہچان پائیں گے
دِیدے ہی جن کے ہو چکے ہوں کور یا رسول ﷺ

لب پر ہو تیری یاد اور دل میں تری وفا
دن ہو کہ رات، شام ہو کہ بھور یا رسول ﷺ

”للہ! اِس طرف بھی شفاعت کی اِک نظر“
ہر سمت ہو گا حشر میں یہ شور یا رسول ﷺ

جس کے عمل میں تیری محبت کی بُو نہیں
وہ دِین کا حقیقتاً ہے چور یا رسول ﷺ

اپنے دیارِ قُدس میں بُلوایئے ہمیں
اپنا نہیں ہے اور کوئی ٹھور یا رسول ﷺ

نغماتِ نعت میرے لبوں پر رہیں مدام
قائم رہے جو سانس کی یہ ڈور یا رسول ﷺ

پھر بھی اُگے ہیں عشق و محبت کے اِس میں پھول
گرچہ ہے میرے دل کی زمیں شور یا رسول

محمودؔ اور کچھ بھی نہ چاہوں خدا سے میں
طیبہ میں بن سکے جو مری گور یا رسول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ کی سرزمیں میں مکیں ہیں تجلّیاں — کہتا ہے کون، عرش نشیں ہیں تجلّیاں
خورشید و ماہتاب و کواکب کو دیکھیے — نورِ نبی ﷺ کے زیر نگیں ہیں تجلّیاں
سو اختیار اُن کو گمان و خیال پر — اِک اعتبارِ حسنِ یقیں ہیں تجلّیاں
دونوں جہاں پہ فیضِ رسالت مآب ﷺ ہے — دونوں جہاں سے اُن کی حسیں ہیں تجلّیاں
نور رسولِ پاک ﷺ سے دُنیا ہے مستنیر — محدُود طیبہ تک تو نہیں ہیں تجلّیاں
روشن نہ کیوں حریمِ خیال و شعور ہو — عشقِ نبی ﷺ کی دل میں مکیں ہیں تجلّیاں

نورِ نبی ﷺ ہے میری نگاہوں میں جلوہ ریز
روح و روانِ قلبِ حزیں ہیں تجلّیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شبنمی آنکھوں میں ڈھونڈو گے توانائی کہاں — ذکرِ طیبہ کے سوا کُحلِ مسیحائی کہاں
ہم نہ جب تک اُن کی دکھلائی ہوئی رَہ پر چلیں — حوصلہ کیسا، تیقّن کیا، شکیبائی کہاں
دہر بھر کی ہر صداقت کو پرکھ کر دیکھ لو — جو حدیثِ مصطفی ﷺ میں ہے، وہ سچائی کہاں
میری تنہائی پہ پرتَو ہے حِرا کا، ثَور کا — وادیٔ قلب و نظر میں محفل آرائی کہاں
گنبدِ خضرا سے دُوری، بخت کی لاحاصلی — سوچ کے گنبد میں ہوں محصُور، گویائی کہاں
نعتِ محبوبِ خلائق گر نہ ہو لب پر مرے — پیکرِ تخییل میں وہ حُسن و زیبائی کہاں
دین و دُنیا کا الم ناالتفاتی آپ ﷺ کی — ملتفِت ہوں آپ ﷺ تو پھر غم کی گیرائی کہاں
خادمانِ مصطفی ﷺ کا غاشیہ بردار ہوں — دیکھ لو، پہنچا بتقریبِ شناسائی کہاں
آپ ﷺ کے نقشِ کفِ پا ہی کا سب اعجاز ہے — وہ نہ جب تک آئے، بُوئے نو بہار آئی کہاں
یہ حقیقت میں تھا اعجازِ تکلّم آپ ﷺ کا — سنگریزوں کو وگرنہ تابِ گویائی کہاں

فضلِ مولا ہے وگرنہ مصطفی ﷺ کی نعت میں
میرا اے محمودؔ ذوقِ خامہ فرسائی کہاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

والضحیٰ ہو کہ سورۂ یٰسیں — ہے یہ میرے حضور ﷺ کی تحسیں
مدحتِ مصطفی ﷺ ہے مدحِ خدا — سیرتِ مصطفی ﷺ کا نام ہے دیں
نورِ خیر البشر ﷺ کے جلوؤں سے — رشکِ صد آسماں ہوئی ہے زمیں
آپ ہیں باعثِ سکونِ حیات — آپ ﷺ سے ہے قرارِ قلبِ حزیں
کیوں نہ روشن ہو کائنات مِری — ماہِ طیبہ ہے میرے دل میں مکیں
بحر ہے مدحتِ شہِ کونین ﷺ — اور مری نعت ایک دُرِّ ثمیں
مدحِ ممدوحِ کبریا ﷺ کے طفیل — ہو گئے ہیں تخیلات حسیں
وہ جگہ تو سفر کا ہے آغاز — جس جگہ تھک گیا ہے سدرہ نشیں
فیض گُستر ہیں سارے عالم پر — میرے آقا ﷺ حرا کے گوشہ گزیں
سب ہیں دریوزہ گر اُسی در کے — جس کا حاجب ہوا ہے رُوحِ امیں

اُن کا محمودؔ نام لیوا ہے
جن کے دونوں جہاں ہیں زیرِ نگیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے عشق سے روشن ہے دل، چہرہ ہے نورانی — بغیر اس کے ہر اک خواہش، ہر اک چاہت مری فانی
طبیب انسانیت کے آ گئے جب بزمِ ہستی میں — رہا باقی کِسی کا روگ، جسمانی نہ رُوحانی
نبی معراج میں اللہ سے ملنے کو جاتے تھے — انوکھی میزبانی تھی، نرالی تھی یہ مہمانی
چراغِ شوق لے کر ہاتھ میں، ڈھونڈو زمانے میں — مگر تا حشر پاؤ گے نہ اُن کا سایہ و ثانی
نبی ﷺ کا نام لب پر ہے مگر اعمال کے ڈر سے — ندامت کا، خجالت کا مری آنکھوں میں ہے پانی
خداوندِ جہاں کے بعد اِس دنیائے فانی میں! — فقط ہے جذبۂ عشقِ نبی ﷺ باقی و لافانی

مجھے محمودؔ احساسِ تفاخُر کیوں نہ ہو دل میں
کہ آئی میرے حصّے میں محمد ﷺ کی ثنا خوانی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چشمِ طلب ہے سُوئے مدینہ خدا گواہ — دِل ہے محبتوں کا خزینہ، خدا گواہ
افضل تریں ہے سارے سنین و شہور سے — میلادِ مصطفی ﷺ کا مہینہ، خدا گواہ
عِشق نبی ﷺ کے بادۂ سرجوش کے سوا — میرے لیے حرام ہے پینا، خدا گواہ
جس کو جمالِ گنبدِ خضرا دکھائی دے — اس کو کہیں گے دیدۂ بینا، خدا گواہ
خدّامِ بارگاہِ نبوّت کا عِشق ہے — اللہ تک رسائی کا زینہ، خدا گواہ
یہ کائنات ہے اگر انگشتری، تو ہے — ذاتِ رسُول پاک نگینہ، خدا گواہ
اصحابِ رضی اللہ عنہم مصطفی ﷺ کے مناقب لکھا کرو — مدحِ نبی ﷺ کا ہے یہ قرینہ، خدا گواہ

محمودؔ اُن سے مانگ لو دِل کی مُراد تم
مختارِ کُل ہیں شاہِ مدینہ ﷺ خدا گواہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یادِ محبوبِ خدا ﷺ کا اس میں گوہر دیکھ کر — ہو گیا خوش مجھ پہ داور، دیدۂ تر دیکھ کر
خوب برسیں رحمتِ حق کی گھٹائیں دہر پر — مزرعِ انسانیت کو خشک و بنجر دیکھ کر
بخششِ عصیاں کا ہوتا ہے مجھے آخر یقیں — رحمتِ عالم کا ذکر اپنی زباں پر دیکھ کر
جان جائیں گے سبھی، ہے جشنِ میلادُ النّبی — محفلیں خوشیوں کی برپا آج گھر گھر دیکھ کر
بخشوایا حشر میں ہم کو نبی ﷺ کی نعت نے — ہم پکارے بھی ”معاصی کا یہ دفتر دیکھ کر“
رتبۂ نورِ مجسّم کا جو اَب قائل نہیں — مان جائے گا وہ اُن ﷺ کو روزِ محشر دیکھ کر
مصطفی ﷺ کی شان دیکھو گے سرِ میدانِ حشر — فیصلہ حق بھی کرے گا اُن ﷺ کے تیور دیکھ کر

اُن کے مدّاحوں میں شامل ہو گیا محمودؔ بھی
غلغلہ مدحِ نبی ﷺ کا آسماں پر دیکھ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے لب پر ہے یہ ہر صُبح و مسا مدحِ رسُول ﷺ — ہے دو روزہ زندگی کا مُدعا مدحِ رسُول ﷺ

میرے اعجازِ قلم کا منتہا نعتِ نبی ﷺ — میرے اندازِ رقم کا ارتقا مدحِ رسول ﷺ
میرے جسم و روح کو اُن سے ملی ہے زندگی — ہے کرشمہ رشتۂ اِخلاص کا مدحِ رسُول ﷺ
کیف و سرمستی ہے ممدوحِ دو عالم کی عطا — جذبِ ذوق و شوق کا ہے معجزہ مدحِ رسُول ﷺ
اِبتدا اِس کی ہوئی ہے کبریا کی ذات سے — ہے ازل کے روز سے بے انتہا مدحِ رسُول ﷺ
عالمِ اَجسام میں آئے ہیں ہم اُن ﷺ کے طفیل — کیوں نہ ہو نغمہ ہماری روح کا مدحِ رسُول ﷺ

ہے دُعا، یا رب! ہماری عاقبت محمود ہو
حشر تک ٹھہرے ہمارا مشغلہ مدحِ رسُول ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رُخ مرا سُوئے مدینہ ہوتا — نعت کہنے کا قرینہ ہوتا
خواب میں اُن ﷺ کی زیارت ہوتی — وا اگر دیدۂ بینا ہوتا
سوزنِ عشقِ محمد ﷺ تھی ہی — کرب کا زخم جو سِینا ہوتا
اُن کی سیرت جو نظر میں رکھتے — زندہ رہنے کا قرینہ ہوتا
جو بھی کوثر کا تمنّائی تھا — تارکِ ساغر و مینا ہوتا
خواہشِ دید کے پس منظر میں — روضۂ شاہِ مدینہ ﷺ ہوتا
نامِ نامی ہی تھا کافی، چاہے — بیچ منجدھار سفینہ ہوتا
جان جب تن سے نکلنے لگتی — میری آنکھوں میں مدینہ ہوتا

مرگِ محمودؔ بجا ہے لیکن
اُن کی بعثت کا مہینہ ہوتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جنونِ عقل و خرد سے آگے، ملے گی گر آ گہی ملے گی — خدا کی وحدت کی ارضِ طیبہ میں ہم کو جلوہ گری ملے گی
جو اُن کے رستے کو چھوڑ دو گے، فضا ہی بدلی ہُوئی ملے گی — بہر طرف اس جہاں میں آخر بہیمیت ناچتی ملے گی

جہاں ہے تاریک اور بھیانک، قدم قدم تیرگی ملے گی
مگر جو پہنچا درِ نبیؐ پر، فقط اُسے روشنی ملے گی

دیارِ طیبہ کو کون چھوڑے گا، ریاضِ جنت میں کون جائے
نسیمِ جنت بھی دیکھ لیجے، درِ نبی ﷺ چومتی ملے گی

حبیبِ ربِّ انام ہے تو، تجھی کو سب سرفرازیاں ہیں
نہیں ہے تیرا مثیل ممکن، کہاں تری ہمسری ملے گی

لِوائے رحمت کا سایہ ہو گا بروزِ محشر یہ دیکھ لینا
حضور ﷺ کی منقبت سے جنت گناہگاروں کو بھی ملے گی

جہاں یہ پیغامِ امن اُن کا نہ وجہِ آرامِ قلب و جاں ہو
وہاں جو حُسن بھی برس رہا ہو تو نبض ڈوبی ہوئی ملے گی

نبی کے دَر پر نہ جایئے گا، نہ اُن سے اُلفت نبھایئے گا
تو کوئی راحت نہ پایئے گا، دھواں دھواں زندگی ملے گی

غم و الم کے جہانِ تیرہ میں بے دلی بھی ہے، بے کلی
کرو گے محمودؔ ذکرِ احمد ﷺ تو دل کو آسودگی ملے گی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سہارا ہے مرے قلبِ حزیں کا
اشارہ رحمت للعالمین ﷺ کا

جہاں میں دل گرفتوں کا مداوا
ہے الطافِ فراواں شاہِ دیں ﷺ کا

مدینہ منبعِ رُشد و ہدیٰ ہے
یہ سارا فیض ہے اس ﷺ کے مکیں کا

زمین و آسماں میں تذکرہ ہے
حرا و ثور کے عزلت گزیں کا

حریمِ مصطفی ﷺ کا سبز گنبد
تفاخر اور شرف رُوئے زمیں کا

جہاں میں عافیت کو عام کر دو
یہ ہے پیغام ختم المرسلیں ﷺ کا

وہی میرے خیالوں کا ہے مرکز
جو ہے محبوبِ ربّ العالمین ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ اللہ شوکت و شانِ شہنشاہِ عرب ﷺ
دو جہاں ہیں زیرِ فرمانِ شہنشاہِ عرب ﷺ

مرتبہ داں کبریا کے ہیں محمد مصطفی ﷺ
اور خدا ہے مرتبہ دانِ شہنشاہِ عرب ﷺ

ہیں ابوبکرؓ اور عثمانِ غنیؓ لاریب و شک
دوستداران و حلیفانِ شہنشاہِ عرب ﷺ

بوعبیدہؓ، بوترابؓ و خالدؓ و فاروقؓ ہیں — اشجعانِ ضیغمستانِ شہنشاہِ عرب ﷺ
ہیں بلالؓ و بوذرؓ و عمارؓ و حسانؓ و صہیبؓ — سب دل و جاں سے محبّانِ شہنشاہِ عرب ﷺ
رہ گئے سِدرہ کی منزل ہی پہ جبریلِؑ امیں — کون جانے رفعتِ شانِ شہنشاہِ عرب ﷺ
کیوں نہ اصحابِؓ نبی ٹھہریں ہدایت کے نجوم — ضوفگن ہے مہرِ تابانِ شہنشاہِ عرب ﷺ
اِس جہاں کا ذرّہ ذرّہ آپ ﷺ کا ممنون ہے — دونوں عالم پر ہے احسانِ شہنشاہِ عرب ﷺ
کھیتیاں اخلاص و اُلفت کی سبھی جل تھل ہوئیں — چھا گیا جب ابرِ نیسانِ شہنشاہِ عرب ﷺ
ہم سیہ کاروں کے سر پر حشر کے میدان میں — سایہ افگن ہو گا دامانِ شہنشاہِ عرب ﷺ
رومیؔ و جامیؔ، رضاؔ و سعدیؔ و اقبالؔ ہیں — فضلِ ایزد سے ہزارانِ شہنشاہِ عرب ﷺ

زندگی کر دیں گے ہم نامُوسِ احمد ﷺ پر نثار
ہم کہ ہیں زندہ بہ فیضانِ شہنشاہِ عرب ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جلووں کی ہوئی بارش، انوار نظر آئے — ”جب مسجدِ نبوی ﷺ کے مینار نظر آئے
خارِ رہِ طیبہ گر چُبھ جائیں تصوّر میں — ویرانۂ دل اپنا گلزار نظر آئے
بوبکرؓ ہوں، عثمانؓ ہوں، فاروقؓ ہوں، حیدرؓ ہوں — آقا ﷺ کی محبت سے سرشار نظر آئے
جو قول ہے آقا ﷺ کا، فرماں وہ خدا کا ہے — قرآں میں بھی نظروں کو سرکار ﷺ نظر آئے
سرکار ﷺ کے قدموں میں آ جائے، کہو اس سے — جو شخص گرفتارِ آزار نظر آئے
گلہائے عقیدت سے پھر ہم بھی بھریں دامن — طیبہ کا اگر ہم کو گلزار نظر آئے

مدحت میں محمد ﷺ کی محمودؔ یہ عالم ہو
گفتار دکھائی دے، کردار نظر آئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمھاری نعت ہی میں ہوں مگن مَیں یا رسُول اللہ ﷺ! — فرشتوں کا ہوا ہوں ہم سخن میں یا رسُول اللہ ﷺ!

کرم کی اِک نظر حالِ زبوں پر ہو اگر میرے — تو بھولوں آج سب رنج و محن میں یا رسُول اللہ ﷺ
یہاں جس حال میں، محشر میں جیسے بھی رکھیں مجھ کو — نہیں رکھتا مجالِ دم زدن میں یا رسُول اللہ ﷺ
تمھارے جاں نثاروں اور غلاموں کی ثنا لکھوں — فقط رکھتا ہوں یہ دل میں لگن میں یا رسُول اللہ ﷺ
تمھاری مدح میں رہتا ہوں میں رطب اللّساں ہر دم — کہ رکھتا ہوں یہی طرزِ سخن میں یا رسُول اللہ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

متاعِ دین و دانش ہو گئی گم یا رسُول اللہ ﷺ — ترحّم یا رسُول اللہ! ترحُّم یا رسُول اللہ ﷺ
جو خادم دِینِ حق کے ہیں، مدد فرمایئے اُن کی — کہ بے دینی سے اپنا تصادم یا رسُول اللہ ﷺ
مثالِ ماہِ تاباں ہے جہاں میں آپ ﷺ کی ہستی — صحابی آپ کے ہیں مثلِ انجم یا رسُول اللہ ﷺ
مرے احساسِ مُردہ پر بہارِ زندگی آئے — کبھی گر آپ فرما دیجیے ”قُم“ یا رسُول اللہ ﷺ
کنارے پر لگا دیجیے مرے ایماں کی کشتی کو — کہ میں ہوں اور گناہوں کا تلاطم یا رسُول اللہ ﷺ

گرفتارِ بلا محمودؔ پر گر چشمِ رحمت ہو
تو اِس کے لب پر آ جائے تبسّم یا رسُول اللہ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زندگی میں صبح ہے یا شام ہے خیر الانام ﷺ — میرے لب پر آپ ہی کا نام ہے خیر الانام ﷺ
آپ کے فیضِ نظر سے دن گزرتے ہیں مرے — آپ کا مجھ پر یہ خاص انعام ہے خیر الانام ﷺ
خدمتِ انسانیت شام و سحر کرتے ہیں ہم — حرزِ جاں یہ آپ کا پیغام ہے خیر الانام ﷺ
روز و شب جس میں پیا کرتا ہوں میں صہبائے عشق — آپ کی مدحت کا وہ اِک جام ہے خیر الانام ﷺ
آتشِ دوزخ کا کھٹکا مجھ کو ہو سکتا نہیں — آپ کی تعریف میرا کام ہے خیر الانام ﷺ

کیجیے محمودؔ پر بھی اِک نگاہِ التفات
یہ بھی اک منجملۂ خدّام ہے خیر الانام ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چراغِ راہ ہے کردارِ احمدِ مختار ﷺ
خدا کی بات ہے گفتارِ احمدِ مختار ﷺ

کرو نہ ذکرِ خدا ذکرِ مصطفیٰ کے بغیر
کبھی جو جان لو اَسرارِ احمدِ مختار ﷺ

مجھے خطر نہیں دوزخ کا، روزِ محشر کا
کہ کر رہا ہوں میں تذکارِ احمدِ مختار ﷺ

نہیں خدا کے پیمبر ہی وہ، حبیب بھی ہیں
خدا کا کفر ہے انکارِ احمدِ مختار ﷺ

مجھے ہو اپنے مقدّر پہ ناز اے محمودؔ
ملے جو سایۂ دیوارِ احمدِ مختار ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرکزِ حسنِ یقیں ہیں سرورِ دنیا و دیں ﷺ
پیکرِ نورِ مُبیں ہیں سرورِ دنیا و دیں ﷺ

رحمۃ للعالمیں ہیں سرورِ دنیا و دیں ﷺ
اور ختم المرسلیں ہیں سرورِ دنیا و دیں ﷺ

مالکِ خلدِ بریں ہیں سرورِ دنیا و دیں ﷺ
سبز گنبد کے مکیں ہیں سرورِ دنیا و دیں ﷺ

باعثِ تخلیقِ عالم، صدرِ بزمِ کائنات
عرش کے مسند نشیں ہیں سرورِ دنیا و دیں ﷺ

ہیں حبیبِ خالقِ ہر دوسرا میرے حضور ﷺ
صرف پیغمبر نہیں ہیں سرورِ دنیا و دیں ﷺ

آپ ﷺ نے درسِ صداقت اہلِ عالم کو دیا
صادق الوعد و امیں ہیں سرورِ دنیا و دیں ﷺ

یہ زمین و آسماں، وہ کرسی و لوح و قلم
آپ کے زیرِ نگیں ہیں سرورِ دنیا و دیں ﷺ

احترامِ سرورِ کونین ﷺ میرا دین ہے
عظمتِ دینِ متیں ہیں سرورِ دنیا و دیں ﷺ

مجھ سا اے محمودؔ مُذنب مل سکے گا اور کون
گر شفیع المذنبیں ہیں سرور، دنیا و دیں ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرازِ عرش پہ جاری رہا خرامِ رسُول ﷺ
''حدِ نگاہ سے ہے ماورا مقامِ رسُول ﷺ''

جہاں میں جشن ہے میلادِ پاک کا برپا
ہے سلسبیل پہ گردش میں آج جامِ رسُول ﷺ

وہ بن کے آئے جہانوں کے واسطے رحمت
ہر اک مقام پہ جاری ہے فیضِ عامِ رسُول ﷺ

خدا کا اُس پر تلطُّف کہاں، کرم کیسا — نہیں ہے قلب میں جس کے بھی احترامِ رسُول ﷺ
رہا ہے اہلِ محبت کا مقتدا وہ شخص — رہے ہیں جس کی نگاہوں میں صبح و شامِ رسُول ﷺ
زہے یہ شانِ تکلُّم، یہ گفتگوئے نبی ﷺ — کلامِ خالقِ کونین ہے کلامِ رسُول ﷺ
اسی لیے تھا وہ دربانِ بارگاہِ نبی ﷺ — نگاہِ روحِ امیں میں بھی ہے مقامِ رسُول ﷺ
زمیں پہ کرتے تھے بوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی تصدیق — حریمِ قُدس میں خالق تھا ہم کلامِ رسُول ﷺ

نہ مجھ کو خواہشِ جنت، نہ سیم و زر کی ہوس
یہ افتخار بہت ہے کہ ہُوں غلامِ رسُول ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسُولِ خدا ﷺ کا ظہور اللہ اللہ — زہے لُطفِ ربِّ غفور، اللہ اللہ
بسا ہے مرے دل میں ان کا تصوُّر — مری شانِ فکر و شعور، اللہ اللہ
مِٹی ظلمتِ کفر و باطل جہاں سے — جو چمکا محمد ﷺ کا نور، اللہ اللہ
خدا بھی ثنا خواں ہے قرآں میں جن کا — ہُوں مدّاح اُن کے حضور، اللہ اللہ
مرے مصطفی ﷺ ہی کے زیرِ نگیں ہیں — دو عالم کے سارے امور، اللہ اللہ
میں کرتا رہوں گا بفیضِ محبت — شب و روز مدحِ حضور، اللہ اللہ

ہے محمودؔ نعتِ محمد ﷺ سے حاصل
مرے دِل کو کیف و سرور، اللہ اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مایوسیوں میں آس کے آئے پیامبر — لاریب ہر مرض کے ہیں سرکار ﷺ چارہ گر
اُن کے لبوں کو چُومتے ہیں قدسیانِ عرش — روضے کی جالیوں کو جو آئے ہیں چُوم کر
اُن کے حضور جس نے جھکایا سرِ نیاز — اُس شخص کے حضور جھکے ہیں ہمارے سر
اُس شہر کی طرف ہے رواں توسنِ خیال — روشن ہے مثلِ کاہکشاں جس کی رہ گزر

دل میں سکوں ہے آپ ﷺ کے ذکرِ جمیل سے — اُجلا جمالِ رُخ سے ہے آئینۂ نظر
بتلایئے کہ آج اے نبّاضِ کائنات! — پیغامِ حق کو بُھولتا جاتا ہے کیوں بشر
پھیلی ہوئی ہے ظلم و جہالت کی تیرگی — چھائے ہوئے ہیں فسق و ضلالت جہان پر
کہنے کو بارگاہِ رسالت کے جاں نثار — ناآشنائے امر، نہی سے ہیں بے خبر
اس دورِ گمرہی میں وفا کا ہے انحطاط — ہے جلبِ منفعت ہی فقط مطمحِ نظر
اپنائیں ہم بھی بوذر رضی اللہ عنہ و سلمان رضی اللہ عنہ کا چلن — توفیق دے خدائے دو عالم ہمیں اگر

محمودؔ مدح خوانِ رسولِ کریم ﷺ ہے
نغماتِ نعتِ پاک ہیں اس کی زبان پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کلامِ پاک ہے معیارِ گفتگوئے رسول ﷺ — خدا کا کفر ہے انکارِ گفتگو رسول ﷺ
وہی ہوئے ہیں زمانے میں صاحبِ کردار — کُھلے ہیں جن پہ بھی اسرارِ گفتگوئے رسول ﷺ
کِھلے ہیں جس میں محبت کے پھول ہر جانب — وہی ہے گلشنِ بے خارِ گفتگوئے رسول ﷺ
جو دل کی آنکھ سے قرآنِ پاک دیکھو گے — ملیں گے اس میں بھی آثارِ گفتگوئے رسول ﷺ
گھرے تھے کفر و ضلالت میں جو عرب، اُن پر — ضیا فگن ہوئے انوارِ گفتگوئے رسول ﷺ

ہر اک زمانے کو بخشے کا نکہتیں محمودؔ
بہار زا ہے چمن زارِ گفتگوئے رسول ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس شخص نے تھاما دامانِ فرمان، مُحمّد صَلِّ عَلٰی — دُنیا میں فقط وہ پہچانے ہے شانِ مُحمّد صَلِّ عَلٰی
حبشی رضی اللہ عنہ کی طرح کر ایقانِ بُرہانِ مُحمّد صَلِّ عَلٰی — قرنی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح ہو قربانِ دندانِ مُحمّد صَلِّ عَلٰی
اس شخص نے خالق کی ہستی کو جان لیا، پہچان لیا — ہو جس کو میسّر عرفانِ فرمانِ مُحمّد صَلِّ عَلٰی
لاریب حبیبِ خالق کی بعثت بھی خدا کا احساں ہے — ہوتی ہے جہاں پر بارانِ احسانِ مُحمّد صَلِّ عَلٰی

ہو جائے گا درماں ہر دُکھ کا، مل جائے گا چشمۂ آبِ بقا
ہاتھ آیا ہے میرے دامانِ فیضانِ مُحمّد صَلِّ عَلٰی

داتاؒ کے کرم سے اور خواجہؒ کے فیضِ کرامت کے باعث
کِھلتا ہی گیا ہے بُستانِ عرفانِ مُحمّد صَلِّ عَلٰی

ہیں میرے لبوں پر شام و سحر نغماتِ ثنائے احمد کے
محمودؔ ہے مجھ پر فیضانِ حسّانؓ مُحمّد صَلِّ عَلٰی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوں بصدقِ دل فدائے رحمۃ للعالمین ﷺ
ہے قلم محوِ ثنائے رحمۃ للعالمین ﷺ

نورِ حق سے مٹ گئیں باطل کی سب تاریکیاں
جب یہاں تشریف لائے رحمۃ للعالمین ﷺ

آپؐ کے در سے ہے ساری نسلِ آدمؑ فیضیاب
مرحبا لطف و عطائے رحمۃ للعالمین ﷺ

تھی تمھاری مغفرت کے واسطے اے عاصیو!
قربِ حق میں بھی دُعائے رحمۃ للعالمین ﷺ

سجدۂ سر سے تو مانع ہیں شریعت کے اصول
سجدۂ دل ہے برائے رحمۃ للعالمین ﷺ

اپنی خوش بختی پہ ہے مجھ کو بجا ناز و غرور
میں بھی ہوں ادنیٰ گدائے رحمۃ للعالمین ﷺ

حشر کے دن دیکھ کر مجھ کو پُکار اُٹھیں گے سب
آ گیا مدحت سرائے رحمۃ للعالمین ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرا یہ قول ہے اصدق سے اصدق یا رسُول اللہ ﷺ
ہو تم اللہ کے محبوبِ برحق یا رسُول اللہ ﷺ

خدا نے خود یہ فرمایا ہے لَوۡلَاکَ لَمَا کہہ کر
تمھارے دم قدم سے ہے یہ رونق یا رسُول اللہ ﷺ

ہوا خورشید واپس آپ کے ادنیٰ اشارے سے
کِیا اُنگلی سے مہ کو آپ نے شق یا رسُول اللہ ﷺ

نہ جب تک آپ تک پہنچوں، مسلماں ہو نہیں سکتا
کئے جاؤں میں بے شک وِردِ ''ہوحق'' یا رسُول اللہ ﷺ

سہارا دو، رہِ ہستی ہے پُر پیچ اور پُر آفت
ہے دنیا ایک صحرائے لق و دق یا رسُول اللہ ﷺ

مرے آقا! میں کیسے آپ ﷺ کے دربار تک پہنچوں
ہے حائل راہ میں عصیاں کی خندق یا رسُول اللہ ﷺ

کہے محمودؔ نے بے ساختہ یہ شعر اُلفت میں
اگرچہ قافیہ ہے سخت مُغلق یا رسُول اللہ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہا کرتا ہوں میں جو نعت ہر دم اے شہِ عالم ﷺ
ہے تمجیدِ خدا بھی اس میں مُدغم اے شہِ عالم ﷺ

ہیں میرے آپ ہی غم خوار و ہمدم اے شہِ عالم ﷺ
ڈرا سکتا نہیں مجھ کو جہنّم اے شہِ عالم ﷺ

اندھیرے چھا رہے ہیں معصیت کے گرچہ دُنیا میں
مگر ہیں آپ کے مدحت سرا ہم اے شہِ عالم ﷺ

نہ ہو جو مستفید اُن سے، وہ ہے بدبخت و ناکارہ
نہیں ہیں آپ کے الطاف تو کم اے شہِ عالم ﷺ

مجھے اِک بار اپنا مسکنِ پُرنور دکھلا دیں
تمنائے دلِ مضطرب ہے برہم اے شہِ عالم ﷺ

بلا شک سر بلندی ہو ہمیں حاصل زمانے میں
اگر ہو اتحاد اور اُنس باہم اے شہِ عالم ﷺ

تمھاری یادِ اقدس باعثِ تسکینِ خاطر ہے
تمھارا ذکر وردِ لب ہے پیہم اے شہِ عالم ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرزانگی کو چھوڑ دیں، ترکِ جنوں کریں
آؤ، درِ حضور ﷺ سے حاصل سکوں کریں

ذکر آپ ﷺ کا جو آئے، پڑھیں سب درُودِ پاک
نامِ حضور سُن کے سروں کو نِگوں کریں

جن پر ہے تاجدارِ مدینہ ﷺ کا التفات
کیا اُن کو فکر، یوں نہ کریں اور یوں کریں

دل کو اگر مصائب و آلام ہوں محیط
ذکرِ رسولِ پاک سے حاصل سکوں کریں

طیبہ پہنچ کے، روضے کی جالی کے سامنے
ظاہر ہم اپنے دل کا غمِ اندروں کریں

محمودؔ ہر الم سے محمد ﷺ نجات دیں
گر اُن سے ہم گزارشِ حالِ زبوں کریں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ کون ہے کہ حسنِ سراپا کہیں جسے
بے چہرگیٔ دہر کا چہرہ کہیں جسے

وہ کون ہے جہاں میں سوائے شہِ عرب ﷺ
حُسنِ صفات و ذات میں یکتا کہیں جسے

وہ کون ہے کہ جس کو عُدو بھی عزیز تھے
وہ کون ہے کہ غیر بھی اپنا کہیں جسے

ہے کون رُوحِ کُن فیکُون آپ ﷺ کے سوا
ہے کون، دو جہاں کا خلاصہ کہیں جسے

سرکار ﷺ کے غلام سے کیا اس کو واسطہ — وہ شے، کشاکشِ غمِ دُنیا کہیں جسے
منزل وہی ہے، جس کا پتا آپ نے دیا — سرکار ﷺ نے دکھا دیا، جادہ کہیں جسے
دل کی زباں میں مدحتِ سرکار ﷺ ہو بیاں
اربابِ نقد و فن بھی سلیقہ کہیں جسے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شاہِ کون و زمن مِرے آقا ﷺ — زیست کا بانکپن مرے آقا ﷺ
آپ ﷺ کے دم قدم سے قائم ہے — رشتۂ جان و تن مرے آقا ﷺ
روحِ کون و مکاں مرے مولا — جانِ ہر انجمن مرے آقا ﷺ
عرش پر جلوہ گر مرے سرور ﷺ — قلب میں ضوفگن مرے آقا ﷺ
رحم فرمایئے کہ دورِ جدید — ہے بہت پُرفتن مرے آقا ﷺ
اب ہے خورشید تیرگی کا امیں — پست ہے اب گگن مرے آقا ﷺ
بن گئے امتدادِ وقت کے ساتھ — رہنما راہزن مرے آقا ﷺ
زر کے لات و منات پوجتے ہیں — ہم کہ تھے بُت شکن مرے آقا ﷺ
ہر برائی سے ربط ہم کو ہے — بگڑا ایسا چلن مرے آقا ﷺ
کون ناموسِ مصطفی ﷺ کا امیں — کس کو فکرِ وطن مرے آقا ﷺ

ق

ہم نے کتنے ہی جان جوکھوں سے — جو لیا تھا وطن مرے آقا ﷺ
بے خبر اس کی سالمیّت سے — آج ہیں مطلقاً مرے آقا ﷺ
آپ ﷺ کی اِک نظر کا طالب ہے
میرا عجزِ سخن مرے آقا ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں آنے کو تو آ پہنچا ثنا خوانی کی سرحد میں
سمندر کی سی گہرائی ہے تذکارِ محمد ﷺ میں

مِرے آقا ﷺ کی ہستی سے کمالِ حق ہویدا ہے
جہانِ اُنس و اخلاق و مروّت اس سے پیدا ہے

وہ ذاتِ پاک، جس کا دو جہاں میں فیض ہے جاری
عقیدت ذرّے ذرّے میں ہے جس کی جاری و ساری

غریبوں، بے نواؤں کی اعانت جس کا شیوہ ہے
وہ ہستی، مجھ سا تیرہ دل بھی جس کا نام لیوا ہے

وہ ہستی، جس سے قائم ہے مروّت بھی، اخوّت بھی
جو سرگرمِ عمل رہتی تھی اور محوِ عبادت بھی

وہ جس کا فرش ہے عرشِ بریں تک نام چلتا ہے
اُسی کا نام لیتے ہیں تو اپنا کام چلتا ہے

عدیل اس کا زمانے بھر میں ہو سکتا نہیں کوئی
بجز اُس کے نہیں ہے رحمۃ للعالمیں ﷺ کوئی

مدد پر سارے انسانوں کے رہتا تھا کمربستہ
وہ جس کے دم سے ہر نیکی نے پایا ہے یہاں رستہ

جہانِ عدل و احساں کا وہی بانی مبانی ہے
کلام اللہ کی تفسیر جس کی زندگانی ہے

فرازِ عرش اُس ہستی کی خاکِ پا سے روشن ہے
زمیں پر بھی اُسی کے دم قدم سے رنگِ گلشن ہے

ہے خورشید و مہ و انجم پہ جس کے نُور کا پرتَو
ہر اک مومن ہے اُس کی رہ گزارِ شوق کا رہرو

وہ ہستی، جو خدائے پاک کی محبوب ہستی ہے
وہ جس کے ذکر سے خالی نہ ویرانہ، نہ بستی ہے

مرے پیراہنِ الفاظ میں وہ آ نہیں سکتی
خدا حامد ہو جس ہستی کا، ہو محمودؔ جو ہستی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عشقِ نبی ﷺ کی کیا ہے نہایت، نہ پوچھیے
میرے خیال و فکر کی عظمت، نہ پوچھیے

نعتِ حضور ﷺ سُنّتِ ربِّ کریم ہے
اِس ذِکر میں ہے کتنی حلاوت، نہ پوچھیے

ہم مدحِ مصطفی ﷺ کو سمجھتے ہیں زندگی
حاصل ہوئی ہے کیسے یہ بہجت، نہ پوچھیے

گنجِ گراں بہا ہے محبت حضور ﷺ کی
خدّامِ بارگاہ کی ثروت نہ پوچھیے

حلقہ بگوشِ صاحبِ خلقِ عظیم ہیں
لیکن ہمارے خُلق کی حالت نہ پوچھیے

جب سے نہیں ہے آپ کے ارشاد پر عمل
کِس حال میں ہے آپ ﷺ کی امّت، نہ پوچھیے

گو ہے لبوں پہ سیرتِ اقدس کی گفتگو
لیکن دلوں میں ہے جو کثافت، نہ پوچھیے
محبوبِ پاک ﷺ سے ہے محبت کا اِدّعا
پر ہے عمل میں اپنے جو غفلت، نہ پوچھیے
محمودؔ ہیں دیارِ حبیبِ خدا ﷺ سے دُور
ہم سے ہماری شومئ قسمت نہ پوچھیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمھارے، میرے، سبھی کے حضور ﷺ کی سیرت
ہماری جان ہے پیارے حضور ﷺ کی سیرت
خدا کی ذات کو پہچاننا ہے ناممکن
نظر میں جب نہ ہو پہلے حضور ﷺ کی سیرت
ہے خُلق و عدل و مروّت کا باغ ہی ایسا
مدام جس جگہ مہکے حضور ﷺ کی سیرت
جہاں کو کفر و ضلالت کے گھپ اندھیروں سے
نکال لائی ہے کب سے حضور ﷺ کی سیرت
انھی پہ چل کے حیاتِ دوام پاؤ گے
دِکھا گئی ہے جو رستے حضور ﷺ کی سیرت
نشیبِ فرش کو بخشے غرور و رعنائی
فرازِ عرش کو روندے حضور ﷺ کی سیرت
رہِ خلوص کے جتنے ہیں راہرو، ان کو
چراغِ راہ ہے میرے حضور ﷺ کی سیرت
خدا کے عشق کی، اسلام سے محبت کی
دِلوں میں جوت جگائے حضور ﷺ کی سیرت
وہی خدا کو ہے محمودؔ ہر طرح محبوب
کہ جس کی روح میں اُترے حضور ﷺ کی سیرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سر آنکھوں پر رکھیں قدسی نہ آقا ﷺ کے قدم کیونکر
مقامِ عرش سے ارفع نہ ہو خاکِ حرم کیونکر
اگر سرکار ﷺ رحمت کی نظر ہم پر نہ فرمائیں
رہے گا ہم سیہ کاروں کا دُنیا میں بھرم کیونکر
دل اپنا تابعِ فرمانِ خلّاقِ دو عالم ہے
سر اپنا ذکرِ فخرِ انبیاء پر ہو نہ خم کیونکر
گہر بحرِ سخن سے نعت کے چُن چُن کے لاتے ہیں
نشاط و کیف کی موجوں میں لہرائیں نہ ہم کیونکر
ازل سے تا ابد سرکار ﷺ کی فرماں روائی ہے
نہ ہوں پھر رحمۃ للعالمیں شاہِ اُمم ﷺ کیونکر

قسم اُس چیز کی کھاتے ہیں، جو ہر شے سے پیاری ہو — تو پھر خالق نہ کھاتا آپ ﷺ کی جاں کی قسم کیونکر
نہ ہوتی شاملِ حال اُن کے گر توفیقِ ربّانی — تو ہوتا نعت گوئی شیوۂ اہلِ قلم کیونکر
نہ اپنائیں گے جب تک ہم شہِ کونین ﷺ کی سیرت — رہیں گے جادۂ اِسلام پر ثابت قدم کیونکر
جو ہوں محمودؔ خوش بختی سے ہم دریُوزہ گر اُن کے
تو پھر اپنے مقدّر میں ہوں یہ رنج و الم کیونکر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ ہیں مجھ کو ہر اک چیز سے پیارے آقا ﷺ — آپ کا عشق مقدّر کو سنوارے آقا ﷺ
ہے خدا مالک و مختار، وہ اس ﷺ کے محبوب — یوں ہوئے مالک و مختار ہمارے، آقا ﷺ
آپ ﷺ کے نقشِ کفِ پا سے ہوئے ہیں روشن — یہ چمکتے مہ و خورشید، یہ تارے، آقا ﷺ
یہ نہ ہوتا تو یہاں کے، نہ وہاں کے رہتے — ہم پہ الطاف و کرم کرتے ہیں پیارے آقا ﷺ
جس کی توحید کی تبلیغ زمانے کو کرے — زندگی اس کی عبادت میں گزارے آقا ﷺ
دے کے الفت کا، اخوت کا، مروّت کا سبق — نوعِ انساں کے مقدّر کو سنوارے آقا ﷺ
مصطفی سرورِ کونین، حبیبِ خالق ﷺ — مصطفی، شاہِ امم، میرے تمھارے آقا ﷺ
آپ کی خاکِ کفِ پا پہ نچھاور ہوں اگر
ختم ہو جائیں یہ دُکھ درد ہمارے، آقا ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلام اُس پر، خدائے دو جہاں ہے جس کا شیدائی — ملائک آستاں پر جس کے کرتے ہیں جبیں سائی
سلام اُس پر، ہمیں بخشا شعورِ زندگی جس نے — سلام اُس ﷺ پر کہ جس نے خلق کو توحید سکھلائی
سلام اُس پر کہ جو محبوبِ خلّاقِ دو عالم ہے — سلام اُس پر، اطاعت جس کی حق نے فرض فرمائی
سلام اُس پر کہ جس پر یوسفِ کنعاں بھی قرباں ہیں — سلام اُس پر، جو ہے تعبیرِ رؤیائے زلیخائی
سلام اُس پر، جو نقّاشِ ازل کا نقشِ اوّل ہے — دلوں پر مُرتسم ہے جس کا نقشِ حُسن و زیبائی

مچی ہے دُھوم، دنیا میں نبی ﷺ تشریف لاتے ہیں — خوشی سے خیر مقدم کو جہاں نے گود پھیلائی
سبق جس نے زمانے کو دیا مہر و اخوّت کا — وہ جس کی ذات بن کر رحمۃ للعالمیں آئی
ہے سُبحَانَ الَّذِیْ اَسرٰی بِعَبْدِہٖ سے یہ ظاہر — کہ تھی منظور حق کو آپ ﷺ کی اعزاز فرمائی
ثنا خواں خالقِ کون و مکاں ہے جس کا قرآں میں
کرے محمودؔ اس کی مدح میں کیا حرف آرائی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت میرے لب پہ ہر دم آپ کی ہے یا نبی ﷺ — اِس سے میرے قلب میں اک روشنی ہے یا نبی ﷺ
آپ کی اُمّتِ زمانے میں ہوئی خوار و زبوں — حالتِ زار اس کی اب ناگفتنی ہے یا نبی ﷺ
جو حقیقت آپ ﷺ کے ارشاد میں ہے جلوہ گر — بات قرآنِ مُبیں میں بھی وہی ہے یا نبی ﷺ
آپ ﷺ کی اُلفت میں ہے سرمایۂ عیشِ دوام — اس جہاں کی ہر مسرت عارضی ہے یا نبی ﷺ
کیا بتاؤں میں ہَوائے خُلد کا ذوقِ نظر — گنبدِ خَضرا کو وہ بھی چومتی ہے یا نبی ﷺ
اس زمیں سے آسماں تک جس طرف ڈالی نظر — آپ کے انوار کی جلوہ گری ہے یا نبی ﷺ
ہے مری حاجت روا چشمِ عنایت آپ ﷺ کی — آبِ کوثر چاہتا ہوں، تشنگی ہے یا نبی ﷺ
ہو مری قسمت میں بھی ارضِ مقدّس کا سفر — بس یہی اِک آرزو دل میں بسی ہے یا نبی ﷺ
ہے ثنا خواں آپ ﷺ کا، جس کا بھی دل بیدار ہے
ہاں، اسی زُمرے میں اِک محمودؔ بھی ہے یا نبی ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ کے محبوب ہو یَآ اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ — یَآ اَیُّھَا الْمُدَّثِّر، یَآ اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ
اپنی زبان پر کیوں نہ ہو، یَآ اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ — کہتا ہے خالق دوستو، یَآ اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ
قرآن کے الفاظ کو دُہراؤ تم بھی مومنو — سرکار ﷺ کو تم بھی کہو، یَآ اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ
ذکرِ رسولِ پاک ﷺ میں ہے تر زبان خالق مرا — کہتا ہے وہ محبوب ﷺ کو، یَآ اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ

اللہ کی سنّت پہ ہے خُدّامِ احمد ﷺ کا عمل
کہتے ہیں سارے نعت گو، یآ اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ

اَلطاف سے، اکرام سے آقا ﷺ مدد کو آ گئے
دی ہم نے اک آواز جو، یآ اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ

نعرہ ہُوا ہے حرزِ جاں بس ''یا رسُول اللہ'' کا
دل میں لیا میں نے سمو، یآ اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ

سرکار ﷺ کی چشمِ کرم اس شخص پر ہو جائے گی
جو سانس میں لے گا پرو، یآ اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ

تا حشر ہو رطبُ اللساں سرکار ﷺ کی تعریف میں
محمودؔ کو توفیق دو یآ اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبوبِ کبریا کا، حبیبِ الٰہ ﷺ کا
ہے ذکر میرے لب پہ رسالت پناہ ﷺ کا

مانا خُدا کو ہم نے توسُّط سے آپ ﷺ کے
مفہوم کیا ہے اس کے سِوا ''لا اِلٰہ'' کا

صحرا نشیں بھی صاحبِ جاہ و حشم ہوئے
یہ فیض ہے رُسولِ خُدا ﷺ کی نگاہ کا

محبوبِ پاکِ خالقِ کون و مکاں ﷺ کا ذکر
میرے لیے وظیفہ ہے شام و پگاہ کا

ذاتِ رسُولِ پاک ﷺ کے فیضان سے مرا
رشتہ ہے سرزمینِ مدینہ ے چاہ کا

جس بارگاہِ خاص کا درباں ہے جبرئیل
محمودؔ بھی غلام ہے اس بارگاہ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمھی ﷺ پہ وار دی ہم نے ہر اک خوشی اپنی
الگ ہے سارے زمانے سے دل لگی اپنی

تمھارا ذکر، تمھارا ﷺ خیال سب کچھ ہے
تمھاری ﷺ یاد سے مملُو ہے خامشی اپنی

ملا ہے درس محمد ﷺ سے ''فَقْرُ فَخرِی'' کا
کمالِ فقر میں مضمر ہے قیصری اپنی

ہماری سمت بھی اے رحمتِ خدا کیجیے
نگاہِ لطف و عنایت کبھی کبھی اپنی

اگرچہ دین سے دُوری شعار ہے اس کا
حضور! پھر بھی یہ اُمّت ہے آپ ﷺ کی اپنی

خیالِ دُوریٔ طیبہ سے اے شہِ والا!
یہ دل تپاں ہے تو آنکھیں ہیں شبنمی اپنی

فقط مناقبِ احمد، فقطِ ثنائے رسول ﷺ
اسی پہ ختم ہے محمودؔ شاعری اپنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا تک ہے رسائی کا اِرادہ اے مرے آقا ﷺ
میں ہوں در پر تمھارے ایستادہ اے مرے آقا ﷺ

تری رحمت نے ڈھانپا ہے ہماری سب خطاؤں کو
ہمارا فن تھا ورنہ بے لبادہ اے مرے آقا ﷺ

بلا خوف و خطر جاؤں اگر اذنِ حضوری ہو
مدینہ ہے مجھے جنت کا جادہ اے مرے آقا ﷺ

کرم کی اِک نظر مجھ پر بھی ہو، اے ساقئ کوثر
ہماری سمت بھی اِک موجِ بادہ اے مرے آقا ﷺ

خداوندِ تعالیٰ کا وُہ منظورِ نظر ہو گا
کرے گا آپ سے جو اِستفادہ اے مرے آقا ﷺ

مجھے تو آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی سے محبت ہے
کہے جاتا ہوں نعتیں بے ارادہ اے مرے آقا ﷺ

ہوئی حالت یہ من حیث الجماعت آج ہم سب کی
عمل کم اور باتیں ہیں زیادہ اے مرے آقا ﷺ

قیامت میں سہارا لُوں گا دامانِ شفاعت کا
بہر صورت ہے یہ میرا ارادہ اے مرے آقا ﷺ

پکاروں یا حبیبِ کبریا، یا مصطفیٰ ﷺ کہہ کر
کیے جاؤں اِسی کا میں اِعادہ اے مرے آقا ﷺ

لکھی ہیں صفحۂ قرطاس پر محمودؔ نے نعتیں
ورق اعمال کا لیکن ہے سادہ اے مرے آقا ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ ہیں محبوبِ ربِّ ذوالمنن شاہِ زمن ﷺ
ختم کر دیجے مرے رنج و محن شاہِ زمن ﷺ

اپنی جاں قربان کر دُوں آپ ﷺ کی ناموس پر
ہے یہی میری تڑپ، میری لگن شاہِ زمن ﷺ

آپ ﷺ کے دامن نے دی ہے ہم کو دُنیا میں پناہ
حشر میں بھی ہو یہی سایہ فگن شاہِ زمن ﷺ

قبر میں اور پُل پہ میری دستگیری کیجیے
مرحلے اپنے لیے ہیں یہ کٹھن شاہِ زمن ﷺ

فرد جو ترویجِ دیں کے واسطے کوشاں ہُوا
کیا اسے اندیشۂ دار و رسن شاہِ زمن ﷺ

روضۂ اطہر پہ مجھ کو بھی بُلا لیجے کبھی
قبلۂ قلب و نظر! محبوبِ من ! شاہِ زمن ﷺ

عرصۂ محشر ہو یا ارض و سما کی وسعتیں آپ کا بحرِ کرم ہے موجزن شاہِ زمن ﷺ
جب سے ذوقِ شاعری محمودؔ کو حاصل ہُوا
آپ کی مدحت ہے موضوعِ سخن شاہِ زمن ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مطمئن ہوں گو دل میں، مضطرب لگوں لیکن میں اگرچہ ہوں خاطی، آپ ﷺ کا تو ہوں لیکن
تیغ سے نہ پھیلایا دین کو شہِ دیں ﷺ نے چل گیا زمانے پر خُلق کا فسوں لیکن
اتباعِ سنّت سے ہیں اگرچہ عاری ہم نعت ہم سے کہلائے سوزِ اندروں لیکن
آستاں پہ اُن کے میں ایک دن پہنچ جاتا آڑے آ گیا اپنا بختِ واژگوں لیکن
گرچہ رُوسیہ ہوں میں، گرچہ پُر خطا ہوں میں مصطفی ﷺ سے اُلفت کی راہ پر چلوں لیکن
ہر رسائی طیبہ تک نعت گوئی کے صدقے خُلد اِس کے بدلے میں مَیں کبھی نہ لُوں لیکن
مدحتِ محمد ﷺ میں ہے رشیدؔ فرزانہ
اس کو لوگ کہتے ہیں صاحبِ جنوں لیکن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ بات مختصر ہے مگر مختصر نہیں ذکر اُن ﷺ کا کب نہیں کہ مری چشم تر نہیں
قلبِ حزیں ہمارا خزف ہے، گہر نہیں سلطانِ کائنات ﷺ سے الفت اگر نہیں
جو چارہ سازِ خَلق ہیں، بیکس نواز ہیں کیا ان ﷺ کو میرے حال کی کوئی خبر نہیں
جو کر سکو تو ذکرِ محمد ﷺ کیا کرو مدح و ثنائے حسنِ نگاراں ہُنر نہیں
جاتی نہیں جو منزلِ عشقِ نبی ﷺ کی سمت اُس راہ پر چلیں گے کبھی بھول کر نہیں
جو آپ ﷺ کا غلام نہ ہو، اُس کا ذکر کیا جو خادمِ حضور ﷺ نہیں، معتبر نہیں
نعتِ حبیب خالقِ کونین ﷺ کے طفیل
محمودؔ پُر خطا کو جہنّم کا ڈر نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم کی اک نظر مجھ پر خدارا یا رسول اللہ ﷺ
جہاں میں آپ ہیں میرا سہارا یا رسول اللہ ﷺ

محبت آپ ﷺ کی خاطر ہوئی تخلیقِ عالم میں
دو عالم کو محبت نے سنوارا یا رسول اللہ ﷺ

ہر اک مشکل مری آساں ہوئی ہے آپ ﷺ کے صدقے
کہ میں نے آپ کو ہر دم پکارا یا رسول اللہ ﷺ

مری فردِ عمل جیسی بھی ہے، جنّت میں جاؤں گا
ذرا فرمایئے گا جب اِشارہ یا رسول اللہ ﷺ

کرما فرما ہُوا ماہِ تلطّف آپ ﷺ کا جِس دم
چمک اُٹھا مقدّر کا ستارہ یا رسول اللہ ﷺ

زمانے میں کوئی قابل نہ تھا اِس نعمتِ حق کے
خدا نے آپ پر قرآں اتارا یا رسول اللہ ﷺ

خدا بھی ہے رحیم اور آپ ﷺ بھی ہیں رحمتِ عالم
ہے نازک تر بہت یہ استعارہ یا رسول اللہ ﷺ

ہوئی ہے باعثِ تخلیقِ عالم آپ ﷺ کی خِلقت
ہے ہر سُو آپ کا حسن آشکارا یا رسول اللہ ﷺ

گدائے کوئے طیبہ کے مقابل ہو نہیں سکتا
وہ کیخسرو ہو یا جمشید و دارا یا رسول اللہ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ سرکار ﷺ پر ہوں سر خمیدہ یا رسول اللہ ﷺ
تری تعظیم ہے میرا عقیدہ یا رسول اللہ ﷺ

ہویدا جب نہ تھا نُورِ مبارک تیرا دُنیا میں
مئے وحدت تو تھی پر ناکشیدہ یا رسول اللہ ﷺ

مجھے بھی اپنے شہرِ پاک میں اب جلد بُلوا لو
مئے فرقت کا ہوں لذت چشیدہ یا رسول اللہ ﷺ

نگاہِ لطف مجھ پر بھی پڑے، اے رحمتِ عالم ﷺ
ہیں قلب و رُوح میرے بھی تپیدہ یا رسول اللہ ﷺ

مدد اے سرورِ عالم ﷺ کہ مشکل میں ہے جاں میری
کرم مجھ پر کہ ہوں آفت رسیدہ یا رسول اللہ ﷺ

ہُوا ہے مجھ کو بھی حاصل شرف تیری ﷺ غلامی کا
اِسی نسبت سے ہوں میں سرکشیدہ یا رسول اللہ ﷺ

جو نکلا آرزوئے طیبہ و کعبہ میں آنکھوں سے
مِری دولت ہے وہ اشکِ چکیدہ یا رسول اللہ ﷺ

ریاضِ خُلد میں محمودؔ کو پھر باریابی ہو
وہیں کی ہے وہ اِک شاخِ بریدہ یا رسول اللہ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم بن گئی ہے، عطا ہو گئی ہے
نگاہِ نبی ﷺ آسرا ہو گئی ہے

غمِ عشقِ سُلطانِ کون و مکاں ﷺ سے
طبیعت مری آشنا ہو گئی ہے

دیارِ رسُولِ خدا ﷺ تک پہنچنا
یہ حسرت مرا مدّعا ہو گئی ہے

ہر اک چیز از فرش تا عرشِ اعظم
محمد ﷺ کی مدحت سرا ہو گئی ہے

زمانہ ہمارا ادب کر رہا ہے
نظر آپ ﷺ کی ہم پہ کیا ہو گئی ہے

دیارِ نبی ﷺ کی گلی کو تو دیکھو
حقیقت کی رَہ کا پتا ہو گئی ہے

شہِ کُل کو جب بھی کسی نے ستایا
زباں اُن کی وقفِ دُعا ہو گئی ہے

لبوں پر جُونہی نام آیا نبی ﷺ کا
مری روح نغمہ سرا ہو گئی ہے

پڑھی جب بھی محمودؔ نعتِ محمد ﷺ
یہ دُنیا مری ہم نوا ہو گئی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مقام پایا ہے عرشِ اعلیٰ نے میرے سرکار ﷺ کے قدم سے
وقارِ انسانیت بڑھایا خدا نے خیر البشر ﷺ کے دم سے

ہراس کیسا بروزِ محشر غلامِ سرکارِ دو جہاں ﷺ کو
کہ جو ہُوا ہے غلام اُن کا، ہُوا ہے آزاد رنج و غم سے

ہم اپنے آقاؐ کے فیض سے اب بھی نام لیوا ہیں دینِ حق کے
اگرچہ تہذیبِ نو یہ کہتی ہے، شہد بہتر نہیں ہے سم سے

جہاں کے ذی فہم مانتے ہیں نبی ﷺ کو انسانیت کا محسن
ملا ہے درسِ حیات سب کو ہمارے آقاؐ کے دم قدم سے

رہِ محبت کے راہرو تھے، رہِ محبت کے راہرو ہیں
کبھی ڈرے ہیں، نہ ہم ڈریں گے رہِ محبت کے پیچ و خم سے

زباں کو یارائے نعت گوئی کہاں کہ یہ کام ہے خدا کا
قلم کی کھائی قسم خدا نے سو کام لیتا ہوں میں قلم سے

مرے جرائم بروزِ محشر تُلیں گے میزانِ عدل پر جب
تو اُن کا پلڑا رہے گا ہلکا نگاہِ سرکارِ ذوالکرم سے

رسُولؑ سارے نہ کیوں کھڑے ہوں نمازِ اقصیٰ میں انکے پیچھے
کہ وہ بھی سرکار کی بدولت وجُود میں آئے تھے عدم سے

خراج لیتے تھے بادشاہوں سے بے نوایانِ دشتِ طیبہ
خزف حریفِ گُہر بنے تھے نگاہِ لطفِ شہِ امم ﷺ سے

زمانے بھر کی ہر ایک رفعت ہے پائمال اس کی ٹھوکروں سے
رہائی سرکار ﷺ نے دلائی غلام کو فکرِ بیش و کم سے

حضور ﷺ روزِ نشور ہم کو نگاہِ رحمت کریں عنایت
وگرنہ محمودؔ مارے جائیں گے سارے عصیاں شعار ہم سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کون و مکاں کا حاصلِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم — ہر مِدحت کے قابل احمد صلی اللہ علیہ وسلم
ڈوب رہی ہو کشتی جس دم گردابِ عصیاں کے اندر — ایسے میں ہیں ساحل احمد صلی اللہ علیہ وسلم
اِحقاقِ حق اُن کا ہر پل، حق کے طالبِ حق کے محرم — ہیں اِبطالِ باطل، احمد صلی اللہ علیہ وسلم
تمیزِ ہر خیر و شر میں، تفریقِ ہر نیک و بد میں — کون ہے حدِّ فاصل؟ احمد صلی اللہ علیہ وسلم
راہروانِ راہِ حق کے آپ ﷺ ہیں ہادی، آپ ہیں رہبر — اہلِ صفا کی منزل احمد صلی اللہ علیہ وسلم
اُن کا اُسوہ، اُن کی سیرت، ہر مومن کے دل کی راحت — ہیں اِنسانِ کامل احمد صلی اللہ علیہ وسلم
جُود و سخا بھی، لطف و عطا بھی رحمتِ عالم کی ہے عادت — ہم سائل ہیں، باذل احمد صلی اللہ علیہ وسلم
رونقِ محفل ہیں بوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ — اور ہیں میرِ محفل احمد صلی اللہ علیہ وسلم
زاہد ہو یا عارف یا عابد یا محمودؔ سا عامی کوئی
سب کے مرشدِ کامل احمد صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ کی بات فخرِ موجودات ﷺ — میری اوقات؟ فخرِ موجودات ﷺ!
مسند آرائے عرشِ اعلیٰ ہے — آپ کی ذات فخرِ موجودات ﷺ!
جُھک گئے ہیں حضور ﷺ کے در پر — یہ سماوات فخرِ موجودات ﷺ!
ایک دن خواب ہی کے چلمن میں — ہو مُلاقات فخرِ موجودات ﷺ!
ہیں عیاں آپ ﷺ کی نگاہوں پر — میرے حالات فخرِ موجودات ﷺ!
اپنے محمودِ بے نوا پر بھی!
ہوں عنایات فخرِ موجودات ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے گھیرے ہوئے ہیں درد و غم یا سرورِ عالم ﷺ
نگاہِ لطف و فیضان و کرم یا سرورِ عالم ﷺ
کریں گے آپ کی نعتیں رقم یا سرورِ عالم ﷺ
ہے اپنے ہاتھ میں جب تک قلم یا سرورِ عالم ﷺ
خدا مُعطی ہے اور ہیں آپ ﷺ قاسم اُس کی نعمت کے
ہمیں پھر کیوں ہو فکرِ بیش و کم یا سرورِ عالم ﷺ
کہیں گے نعت فردوسِ بریں کے لالہ زاروں میں
جو ہو گا ہم کو یہ موقع بہم یا سرورِ عالم ﷺ
محبت آپ ﷺ کی، دینِ مبیں کی شرطِ اوّل ہے
خداوندِ زمانہ کی قسم یا سرورِ عالم ﷺ
محبت جاگزیں ہے آپ ﷺ کی جس کے دل و جاں میں
ہمیں دل سے وہی ہے محترم یا سرورِ عالم ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہیں ہے دشمنِ جاں کا بھی جو عدو، تُو ہے
اگرچہ اشجعِ عالم ہے، نرم خو تو ہے
نثار جس پہ ہے پروانہ ساں جہاں سارا
وہ شمعِ نورِ خدا تُو، وہ خوب رُو تو ہے
مری زباں پہ نہ کیوں تیری نعمت جاری ہو
خدائے پاک کا موضوعِ گفتگو تو ہے
نصیب جاگ اُٹھے اس کے، تیری ﷺ آمد سے
جہاں تھا جس کے لیے محوِ جستجو، تو ہے
ترے بغیر بہر سمت ہُو کا عالم تھا!
جو سب سے پہلے اُٹھی، وہ صدائے ہُو تو ہے
دَنیٰ کے قصر میں قوسَین کا تقرب ہے
خدائے پاک سے یوں محوِ گفتگو تو ہے
جو تیری جان کے دشمن تھے، وہ بھی کہتے تھے
امین تو ہے، صداقت کی آبرُو تو ہے
جہانِ عشق تصوُّر سے ہے ترے آباد
قلوب جس سے ہیں زندہ، وہ آرزو تو ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وقفِ نعتِ سرور ﷺ، کُل ہیں مرے فِکر و شعور
مدحتِ خیر البشر ﷺ ہے سنتِ ربّ غفور
مظہر حسنِ خدا ہے آپ ﷺ کا نُور و ظہور
آپ ﷺ کے ہاتھوں میں ہیں کونین کے جملہ امور
ناخدا ہوں گے خدا کے لطف سے میرے نبی
کر سکوں گا قُلزُمِ عصیاں کو بے کھٹکے عبُور

آپ ہی آقا ﷺ مدد فرمائیے تو آ سکوں — ورنہ میں اک ماہیٔ بے آب ہوں طیبہ سے دُور
اے صبا! مجھ کو مدینے میں اُڑا لے چل ذرا — مجھ کو اُن ﷺ کے روضۂ اقدس پہ جانا ہے ضرور
کس کی طاقت ہے، کرے نعتِ محمد ﷺ کا بیاں — وہ حبیبِ کبریا ﷺ ہیں شافعِ یوم النشور
عہدِ فترت میں ہُوا ہے شاہِ خاور کی طرح — محسنِ انسانیت کا آخرِ شب میں ظہُور
منکسر ہر وقت رہنا مصطفی ﷺ سے سیکھ لو — ذوقِ ابلیسی و بولہبی رہا کِبر و غرور
گلشنِ گیتی کا ہر ذرّہ ہے اِس سے مُستنیر — ہے فروزاں روز و شب طیبہ میں شمعِ کوہِ طور

اپنی خوش بختی پہ کیوں نازاں نہ ہوں محمودؔ میں
لکھ رہا ہوں جب کہ آقا ﷺ کی ثنا میں یہ سطور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عنایت کی نظر ہو مجھ پہ ہر پل احمدِ مرسل ﷺ — ہُوا ہوں دُوریٔ طیبہ سے بے کل احمدِ مرسل ﷺ
تمھارے ﷺ التفاتِ خاص کا یہ بھی کرشمہ ہے — کہے جاتا ہوں نعتیں میں مسلسل احمدِ مرسل ﷺ
ہمیں کیا دھوپ عصیاں کی تپائے گی، جلائے گی — جو چھائے ہیں تری رحمت کے بادل احمدِ مرسل ﷺ
خدا کے واسطے مجھ کو بھی اب اِذنِ حضوری ہو — کہ دیکھوں آپ کے جلوے مکمل احمدِ مرسل ﷺ
جہاں سے کفر کی سب ظلمتیں کافور ہو جائیں — جلے سینوں میں گر ایماں کی مشعل احمدِ مرسل ﷺ
نہیں اخلاق کی اچھائیاں موجود کچھ ہم میں — ہُوا ہے ملک انسانوں کا جنگل احمدِ مرسل ﷺ
کروں میں سامنا کب تک حوادث کے تھپیڑوں کا — مرے بازو بھی اب تو ہو گئے شل احمدِ مرسل ﷺ
کوئی تم بِن ہلاکت سے بچا سکتا نہیں ہم کو — یہ دُنیا بن چکی ہے ایک مقتل احمدِ مرسل ﷺ

کہیں محمودؔ دھنس جائے نہ سر سے پاؤں تک اِس میں
ہے اِس کے سامنے عصیاں کی دلدل احمدِ مرسل ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمھارے ذکر سے تسکینِ دل ہے یا رسول اللہ ﷺ — تمھارے ہجر میں جاں مضمحل ہے یا رسول اللہ ﷺ

ابھی تک روضۂ اقدس پہ حاضر ہو نہیں پایا — یہی احساس مجھ کو جاں گُسل ہے یا رسول اللہ ﷺ
یہ میری شاعری اور یہ مرے افکار کا حاصل — تمھاری نعت ہی پر مشتمل ہے یا رسول اللہ ﷺ
پہنچ کر گنبدِ خضرا پہ حالِ دردِ دل کہہ دُوں — یہ اک خواہش تو میری مستقل ہے یا رسول اللہ ﷺ
زیارت آپ ﷺ کی ہوگی لحد میں جب تو اُٹھے گی — جدائی کی پڑی جو دِل پہ سِل ہے یا رسول اللہ ﷺ
اگر محمودؔ نازاں ہے تمھاری ﷺ مداح خوانی پر
گناہوں پر بھی اپنے منفعل ہے یا رسول اللہ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مفتخر ہوں نعمت کے ارقام سے یا مصطفیٰ ﷺ — ہے زباں شیریں تمھارے نام سے یا مصطفیٰ ﷺ
میرے حالِ زار پر لطف و کرم کی ہو نظر — ہُوں پریشاں کثرتِ آلام سے یا مصطفیٰ ﷺ
ہے تصوُّر گنبدِ خضرا کا دِل میں روز و شب — ہم کو مطلب گردشِ ایّام سے یا مصطفیٰ ﷺ
سطوتِ شاہی کو بھی خاطر میں وہ لاتے نہیں — جن کو اُلفت ہو گئی اِسلام سے یا مصطفیٰ ﷺ
ایک دُنیا آشنا ہے نعت گوئی کے طفیل — آپ کے اس شاعرِ گمنام سے یا مصطفیٰ ﷺ
حشر میں محمودؔ کی فردِ عمل دیکھے بغیر
بخش دِیجے اس کو لطفِ عام سے یا مصطفیٰ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگر کسی کی محبت خدا نصیب کرے — مجھے نبی ﷺ کی محبت خدا نصیب کرے
اگر ہے اُن ﷺ کی محبت سے بے خودی میری — تو بے خودی کی محبت خدا نصیب کرے
کرے جو ہم کو مقامِ رسُول ﷺ سے آگاہ — اُس آگہی کی محبت خدا نصیب کرے
خیالِ غیر نہ ذکرِ حضور ﷺ میں آئے — اس ایک ہی کی محبت خدا نصیب کرے
شعار جس کا ثنائے رسُولِ اکرم ﷺ ہو — اس آدمی کی محبت خدا نصیب کرے
حضور سادہ تھے، تم بھی دُعا کرو محمودؔ
کہ سادگی کی محبت خدا نصیب کرے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عکسِ حُسنِ ذات ہے حسن و جمالِ مصطفیٰ ﷺ
ہے مقالِ تعالیٰ قیل و قالِ مصطفیٰ ﷺ

رجعتِ خورشید شاہد آپ ﷺ کی عظمت پہ ہے
اور ہے شقّ القمر شانِ کمالِ مصطفیٰ ﷺ

وہ زمانے میں حیاتِ جاودانی پا گیا
جس کی قسمت میں ہے عشقِ لازوالِ مصطفیٰ ﷺ

دشمنوں سے بھی محبت اور شفقت کا سلوک
کس کو بُھولے گی یہ خوئے بے مثالِ مصطفیٰ ﷺ

وسعتِ ارض و سما میں جس طرف بھی کی نظر
موجزن ہے قلزمِ جُود و نَوالِ مصطفیٰ ﷺ

عمر بھر کی تشنگی کو بھی قرار آ جائے گا
مل گیا گر قطرۂ آبِ زُلالِ مصطفیٰ ﷺ

کاش ہو محمودؔ پر بھی لطف و رحمت کی نظر
یہ بھی ہے اک شاعرِ آشفتہ حالِ مصطفیٰ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عموماً ہم وہ لکھتے ہیں مقالے یا رسُول اللہ ﷺ
جو ہم نے فِسق کے سانچے میں ڈھالے یا رسُول اللہ ﷺ

اندھیروں میں بھٹکتی پھر رہی ہے آپ ﷺ کی امّت
ہوئے اوجھل نگاہوں سے اُجالے یا رسُول اللہ ﷺ

گھرا ہے قوم کا ہر فرد گردابِ مصیبت میں
کوئی ہم میں سے اب کس کو سنبھالے یا رسول اللہ ﷺ

متاعِ دُنیوی کی جستجو میں کھو دیئے ہم نے
جو تھے ہاتھوں میں جنت کے قبالے یا رسُول اللہ ﷺ

لئے تھے خالدؓ و طارقؒ نے جو اپنی شجاعت سے
وہ تمغے آج ہم نے بیچ ڈالے یا رسُول اللہ ﷺ

بدل کر کینچلی اب سُرخ رنگت میں ہوئے ظاہر
ہمیں ڈستے ہیں اِس صورت میں کالے یا رسُول اللہ ﷺ

ہیں پُرزے جن کے ہاتھوں میں ہمارے حبیب وداماں کے
ہم اُن کے ہاتھ میں ہیں ہاتھ ڈالے یا رسُول اللہ ﷺ

وہ اُمّت جو علمبردار تھی حق و صداقت کی
ہوئی اب کذب وظلمت کے حوالے یا رسُول اللہ ﷺ

ہوئے ہیں آج ہم خوار و زبُوں سارے زمانے میں
کچھ ایسے روگ ہم لوگوں نے پالے یا رسُول اللہ ﷺ

سنائے کس کو یہ محمودؔ رُودادِ اَلم اپنی
دکھائے کس کو اپنے دِل کے چھالے یا رسُول اللہ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شاعرِ نعت راجا رشید محمود کا دوسرا مجموعۂ نعت

حدیثِ شوق

تین ایڈیشن شائع ہوئے

۱۹۸۲ء، ۱۹۸۴ء، ۱۹۸۶ء

انتساب

مولانا عبدالرحمن علیہ الرحمہ کے جذبِ محبّت کے نام ۱۷۶ صفحات پر ۱۷۸ نعتیں شامل تھیں۔

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
إنك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
إنك حميد مجيد

بہ ذوقِ نعت گوئی میں نے کھولی ہے زباں آقا ﷺ
سلیقہ نکتہ آرائی کا ہے مجھ کو کہاں آقا ﷺ

رہِ رُشد و ہدایت کے امیرِ کارواں آقا ﷺ
طبیبِ اہلِ عالم، چارۂ بے چارگاں آقا ﷺ

مدینے کے سِوا جائیں تو ہم جائیں کہاں آقا ﷺ
مدینہ ہے ہمارے واسطے دارالاماں آقا ﷺ

میں اُن کے دم سے ہوں، اُن کا کرم ہے زندگی میری
امیرِ ملکِ ہستی ہیں شہِ اقلیم جاں آقا ﷺ

مُنوّر ہے نقوشِ پائے اقدس کے تصوّر سے
وجودِ صورتِ احساس مثلِ کہکشاں آقا ﷺ

ترشح رحمتوں کا ہو تو پھر دل کو قرار آئے
چراغِ داغِ مہجوری سے اُٹھتا ہے دُھواں آقا ﷺ

مہِ چرخِ نبوّت تک پہنچنے کو ہُمکتا ہے
خیالوں کے دریچے سے دلِ ناشادماں آقا ﷺ

شہنشاہی سے بہتر ہے گدائی کوئے طیبہ کی
سر دشتِ طلب کرتا ہوں سیرِ لامکاں آقا ﷺ

اگر محمودؔ کچھ دن اور بھی طیبہ نہیں پہنچا
دکھائیں گی سماں کیا آپ سے یہ دُوریاں آقا ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پُر زیاں، کج مج بیاں، ناکارہ ہوں میرے حضور ﷺ
کِس زباں سے آپ کی مِدحت کروں میرے حضور ﷺ

گوہرِ الطاف سے دامن کبھی خالی نہیں
ذکرِ طیبہ سے ہیں آنکھیں لالہ گُوں میرے حضور ﷺ

آپ ﷺ کے دم سے ہے سازِ زندگی میں زیر و بم
آپ کے دم سے ہے سوزِ اندروں میرے حضور ﷺ

آپ ﷺ کا اسمِ مبارک خاتمِ دل کا نگیں!
آپ کا ذکرِ حسیں وجہِ سکوں میرے حضور ﷺ

آپ ہی کے واسطے ہفت آسماں گردش میں ہیں
راہ تکتے ہیں نجومِ بے سکوں میرے حضور ﷺ

اپنی امّت پر نگاہِ لطف و رحمت کیجیے
ہے ستم ایجاد چرخِ نیلگوں میرے حضور ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خیالِ طیبہ سفر میں، حضر میں رہتا ہے
جہانِ عشق دلِ مختصر میں رہتا ہے

سمائے کیسے مرے دل میں عرش کی رفعت
جمالِ گنبدِ خضرا نظر میں رہتا ہے

غم فراقِ دیارِ حبیب ﷺ کے باعث — ہجوم اشک رواں چشمِ تر میں رہتا ہے
نہیں ہے دولتِ عشق نبی ﷺ جسے حاصل — تلاشِ لعل و دُر و سیم و زر میں رہتا ہے
نشاں ہے آپ ﷺ کی انگشت کے اشارے کا — وہ ایک داغ جو قلبِ قمر میں رہتا ہے
مری نظر میں نم آلود سے دھندلکے ہیں — کہ دل فراقِ نبی ﷺ کے اثر میں رہتا ہے
جسے ہے ربط گوارا نبی ﷺ کے دشمن سے — فریبِ وسعتِ قلب و نظر میں رہتا ہے
جمالِ الفتِ محبوبِ خالق و مالک — خوشا نصیب کہ روحِ بشر میں رہتا ہے
نظر جھکی ہے درِ مصطفی ﷺ پہ یوں میری — کہ اوجِ عرش بھی حدِّ نظر میں رہتا ہے
کبھی یہاں سے مدینہ، کبھی وہاں سے یہاں — مرا خیال مسلسل سفر میں رہتا ہے

نہیں ہے باغِ جناں کی اُسے طلب محمودؔ
مگن جو الفتِ خیر البشر ﷺ میں رہتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نقشِ پائے سرورِ کون و مکاں ﷺ کی جستجو — حسرتوں کا ماحصل ہے، خواہشوں کی آبرو
ذکر پاکِ مصطفی ﷺ (صلِّ علیٰ) سے دوستو — آرزوئے دید پاتی ہے مرے دل میں نمو
وَالضُّحیٰ ہے چہرۂ پُرنور کا عکسِ جمیل — شرح ہے وَالَّیل کی زلفِ معنبر مُو بہ مو
خادموں کو آپ ﷺ کے پیغامِ لَا تَحْزَنْ ملا — آپ کے بندوں نے پایا مُژدہ لَا تَقْنَطُوْا
آپ ﷺ کے لطف و عطا سے ہیں دو عالم مستفید — آپ ﷺ کا ابرِ کرم چھایا ہوا ہے چار سُو
گردشِ دوراں ہے اُن کی جنبشِ ابرُو کا نام — اُن ﷺ کے جلووں سے منوّر ہے جہانِ رنگ و بُو
ذکرِ آقا ﷺ سے پھلا پھولا تخیّل کا چمن — یادِ طیبہ سے ہُوا آباد شہرِ آرزو
اُن ﷺ کے دم سے مل گئی تعبیرِ خوابِ زندگی — اُن ﷺ کے ارشاداتِ والا سے ہوئی تفسیر ہُو
یہ قبائے آدمیّت میں جدیدیّت کے چاک — اُسوۂ سرکار ﷺ کی تقلید سے ہوں گے رفو

آدمیّت کو ملی ہے زندگی جن کے طفیل
اُن پہ ہوں قرباں ہمارے جان و مال و آبرو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اک ایک نفَس نعتِ شہِ ہر دوسرا ﷺ ہے — یہ ذوق مجھے اُن ﷺ کی عنایت سے ملا ہے

ضو پاش و ضیا ریز ہے خورشید کی مانند — چہرہ جو غبارِ رہِ طیبہ سے اَٹا ہے

سرکار ﷺ کے الطاف و کرم ہی کی بدولت — ہر دل میں تمنّاؤں کا اک شہر بسا ہے

اللہ نے جو ذکرِ پیمبر ﷺ کو عطا کی — رفعت ہے وہ ایسی کہ تصوُّر سے ورا ہے

فطرت جو سناتی ہے صدا عشقِ نبی ﷺ کی — عالم ہمہ تن گوش بر آواز ہوا ہے

آنگن میں بھی پھل پھول محبت کے کِھلے ہیں — الطافِ مدینہ کا دریچہ جو کُھلا ہے

محبوبِ خدا وہ ہیں، شہِ کون و مکاں ﷺ وہ — ان ﷺ سا کوئی ہو گا، نہ کوئی ہے، نہ ہوا ہے

ڈھانپا ہے تری ﷺ دید کی امیّد کو جس نے — وہ میرے مقدر کے اندھیرے کی رِدا ہے

نظّارے کی خواہش ہے تو پھر آنکھ اٹھاؤ — ہر ذرّۂ طیبہ میں ارم جلوہ نما ہے

کچھ بھیک مرے کاسئہ سر کو بھی ملے گی — سجدے میں درِ سرورِ عالم ﷺ پہ پڑا ہے

طیبہ کی سحر خیز ہوا کی ہے یہ شوخی — ڈھلکی جو شبِ تار کے کاندھوں سے رِدا ہے

محمودؔ کو کیا خوف بھلا روزِ جزا کا
آقا ﷺ کا ہے مدّاح، بھلا ہے کہ بُرا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لب ہے دل کے حرم کا دروازہ — ذکرِ شاہ امم ﷺ کا درروازہ

دل میں یادِ نبی ﷺ در آئی ہے — وا ہُوا چشمِ نم کا دروازہ

ذکرِ آقا ﷺ، خدا کی خوشنودی — یادِ طیبہ ارم کا دروازہ

تا دمِ مرگ میں نہ چھوڑوں گا — سرورِ محتشم ﷺ کا دروازہ

صحنِ دل کی طرف کو کُھلتا ہے — عشق کے کیف و کم کا دروازہ

بند ہو رنج و غم کا ہر روزن — وہ جو کھولیں کرم کا دروازہ

دیدِ سرکار ﷺ کی توقّع ہے — جب کُھلے گا عدم کا دروازہ

جانِ احمد ﷺ کے ذکر سے کھولا   خود خدا نے قسم کا دروازہ
وا ہے ہر اک کے واسطے محمودؔ
سیّد ذوالکرم ﷺ کا دروازہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں قلب پہ ہے الفتِ آقا ﷺ اثر انداز   ہو لفظ پہ جس طرح سے معنیٰ اثر انداز
دُنیا میں بھی سرکار ﷺ کی اُلفت ہے مؤثّر   یہ ربط قیامت میں بھی ہو گا اثر انداز
طیبہ بھی پہنچ جاؤں گا اک روز یقیناً   تکمیل پہ ہوتا ہے اِرادہ اثر انداز
تاثیرِ قدم اُن ﷺ کی ہوئی ثبت اُحد پر   اُنگلی کا ہوا مہ پہ اشارہ اثر انداز
کیا اور کوئی چہرہ سمائے گا نظر میں   سرکار ﷺ کا ہے دل پہ سراپا اثر انداز
تقدیر پہ ہے ماہِ مدینہ کی تجلّی   کیا مجھ پہ ہو قسمت کا ستارہ اثر انداز
محمودؔ خداوندِ تعالیٰ کا کرم ہے
خامے پہ جو ہے مدحتِ آقا ﷺ اثر انداز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ آقا ﷺ قرار کا باعث   عِزّت و اِفتخار کا باعث
نکہتِ گلشنِ مدینہ ہے   باغِ جاں میں بہار کا باعث
نعت میں خوش نوائیاں میری   رحمتوں کی پھوار کا باعث
آپ کا قرب، آپ ﷺ سے دُوری   جیت کی وجہ، ہار کا باعث
ماسوائے نبی ﷺ کسی کا خیال   ذہن کے خلفشار کا باعث
شبِ اِسریٰ ہوئے قدم اُن ﷺ کے   عرش کے افتخار کا باعث
میرے آقا ﷺ کا ذکر ہے محمودؔ
رحمتِ کِردگار کا باعث

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبوبِ کبریا ﷺ کی مرے دل کو ہے لگن
حُسنِ ازل کی یاد میں ہے عشق نغمہ زن

مجھ کو کبھی نصیب ہو وہ ساعتِ جمیل
جب روضۂ حضور ﷺ ہو آنکھوں میں ضوفگن

ماہِ مدینہ قلبِ حزیں پر ہو عکس ریز
ہر سانس کو نصیب ہو جبریل کا چلن

پلکیں جو ابرِ عشقِ نبی ﷺ سے ہوں باوضو
کِھل جائیں گے گلابِ سرِ مزرعِ سخن

دل میں ہے ابتہاج و مسّرت کی چاندنی
سرکار ﷺ کے غلام کو کیا رنج، کیا محن

احساس کی نگاہ میں امّیدِ دید ہے
روشن ہوئی ہے دل میں چراغوں کی انجمن

ہے فکرِ ماسوائے نبی ﷺ وقت کا ضیاع
نعتِ حبیبِ خالقِ ہر دو سرا ﷺ ہے فن

پانی عقیدتوں کا ہے بحرِ نگاہ میں
ہو ساحلِ حجاز پر دل کیوں نہ نغمہ زن

روشن ہوئے ہیں مجھ پہ شفق رنگ راستے
دل پر پڑی ہے ماہِ مدینہ کی جب کرن

وہ مطلعِ ازل ہیں، وہ ہیں مقطعِ ابد
محمودؔ ان ﷺ کی مدح مرا افتخارِ فن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چمکی ہے اسمِ نور سے لوحِ جبینِ دل
رشکِ صد آفتاب ہے شہرِ حسینِ دل

یادِ رسولِ پاک ﷺ کا اللہ رے ارتباط
دِل اس کا ہم نشیں ہے، وہ ہے ہم نشینِ دل

پھل پھول اس میں اُن ﷺ کی محبت کے ہیں فقط
شاداب جن ﷺ کے دَم سے ہوئی سر زمینِ دل

معراج کا اُسے کہاں ادراک ہو سکے
حاجب درِ نبی ﷺ کا ہے رُوح الامینِ دل

اُجڑا سا اِک مکاں تھا، یہ اب لامکان ہے
جب سے حضور ﷺ، آپ ہوئے ہیں مکینِ دل

میں بن گیا ہوں اُن ﷺ کی عنایت کا آئنہ
صلِّ علیٰ! عطیّۂ نقش و نگینِ دل

دل ہے امینِ رحمتِ محبوب کبریا ﷺ
محبوبِ کبریا ﷺ کا کرم ہے امینِ دل

فریاد کیا کروں، مجھے غم ہی نہیں کوئی
یادِ حسیں ہوئی ہے جو اُن کی قرینِ دل

غوّاص کی تلاش میں گر کچھ خلوص ہے
پائے گا بحرِ مدح سے دُرِّ ثمینِ دل

جب سے ہوئی ہے حُبِّ نبی ﷺ دل میں موجزن — اک ایک مُوئے تن ہے مِرا خوشہ چینِ دل

ہر لمحۂ حیات ہے محمودؔ سومنات
جب تک بُتوں سے پاک نہ ہو آستینِ دل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر ایک غم سے، ہر اِک خوشی سے واقف ہیں — مِرے حضور ﷺ مِری زندگی سے واقف ہیں
کشودِ غنچۂ دل ہے ہوائے طیبہ سے — اُسی کے فیض سے ہم تازگی سے واقف ہیں
دلوں میں جو ہے نہاں، جو لبوں پہ آتا ہے — حضور ﷺ! آپ کہی، اَن کہی سے واقف ہیں
میانِ بندہ و خالق ہیں برزخِ کبریٰ — خدا کو جانتے ہیں، آدمی سے واقف ہیں
بسی ہیں گنبدِ خضرا کی ان ﷺ میں تنویریں — مِری نگاہیں بھی جب سے نمی سے واقف ہیں
نبی ﷺ کے خلق سے جو اِکتساب کرتے رہے — وہ لوگ رسم و رہِ آشتی سے واقف ہیں
خیالِ دوریٔ طیبہ نے چھین لی ہے خوشی — اگرچہ لب تو مِرے بھی ہنسی سے واقف ہیں
ہیں اہلِ عقل رسا چاند کی حقیقت تک — ہم اہلِ عشق ہیں، اُن کی گلی سے واقف ہیں

مِرے نبی ﷺ پہ ہے ظاہر ہر ایک شَے محمودؔ
وُہ رازہائے خفی و جلی سے واقف ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عروجِ نعت کو خوفِ زوال ہی تو نہیں — کہ ذکر ان ﷺ کا ہے جن کی مثال ہی تو نہیں
صباحتوں کا سندیسہ بھی نامِ احمد ﷺ ہے — جراحتوں کا فقط اِندمال ہی تو نہیں
شفیع اُن کو نہ مانا اگر تو کُفر کیا — حواس کا یہ فقط اِختلال ہی تو نہیں
رچی بسی ہے دِلوں میں محبتِ طیبہ — یہ جذبہ ایسا ہے جس کو زوال ہی تو نہیں
کمالِ صبر کے شاہد ہیں طائف و بطحا — رُخِ حضور ﷺ سے ظاہر ملال ہی تو نہیں
برائے بدر بھی ہے اک اشارۂ انگشت — پئے سلامیٔ آقا ﷺ ہلال ہی تو نہیں

کرم نما ہے پیمبر ﷺ کی یاد کا بادل ترشّحِ عرقِ انفعال ہی تو نہیں
خرابِ ہجرِ مسلسل ہے نارسا محمودؔ
رسائے خاکِ حریمِ جمال ہی تو نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ آقا ﷺ سے ہے گویا اکتسابِ بزمِ قُدس مدح گوئے مصطفی ﷺ ہے بہرہ یابِ بزمِ قدس
ہر دو عالم اُن ﷺ کے دم سے آ گئے تخلیق میں اُن ﷺ سے خالق نے کیا انتسابِ بزمِ قدس
ابجدِ تعلیمِ انساں حرفِ طٰہٰ ہو گیا کھیعٓصٓ اب ہے نصابِ بزمِ قدس
وہ کرم فرمائیں تو ملتی ہے جنّت کی نوید اور وہ چاہیں تو اٹھتا ہے حجابِ بزمِ قدس
مجتنبِ تکریمِ پیغمبر ﷺ سے ہے جو بدنصیب اس کی قسمت میں لکھا ہے اجتنابِ بزمِ قدس
رحمۃ للعالمیں ﷺ کے فیض کی کیا بات ہے رحمتِ انسانیت، شفقت مآبِ بزمِ قدس
حکمِ آقا ﷺ پر عمل کرنے سے درِ جنت کے وا وِردِ نامِ مصطفی ﷺ سے فتحِ بابِ بزمِ قدس
محفلِ ہستی اُنھی کے نُور سے روشن ہوئی ذکرِ پیغمبر ﷺ ہوا لبِّ لبابِ بزمِ قدس
اُس سے پھر قائم ہوا دُنیا میں خوشبو کا نظام تھا پسینہ آپ ﷺ کا بُوئے گلابِ بزمِ قدس
میرا مجموعہ ہے اُن ﷺ کی مدح کا آئینہ دار شعر ہیں لاریب میرے مستجابِ بزمِ قدس
آپ ﷺ کے الطاف کا محمودؔ سے کیا ہو بیاں
نام لیوا آپ ﷺ کا ہے باریابِ بزمِ قدس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے خوش، سرشار بیگانے تو اعدا مطمئن رحمتِ آقا ﷺ سے ہے ہر ایک بندہ مطمئن
دولتِ عشقِ رسولِ حق ﷺ جسے حاصل ہوئی کون اس مردِ خدا سے ہے زیادہ مطمئن
سنّتِ ربّ عُلیٰ ہے وجہِ اطمینانِ قلب نعت کہتا ہوں تو مَیں رہتا ہوں کیسا مطمئن
جو نگاہوں کے حوالے سے ہو طیبہ میں ادا روحِ پژمردہ کو کر دے گا وہ سجدہ مطمئن

جب پریشانی میں مَیں نے لے لیا نامِ نبی ﷺ — ہو گیا، اللہ اکبرُ! میں سراپا مطمئن
بے سبب اُس کی سیہ پوشی نہیں اے دوستو! — ہجرِ طیبہ میں کہاں آغوشِ کعبہ مطمئن
زندگی مُردوں کو دیتا تھا مسیحا، اور خود — آپ ﷺ کی امّت میں آئے گا تو ہو گا مطمئن
لامکاں تک تو رسائی اِس کی ممکن ہی نہیں — ہو گی طیبہ ہی میں یہ چشمِ تماشا مطمئن
خواب میں سرکارِ والا ﷺ کی زیارت کیا ہوئی — آنکھ روشن، قلب ہے مسرور، چہرہ مطمئن
کس کو ملتی ہے دمِ آخر مدینے کی زمیں — جس کی قسمت میں مگر لکھّا ہو مرنا مطمئن

نعت میں محمودؔ جب مَیں خامہ فرسا ہو گیا
حرف خوش ہیں، لفظ شیریں ہیں تو معنیٰ مطمئن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تم جو ہونٹوں پر کِھلاؤ گے عقیدت کے گلاب — بالیقیں ہو جاؤ گے دونوں جہاں میں کامیاب
ابرِ رحمت کُھل کے برسے گا شعورِ زیست پر — پہلے ہو دُربار ذکرِ پاک میں چشمِ پُر آب
شاملِ حال اُس کے ہے لطفِ شہنشاہِ زمن — ہر نفس صبح و مسا ہیں یاد جس کو آنجناب ﷺ
خامۂ احساس سے لکھتا ہوں مصحف ہجر کا — چشمِ پُرخوں سے ہوئی مرقوم یہ دِل کی کتاب
خواہشِ دیدِ نبی ﷺ دل میں جواں رکھتا ہوں میں — رنگ لے آئے گا آخر اِن ارادوں کا شباب
احتسابِ حشر کا بھی ڈر برائے نام ہے — وُہ جو شافع ہیں تو کیوں مجھ کو ہو دوزخ کا عذاب
اُن ﷺ کی آنکھوں سے بھلا محجوب رہ سکتا ہے کیا — خالق و مالک کو دیکھا ہے جنھوں نے بے حجاب
اُن ﷺ کے قدموں تک نہ جو پہنچے تو کیا ہے زندگی — دِل سراپا رنج و غم ہے، جاں رہینِ اضطراب
نعت کہتا ہوں میں جب احمد رضاؔ کے فیض سے — نام سے حسّانؓ کے کرتا ہوں اس کا انتساب
کیفیت ناقابلِ تحریر ہے کل رات کی — نعت کہتا تھا مگر ایسے کہ بیداری نہ خواب

مدح گوئے مصطفی ﷺ محمودؔ ہے خود کبریا
نعت کا مجموعۂ اوّل ہُوئی اُمّ الکتاب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کھولتی ہے دِل کا دروازہ کلیدِ التفات — میرے آقا ﷺ اب سنا دیجیے نویدِ التفات
طالبوں پر پڑ ہی جاتی ہے نظر سرکار ﷺ کی — آپ ﷺ کے ہیں نام لیوا مستفیدِ التفات
نغمہ ہائے شوق سازِ دل پہ جب گاؤں گا میں — ہوگی برپا ایک تقریبِ سعیدِ التفات
انبساطِ جاں کا مژدہ ہے کرم سرکار ﷺ کا — مرگِ محرومی ہے آقا ﷺ کی نویدِ التفات
جانے یہ محمودؔ کب دیکھے گا روضہ آپ ﷺ کا
ہجرِ طیبہ میں ہُوا خونِ اُمیدِ التفات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے آقا ﷺ باعثِ ہر ساز و سامانِ نشاط — وجہِ استیصالِ رنج و غم، نگہبانِ نشاط
ٹوٹ کر بکھرا ہُوا تھا شیشۂ انسانیت — آپ ﷺ سے پہلے دریدہ تھا گریبانِ نشاط
ہے ترشّح راحتوں کا میرے جان و قلب پر — زندگی پر اُن ﷺ کی رحمت سے ہے بارانِ نشاط
دامنِ حُبّ پیمبر ﷺ ہے مسرّت کا سبب — کون بدقسمت ہے جو چھوڑے گا دامانِ نشاط
لب پہ ذکرِ مصطفیٰ ﷺ صلِّ علیٰ دن رات ہے — یعنی صد فی صد قیامت میں ہے امکانِ نشاط
نعتِ سرکارِ دو عالم ﷺ حرزِ جان و قلب ہے
اس طرح محمودؔ ہوں گویا سبق خوانِ نشاط

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اصل میں تعلیمِ پیغمبر ﷺ ہے عرفانِ نشاط — بے سروسامانیٔ دُنیا ہے سامانِ نشاط
جس کی خاطر منتظر تھا میزبانِ لامکاں — اُدْنُ مِنِّیْ کا مخاطب ہے وہ مہمانِ نشاط
میرے آقا ﷺ کے سوا، ہے کون میرا دہر میں — عالمِ رنج و تعب میں اور دروانِ نشاط
حفظِ ناموسِ نبی ﷺ میں جان دے جو خوش نصیب — ہو گیا آسودۂ آغوشِ جانانِ نشاط
شادمانی پھول برسائے گی طیبہ سے ضرور — پہلے ثابت تو کرو تم خود کو شایانِ نشاط
ہے یہ فرمانِ نبی ﷺ وہ راندۂ درگاہ ہے — بھول جائے اپنے خالق کو جو دورانِ نشاط

اس جہاں پر اُن ﷺ کی آمد ہے جو احسانِ خدا — جشنِ میلاد النبی ﷺ ہے شکرِ احسانِ نشاط
ہے زبانِ خامہ پر سرنامۂ عالم کا ذکر — اپنی ہستی کا فسانہ ہے بہ عنوانِ نشاط
ہیں عقیدت کے ہر اک پودے پہ پھول اِقرار کے — پھولتا پھلتا ہے یوں گویا گلستانِ نشاط
زندگی بھر وہ کریں گے حکمِ آقا ﷺ پر عمل — ہو گیا جن حق شناساؤں کو وجدانِ نشاط
چھا گئی ہیں راحتیں جان و دلِ محمودؔ پر
نعت گوئے مصطفی ﷺ ہے منقبت خوانِ نشاط

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کونین کی ہر شے پہ جو چھایا ہے بہ تفصیل — سرکار ﷺ کی رحمت ہی کا سایہ ہے بہ تفصیل
اللہ نے کثرت سے کیا ذکرِ محمد ﷺ — یہ اسمِ مبارک اُسے بھایا ہے بہ تفصیل
باعث ہیں جو تخلیقِ جہاں کے وہ بہ اجمال — لَوْلَاکَ لَمَا ایک کنایہ ہے بہ تفصیل
دُنیا میں ہر اک شخص نے جو کچھ بھی ہے پایا — آقا ﷺ کی وساطت ہی سے پایا بہ تفصیل
خالق کے ہیں محبوب تو کونین کے مالک ﷺ — مخلوق تمام اُن کی رعایا ہے بہ تفصیل
ممدوحِ خداوند نے پیروؤں کو اپنے — دُنیا کے علائق سے بچایا ہے بہ تفصیل
آقا ﷺ نے ہمیں نفس کے عرفاں سے نوازا — اللہ سے بندوں کو ملایا ہے بہ تفصیل
تلخیص ہے توحید کی، تشریحِ رسالت — سرکار ﷺ کی سیرت نے بتایا ہے بہ تفصیل
شب، مسجدِ اقصا کا سفر، عرشِ معلّٰی — محبوب کو خالق نے ملایا ہے بہ تفصیل
یہ ذکرِ حسیں سنّتِ خلّاقِ جہاں ہے — قرآن میں ذکر آپ ﷺ کا آیا ہے بہ تفصیل
محمودؔ نے سرکار ﷺ کے گل ہائے کرم کو
احساس کے گلداں میں سجایا ہے بہ تفصیل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت ہے بے دینی و الحاد کے سم کا علاج — یہ دوا ہے ذہن کے امراضِ پیہم کا علاج

صِرف دامانِ کرم ہے دیدۂ نم کا علاج — آپ ﷺ کی چشمِ تلطُّف ہے مرے غم کا علاج

آپ ﷺ کی مدحت میں ہے خوشنودیٔ ربّ العُلیٰ — آپ ﷺ کی سنت میں ہے دردِ دو عالم کا علاج

آپ ﷺ کے دَم مسیحائی کا ہے قائم بھرم — اِک نفس سے ہو گیا اُلٹے ہوئے دَم کا علاج

آپ ﷺ کے ابرِ کرم سی حدّتیں زائل ہوئیں — آپ ﷺ کا خورشیدِ رحمت چشمِ پُرنم کا علاج

نامِ اقدس دل کی گہرائی سے لے کر دیکھیے — ہر مصیبت کا مداوا ہے، یہ ہر غم کا علاج

آؤ بیمارو کہ طیبہ کے شفا خانے چلیں — بس وہیں ہے گیسوئے تقدیر کے خم کا علاج

خادمانِ مصطفیٰ ﷺ کی ایک ٹھوکر سے ہُوا — قیصر و فغفور کا، کیخسرو و جم کا علاج

عشقِ محبوبِ خدا ہے رُوحِ انساں کا طبیب — حسنِ اخلاقِ نبی ﷺ ہے قلبِ آدم کا علاج

کچھ اُخوت ہم مسلمانوں میں اب باقی نہیں — کیجیے سرکار ﷺ اس تفریقِ باہم کا علاج

راحتوں کی بات ہے محمودؔ طیبہ کا خیال
کاوشِ دیدِ مدینہ کاہشِ غم کا علاج

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یا رب! درِ نبی ﷺ پہ رسائی ہو کس طرح — رنج و غم و الم سے رہائی ہو کس طرح

عکسِ جمالِ سرورِ کونین ﷺ کے بغیر — روح و دل و نظر کی صفائی ہو کس طرح

محبوبِ کبریا ﷺ کا درِ پاک چھوڑ کر — اللہ تک کسی کی رسائی ہو کس طرح

قرآں میں جن کی شان بیاں خود خدا کرے — بندے سے اُن کی مدح سرائی ہو کس طرح

صبح و مسا جو نامِ محمد ﷺ لیا کرے — دلگیر و غمزدہ وہ فدائی ہو کس طرح

جب تک دکھائے راہ نہ سیرت حضور ﷺ کی — بھٹکے ہوؤں کی راہ نمائی ہو کس طرح

جب تک پرت پرت میں نہ عشقِ رسول ﷺ ہو — دل کی تہوں سے ختم برائی ہو کس طرح

محمودؔ میں ہوں بندۂ محبوب کبریا ﷺ
غیروں کے در پہ ناصیہ سائی ہو کس طرح

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم کھولتے ہیں راز کہ کس سے ہے کیا مُراد — نعتِ رسول ﷺ سے ہے ثنائے خدا مُراد
مدّاحِ نبی ﷺ کو کیا جس نے اختیار — وہ شخص کامگار ہے، وہ شخص با مُراد
اللہ کے کرم کی ہے تعمیم جس جگہ — اے دوستو! ہے اِس سے عرب کی فضا مُراد
منزل نہیں ہے جس کی مدینے کی سرزمیں — لاریب راہرو وہ ہے ناکام و نامُراد
ہر چیز اُس کے زیرِ قدم ہے جہاں کی — مانگے گا کیا حضور ﷺ کا مدحت سرا مُراد
ظاہر ہُوا ہے آیۂ مَا یَنطِقُ سے راز — ہے گفتۂ رسول ﷺ سے وحیٔ خدا مُراد

محمودؔ اپنا دین ہے الفت حضور کی
آقا سے ہے وسیلۂ قربِ خُدا مُراد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دی دعائیں مِرے آقا ﷺ نے، جو کھائے پتھر — پھول بخشے انھیں، جن لوگوں سے پائے پتھر
حکمِ مختارِ دو عالم ﷺ پہ ہوئے ہیں گویا — بند مٹھی میں بھی کفّار جو لائے پتھر
جادۂ عشقِ پیمبر ﷺ پہ رواں ہے مسلم — کفر رستے میں جو چاہے تو بچھائے پتھر
ہو گیا نقشِ قدم ثبت اُحد پر اُن ﷺ کا — موم تھے، زیرِ قدم اُن کے جو آئے پتھر
نصب آقا ﷺ نے جو فرمایا خدا کے گھر میں — اہلِ اسلام کو کیونکر نہ وہ بھائے پتھر
معجزے دیکھ کے سرکار ﷺ کے مبہوت ہوئے — اہلِ باطل جو تھے، سارے نظر آئے پتھر
پھر بھی اعدا کے لیے لب سے دُعا ہی نکلی — میرے سرکار ﷺ نے طائف میں جو کھائے پتھر
توڑنے کے لیے آئے تھے خدا کے محبوب ﷺ — اہلِ دُنیا نے جو معبود بنائے پتھر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ان ﷺ کے اصحاب نے اپنایا مشقّت کو اگر — بادشاہِ دو جہاں ﷺ نے بھی اٹھائے پتھر
پیٹ پر بھوک سے پتھر تھا بندھا سب کے مگر — دو شہ دیں کے شکم پر نظر آئے پتھر

پڑھ کے قرآن میں محمودؔ نبی ﷺ کی مدحت
جسم ساکت ہیں تحیُّر میں توسائے پتھر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آشوبِ تیرگی کا تسلّط جہاں رہا — صد شکر، واں پہ نورِ خدا مہرباں ہُوا
باغِ حیات گلشنِ نا آفریدہ تھا — آمد سے ان ﷺ کی ہر گلِ تر مسکرا اٹھا
میلادِ پاک اُن ﷺ کا نہ کیونکر منائیں ہم — مدّاح بھی ہے جن کا تو ممدوح بھی خدا
کھلتا ہے مَا رَمَیْت کے اسلوبِ خاص ہے — محبوب سے خدائے جہاں کا معاملہ
منزل ملی مسافرِ شب ہائے تار کو — یعنی جمالِ صبحِ ازل کا نزول تھا
آیا کوئی بنامِ خداوندِ ذوالجلال — رسم و رواجِ دہر کی زنجیر توڑتا
زندانِ حرص و آز میں محبوس تھی حیات — آقا حضور ﷺ آئے تو اِس کو کیا رِہا
یلغار معصیت کی کڑی دھوپ کی جو تھی — زور اس کا ابرِ رحمتِ سرکار ﷺ سے تھما
دُوری کی شاخ پر بھی اخوت کے پھول ہیں — اُن کے طفیل اجنبی بھی آشنا لگا
خُوں کے سمندروں میں جو اترتے ہوئے تھے لوگ — سرکار ﷺ کے طفیل ہُوئے مہر آشنا
مظلوم سر اٹھا کے چلا آپ ﷺ کے طفیل — عفریتِ ظلم و جور جو تھا، سرنگوں ہُوا
کالے ورق دِلوں کے جو تھے، صاف ہو گئے — اور اُن پہ حسنِ خُلق مجسم رقم ہُوا
دَم بھر میں ظلمتیں سبھی کافور ہو گئیں — فاران کے افق سے جو سورج نِکل پڑا
میلادِ پاکِ سرورِ کون و مکان ﷺ سے — شیرازۂ حیات مجلّد کیا گیا
ہر زشت، خوب بن گیا رحمت سے آپ ﷺ کی — القصّہ زندگی کا ہر عنواں بدل گیا

دُنیا سے کفر و شرک کی سب کلفتیں مٹیں
محمودؔ جب ورودِ رسولِ خُدا ﷺ ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ممدوح ہم سے عاصیوں ہی کے کہاں ہیں آپ ﷺ — محبوبِ کبریا ہیں، شہِ مرسلاں ہیں آپ ﷺ
نعتِ ازل کا مطلعِ اوّل حضور ﷺ ہیں — نظمِ ابد کا مقطعِ رحمت نشاں ہیں آپ ﷺ
ہستی کے باغ میں بھی مہک آپ ﷺ ہی سے ہے — وجہِ بہارِ گلشنِ ہر این و آں ہیں آپ ﷺ

نقشِ قدومِ پاک کو پانا محال ہے
پہنچے نہ جبرئیلِ امیںؑ بھی، جہاں ہیں آپ ﷺ

پوشیدہ بات کیا ہے، نہاں راز کون سا
دانندۂ غیاب کے جب رازداں ہیں آپ ﷺ

حق کا ہے آپ کو تو اسے آپ کا ہے علم
دونوں ہی ایک دوسرے کے قدرداں ہیں آپ ﷺ

رب ہے رحیم، آپ ﷺ شفیع و کریم ہیں
ہم پر کرم خدا کا ہے اور مہرباں ہیں آپ ﷺ

کوئی نہ تھا زمان و مکاں جب، تو آپ ﷺ تھے
یوں ماورائے قیدِ زمان و مکاں ہیں آپ ﷺ

دُنیا کی فکر کیا، غمِ عقبیٰ کا ذِکر کیا
رحمت کناں یہاں ہیں تو شافع وہاں ہیں آپ ﷺ

ہم پر بھی اب کرم کی نظر کیجئے حضور ﷺ!
فضلِ خُدا سے مونسِ بے چارگاں ہیں آپ ﷺ

محمودؔ کیوں کروں نہ مقدر پہ افتخار
میرا وقارِ نطق ہیں، حسنِ بیاں ہیں آپ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِک نام ہے ضرور مگر کس کا نام ہے
میرے لبوں پہ شام و سحر کس کا نام ہے

ہے کون، وجہِ شقِّ قمر جس کی ذات ہے
ظلمات میں پیامِ سحر کس کا نام ہے

والا صفاتِ ذات ہے کس کی بِنائے دہر
نخلِ دلِ جہاں کا ثمر کس کا نام ہے

کس کا ہے دَر کہ طورِ محبت کہیں جسے
سب کے لیے قرارِ نظر کس کا نام ہے

یادِ خدا میں ذکرِ پیمبر ﷺ شعار ہے
معلوم اب ہُوا ہے، ہُنر کس کا نام ہے

بوسے ملائکہ نے لیے ہیں جو بارہا
میری زباں پہ آٹھ پہر کس کا نام ہے

برزخ میانِ بندہ و خلّاق کون ہے
نورِ خدا و خیرِ بشر کس کا نام ہے

لب پر دُعا ہے اور توسُّل نبی ﷺ کا ہے
مجھ کو یہ علم ہے کہ اثر کس کا نام ہے

آئے حضور ﷺ تو شبِ دیجور میں کُھلا
کیا شے ضیا ہے، نورِ سحر کس کا نام ہے

مدّاحِ مصطفی ﷺ کو خبر ہی نہیں کوئی
دردِ حیات و دردِ جگر کس کا نام ہے

محمودؔ گردِ راہِ مدینہ کی ہے طلب
میں جانتا ہوں، کُحلِ بصر کس کا نام ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ آقا ﷺ میں مری بے اختیاری واہ وا
نام ہے سرکار ﷺ کا ہونٹوں پہ جاری واہ وا

مالک و مختارِ موجود و عدم ہوتے ہوئے
زندگی آقا ﷺ نے عُسرت میں گزاری، واہ وا

یاد کے سُورج کی کرنیں دل کے آنگن میں پڑیں
یہ کرم، یہ لطفِ حُسنِ زر نگاری واہ وا

پرتوِ اوصافِ ذاتِ کبریا اُن ﷺ کا وجود
ان کی اُس سے، اس کی اُن سے ہمکناری واہ وا

ساکنِ سدرہ رہِ عرش بریں ہی میں رہا
لامکاں کو تھی رواں اُن ﷺ کی سواری واہ وا

جِدّوجُہد زندگی کے واسطے منزل ہے یہ
اسوۂ آقا ﷺ ہے وجہِ کامگاری واہ وا

ہیبت و شوکت گدایانِ درِ دولت کی ہے
کپکپی شاہانِ عالم پر ہے طاری واہ وا

شعر جب صبح و مسا مدحِ پیمبر ﷺ میں پڑھیں
قدسیوں تک میں نہ کیوں ہو گی ہماری واہ وا

خواب میں آقا ﷺ نے اذنِ باریابی دے دیا
آ گئی آخر کو مجھ عاصی کی باری، واہ وا

مرحبا، صلِّ علیٰ اہلِ فلک کہنے لگے
نعت سننے پر زباں جب بھی پکاری ''واہ وا''

کونپلیں احساس کی مُرجھا چلیں محمودؔ جب
آئی اُن کے ابرِ رحمت کی سواری واہ وا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حَبّذا یہ غم، یہ سیلِ اشکباری واہ وا
یادِ آقا ﷺ دل میں ہے جاری و ساری واہ وا

نسبتِ نعلین سے ہے محترم خاکِ حجاز
ہے کلامِ پاک میں سوگندِ باری واہ وا

کاسۂ سر میں جسے مِل جائے اُن کے در سے بھیک
مرحبا اُس کا مقدّر، وہ بھکاری واہ وا

روشنی بخشِ دلِ مُذنب ہے یادِ مصطفیٰ ﷺ
جُوئبارِ نور کا دھارا ہے جاری واہ وا

مومنو، بھیجو درودِ پاک کا ہدیہ اُنھیں
ہو گیا اللہ کا فرمان جاری واہ وا

ہو نہ پاداشِ جرائم اُن کے فیضِ لطف سے
عرصۂ محشر میں وجۂ رُستگاری واہ وا

جاننا چاہو مقامِ سرورِ عالم اگر!
ترمذی، مشکوٰۃ، مسلم اور بخاری واہ وا

حضرتِ بوبکرؓ و فاروقؓ و غنیؓ و مرتضیٰؓ
مصطفیٰ ﷺ صلِّ علیٰ کی چار یاری واہ وا

حفظِ ناموسِ نبی ﷺ پر کتنے ذوق و شوق سے   غازی علم الدینؒ نے جان اپنی واری، واہ وا
دلنواز و دلپذیر و دلنشین و دلرُبا!
ہو گئی محمودؔ سے کیا نعت پیاری واہ وا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راسخ ہوں دل میں گر شہِ بطحا ﷺ کی عظمتیں   زیرِ قدم ہوں قیصر و کسریٰ کی عظمتیں
ہم کیا، ہمارا علم ہے کیا، کیا بساط ہے   اللہ کی نظر میں ہیں آقا ﷺ کی عظمتیں
جس پر مدام ذکرِ حبیبِ خُدا ﷺ رہے   کیا پوچھتے ہو اس لبِ گویا کی عظمتیں
آنکھیں بھی مُستنیر اگر ہوں تو بات ہے   رَچ بس گئی ہیں دِل میں تو طیبہ کی عظمتیں
محبوبِ کبریا ﷺ کی زیارت ہو گر نصیب   کیسے بیاں ہوں عالمِ رؤیا کی عظمتیں
اوجِ قدومِ سرورِ دیں ﷺ کا کہاں جواب   اپنی جگہ ہیں گو یدِ بیضا کی عظمتیں
محمودؔ گر رسائی ہوئی ارضِ پاک تک
دیکھیں گے لوگ ذوقِ تماشا کی عظمتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گواہی سے اِسرا کی موجود تنہا   نہ شاہد اکیلا، نہ مشہود تنہا
میسّر ہے صبح و مسا یادِ آقا ﷺ   کرم زا ہے یہ فکرِ مسعود تنہا
مِرے واسطے بھی نبی ﷺ مضطرب تھے   نہیں میری آنکھیں نم آلود تنہا
تڑپ بھی حضوری کی ہے مثلِ آتش   نہیں قلب میں ہجر کا دُود تنہا
طلب سے سِوا ہے عطائے پیمبر ﷺ   نہیں ملتا یاں دُرِّ مقصود تنہا
زیاں پر بھی راضی ہوں راہِ نبی ﷺ میں   نہیں ہے فقط خواہشِ سُود تنہا
خدا اُن کی تعریف خود کر رہا ہے
نہیں نعت کہنے میں محمودؔ تنہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ممکن ہی نہیں، ظلمتِ غم کا ہو ستم عام
سرکارِ دو عالم ﷺ کا جو ہے نورِ کرم عام

ہر چیز ہے آقا ﷺ کے غلاموں کی نظر میں
کیا اس کی ضرورت ہے کہ ہو کاسۂ جم عام

ہر دل میں سویدا ہے کہ ہر شخص ہے شیدا
کس درجہ زمانے میں ہیں وہ نقشِ قدم عام

تعمیم ہے، سرکار ﷺ کے دَر پر نہیں تخصیص
ہے لُطف و عطا فیض و سخا، جود و کرم عام

جب اُن ﷺ کا کرم خاص نہیں رنگ و نسب پر
ممکن ہی نہیں، دَھر پہ ہو بارِ الم عام

کیونکر نہ مِلے ہم کو عروج اس کے سبب سے
جب ذکر کریں نوشۂ معراج کا ہم عام

جاؤں گا جناں کو نہ مدینے سے کبھی میں
ہر ذرّۂ طیبہ پہ ہے اطلاقِ ارم عام

محشر میں بھی ہو درگزرِ عام کا مژدہ
اے فاتحِ ارواح و قلوب! عفو و کرم عام

جب سرورِ عالم ﷺ ہیں جہاں پر متصرّف
کب عام نہیں لُطف، کہاں درد و اَلم عام

سوچو تو سہی، اِس سے وہ ناراض نہ ہوں گے
سرکار ﷺ کی امّت میں جو جھگڑے ہیں بہم عام

دل میرا غمِ ہجرِ مدینہ میں مگن ہے
اللہ کرے، سب پہ ہو یہ لذّتِ غم عام

محمودؔ کہ ہے بندۂ خاص اپنے نبی ﷺ کا
ذکرِ شہِ ابرار ﷺ ہی کرتا ہے رقم عام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ممدوحِ اِنس و جاں ہے کہاں آپ ﷺ کے سوا
خالق کا مدح خواں ہے کہاں آپ ﷺ کے سوا

جو نورِ اوّلیں ہے، جو ہے آخریں پیام
وہ سرِّ کُن فکاں ہے کہاں آپ ﷺ کے سوا

وہ، جس کے لامکاں کے مناظر ہوں منتظر
اِسرٰی کا میہماں ہے کہاں آپ ﷺ کے سوا

جس سے ہے اب بھی روحِ دو عالم اثر پذیر
کشّافِ رازِ جاں ہے کہاں آپ ﷺ کے سوا

رب کی عطا سے آپ ﷺ رؤف و رحیم ہیں
توقیرِ بے کساں ہے کہاں آپ ﷺ کے سوا

اقصیٰ میں جو امام ہو، خاتمِ جہان میں
سرخیلِ مرسلاں ہے کہاں آپ ﷺ کے سوا

آمد سے جس کی، دُور ہوئے سارے جُھٹ پُٹے
وہ نورِ دو جہاں ہے کہاں آپ ﷺ کے سوا

جس سے ریاضِ حُسنِ عقیدت ہے عطر بیز
محبوب اِنس و جاں ہے کہاں آپ ﷺ کے سوا

جس کے کرم سے منزلِ ہستی ہے دو قدم
وہ میرِ کارواں ہے کہاں آپ ﷺ کے سوا

عفریتِ ظلم و جور ہے ہر سمت پُر فشاں
ایسے میں مہرباں ہے کہاں آپ ﷺ کے سوا

اصلِ مُراد سب کی ہے جس در پہ حاضری
وہ آستانِ جاں ہے کہاں آپ ﷺ کے سوا

ہے زندگی کا تارِ نفس جس سے نغمہ زن
انساں کا پاسباں ہے کہاں آپ ﷺ کے سوا

دانندۂ غیاب و عیاں اور کون ہے
خالق کا رازداں ہے کہاں آپ ﷺ کے سوا

آمادۂ جفا ہے فلک، عہد پُرفتن
کونین میں اماں ہے کہاں آپ ﷺ کے سوا

محمودؔ روحِ دین ہے سرکار ﷺ کا وجود
اور اپنی جانِ جاں ہے کہاں آپ ﷺ کے سوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نگاہِ رحمتِ خیر البشر ﷺ میں ہوتے ہیں
جو سُوئے شہرِ پیمبر ﷺ سفر میں ہوتے ہیں

درِ نبی ﷺ کی طلب، آرزو حضوری کی
عظیم جشنِ دلِ مختصر میں ہوتے ہیں

گہر جو چشمِ اِرادت میں اپنی رکھتا ہوں
نظّارے ارضِ نبی ﷺ کے نظر میں ہوتے ہیں

نگاہ و دل میں شب و روز ہے عطائے نبی ﷺ
حضور ﷺ صبح و مسا میرے گھر میں ہوتے ہیں

نہیں ہے لعل و گہر کی کچھ احتیاج مجھے
کہ اشکِ ہجرِ نبی چشمِ تر میں ہوتے ہیں

ہے جن کی شامِ الم ان ﷺ کے ذکر سے روشن
کب انتظارِ طلوعِ سحر میں ہوتے ہیں

مِری نگاہِ عقیدت نثار ہو اُن ﷺ پر
جو لوگ سایۂ دیوار و در میں ہوتے ہیں

ہمارے ہاتھ میں ہے دامنِ رسُولِ کریم
کہیں ہمارے سفینے بھنور میں ہوتے ہیں

انھیں میں یادِ نبی ﷺ پر نثار کرتا ہوں
جو ولولے دلِ حسرت اثر میں ہوتے ہیں

رہِ حیات میں سرکار ﷺ دستگیری ہو
کہ راہزن بہت اس رہگزر میں ہوتے ہیں

ذرا نگاہِ عقیدت سے دیکھئے محمودؔ
کہ جتنے نشّے ہیں، ظرفِ نظر میں ہوتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زباں پہ ذکر ہے، حکمِ نبی ﷺ کا پاس نہیں
گُلِ عقیدت و الفت ہیں، اُن میں باس نہیں

امیدِ دیدِ مدینہ مِری نِگاہ میں ہے
یہ اور بات، زمانہ نظر شناس نہیں

بغیر اُن کے توسّط کے جو مِلے مجھ کو
قسم خدا کی، مجھے وُہ خوشی بھی راس نہیں

ہُوا حضور ﷺ سے واضح تصوّرِ وحدت
ہمارے دین کی اِس کے سِوا اساس نہیں

نہیں مسرّتِ عرفانِ کبریا اس کو
وُہ جس کو وضعِ غمِ مصطفیٰ ﷺ کا پاس نہیں

جو شخص پہنچا ہے قرب و جوارِ طَیبہ تک
وُہ جس کو کہتے ہیں غم، اس کے آس پاس نہیں

مَیں نعت اُن کی کہوں، جن کے دَم سے زندہ ہوں
یہ اور کیا ہے، اگر ہدیۂ سپاس نہیں

بنامِ عشقِ پیمبر ﷺ یہ حال ہے محمودؔ
الم نہیں ہے، شدائد نہیں ہیں، یاس نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہے ثنائے نبی ﷺ سے کبھی نہ لب فارغ
ہُوا ہوں ذکرِ حبیب خدا ﷺ سے کب فارغ

میں اُن ﷺ کے ذکر میں شام و سحر رہوں مشغول
نہ صبح اِس سے ہو فارغ مِری، نہ شب فارغ

مجھے ہے پیاس کا احساس، ساقیٔ کوثر!
عطش کے دھیان سے، کیسے ہو تشنہ لب فارغ

کبھی تو ہجر کے دن وصل میں بھی بدلیں گے
نہیں اُمیدِ سحر سے حدیثِ شب فارغ

درِ نبی ﷺ پہ سراپا نیاز ہوں مَیں بھی
ہُوا کبھی نہ مِرا کاسۂ طلب فارغ

سحر اُمید کی پھوٹی ہے اُن ﷺ کی رحمت سے
ہُوئی ہے محبس دل سے جو آہ، شب فارغ

دمِ اخیر ہو تارِ نفس پہ ذکرِ حبیب ﷺ
سرور و کیف میں ہو ارتعاشِ لب فارغ

خدا کے لطف و کرم سے سدا رہا محروم
رہا نبی ﷺ کی ثنا سے جو بے ادب فارغ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نگاہ و دِل میں وُہ خاک دیار ہے کہ نہیں
ہر ایک ذرّۂ طَیبہ سے پیار ہے کہ نہیں

خدا کا نام ہے دِل میں، نبی ﷺ کا ہونٹوں پر
یہ بات باعثِ صد افتخار ہے کہ نہیں

رسا ہے اپنا مقدّر کہ نارسا، دیکھو
سگانِ کُوئے نبی ﷺ میں شمار ہے کہ نہیں

جنھیں مِلی ہو سعادت، انھیں ذرا پوچھو
مدینہ دہر میں دارُالقرار ہے کہ نہیں

بس ایک شامِ تمنّا نبی ﷺ کے روضے پر
ہجوم شوق کا یہ اختصار ہے کہ نہیں

جو یادِ سرورِ عالم ﷺ میں آنکھ سے ٹپکے
وُہ ایک اشک دُرِ شاہوار ہے کہ نہیں

خدا سے اُن ﷺ کے توسّل سے مانگنے والا
ہر ایک مرحلے میں کامگار ہے کہ نہیں

رہے جو صبح و مسا اُن کی یاد سے غافل
خرابِ گردشِ لیل و نہار ہے کہ نہیں

سکونِ قلب کی دولت جسے میسّر ہے
درِ حضور ﷺ پہ سجدہ گزار ہے کہ نہیں

رہائی پا گیا محمودؔ معصیت پیشہ
یہ لطفِ شافعِ روزِ شمار ﷺ ہے کہ نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے صَرفِ نعت گوئی لمحہ لمحہ یا رُسول اللہ ﷺ
مجھے یہ آپ نے اعزاز بخشا یا رُسول اللہ ﷺ

شفیع المذنبینی، رحمت للعالمینی ﷺ ہے
فقط سرکارِ والا ہی کو زیبا یا رُسول اللہ ﷺ

ہَوائے رنج وغم، درد و الم سے نیم جاں ہُوں مَیں
نسیمِ لطف کا بس ایک جھونکا! یا رُسول اللہ ﷺ

اگر آج اپنی امّت پر نہ الطاف آپ ﷺ کے ہوں گے
بکھر جائیں گے اس کے سارے اجزا یا رسول اللہ ﷺ

شبِ دیجور ہے ادبارِ ملّت کے حوالے سے
کرم فرمایئے، اُبھرے سویرا یا رُسول اللہ ﷺ

ہمارے واسطے ہے ذکر اُن ﷺ کا باعثِ رحمت
جنھوں نے آپ کو آنکھوں سے دیکھا یا رُسول اللہ ﷺ

سحابِ رحمتِ خالق کہاں برسے گا اُس گھر پر
کہ آنگن جس کا ہے اُلفت سے سُونا یا رُسول اللہ ﷺ

فقط سرکار ﷺ کے دَم سے تخصص سب کا قائم ہے
وہ ہو امروز یا دیروز و فردا یا رُسول اللہ ﷺ

جہاں کا التفاتِ قہر سامانی ہوا مجھ پر
کرم محمودؔ پر، اے میرے شاہا! یا رُسول اللہ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب نعت سے تطہیرِ خیالات ہوئی تھی
پھر جا کے کہیں حمد و مناجات ہوئی تھی

کل اُن ﷺ سے تخیل میں ملاقات ہوئی تھی
کیا بات ہوئی؟ یاد نہیں، بات ہوئی تھی

وہ حُسنِ نُبوّت ہے ضیا ریز ابھی تک
جس حسن سے انوار کی برسات ہوئی تھی

محبوب و محب دونوں میں کیا فاصلہ ہوتا
قوسین میں جب اُن کی ملاقات ہوئی تھی

سرکار ﷺ کی آمد تو ضروری تھی جہاں میں
ابتر جو یہاں صورتِ حالات ہوئی تھی

عرفانِ نبی ﷺ اصل میں عرفانِ خُدا ہے
انسان کو یوں معرفتِ ذات ہوئی تھی

کل اوج پہ تھا میرا مقدر کہ زیارت
آقا ﷺ کی سرِ بزمِ خیالات ہوئی تھی

محمودؔ وہ تھی طلعتِ خورشیدِ رسالت
جب ختم ضلالت کی سیہ رات ہوئی تھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مزاجِ زندگی مجھ پر ہوا برہم تو کیا پروا
حبیبِ کبریا ﷺ ہیں جب مرے ہمدم تو کیا پروا

مری کشتی کو کیا ڈر، جب نبی ﷺ ہیں ناخدا اس کے
اگر گھیرے ہوئے ہے مجھ کو بحرِ غم تو کیا پروا

مرے دل میں جمالِ مصطفی ﷺ کے پھول کھلتے ہیں
خزاں دیدہ ہوا ہے گلشنِ عالم تو کیا پروا

جسدِ ملت کا زخمی ہے خود اپنے ظلم کے ہاتھوں
رسولِ پاک ﷺ کی رحمت رکھے مرہم تو کیا پروا

کرن خورشیدِ رحمت کی پڑے گی جب کھل اُٹھے گا
جو ہے رُخسارِ گل پر قطرۂ شبنم تو کیا پروا

سہارا جو رسول اللہ ﷺ کی رحمت کا حاصل ہے
نہیں دُنیا میں کوئی مونس و ہمدم تو کیا پروا

تمھاری رحمتوں کی یاد سے جب آشنا ٹھہرا
ہے دل لذّاتِ دُنیا سے جو نامحرم تو کیا پروا

کڑی دھوپ اپنے سر پر ہے تو ہو جورِ زمانہ کی
نبی ﷺ کے دیں کا ہے پرتو فگن پرچم تو کیا پروا

یک و تنہا کھڑا ہوں، وہ شجر ہوں دشتِ غربت میں
مدینے کی ہوا رکھتی ہے تازہ دم تو کیا پروا

خدا، میزان، محشر، عدل، ڈر، محمودؔ بے چارہ
مگر ہوں گے جو شافع رحمتِ عالم ﷺ تو کیا پروا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیے عشقِ رسول اللہ ﷺ کے پلکوں پہ جلتے ہیں / پھر ایسے میں مِرے جذباتِ دل شعروں میں ڈھلتے ہیں
حوادث مُنہ چھپاتے ہیں، مصائب رُخ بدلتے ہیں / نبی ﷺ کا نام جب لیتا ہوں میں، طوفان ٹلتے ہیں
سرِ محشر جونہی سرکار ﷺ کی عظمت کو دیکھوں گا / ذرا تم دیکھنا، کیسے مرے ارماں مچلتے ہیں
طلوعِ مہرِ طَیبہ منجمد احساس کا احیا / نکلتا ہے جو سورج، برف کے تودے پگھلتے ہیں
دو عالم کا ہر اک ذرّہ نہ کیوں ہو مستفید اُن سے / رسول اللہ ﷺ کے فیضان کے چشمے اُبلتے ہیں
مدینے تک رسائی ایسے خوش بختوں کی قسمت ہے / رہِ عشق و وفا میں سر کے بل جو لوگ چلتے ہیں
مِرے آقا ﷺ کی باتوں سے کلامِ حق ہویدا ہے / مِرے مولا ﷺ کی نظروں سے حوادث رُخ بدلتے ہیں
غمِ ہجرِ مدینہ کی تمازت کا کرشمہ ہے / مجھے سرمائے کے سائے بہر عنوان کھلتے ہیں
ہمیں اپنے تشخص کا نہیں احساس اے آقا ﷺ! / کہ ہم اغیار کے اُگلے ہوئے لقمے نگلتے ہیں

نگاہیں کیوں نہ پھر محمودؔ کی، دستِ عطا پر ہوں
دو عالم فخرِ موجودات کے ٹکڑوں پہ پلتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سب پر نبی ﷺ کا لطف ہے بے حد بہ فیضِ عشق / بے امتیازِ ابیض و اسود، بہ فیضِ عشق
دُنیا مِری یہی ہے، یہی میری آخرت / میرا شعار مدحتِ احمد ﷺ بہ فیضِ عشق
گر شوقِ سجدہ ریزی طَیبہ یہی رہا / پائیں گے ہم بھی گوہرِ مقصد بہ فیضِ عشق
بھاری عدد ہیں سب پہ پیمبر ﷺ کی نعت کے / فردِ عمل میں ایسی بھی ہے مد بہ فیضِ عشق
آمد نبی ﷺ کی ہم پہ ہے احسانِ کبریا / ہے مکرمت کی جا ہمیں مولد بہ فیضِ عشق
اولاد کے دِلوں میں بھی ہے الفتِ رسُول ﷺ / قرباں ہیں اُن پہ میرے اَب و جَد بہ فیضِ عشق
سویا ہُوا ہو جس میں ثنا خوانِ مصطفی ﷺ / پُرنور کیوں نہ ہو گا وہ مرقد بہ فیضِ عشق
دونوں جہاں میں جلوہ گری مصطفی ﷺ کی ہے / دل ہے ہمارا شاہد و اشہد بہ فیضِ عشق
میں ہوں وطن میں اور یہ طَیبہ میں سجدہ ریز / آزاد ہے یہ روحِ مقید بہ فیضِ عشق

الفت نبی ﷺ کی کس کو ملی ہے، کِسے نہیں
اسلام و کفر کی ہے یہ سرحد بہ فیضِ عشق

محمودؔ ضوفگن ہے مقدّر پہ آج کل
فضلِ خدا و لطفِ محمد ﷺ بہ فیضِ عشق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اکرامِ نبی ﷺ الطافِ خدا، سبحان اللہ ماشاء اللہ
لب پر ہے نبی ﷺ کی نعت سدا، سبحان اللہ ماشاء اللہ

افلاک ہوں یا فرشِ زمیں، سرکار ﷺ کے ہیں سب زیرِنگیں
ہے زیرِ قدم عرشِ اعلیٰ، سبحان اللہ ماشاء اللہ

چاہو تو ازل کے بیمارو، طیبہ کے حسیں ذرّے چن لو
ہے خاکِ مقدس خاکِ شفا، سبحان اللہ ماشاء اللہ

آقا کے توسّل کا صدقہ، پُورا ہُوا جو کچھ چاہا تھا
اُٹھے بھی نہیں تھے دستِ دُعا، سبحان اللہ ماشاء اللہ

سرکار ﷺ پہ ظاہر ہے ہر شے، سرکار کا سکّہ چلتا ہے
از روزِ ازل تا روزِ جزا، سبحان اللہ ماشاء اللہ

کشتِ دل دُنیا ویراں تھی، لگتی تھی زمیں بنجر ساری
بطحا سے اُٹھی رحمت کی گھٹا، سبحان اللہ ماشاء اللہ

دِل نے جو حدیثِ شوق کہی، جب نعت ہوئی لب پر جاری
وارفتگیٔ ہاتف نے کہا ''سبحان اللہ ماشاء اللہ''

احساس گناہوں کا لے کر، حاضر ہے درِ پیغمبر ﷺ پر
محمودؔ یہ تیری طبعِ رسا، سبحان اللہ ماشاء اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جلوہ فرما ہیں جو حسنِ معتبر کے رات دن
نعت میں گزریں گے ہم اہلِ نظر کے رات دن

مہر کے ہیں روز و شب کس کے لیے وقفِ تلاش
اور صَرفِ جستجو ہیں کیوں قمر کے رات دن

جادۂ حق و صداقت پر نبی ﷺ کے فیض سے
ہم چلے جاتے ہیں آنکھیں بند کر کے رات دن

امتیازِ نور و ظلمت ہی سے جو محروم ہے
زندگی کیا اور کیا اس بے بصر کے رات دن

پھر ضرورت ہے کہ ہو تقلیدِ ختم المرسلیں ﷺ
پھر نئی تہذیب کے ہیں شور و شر کے رات دن

مصطفیٰ ﷺ کی یاد میری زندگی کے ساتھ ہے
ذکرِ طیبہ میں ہیں میرے عمر بھر کے رات دن

جو گزرتے ہیں شہِ ارض و سما ﷺ کی نعت میں
وہ ہیں اپنی وسعتِ قلب و نظر کے رات دن

خُلد برکف ہر نفس، ہر لمحہ، جنت درکنار
اے تعال اللہ، طیبہ کے سفر کے رات دن
کج کلاہانِ جہاں محمودؔ حیرت سے تکیں
نعت میں گزریں جو اربابِ نظر کے رات دن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ رسول ﷺ پر جو بھی گناہگار آیا
تو بوجھ اپنے گناہوں کا وہ اُتار آیا
ضیائیں مہرِ محبت کی چار سُو پھیلیں
عرب میں عرشِ معلّی کا تاجدار ﷺ آیا
حضور ﷺ آپ کی بعثت کا یہ کرشمہ ہے
ہمیں جو ہستی خالق پہ اعتبار آیا
خزاں کی رُت میں کیا یاد آپ ﷺ کو جس نے
اسے پیامِ دلآویزئ بہار آیا
ہے کیا بساط ہماری، ہمارا عشق ہے کیا
ادائے حُسن پہ خود حُسن گر کو پیار آیا
لیا ہے جب بھی ہجوم الم میں نامِ حضور ﷺ
”بڑا سکون ملا ہے، بہت قرار آیا“
ترشح مجھ پہ یقینا ہوا ہے رحمت کا
مَیں بارگاہِ نبی ﷺ میں جو اشکبار آیا
زمیں میں گڑ گئی فرطِ حیا سے غیرتِ عشق
جو زیرِ پا مرے دشتِ عرب میں خار آیا
ہوئی نظر کی رسائی جہانِ معنیٰ تک
درِ حبیب ﷺ کا آنکھوں میں جب غُبار آیا
نہیں ہیں دل کے پر و بال، پر مدینے کو
ہزار بار گیا ہے، ہزار بار آیا
اُنھی کے اسمِ گرامی سے ہے وجود اپنا
یہ ایک نام ہی وجہِ کشودِ کار آیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو دیدِ طیبہ سے قسمت بدلنے والا ہے
کہاں بہشتِ بریں سے بہلنے والا ہے
اصُول یہ ہے کہ راہِ نبی ﷺ کو دیکھے گا
رہِ صواب پر جو شخص چلنے والا ہے
نہ کیوں نگاہ رہے ان کے دستِ شفقت پر
زمانہ آپ ﷺ کے ٹکڑوں پہ پلنے والا ہے
بھنور میں کشتئ اُمید تھی زمانے سے
کرم سے اُن ﷺ کے یہ طوفان ٹلنے والا ہے

جو آگ شوقِ زیارت کی دل میں روشن ہے ‏ ‏ اُسی سے چشمۂ رحمت اُبلنے والا ہے
دریچہ ہائے نظر صحنِ دل میں کھلتے ہیں ‏ ‏ چراغ اُن ﷺ کی محبت کا جلنے والا ہے
جو آج یادِ رسول امیں ﷺ سے ہے غافل ‏ ‏ وہ شخص کل کفِ افسوس ملنے والا ہے
اصول اُس کے تغیر پذیر ہوں کیسے؟ ‏ ‏ کہیں نظامِ پیمبر ﷺ بدلنے والا ہے؟
میں نااُمید نہیں دید کے حوالے سے ‏ ‏ بروزِ حشر یہ ارماں نکلنے والا ہے

ضیائے یادِ پیمبر ﷺ کا فیض ہے محمودؔ
سرِ مژہ کوئی تارا مچلنے والا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آبِ سحابِ رحمتِ جلوہ گر ملے ‏ ‏ یادِ رسُولِ پاک میں جو آنکھ تر ملے
یا ربِّ ذوالجلال! دُعا کو اثر ملے ‏ ‏ وقفِ شب فراقِ نبی ﷺ ہوں، سحر ملے
ہر شے میں ہے محبتِ سرکار ﷺ جلوہ گر ‏ ‏ مجھ کو شعورِ دید، مذاقِ نظر ملے
آنکھیں لگی ہوئی ہیں درِ مصطفی ﷺ کی سمت ‏ ‏ تقدیر کیوں نہ اپنی مجھے اوج پر ملے
ملتا رہا جو اُن ﷺ سے عرب کی زمیں پر ‏ ‏ اِک رات اُس سے جا کے وہ خود عرش پر ملے
عشقِ نبی ﷺ کی پاک ڈگر سے ہٹے ہوئے ‏ ‏ جتنے بھی لوگ مجھ کو ملے، فتنہ گر ملے
انعام جان کا جسدِ خاک کو ملا ‏ ‏ اندھی ہے رُوح، اس کو بھی آقا ﷺ نظر ملے
جو شہرِ مصطفیٰ ﷺ پہ ہُوا کرتی ہے طلوع ‏ ‏ اے کاش، خواب ہی میں مجھے وہ سحر ملے
ہر وقت نعت کی مجھے توفیق دے خُدا ‏ ‏ نخلِ تخیلات کا مجھ کو ثمر ملے
منزل جو سامنے تھی مدیحِ رسُول ﷺ کی ‏ ‏ اُس راہ میں خدا کے ولی ہم سفر ملے

ہر چیز ہیچ اُس کے لیے ہے جہان کی
محمودؔ جس کو الفتِ خیر البشر ﷺ ملے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ حق کے بعد ذکرِ مصطفیٰ ﷺ کرتے ہیں لوگ
اپنے کاموں کی ہے کچھ ایسے ابتدا کرتے ہیں لوگ

اپنی ہر مشکل میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے سوا
کون سا دَر ہے جہاں جا کر صدا کرتے ہیں لوگ

اشکِ مجبوری سے جو کرتے رہیں اکثر وضو
جا کے طیبہ میں نمازِ عشق ادا کرتے ہیں لوگ

ذکر پر اُن ﷺ کے، دیا کرتے ہیں ہدیہ قلب کا
جان اپنی، نام پر اُن ﷺ کے، فدا کرتے ہیں لوگ

آئنہ ساں اُن ﷺ پہ ظاہر ہے نظامِ کائنات
ذکرِ طیبہ سے جو دل کو آئنہ کرتے ہیں لوگ

کھیتے ہیں بحرِ فنا میں کشتیٔ عمرِ رواں
نامِ پاکِ مصطفیٰ ﷺ کو نا خدا کرتے ہیں لوگ

فکرِ یادِ سرورِ عالم ﷺ میں رہتے ہیں مگن
ذکرِ خلّاقِ دو عالم یوں سدا کرتے ہیں لوگ

لامکاں تک تو تصوّر بھی پہنچ سکتا نہیں
جا کے طَیبہ ہی میں خالق کا پتا کرتے ہیں لوگ

جب نہ سرکارِ جہاں ﷺ کا واسطہ ہو درمیاں
کیا عبادت، کیسی طاعت ہے، ریا کرتے ہیں لوگ

نام لیتے ہیں جونہی دل سے رسولِ پاک ﷺ کا
بندِ رنج و غم سے اپنے کو رہا کرتے ہیں لوگ

بات تو جب ہے کہ ارشادات پر بھی ہو عمل
گرچہ اُلفت کا بہت کچھ ادّعا کرتے ہیں لوگ

چاہتے ہیں وہ کہ ان کی عاقبت محمودؔ ہو
اس لیے مدحِ شہِ ارض و سما ﷺ کرتے ہیں لوگ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کا دل عشقِ پیمبر ﷺ کا مقر بھی ہو گا
وہی اللہ کا منظورِ نظر بھی ہو گا

تذکرہ شاہِ مدینہ ﷺ کا جو ہو گا لب پر
ذکرِ خالق ہی بعنوانِ دگر بھی ہو گا

ایک دن آئے گی دیدارِ مدینہ کی نوید
جذبۂ عشقِ نبی ﷺ میرِ سفر بھی ہو گا

مَنْ رَاٰنِی میں جھلک اُٹھے گی رویت حق کی
عکسِ آئینہ میں وہ آئنہ گر بھی ہو گا

ختم ہو جائے گی تاریکیٔ ہجرِ طیبہ
چاک آخر کو گریبانِ سحر بھی ہو گا

دیکھ کر گنبدِ خضرا کو جھکے گا سر بھی
یوں اثر دل پہ بتائیدِ نظر بھی ہو گا

کاسۂ چشم میں ہو دید کی دولت وافر
دستِ محمودؔ میں یوں دامنِ زر بھی ہو گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہُوئے رخصت جہاں سے کینہ و کد، یا رسُول اللہ ﷺ — یہی تھا آپ کی بعثت کا مقصد یا رسُول اللہ ﷺ
ثنا خوانی کی ہے یہ آخری حد یا رسُول اللہ ﷺ — وظیفہ ہو گیا ہے "یَا مُحَمَّدْ" "یَا رَسُوْلَ اللّٰہ"
نگاہِ لطف و رحمت آپ ﷺ کی سب پر برابر ہے — برابر ہیں نظر میں نیک و بد، یا رسُول اللہ ﷺ
قدومِ پاک کے فیضِ کرم ہی سے یہ کنکر بھی — گہر ہیں، لعل ہیں یا زبرجد یا رسُول اللہ ﷺ
پریشاں ہے کتابِ ملتِ بیضا کا شیرازہ — خدارا کیجیے اس کو مجلّد یا رسُول اللہ ﷺ
نہیں جو متّقی، وہ آپ ﷺ کے دیں میں نہیں کچھ بھی — کوئی اَبْیَضْ ہو یا ہو کوئی اَسْوَدْ یا رسُول اللہ ﷺ
مروّت کا لیا ہے آپ ﷺ سے درس اہلِ دنیا نے — سکھائی خُلق کو ابجد یا رسُول اللہ ﷺ
رہائی محبسِ عصیاں سے مجھ کو آپ ﷺ دلوائیں — کہ مَیں ہوں ایک مدّت سے مقیّد یا رسُول اللہ ﷺ

یہی اک آرزو بے تاب ہے محمودؔ کے دل میں
کہ دیکھے آپ ﷺ کا وہ سبز گنبد یا رسُول اللہ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نازشِ بزم، دَنا صُورت رسُول اللہ ﷺ کی — اے تعالَ اللہ، یہ رفعت رسُول اللہ ﷺ کی
شان تو دیکھو ذرا حضرت رسُول اللہ ﷺ کی — ہے کلامُ اللہ میں مدحت رسُول اللہ ﷺ کی
طاقِ دل پر یادِ طیبہ کے دیئے روشن ہوئے — غور سے دیکھا تو تھی طلعت رسُول اللہ ﷺ کی
ارتعاشِ برقِ اُلفت کیوں نہ ہو اعصاب میں — خلوتِ دل میں جو ہو جلوت رسُول اللہ ﷺ کی
قلعۂ تشکیک ثابت ریت کی دیوار ہو — جب نظر آئے تجھے قدرت رسُول اللہ ﷺ کی
لطفِ سرکار دو عالم ﷺ ہے خدا کی معرفت — اور احسانِ خدا بعثت رسُول اللہ ﷺ کی
ماہ و انجم روزنِ شب سے اسے جھانکا کریں — خواب میں جو دیکھ لے صورت رسُول اللہ ﷺ کی

بیشتر اشیائے عالم پر تصرّف ہو نصیب — ہو کرم فرما اگر رحمت رسُول اللہ ﷺ کی
خالقِ ہر دو جہاں کی دید ہی سمجھوں گا مَیں — ہو اگر حاصل مجھے قربت رسُول اللہ ﷺ کی
قاسم اس کے آپ ہیں، معطی ہے خلاّقِ جہاں — کھا رہے ہیں ہم سبھی نعمت رسُول اللہ ﷺ کی
آبلہ پایانِ اُلفت کو ہوئی منزل نصیب — تھا کرم اللہ کا، نصرت رسُول اللہ ﷺ کی

رہنما محمودؔ روزِ حشر تک انسان کو
یا کلامِ حق ہے یا سنت رسُول اللہ ﷺ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سردارِ دو سرا ہیں شہِ انبیاء ہیں آپ ﷺ — بعد از خدا بزرگ، حبیبِ خدا ہیں آپ ﷺ
تکوینِ کائنات کا باعث حضور ﷺ ہیں — اِس سے زیادہ اور کہوں کیا کہ کیا ہیں آپ ﷺ
ذکرِ خدائے پاک کا یارا کہاں ہمیں — اپنی زبان و خامہ پہ، روحی فدا، ہیں آپ ﷺ
وجہِ نجات آپ ہیں، جاؤکَ ہے گواہ — سر تا پا شرحِ آیۂ بَدرُ الدُّجیٰ ہیں آپ ﷺ
عرفانِ ذاتِ حق ہے اِسی اک سبیل سے — اللہ تک رسائی کا بس واسطہ ہیں آپ ﷺ
در آپ کا جو چھوڑے، وہ پائے کہاں اماں — سرکار! صرف مرجعِ شاہ و گدا ہیں آپ ﷺ
غائب نہیں ہوئے ہیں زمیں سے مِرے حضور — اسریٰ کی رات گو سرِ عرشِ عُلیٰ ہیں آپ ﷺ
حائل رہِ ارم میں ہیں ناکردہ کاریاں — سرکار! ہو نگاہِ کرم، آسرا ہیں آپ ﷺ
کھولے ہیں مَارَمَیت نے اسرارِ حق تمام — کہتا ہے کون یہ کہ خدا سے جدا ہیں آپ ﷺ
دنیا سمٹ رہی ہے تلذّذ کی گود میں — پر حق کی لذتوں کے رموز آشنا ہیں آپ ﷺ

محمودؔ ہے اگرچہ دگرگوں جہاں کا نظم
پھر بھی ہم عاصیوں کے لیے حوصلہ ہیں آپ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نکلنا یادِ طیبہ میں کچھ آنسو — سکونِ قلب کا ہے ایک پہلو

نچھاور ہوں گی جنّت کی فضائیں
جو آئی گلشنِ طَیبہ کی خوشبو
دکھاتے ہیں رہِ لطفِ پیمبر ﷺ
شبِ تاریک میں یادوں کے جگنو
نشانِ پا پہ خم ہفت آسماں ہیں
گُلِ جنت میں ہے خوشبوئے گیسو
کرم اُن ﷺ کا محیطِ ہر دو عالم
ضیائیں اُن کی رحمت کی ہیں ہر سُو
بسا لے دل میں نقشِ شہرِ طیبہ
اگر چاہے سکونِ قلب و جاں تُو
ملا ہے جب سے طَیبہ کا مسافر
نہیں ہے مجھ کو اپنے دل پہ قابو
زمانہ یاد خود اُس کو کرے گا
جو یادِ مصطفیٰ ﷺ میں ہو گا یکسو
دلوں میں ذکرِ طیبہ، یادِ خالق
لبوں پر یَا رَسُوْلَ اللّٰہ، یَا ھُوْ
مدینہ حاصلِ زُہد و عبادت
کہ خم ہے اس طرف محرابِ ابرو
مدینے جاؤں گا محمودؔ اُس دم
بھرے گا چوکڑی جب دل کا آہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ کے رسول ہیں خیر الوریٰ ﷺ لقب
آقا حضور ﷺ (صلِّ علیٰ) کا ہے کیا لقب
اِک ایک ہے نیا سے نیا آپ ﷺ کا لقب
جو دے چکا حبیب کو اپنے خدا لقب
سرکار سا جہاں میں نہ ہو گا، نہ ہے کوئی
احمد ہے اسم آپ کا اور مصطفی ﷺ لقب
مُزَمِّل، نَبِیّ، رَؤُف وَ رَحِیم کے
کیا کیا ملے حضور ﷺ کو معجز نما لقب
وَالشَّمس ہے خطابِ حبیب خدائے پاک ﷺ
سرکارِ دو جہاں ﷺ کا ہوا وَالضُحیٰ لقب
مقدور کیا ہمارا، ہماری بساط کیا
دیں شاہِ دو جہاں ﷺ کو ما و شما لقب
سب سے زیادہ آپ ﷺ کی تعریف کی گئی
آقا ﷺ کا نام کب ہے جُدا، کب جُدا لقب
اللہ نے خطاب نہیں نام سے کیا
قرآن کی زباں پہ رہا سدا لقب
کونین کی بھلائی جو سرکار ﷺ ہی سے تھی
اللہ نے دیا انھیں ہر اک بھلا لقب

جو نام لے گا آپ ﷺ کا، بھیجے گا وہ درُود ۔۔۔ احمد ﷺ اگر ہے نام تو صلِّ علیٰ لقب
محمودؔ نام گو ہے مگر ہے یہ آرزو
سرکارِ دو جہاں ﷺ کا ہو مدحت سرا لقب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل بن گیا مرا ارم آبادِ آنحضور ﷺ ۔۔۔ کیا چیز ہے خدا کی قسم! یادِ آنحضور ﷺ
قرآں نے کھولا آیہ مَا یَنطِقُ سے راز ۔۔۔ اللہ کا کلام ہے ارشادِ آنحضور ﷺ
احسانِ کبریا ہے یہ ہم اہلِ دین پر ۔۔۔ کس طرح ہم منائیں نہ میلادِ آنحضور ﷺ
اُمّی لقب ہیں عالم، مَا کَانَ مَا یَکُوْن ۔۔۔ پروردگار خود ہوا استادِ آنحضور ﷺ
اللہ کرتا جائے گا وہ نافذُ العمل ۔۔۔ جس فیصلے پہ ہوتا گیا صادِ آنحضور ﷺ
اس شخص کو ہے نارِ جہنم سے کیا خطر ۔۔۔ محشر میں جس کو مل گئی امدادِ آنحضور ﷺ
کفّار کے دلوں میں اُترتی چلی گئی ۔۔۔ حِکمت سے پُر تھی دعوت و ارشادِ آنحضور ﷺ
جو ہے گدائے در، وہ ہے دُنیا کا بادشاہ ۔۔۔ اونچا ہے بختِ بوذر رضی اللہ عنہ و مقداد رضی اللہ عنہ آنحضور ﷺ
ذی رُوح سب مطیع ہیں محبوبِ پاک ﷺ کے ۔۔۔ جتنے ہیں انبیاء وہ ہیں منقادِ آنحضور ﷺ
لب پر ہو ذکرِ الفتِ محبوبِ کبریا ﷺ ۔۔۔ دل میں بسیں مکارم و امجادِ آنحضور ﷺ
اس کو خطر عذاب کا، دوزخ کا ڈر کہاں
محمودؔ ہے جو بندۂ آزادِ آنحضور ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ ہو کیوں مدح خواں شایانِ فردوس ۔۔۔ نبی ﷺ کی نعت ہے عنوانِ فردوس
اُنھی ﷺ سے افتخارِ لامکاں ہے ۔۔۔ وہی ﷺ ہیں باعثِ امکانِ فردوس
نہیں کانٹے بیابانِ عرب میں ۔۔۔ کِھلے ہیں یہ گُل و ریحانِ فردوس
جو خارِ دشتِ طیبہ سے ہے واقف ۔۔۔ اُسی کو ہے فقط عرفانِ فردوس

گلستانِ عرب کا ایک غنچہ ہُوا ہے رشکِ صد بستانِ فردوس
ملا ہے اوج اُن کی خاکِ پا سے نہ کیوں اونچا رہے ایوانِ فردوس
وہ عامی جو نبی ﷺ کے مدح خواں ہیں وہی ہوں گے فقط خاصانِ فردوس
ہمیں سرکار ﷺ کے دَم سے ملے گی! مری جانِ حزیں قربانِ فردوس
جھکا ہو جس کا سر آقا ﷺ کے در پر اُسی کے ہیں قدم شایانِ فردوس
وہ ہے محمودؔ خاکِ پائے آقا ﷺ
بنی ہے جو سروسامانِ فردوس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے لوحِ قلب پر آقا ﷺ کی چاہ کی تصویر مِرا عقیدہ رسالت پناہ کی توقیر
اُنھی ﷺ کے دَم سے ہُوا ہے مرا وجود، وجود ہے اُن ﷺ کے نُور سے میری نگاہ کی تنویر
جو دوستو! ہے تمھیں عمرِ جاوداں درکار ہے خاک شہرِ حبیبِ اللہ کی اکسیر
خدا کا مجھ پہ کرم ہے، نبی ﷺ کی رحمت ہے ہُوئی نہ مجھ سے کبھی جلبِ جاہ کی تقصیر
لِکھی ہے نعتِ نبی ﷺ لوحِ قلبِ رخشاں پر نہیں ہے صرف یہ کلکِ گیاہ کی تحریر
نبی ﷺ کا عشق دلوں سے نِکل نہیں سکتا عبث کسی کی ہے شام و پگاہ کی تقریر
سپرد کی مجھے خالق نے نعت کی خدمت ہُوئی ہے آپ ہی اعزاز و جاہ کی تدبیر
کبھی خیال میں آیا جو گنبدِ خضرا چمک اٹھی وہیں بختِ سیاہ کی تقدیر
فقط ارادۂ محبوب، رجعتِ خورشید فقط اشارۂ انگشت ماہ کی تسخیر
میں آہ، کیسے دیارِ حضور ﷺ تک پہنچوں پڑی ہے پاؤں میں حالِ تباہ کی زنجیر
ہے رہگزار مدینہ سے رہگزارِ بہشت خدا نے کی ہے خود اِس شاہراہ کی تعمیر
نہیں ہے سر کو ہوس تاج کی، بہ فیضِ نبی ﷺ نہیں ہے دل میں کسی کج کلاہ کی توقیر

کرم پھر آج ہے اُن کا کہ نعت کہتا ہوں
پھر آج دیکھیے محمودؔ، آہ کی تاثیر

(صنعتِ ذوقافیتین میں)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عشق احمد ﷺ کی صداقت کا بھرم رہ جائے گا
نزع کی حالت میں جب آنکھوں میں دم رہ جائے گا

طالبِ حق مدح گوئے ساقئ کوثر ﷺ ہُوا
طالبِ دنیا شریکِ بزمِ جم رہ جائے گا

آپ ﷺ کی چشمِ عنایت جب کرم فرمائے گی
حشر میں ہم عاصیوں کا بھی بھرم رہ جائے گا

میں نے جب سُلجھائی ہیں زلفیں عروسِ نعت کی
گیسُوئے تقدیر میں کس طرح خم رہ جائے گا

منزلِ مقصود ہونی چاہیے پیشِ نظر
راہِ طیبہ ہی میں بُستانِ ارم رہ جائے گا

صورتِ کعبہ یہ دل ہو گا سیہ پوشِ فراق
اس میں گر ہجرِ مدینہ کا الم رہ جائے گا

ماسوا اللہ کے، ہر شے فنا ہو جائے گی
صرف ذکرِ حضرتِ شاہِ امم ﷺ رہ جائے گا

جب مدینے تک رسائی کی سعادت مل گئی
کون ہے جس کو کہ فکرِ بیش و کم رہ جائے گا

یادِ آقا ﷺ ہی نہ ہو تو زندگی کیا زندگی
بے اثر گویا جہانِ کیف و کم رہ جائے گا

ارتقاعِ لذّتِ ذکرِ نبی ﷺ کی خیر ہو
تا ابد رخشاں مرا خطِ قلم رہ جائے گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سانس کی آمد و شُد عطر شمامہ کیا ہے
گلبنِ جاں میں مدینے کی یہ پُروا کیا ہے

کیا کہوں، خاکِ عرب سے مرا رشتہ کیا ہے
کس کو بتلاؤں کہ مفہومِ تمنّا کیا ہے

خواب میں جس کو ہو اِک بار زیارت اُن کی
دُنیا کیا چیز ہے اُس کے لیے، عقبیٰ کیا ہے

گرد بیٹھی ہے غمِ ہجرِ نبی ﷺ کی دِل پر
نقشِ غم چہرۂ احساس پر اُبھرا کیا ہے

پردہ در خود ہی پسِ پردۂ حیرت نکلا
میری آنکھوں ہی کا پردہ ہے، یہ پردہ کیا ہے

سالہا سال سے محرومِ زیارت ہے کوئی
بیکسی ہائے تمنا کا یہ نقشہ کیا ہے

خواہشِ دیدِ مدینہ نے نہ پائی منزل — مجھ سے پوچھو کہ مرا درد سے رشتہ کیا ہے
دوستو! دَہر کے ٹھکرائے ہوؤں کا آخر — ارضِ طیبہ کے سوا اور ٹھکانا کیا ہے
مجھ کو خالق نے عطا کی ہے محبت اُن ﷺ کی — مَیں جھکا سوئے مدینہ تو کسی کا کیا ہے
چشمِ عبرت بھی نگوں سار ہے، شرمندہ ہے — امّتی احمدِ مختار کا کیا تھا، کیا ہے
معصیت کوش اداؤں کو تو دیکھو محمودؔ
لبِ اخلاص پہ اُلفت کا یہ دعویٰ کیا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے زیرِ پا ہے لامکاں تک — رسا اپنا تخیل ہے کہاں تک
بکھیرے آپ ﷺ نے گل ہائے بہجت — رگِ جاں سے دلِ ناشادماں تک
ازل سے تا ابد اُن کا تصرُّف — ہر اک نوری سے مشتِ استخواں تک
رسائی آپ ﷺ کے اذکار سے ہے — سکونِ رُوح سے آرامِ جاں تک
ہے کون اُن ﷺ کے سوا محبوب اتنا؟ — ہوئی جس کی رسائی لامکاں تک
خدا نے حضرتِ رُوح الامیں علیہ السلام میں — پذیرائی کو بھیجا میہماں تک
وہ عالم، کیا کہوں، اللّٰہ اکبر — کبھی پہنچوں جو اُن ﷺ کے آستاں تک
رسا ہو گی بہ فیضِ نعتِ احمد ﷺ — نویدِ شادمانی خستہ جاں تک
مِرے سرکار ﷺ کے مدحت سرا ہیں — گروہِ قدسیاں سے اِنس و جاں تک
رسولِ پاک ﷺ کی خاکِ قدم ہے — مِری آہِ رسا پہنچی جہاں تک
عطائے کبریا ہے نعت گوئی — کرم ہے حسنِ معنیٰ سے بیاں تک
ملی تاب و تواں محمودؔ مجھ کو
ہَوا طیبہ کی آئی ناتواں تک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یادِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا حاصل ہوئی — مدحِ محبوبِ خدا ﷺ وجہِ قرارِ دل ہوئی
اس پہ رحمت خالقِ کونین کی اے دل ہوئی — زندگی جس کی رہینِ اُسوۂ کامل ہوئی
سرورِ کون و مکاں ﷺ کی اک نگاہِ لطف سے — آشنائے رازِ ''اِلّا اللہ'' مُشتِ گِل ہوئی
آپ ﷺ کی انگشت کا ادنیٰ اشارہ ہے وہ خضر — جس سے ظاہر راہِ تسخیرِ مہِ کامل ہوئی
موت کا کیا خوف مجھ کو، حشر کا کیا ڈر مجھے — زندگی میری درِ سرکار ﷺ پر سائل ہوئی
اوّل اوّل رُوح و جاں پر تھا تلطّف آپؐ کا — آخر آخر یاد آقا ﷺ کی سراپا دل ہوئی
چلتے چلتے راہِ طیبہ میں ہُوا عرفانِ حق — ہوتے ہوتے آرزو خود حاصلِ منزل ہوئی
جادہ جادہ انبیاء کرتے رہے ذکرِ رسُول ﷺ — ''رفتہ رفتہ زندگی آسودۂ منزل ہوئی''
حاملِ انعامِ خلّاقِ جہاں ہے وہ بشر — جس کی جاں عشقِ رسول اللہ ﷺ کی حامل ہوئی
درس احقاقِ حق و اِبطالِ باطل کا دیا — جس کی آمد سے تمیزِ حق و باطل ہوئی
توڑ دی محکومئ انساں کی زنجیر آپ ﷺ نے — آپ ﷺ سے ہم کو نصیب آزادئ کامل ہوئی

عافیت محمودؔ پائی ہے نبی ﷺ کے ذکر میں
نعت ہی سے زندگی میری کسی قابل ہوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شخص ہے نبی ﷺ کی شفاعت سے منحرف — بے شک وہ ہے قیامِ قیامت سے منحرف
یوں ہیں عدو حضور ﷺ کی عظمت سے منحرف — جیسے خُدائے پاک کی قدرت سے منحرف
وردِ زباں ہے اسمِ گرامی حضور ﷺ کا — صبحیں مِری ہیں شامِ ندامت سے منحرف
اک اک نفس ہے اصل میں مرہونِ مصطفیٰ ﷺ — کیسے ہو کوئی شانِ رسالت سے منحرف
اللہ تک رسائی نہ اُس کی ہُوئی کبھی — جو بھی رہا ہے اُن کی وساطت سے منحرف
میرے دل و نظر میں ہیں سرکار ﷺ ضُوفگن — ہوں ماسوا کے حُسن کا شدّت سے منحرف
جس قلب میں تڑپ نہ ہو ارضِ حجاز کی — غم سے وہ آشنا ہے تو راحت سے منحرف

جس کو ملی لطافتِ عشقِ رسولِ پاک ﷺ — وہ شخص ہے وجودِ کثافت سے منحرف
دی ہیں خدا نے رفعتیں ذکرِ رسول ﷺ کو — کورے ہیں عقل سے، جو ہیں عظمت سے منحرف
یوں ہے کہ جیسے جسم کوئی رُوح کے بغیر — قائل جو ذکر کا ہے، اطاعت سے منحرف

محمودؔ میرے لب پہ ثنائے رسول ﷺ ہے
عزت ملی ہے وہ کہ ہوں شہرت سے منحرف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مثلِ کلیم طورِ نظر کی تلاش میں — کب سے ہوں آنحضور ﷺ کے در کی تلاش میں
یادِ نبی ﷺ ہے آپ اثر کی تلاش میں — ہیں ہونٹ اذنِ عرضِ ہنر کی تلاش میں
تاباں جبیں ہے حسنِ عقیدت کے نُور سے — سجدے ہیں مصطفیٰ ﷺ کے نگر کی تلاش میں
سرمایہ چاہیے مجھے عشقِ رسول ﷺ کا — دستِ طلب ہے دامنِ زر کی تلاش میں
طَیبہ کی سمت کو ہیں رواں شب گزیدگاں — یہ قافلہ ہے نورِ سحر کی تلاش میں
دیکھا اُنھیں ﷺ تو دیکھ لیا کردگار کو — بھٹکو نہ تم حدودِ نظر کی تلاش میں
خود رحمتِ حضور ﷺ کو ہے میرے جستجو — منزل ہے آپ گردِ سفر کی تلاش میں
جس میں سما گیا ہو نہ سودا حضور ﷺ کا — ہر درد کیوں نہ ہو اسی سر کی تلاش میں
پہنچو گے خاکِ راہگزارِ حضور ﷺ تک — نکلو گے تم جو کُحلِ بصر کی تلاش میں
یا رب! تھمے نہ اشکِ ندامت کا سِلسلہ — دامن ہے اُن کا دیدۂ تر کی تلاش میں

محمودؔ بُعدِ طیبہ ہے، ظلمت نصیب ہوں
ہے میرے شامِ ہجر، سحر کی تلاش میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر دل میں ہے محبتِ شاہِ عرب ﷺ کا رنگ — پہچان لو جو گفتگوئے زیرِ لب کا رنگ
کیسے چُھٹے وصالِ پیمبر ﷺ کی شب کا رنگ — بیداریوں پہ چھا گیا خوابِ طرب کا رنگ

فیضِ نگاہِ سرورِ عالم ﷺ سے اُڑ گیا
نسل و زبان و دولت و نام و نسب کا رنگ

انسان کے عروج کا سورج ہُوا طلوع
آمد سے اُن ﷺ کی اُڑ گیا ظلماتِ شب کا رنگ

ہم کو مِلے گا چشمِ شفاعت کا نور بھی
چوکھا جو ہو گا حشر میں پاسِ ادب کا رنگ

کوثر کا جام پیاس بجھائے گا حشر میں
دیکھیں گے آنحضور ﷺ جو مجھ تشنہ لب کا رنگ

طالب ہوا ہوں جب سے پیمبر ﷺ کے لطف کا
نومیدیوں پہ ہو گیا غالب طرب کا رنگ

تَبّتْ یَدَا نذیر ہے روزِ نشور تک
اُن کو کہ جن کی فکر پر ہے بولہب کا رنگ

اِک سیلِ بے کنار بنے رنگ و نور کا
ہونٹوں پہ ہو جو مدحتِ شاہِ عرب ﷺ کا رنگ

ہوگی نہ اُن ﷺ کے لطف و کرم کی بھی انتہا
محشر میں اور شوخ جو ہو گا طلب کا رنگ

محمودؔ ہیں وہ عالمِ مَا کَانَ مَا یَکُوْن
ہر علم و آگہی پہ ہے اُمّی لقب کا رنگ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِلا ایماں ہمیں حضرت ﷺ کے صدقے
میں اُن ﷺ کی شفقت و رحمت کے صدقے

قمر شق، مہر واپس ہو گیا ہے
زمانہ آپ ﷺ کی قدرت کے صدقے

مَیں باثروت ہوں، دولتمند ہوں میں
نبی ﷺ کے عشق کی دولت کے صدقے

خُدا کا ہم پہ احساں ہو گیا ہے
رسُولِ پاک ﷺ کی بعثت کے صدقے

حریمِ لامکاں تک ہے رسائی
مَیں اس رویت کے، اس قربت کے صدقے

زمانہ ہے فدائے خاکِ یک مُشت
میں آقا ﷺ، بدر کی نصرت کے صدقے

قدم رنجہ یہاں فرمائیں آقا ﷺ
حریمِ جاں کی اِس حالت کے صدقے

رسالت پر ہُوا ایماں مکمّل
خُدائے پاک کی وحدت کے صدقے

جو دی سرکار ﷺ نے کوہِ صفا پر
قبولِ حق کی اس دعوت کے صدقے

خداوند دو عالم کی عطا ہے
قسیمِ دولت و نعمت کے صدقے

تعال اللہ، رفعت مُصطفیٰ ﷺ کی — طلوعِ مہر ہے طلعت کے صدقے
تھے یکجا ثور میں پروانہ و شمع — یہ تھی وصلت شبِ ہجرت کے صدقے
اسے دیکھا بغیر آنکھوں کو جھپکے — شہِ معراج ﷺ کی ہمت کے صدقے
رسُول پاک ﷺ کی چشمِ کرم ہے — مِلا رُتبہ مجھے مدحت کے صدقے
ہم آقا ﷺ کے توسّل کے ہیں قائل — ملا سب کچھ اِسی رحمت کے صدقے
ہے اس بستی میں نورِ ماہِ طیبہ — دلِ محمود کی نسبت کے صدقے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری جاں اُن کے الطاف و اکرام سے — عشق کا آئنہ مُو بہ مُو ہو گئی
جانے کب یاد میں اُن کی میں کھو گیا — جانے آقا ﷺ سے کب گفتگو ہو گئی
جس کا دل جاہِ دُنیا سے خالی ہُوا — صِرف آقا ﷺ کے در کا سوالی ہُوا
جو بھی قربانِ ناموسِ عالی ﷺ ہُوا — قدسیوں سے فزوں آبرو ہو گئی
خوابِ دُنیا کی تعبیر اُن سے ملی — بزمِ دُنیا کو تعمیر اُن سے ملی
حق کے عرفاں کو تنویر اُن سے ملی — اُن کی سیرت سے تفسیرِ ھُو ہو گئی
رحمتِ عالمیں ﷺ یہ تری برکتیں — دونوں عالم سے رخصت ہوئیں ظلمتیں
شش جہت میں برسنے لگیں رحمتیں — بارشِ نور یوں کُو بہ کُو ہو گئی
مطلعِ خلق ہیں، مقطعِ انبیاء — سب کی جو ابتدا، سب کی جو انتہا
سب کے محبوب ہیں وہ حبیبِ خدا ﷺ — اُن کی الفت مِری آبرو ہو گئی
حالتِ وجد میں قدسیانِ فلک — کَیف میں غرق ہیں حور و غلماں، ملک
شورِ تحسین ہے فرش سے عرش تک — نعت گوئی مِری آبرو ہو گئی

مجھ کو محمودؔ اعزاز بخشا گیا
مدح خوانِ نبی ﷺ مجھ کو لکھا گیا

لوحِ قسمت پہ اک نقش کھینچا گیا
میری تقدیر یُوں خوبرو ہو گئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ رسولِ پاک ﷺ ہے حمد و ثنائے حق — ہے مدح خواں حضور ﷺ کا، مدحت سرائے حق
سایہ فگن ہو کاش قیامت کی دُھوپ میں — زلفِ حضور ﷺ اور لوائے رضائے حق
ہیں آشنائے سرّ سرِ لامکاں حضور ﷺ — طیبہ میں دیکھتے ہیں مگر سب ضیائے حق
ہے وُہ دہن کہ جس پہ رہے ذکرِ مصطفیٰ ﷺ — گویا زباں وہی ہے جو ہر دم سنائے حق
دیدِ خدا ہے رویتِ محبوبِ کبریا ﷺ — ہر جلوۂ رسول ﷺ ہے جلوہ نمائے حق
ممکن نہیں، کسی کے گھٹائے سے گھٹ سکے — شانِ حبیبِ ہر دو جہاں ﷺ جب بڑھائے حق
گر حوصلہ ہوں آپ ﷺ تو ہو جاؤں کامیاب — جب ادّعائے عشق مِرا آزمائے حق
دیکھا نہیں کسی نے بھی سایہ حضور ﷺ کا — خِلقت نہ نُور کی ہو تو ہوتے ہیں سائے حق
سرکار ﷺ تک رسائی سے ملتا ہے کبریا — حق اُن ﷺ کا آشنا ہے، وہ ہیں آشنائے حق
مدحِ رسُول ﷺ ہو کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی منقبت — اِن مشعلوں میں صبح و مسا جگمگائے حق

مدّاحئِ حضور ﷺ کا منصب ملا اُسے
محمودؔ پر ہے خاص یہ لطف و عطائے حق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نغمۂ قلب ہے قرآں کی نواؤں جیسا — میرا ہر سانس ہے اُلفت کی فضاؤں جیسا
رحمتِ سرورِ کونین ﷺ کی ارزانی ہے — سر پہ سایہ کیے رہتی ہے گھٹاؤں جیسا
گر نہیں دل میں شہِ ہر دو سرا ﷺ کی اُلفت — بے گناہی کا تصوّر ہے خطاؤں جیسا
روزِ محشر یہ تمنا ہے شفیعِ محشر ﷺ! — میں نظر آؤں وہاں مدح سراؤں جیسا
جب کروں مدحِ محمد ﷺ میں کسی محفل میں — حرفِ تحسین لگے مجھ کو دُعاؤں جیسا

میری ہستی کا مجھے کچھ تو ہو اِدراک حضور ﷺ　　ایسے عالم میں ہُوں مَیں جو ہے خلاؤں جیسا
سامنے اُس کے جھکی عرشِ بریں کی رفعت　　آپ ﷺ کا شہر کہ تھا ساخت میں گاؤں جیسا
شعر کو پیرہن عِشق ملا ہے محمودؔ
نعت و تحمید کی رنگیں قباؤں جیسا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یخ بستگی حضر کی ہے، حدّت سفر کی ہے　　پہنچوں درِ نبی ﷺ پہ کہ خواہش مقر کی ہے
دل کو ہے آنحضور ﷺ کی یادوں سے واسطہ　　یہ بات ایک دن کی نہیں، عمر بھر کی ہے
آنکھیں ہوں اُن ﷺ کی یاد کے پانی سے با وضو　　پہلی یہ شق شرائطِ ذوقِ نظر کی ہے
امداد کے لیے جو پکارے حضور ﷺ کو　　حاجت ہی ایسی شخص کو کیا چارہ گر کی ہے
حدّت میں معصیت کی، جُھلستا ہوں رات دن　　خواہش جو ہے تو سایۂ دیوار و در کی ہے
گہرے سمندروں میں ملے ساحلِ مِژہ　　یادِ رسُولِ پاک ﷺ میں خواہش گہر کی ہے
خیر البشر ﷺ کے عشق و محبت کی لاگ ہو　　لاریب احتیاج یہ روحِ بشر کی ہے
محبوبِ کبریا کے محبّوں پہ طعنہ زن　　رہتی ہے جب تو عقل سیانی کدھر کی ہے
اک بار تو مجھے بھی مدینے بلائیے　　یہ التجا مِرے دلِ حسرت اثر کی ہے
............ق............
حالت چُھپی ہوئی کوئی سرکار ﷺ سے نہیں　　دُنیا میں کیفیت جو یہ سب شور و شر کی ہے
بد حال ہیں، مسلمان جہاں بھی جہاں میں ہیں　　اور اپنے ملک میں بھی تو حالت سقر کی ہے
ایسے میں اور کس سے مدد ہم طلب کریں
محمودؔ اُن ﷺ کے در سے تمنّا ظفر کی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو بھی کرتا ہے پیمبر ﷺ کی ثنا خوانی شروع　　رحمتِ حق اُس پہ کرتی ہے گل افشانی شروع

میرے آقا ﷺ مجھ سے عاصی کی مدد کو آئیں گے — ہو گی، جس دم حشر میں میری پریشانی شروع
گنبدِ خضرا سے دُوری کا الم کچھ کم نہیں — کیوں نہ ہو آنکھوں سے آخر اشک افشانی شروع
نُور سے تلووں کو سہلا کر جگایا خواب سے — یوں ہوئی سرکار ﷺ کی معراجِ جسمانی شروع
پہلے تو وہ ہم رکابِ سرورِ کونین ﷺ تھا — ہو گئی جبریل علیہ السلام کی سِدرہ سے حیرانی شروع
ختم ہو جائیں جہاں نعتِ نبی ﷺ کی محفلیں — کیوں پھر اِن آبادیوں میں ہو نہ ویرانی شروع
رحمتیں خلّاقِ عالم کی محیطِ دل ہوئیں — میں نے جب کی اپنے آقا ﷺ کی ثنا خوانی شروع
بُعدِ طیبہ میں ہے سیلِ آب محسوسات کا — ہو گئی جذبات کے طوفاں سے طغیانی شروع

نعت پر محمودؔ کیوں اُس وقت آمادہ نہ ہو
دل پہ جب ہوتی ہیں کیفیاتِ وجدانی شروع

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وا ہوئے ذکرِ نبی ﷺ میں لب، کُھلا بابِ خلوص — لُطفِ خلّاقِ جہاں سے ہوں عطا یابِ خلوص
ہدیۂ جاں پیش کرتے ہیں نبی ﷺ کے نام پر — راہِ اُلفت میں کئی خوش بخت اربابِ خلوص
دیکھتا کیا ہوں کہ طیبہ میں پذیرائی ہوئی — ہے حقیقت سے بہت نزدیک یہ خوابِ خلوص
زیست کی دُنیا میں ہو لطفِ پیمبر ﷺ کی جھلک — چرخِ اُلفت پر نظر آئے جو مہتابِ خلوص
شمع ہے اِحساس کی ضو بار اس فانوس سے — ہے مقدّر سے میسر چشمِ پُر آبِ خلوص
میرا اک اک شعر ہے آوازِ سرمستِ ازل — ہے مری ہر نعت جامِ بادۂ نابِ خلوص
خواہشوں کے حَضر میں محبوس ہو جاتے ہیں وہ — بند کرتے ہیں جو اُن ﷺ کے ذکر میں بابِ خلوص

الفتِ سرکار ﷺ کا دعویٰ تو ہے محمودؔ کو
لیکن اتنا سوچ لے، ہیں سخت آدابِ خلوص

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہیں ہے آپ کے اوصاف کی کوئی بھی حد آقا ﷺ — حبیبِ اِنس و جاں ہیں آپ، محبوبِ صمد آقا ﷺ

جہاں کا مطلعِ اوّل ہیں، مقطع ہر سیادت کا ۔۔۔ رواں ہے آپ کا سکّہ ازل سے تا ابد آقا ﷺ
وہی محبوبِ خالق اور مطلوبِ خلائق ﷺ ہیں ۔۔۔ ہمارے محترم، اللہ کے ہیں معتمد آقا ﷺ
برہنہ پا ہوں، پیاسا پھر رہا ہوں دشتِ ہستی میں ۔۔۔ خدا کے واسطے ابرِ کرم سے ہو مدد آقا ﷺ
تم اطمینان رکھو، لازماً بخشیں گے خوش حالی ۔۔۔ جو دیکھیں گے پریشاں حالیٔ روح و جسد آقا ﷺ
خدا کو مان لو، سر کو جھکاؤ، کفر ہے پھر بھی ۔۔۔ وہ مومن ہے، عنایت جس کو فرمائیں سند آقا ﷺ
کسی دن خواب میں آ کر مری قسمت جگا دیجیے ۔۔۔ نہیں ہے، نزدِ رحمت امتیازِ نیک و بد آقا ﷺ
نہ جانے بہتا جھرنا آنکھ کا کس وقت سُوکھے گا ۔۔۔ نہ جانے کب ملیں گے مجھ کو ممدوحِ اَحد آقا ﷺ
حفاظت دستبردِ جور و استبداد سے کیجے ۔۔۔ مصیبت میں ہیں پاکستان والے، المدد آقا ﷺ

قبولِ خاطرِ سرکار ﷺ ہوں اشعار نعتوں کے
مری اُلفت کے ہیں یہ غنچہ ہائے سرسبد آقا ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اب تک نبی ﷺ کی جلوہ گہِ نُور دُور ہے ۔۔۔ اللہ! کیوں دُعا سے اثر دُور دُور ہے
جب تک نہ دیں گے آپ لہو دین کے لیے ۔۔۔ دھرتی سے اُس کی مانگ کا سیندور دور ہے
کب تک رہے گا قلب میں مجبُوریوں کا غم ۔۔۔ آقا ﷺ کے در سے یہ دلِ رنجور دور ہے
وہ حاملانِ دیدۂ بینا ہوں کس طرح ۔۔۔ جن کی نِگہ سے مصطفیٰ ﷺ کا نور دور ہے
اُن کے غلام کی ہے نظر ماورائے جم ۔۔۔ اُس کے قدم سے عظمتِ فغفور دور ہے
وہ آشنائے ربِّ علیٰ کیسے ہو سکے ۔۔۔ در سے نبی ﷺ کے جو سرِ مغرور دور ہے
اُن کا خیال ہے کہ نظامِ نبی ﷺ نہ ہو ۔۔۔ کانوں سے جن کے، نعرۂ جمہُور دُور ہے
ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے لیے کون دے گا جاں ۔۔۔ ہم سے شعارِ زادۂ منصور دُور ہے
گفتار میں تو حُبِّ نبی ﷺ صبح و شام ہے ۔۔۔ کردار سے رسول ﷺ کا دستور دور ہے
اغراض کے غلام ہیں سرمایہ دار سب ۔۔۔ روٹی سے اب بھی ملک کا مزدور دور ہے

ادنیٰ غلام آپ ﷺ کا محمودؔ ہے مگر
طیبہ سے کیوں یہ بندۂ مجبور دور ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھر کیوں نہ کرے رب مِرے آقا ﷺ کی ثنا بھی — محبوب کوئی ان ﷺ کے سوا اس کا ہُوا بھی؟
ہوں نعت سرائے شہِ دیں ﷺ، حمد سرا بھی — ہے مدحِ رسولِ دو جہاں ﷺ مدحِ خدا بھی
آقا ﷺ کا نہ کیوں اسمِ گرامی ہو محمد ﷺ — ممدوحِ دو عالم بھی ہیں، ممدوحِ خدا بھی
اس پر ہے نشاں عظمتِ سرکار ﷺ کا گہرا — جس دِل میں ہو توحید کا احساس ذرا بھی
آقا ﷺ ہی کی اُلفت میں گزاروں گا شب و روز — مدّاحئ سرکار ﷺ میں آئے گی قضا بھی
دل میں بھی دِیا اُن کی محبت کا ہے روشن — ہے وردِ زباں زمزمۂ صَلِّ عَلٰی بھی
دُنیا میں بھی آرام سے ہیں اُن ﷺ کے کرم سے — ان ﷺ کا ہی سہارا ہے ہمیں روزِ جزا بھی
مومن ہوں، مجھے اس نے دکھایا درِ احمد ﷺ — ہے گرچہ رؤف اور رحیم اپنا خُدا بھی
جو پاتے ہیں بار اُن کے کرم، اُن کی عطا سے — اُن خُلد مکینوں میں ہیں ہم مدح سرا بھی
آقا ﷺ کا تصرّف ہے دلِ ارض و سما پر — سرکار ﷺ نے کی سیر سرِ عرشِ علیٰ بھی
دیکھو تو، سرفراز ہوئے نعتِ نبی ﷺ سے — اقبالؔ بھی، رومیؔ بھی، سنائیؔ بھی، رضاؔ بھی

محمودؔ ہے یوں اسمِ محمد ﷺ سے عقیدت
لب پر ہے اگر ذکر تو ہے صَلِّ عَلٰی بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زیست کا ہر غنچہ و گل ہے ترنُّم آشنا — رحمتِ آقا ﷺ سے ہیں ہم آشنا، تم آشنا
بربطِ فطرت ہُوا اُن ﷺ سے ترنّم آشنا — مصطفی ﷺ کے دم سے ہے ہر گل تبسم آشنا
ماہِ بطحا جب سرِ فاراں ضیا افگن ہُوا — ہو گیا بحرِ حیات اس سے تلاطم آشنا
جانِ عیسیٰ! آپ ﷺ سے ہے باغِ ہستی میں بہار — میری مُردہ زیست کو بھی کیجیے قُم آشنا

ذکرِ دُنیا میں ترستے تھے جو شبنم کے لیے
خشک لب وہ مدحِ آقا ﷺ میں ہیں قلزم آشنا

رات دن آنکھوں میں ہیں ذراتِ کوئے مصطفی ﷺ
میرا دامانِ نظر ہے ماہ و انجم آشنا

میرے آقا ﷺ نے دیا ہے وہ اخوت کا سبق
غیر تھے سب، ہو گئے ہیں آج ہم تم آشنا

دوریٔ طیبہ سے لب ہیں مسکراہٹ سے بھی دور
کیجیے سرکار ﷺ اُن کو بھی تبسم آشنا

آپ ﷺ نے تہذیبِ انساں کو عطا کر دی زباں
جس قدر تھے گنگ، وہ سب ہیں تکلم آشنا

دولتِ ایقاں کہاں محمودؔ حاصل ہے اُسے
قدرتِ آقا ﷺ کا منکر ہے توہّم آشنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خواجۂ ہر دو جہاں عشق و وفا کا بندہ
بن کے دیکھے تو سہی کوئی خدا کا بندہ

زیرِ پا رکھتا ہے اورنگِ شہانِ عالم
نوشۂ عرشِ عُلیٰ (صلِّ علیٰ) کا بندہ

عشق پہنچائے گا طیبہ کے کرم زاروں تک
کعبے پہنچے گا جو ہے عقل رسا کا بندہ

اُس کو ظلمت میں بھٹکنے کا نہیں اندیشہ
جو بنا راہبرِ راہِ ہُدیٰ کا بندہ

رشک تقدیر پہ کرتے ہیں خدا کے بندے
میں جو کہلاتا ہوں محبوبِ خدا کا بندہ

راہِ طیبہ میں نگوں سر ہوں، شکستہ پا ہوں
نہ کرے میری مدد کوئی خدا کا بندہ

شکرِ خلّاقِ جہاں صبح و مسا کیوں نہ کرے
اُس کے محبوب کے الطاف و عطا کا بندہ

بندیٔ الفتِ محبوبِ خدا ﷺ ہوں میں بھی
میں ہوں ہر قید سے آزاد، خدا کا بندہ

نام لیوا ہوں ازل سے میں شہِ عالم ﷺ کا
اُن کے ٹکڑوں کا پلا، اور سدا کا بندہ

فضلِ حق سے مرے آقا ﷺ ہیں جہاں کے آقا
میں ہوں قسمت سے شہِ ہر دوسرا ﷺ کا بندہ

عبدِ سرکارِ دو عالم ﷺ ہوئے اعلیٰ حضرت
کیوں نہ محمودؔ ہو آخر کو رضا کا بندہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مضطر رہے فراق میں جاں، دل تپاں رہے
ہر لحظہ آرزوئے حضوری جواں رہے

ہر دَم ثنائے خواجہ میں جو تر زباں رہے
وہ لوگ بے نیازِ بہار و خزاں رہے

الفت میں اُن ﷺ کی طائرِ دل نغمہ خواں رہے
آقا ﷺ کے ذکرِ پاک میں مصروف جاں رہے

موسم شگفتِ گل کا وہیں پُرفشاں ہوا
احساس و نطق پر جو وہ سایہ کناں رہے

محروم ہیں جو آپ ﷺ کی اُلفت سے، عُمر بھر
سرگشتۂ خرابۂ وہم و گماں رہے

خورشیدِ حق زمین پر آیا ہے اِس لیے
انجم بدست مثلِ فلک خاکداں رہے

تجسیم ہو سکے مِرے احساس کی اگر
ہر وقت وقفِ مدحِ شہِ اِنس و جاں ﷺ رہے

اُن ﷺ کا مذاقِ دیدہ و دل خام ہے ہنوز
تکریمِ مصطفیٰ ﷺ سے جو دامن کشاں رہے

اُن ﷺ کے کرم سے میری عبادت بھی ہے قبول
وقتِ نماز اُن ﷺ کا تصور جواں رہے

آقا حضور ﷺ کاشفِ اسرارِ ذات ہیں
ہر سرّ معرفت کے وہی رازداں رہے

مدحِ رسول میں ہو بیانِ حدیثِ شوق
جب تک ہمارے نطق میں تاب و تواں رہے

محمودؔ کل تھا میرا مقدّر عروج پر
یادِ رسولِ پاک ﷺ میں آنسو رواں رہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل میں ہوں جب حضور ﷺ، تو دنیا سے کیا غرض
آنکھوں کو میری، ذوقِ تماشا سے کیا غرض

جس کی رگوں میں عشقِ نبی ﷺ موجزن رہے
اُس خوش نصیب شخص کو دُنیا سے کیا غرض

ذکرِ نبی ﷺ سے حال مرا مُستنیر ہے
ماضی کی فکر کیا، غمِ فردا سے کیا غرض

جو بادشاہِ ہر دو جہاں ﷺ کا غلام ہے
دُنیا سے کیا غرض، اسے عقبیٰ سے کیا غرض

دن رات ہے حضوریٔ طیبہ کی کیفیت
اس کیفیت کو چشمِ تماشا سے کیا غرض

چھینٹے جو ابرِ لطفِ پیمبر ﷺ عطا کرے
کیا بحر سے ہے واسطہ، دریا سے کیا غرض

دل ہوں سیاہ جن کے تکدُّر کی دھوپ سے
نظروں کو اُن کی، گنبدِ خضرا سے کیا غرض

کچھ لوگ لفظ و معنیٰ میں کرتے ہیں امتیاز / اُن کو خدا سے کیا، انھیں آقا ﷺ سے کیا غرض
ملنے کو لامکاں پہ گئے عینِ ذات سے / آقا ﷺ کو انعکاسِ تجلّی سے کیا غرض
جس مستفیدِ لطفِ رسولِ خدا ﷺ ہے یہ / اس خاکداں کو بامِ ثریا سے کیا غرض

ہے قلب و جاں پہ نقش سراپا حضور ﷺ کا
محمودؔ سرِّ خاص کو اِفشا سے کیا غرض

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بن گئی اپنا مقدّر معصیت کاری بہت / چھوڑ کر سرکار ﷺ کا در، ہے نگوں ساری بہت
آپ ﷺ کی چشمِ کرم سے مندمل ہو جائیں گے / جسمِ ملّت پر اگرچہ زخم ہیں کاری بہت
اِس کا دامن پیار کے پھولوں سے پھر بھر دیجیے / آپ ﷺ کو اُمّت ہمیشہ سے رہی پیاری بہت
ہم کو پھر سرکار ﷺ جنت کی بشارت دیجیے / ہو رہی ہے نارِ دوزخ کی خریداری بہت
میرے آقا ﷺ! دیکھیے اُمت کا اب کیا حال ہے / سرد ہے جذبہ عمل کا، گرم گفتاری بہت
رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ کا ہے سہارا، ورنہ یاں / ہو گئی اپنے گناہوں کی گراں باری بہت
نام لیوا آپ ﷺ کے ہیں، کیجیے اب سرفراز / آہ، اقوامِ جہاں میں ہو چکی خواری بہت
دستگیری آپ ﷺ فرما دیں تو پھر کیا دُور ہے / گو بظاہر راہِ طیبہ میں ہے دشواری بہت
چاہتا ہے رحمۃ للعالمیں ﷺ سے جو مدد / لُطف فرماتی ہے اُس پر رحمتِ باری بہت
ہم نے تکریمِ پیمبر ﷺ کو نہیں چھوڑا کبھی / وقت نے فرمان گو ایسے کیے جاری بہت

نام لیتا ہے جو یہ صبح و مسا سرکار ﷺ کا
کام ہے محمودؔ کو اتنا ہی سرکاری بہت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم

ورفعنا لك ذكرك

ورفعنا لك ذكرك

شاعرِ نعت راجا رشید محمود کا تیسرا مجموعۂ نعت

منشورِ نعت (فردیات)

ماہِ ادب پبلشرز، لاہور نے ۱۷۶ صفحات پر ۱۹۸۸ میں شائع کیا

انتساب

اپنے جگر لختِ لخت کے نام

دُنیائے نعت میں اُردو اور پنجابی فردیات کا پہلا مجموعہ (کتاب میں اُردو کے ۵۰۰ اور پنجابی کے ۱۵۹ اشعار ہیں)۔ شروع میں اُردو کے فردیات ہیں۔ ان کا عنوان ہے۔ نعتِ محبوبِ خلائق (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) بزبانِ اُردو جہاں سے پنجابی فردیات شروع ہوتے ہیں۔ ماں بولی وچ نعت اے سوہنے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) دی

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد

كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

إنك حميد مجيد

اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد

كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

إنك حميد مجيد

نعتِ محبوبِ خلائق (ﷺ) بزبانِ اُردو

تقلید کس کی کس کیا تتّبع سوائے وحی! — اسلُوبِ کبریا ہی تو شایانِ نَعت ہے

نعتِ محبُوبِ خدا ﷺ کے واسطے — لمعۂ اسلُوبِ داور چاہیے

سُنّتِ ربّ علُیٰ ہے وجہِ اطمینانِ قلب — نَعت کہتا ہوں تو میں رہتا ہوں کیسا مطمئن

مِری زباں پہ نہ کیوں تیری نعت جاری ہو — خدائے پاک کا موضوعِ گُفتگو تو ہے

وقفِ نعتِ سرورِ کُل ﷺ ہیں فکر و شعُور — مِدحتِ خیر البشر ﷺ ہے سنّتِ ربِّ غفُور

خُدا بھی ثنا خواں ہے قرآں میں جن کا — ہُوں مدّاح اُن کے حضُورِ اللہ اللہ

قلم اُٹھایا جو تقلیدِ کبریا میں کبھی — زمینِ نعت بنی آسمان معنیٰ کا

نعتِ حضور ﷺ سنّتِ ربِّ کریم ہے! — اِس ذِکر میں ہے کتنی حلاوت، نہ پُوچھیے

محمودؔ خداوندِ تعالیٰ کا کَرم ہے — خامے پہ جو ہے مِدحتِ آقا ﷺ اثر انداز

عطائے کبریا ہے نعت گوئی — کرم ہے حُسنِ معنیٰ سے بیاں تک

ہم کھولتے ہیں راز کہ کس سے ہے کیا مُراد — نعتِ رسول ﷺ سے ہے ثنائے خُدا مُراد!

نعتِ رسُولِ پاک ﷺ ہے حمد و ثنائے حق — ہے مَدح خواں حضُور ﷺ کا مِدحت سرائے حق

ہُوں نعت سرائے شہِ دیں، حَمد سرا بھی — ہے مدحِ رسُولِ دو جہاں ﷺ مدحِ خدا بھی

خُدا اُن ﷺ کی تعریف خُود کَر رہا ہے — نہیں نَعت کہنے میں محمودؔ تنہا

میں اُن کی نعت کہوں جن کے دَم سے زندہ ہوں — یہ اور کیا ہے، اگر ہدیۂ سپاس نہیں!

لکھی ہے نعتِ نبی ﷺ لوحِ قلبِ رخشاں پر — نہیں ہے صرف یہ کلکِ گیاہ کی تحریر

بحر ہے مِدحتِ شہِ کونین ﷺ — اور مری نعت ایک دُرِّ ثمیں

میں آنے کو تو آ پہنچا ثنا خوانی کی سرحد میں
سمندر کی سی گہرائی ہے تذکارِ محمد ﷺ میں

نعتِ آقا ﷺ سے ہے گویا اکتسابِ بزمِ قُدس
مدح گوئے مصطفیٰ ﷺ ہے بہرہ یابِ بزمِ قُدس

نعت ہے بے دینی و الحاد کے سم کا علاج
یہ دوا ہے ذہن کے امراضِ پیہم کا علاج

نہ ہوں کیوں مدح خواں شایانِ فِردوس
نبی ﷺ کی نعت ہے عُنوانِ فِردوس

دِل سے نِکلیں، دلوں تک پہنچیں
ذِکر ہے نعت کی صداؤں کا

مدحِ رسُول میں رہیں مصروف روز و شب
پانچوں میرے حواس، مری التماس ہے

جو بھی مدحت سرائے آقا ﷺ ہے
کیسے دیکھے ملال کی صُورت

جو بھی کرتا ہے پیمبر ﷺ کی ثنا خوانی شروع
رحمتِ حق اُس پہ کرتی ہے گُل افشانی شروع

نام جب سرکار ﷺ کا چَپتا نہ تھا ہر صُبح میں
روز ہوتی تھی سحر، حُسنِ سحر ایسا نہ تھا

دُور تم سے بھی مقدّر کے اندھیرے ہونگے
مدحِ سرکار ﷺ کی قندیل جلائے رکھنا

ہے صَرفِ نعت گوئی لمحہ لمحہ یا رسُول اللہ ﷺ
مجھے یہ آپ ﷺ نے اعزاز بخشا یا رسُول اللہ ﷺ

نام لیتا ہے جو یہ صُبح و مَسا سرکار ﷺ کا
کام ہے محمودؔ کو اتنا ہی سَرکاری بُہت

مُجھے محمودؔ احساسِ تفاخر کیوں نہ ہو دِل میں
کہ آئی میرے حِصّے میں محمد ﷺ کی ثنا خوانی

تمھاری نعت ہی میں ہوں مگن مَیں یا رسُول اللہ ﷺ
فرشتوں کا ہُوا ہوں ہم سُخن مَیں یا رسُول اللہ ﷺ

عافیت محمودؔ پائی ہے نبی ﷺ کے ذِکر میں!!
نعت ہی سے زندگی میری کِسی قابل ہوئی

محمودؔ میرے لَب پہ ثنائے رسول ﷺ ہے
عزّت مِلی ہے وُہ کہ ہوں شُہرت سے مُنحرف

یہ میری شاعری اور یہ مرے افکار کا حاصل
تمھاری نعت پر مُشتمِل ہے یا رسُول اللہ ﷺ

مُفتخِر ہوں نعت کے ارقام سے یا مصطفیٰ ﷺ
ہے زباں شیریں تمھارے نام سے یا مصطفیٰ ﷺ

گُہر بحرِ سُخن سے نعت کے چُن چُن کے لاتے ہیں
نشاط و کیف کی موجوں میں لہرائیں نہ ہم کیونکر

میں نے جو سُلجھائی ہیں زلفیں عُروسِ نعت کی
گیسوئے تقدیر میں کِس طرح خَم رہ جائے گا

مجھ کو محمودؔ اعزاز بخشا گیا مدحِ خوانِ نبیؐ مجھ کو لکھا گیا
لوحِ قِسمت پہ اک نقش کھینچا گیا میری تقدیر یوں خوبرو ہوگئی

اکرامِ نبی ﷺ الطافِ خدا، سُبحان اللہ ماشاء اللہ
لَب پَر ہے نبی ﷺ کی نعت سَدا، سُبحان اللہ ما شاء اللہ

دل کی زباں میں مِدحتِ سرکار ﷺ ہو بیاں
اربابِ نقد و فن بھی سلیقہ کہیں جِسے

میرے لَب پر ہے بَہر صُبح و مسا مدحِ رسُول ﷺ
ہے دو روزہ زندگی کا مُدعا مدحِ رسُول ﷺ

نغماتِ نعت میرے لبوں پر رہیں مُدام!
قائم رہے جو سانس کی یہ ڈور یا رسول ﷺ

مدحِ رسُول ﷺ میں ہو بیانِ حدیثِ شوق
جب تک ہمارے نُطق میں تاب و تواں رہے

جب سے ذوقِ شاعری محمودؔ کو حاصِل ہوا
آپ کی مِدحت ہے موضوعِ سخن شاہِ زمن ﷺ!

تمھارے التفاتِ خاص کا یہ بھی کرشمہ ہے
کہے جاتا ہوں نعتیں میں مُسلسل یا رسول اللہ ﷺ

بوسے اس نطقِ مقدّس کے، لیے جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے
جس پہ نعتِ مصطفیٰ صِلِّ علیٰ جاری ہوئی!

گُل فشاں و عطر بیز و عنبر افشاں ہو گئی
وہ زباں جِس پر نبی ﷺ کا نام جاری ہو گیا

کیفیت ناقابلِ تحریر ہے کل رات کی!!
نعت کہتا تھا مگر ایسے کہ بیداری نہ خواب

میں بے نوا ہوں مگر اُن کی نعت کہنے کو
تلاشِ مال و زرِ حرف و لفظ کرتا ہوں

ہے فکر ماسوائے نبی ﷺ وقت کا ضیاع
نعتِ حبیبِ ﷺ خالقِ ہر دو سرا ﷺ ہے فن

چاہتے ہیں وُہ کہ اُن کی عاقبت محمودؔ ہو!!
اس لیے مدحِ شہِ ارض و سما کرتے ہیں لوگ

کہیں گے نعت فردوس بریں کے لالہ زاروں میں
جو ہوگا ہم کو یہ موقع بہم یا سرورِ عالم ﷺ

روزِ محشر یہ تمنّا ہے، شفیعِ محشر ﷺ!
میں نظر آؤں وہاں مدح سراؤں جیسا

ذکرِ حق کے بعد ذکرِ مُصطفیٰ کرتے ہیں لوگ! اپنے کاموں کی کچھ ایسے ابتدا کرتے ہیں لوگ

تذکرہ شاہِ مدینہ ﷺ جو ہو گا لب پر ذکرِ خالق ہی بہ انداز دگر بھی ہو گا

کچھ لوگ لفظ و معنیٰ میں کرتے ہیں امتیاز! اُن کو خدا سے کیا، انھیں آقا ﷺ سے کیا غرض

عکسِ حُسن ذات ہے حُسن و جمالِ مصطفیٰ ﷺ ہے مقالِ حق تعالیٰ قیل و قالِ مصطفی

خُدا بھی ہے رحیم اور آپ بھی ہیں رحمت عالم ہے نازک تر بُہت یہ استعارہ یا رسُول اللہ ﷺ

مومن ہوں مُجھے اس نے دکھایا درِ احمد ﷺ ہے گرچہ رؤف اور رحیم اپنا خُدا بھی

خُدا کو مان لو، سَر کو جُھکاؤ، کفر ہے پھر بھی وہ مومن ہے عنایت جس کو فرمائیں سند آقا

ہے خُدا مالک و مختار، وہ اس کے محبوب یوں ہوئے مالک و مُختار ہمارے آقا ﷺ

محبوب و مُحب دونوں میں کیا فاصلہ ہوتا! قوسین میں جب اُن کی مُلاقات ہوئی تھی

پردہ در خود ہی پسِ پردۂ حیرت نِکلا! میری آنکھوں ہی کا پردہ ہے، یہ پردہ کیا ہے

شرطِ ایماں ہے کہ اقرار رسالت بھی کرو صرف اقرارِ الُوہیت یہاں بے سُود ہے

کرو نہ ذکرِ خدا، ذکرِ مصطفیٰ کے بغیر کبھی جو جان لو اَسرارِ احمدِ مُختار ﷺ

مانا خدا کو ہم نے توسّط سے آپ کے مفہوم کیا ہے اس کے سِوا ''لا الہٰ'' کا

ہویدا جب نہ تھا نُور مُبارک تیرا دُنیا میں مئے وحدت تو تھی پر نا کشیدہ یا رسُول اللہ ﷺ

ہوا حضور ﷺ سے واضح تصوّرِ وَحدت! ہمارے دین کی اِس کے سوا اِساس نہیں

ان کے بغیر ہو گی خُدا تک رَسائی کیا حق آشنا ہے وُہ جو پیمبر ﷺ شناس ہے

حُبِ پیغمبر ﷺ پہ ہے حُبِّ خُدا کی انحصار! میرے آقا کی اطاعت طاعتِ مَعبود ہے

پرتوِ اَوصاف ذاتِ کِبریا اُن کا وجُود! اِن کی اُس سے، اُس کی ان سے ہمکناری واہ وا

اُس شخص نے خالق کی ہستی کو جان لیا، پہچان لیا
ہو جس کو میسّر عرفانِ فرمانِ محمد صلِّ علیٰ

سرکار ﷺ تک رسائی سے ملتا ہے کبریا
حق ان کا آشنا ہے، وہ ہیں آشنائے حق

کہا کرتا ہوں مَیں جو نعت ہر دَم اے شہِ عالم ﷺ
ہے تمجید خدا بھی اِس میں مُدغم اے شہِ عالم

نہ ہوں کیوں آپ دونوں مہربان محمودِ مُذنب پر
زباں پر اِس کی دو نعرے ہیں ''یا ہُو'' یا رسول اللہ ﷺ

خدا کا نام ہے دل میں نبی ﷺ کا ہونٹوں پر
یہ بات باعثِ صَد افتخار ہے کہ نہیں!

نہیں تھے وُہ تو رب کو جاننے والا نہ تھا کوئی
معانی آشنا ہے لفظ ھُو سرکار ﷺ کے دَم سے

قرآں میں جن کی شان بیاں خود خُدا کرے
بندے سے اُن کی مَدح سَرائی ہو کِس طرح

حقیقت بس یہی شایانِ سرکارِ دو عالم ﷺ ہے
کہ ہے مدّاح خود ذاتِ خداوندِ جہاں اُن کی

جو خدائے پاک کا محبوب ہو
اُس حسیں پیکر کو کیوں کر چاہیے

مرتبہ داں کبریا کے ہیں محمد مُصطفیٰ ﷺ
اور خُدا ہے مرتبہ دانِ شہنشاہِ عَرب

ذکرِ رسُولِ پاک ﷺ میں ہے تر زباں خالق مرا
کہتا ہے وہ محبُوب ﷺ کو ''یا اَیُّھا الْمُزَّمِّل''

کھولے ہیں ''مَارَمَیت'' نے اسرارِ حق تمام
کہتا ہے کون یہ کہ خدا سے جُدا ہیں آپ ﷺ

آپ کے رُتبے کا کیا ادراک ہو انساں کو
آپ ہیں چشمِ خدا میں محترم شاہِ امم ﷺ

ہم کیا، ہمارا عِلم ہے کیا، کیا بساط ہے
اللہ کی نظر میں ہیں آقا ﷺ کی عظمتیں

دانندۂ غیاب و عیاں اور کون ہے
خالق کا راز داں ہے کہاں آپ ﷺ کے سوا

پوشیدہ بات کیا ہے، نہاں راز کون سا
دانندۂ غیاب کے جب راز داں ہیں آپ ﷺ

قسم اس چیز کی کھاتے ہیں جو ہر شے سے پیاری ہو
تو پھر خالق نہ کھاتا آپ کی جاں کی قسم کیوں کر

شعر کو پیرہنِ عشق ملا ہے محمودؔ
نعت و تحمید کی رنگین قباؤں جیسا

یہ ذکر حسیں سُنّتِ خلّاقِ جہاں ہے
قرآن میں ذکر آپ ﷺ کا آیا ہے بہ تفصیل
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مومنو! بھیجو درودِ پاک کا ہدیہ انھیں!
ہو گیا اللہ کا فرمان جاری، واہ وا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

احترام سرور ہر دو جہاں کے دَرس میں!
کبریا نے ذکر فرمایا ہے خاص انداز سے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پڑھ کر قرآن میں محمودؔ نبی ﷺ کی مدحت
جِسم ساکت ہیں تحیّر میں تو سائے پتّھر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

والضحیٰ ہو کہ سُورۃ یٰسین
ہے یہ میرے حضور ﷺ کی تحسین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

والضحیٰ ہے چہرہ پُر نُور کا عکسِ جمیل
شرح ہے واللّیل کی زُلفِ مُعنبرِ مُعنبر مُو بہ مُو
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

والشّمس ہے خطاب حبیبِ خدائے پاک ﷺ
سرکارِ دو جہاں ﷺ کا ہوا والضُّحیٰ لقب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُصطفیٰ ﷺ کے چہرۂ پُر نور پر
سورۂ والشّمس کی دیکھو پھبن
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابجدِ تعلیمِ انساں حرفِ طٰہٰ ہو گیا!
کھیٰعص اب ہے نصابِ بزمِ قُدس
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دَنا کے قصر میں قوسین کا تقرّب ہے
خدائے پاک سے یُوں محوِ گفتگو تُو ہے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ظاہر ہوا ہے آیۂ مَا یَنطِقُ سے راز
ہے گفتۂ رسول ﷺ سے وحی خُدا مُراد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وجہ نجات آپ ہیں جآئُوکَ ہے گواہ
سَرتاپا شرحِ آیۂ بَدرُالدُّجی ہیں آپ ﷺ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تبَتّْ یَدَا نذیر ہے روز نشور تک
ان کو کہ جن کی فکر ہے بُو لہب کا رنگ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خادموں کو آپ کے پیغام لَا تَحزَنْ ملا!
آپ کے بندوں نے پایا مژدہ لَا تَقنَطُوْا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُجھ کو قسم ہے مَاطَغٰی کی نُور پاک کی
دانندۂ غیاب و حضور آپ ﷺ ہی تو ہیں
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کُھلتا ہے مَارَمَیت کے اسلوب خاص سے
محبُوب سے خدائے جہاں کا مُعاملہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُزّمِلُ، نَبِیُّ، رَؤُفُ و رَحِیم کے
کیا کیا ملے حضُور ﷺ کو مُعجزنُما لقب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وُہ بَن کے آئے جہانوں کے واسطے رحمت
ہر اک مقام پہ جاری ہے فیضِ عامِ رسُول ﷺ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لاریب حبیب خالق کی بعثت بھی خُدا کا احساں ہے ... ہوتی ہے جہاں پر بارانِ احسانِ محمد صلِّ علیٰ

جانِ احمد ﷺ کے ذکر سے کھولا ... خُود خُدا نے قسم کا دروازہ

ہے کون رُوح کُنْ فَیکُوْن آپ کے سوا ... ہے کون دو جہاں کا خُلاصہ کہیں جسے

نسبتِ نعلین سے ہے مُحترم خاکِ حجاز! ... ہے کلامِ پاک میں سوگندِ باری واہ وا

عدیل اُس زمانے بھر میں ہو سکتا نہیں کوئی ... بُجز اس کے نہیں ہے رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ کوئی

زمانہ ہے فدائے خاکِ یک مُشت ... میں آقا، بدر کی نُصرت کے صدقے

سلام اُس پر کہ جو محبُوبِ خلاّقِ دو عالم ہے! ... سلام اس پر اطاعت جس کی حق نے فرض فرمائی

خدا نے خود یہ فرمایا ہے لَولَاکَ لَمَا کہ کر ... تمھارے دَم قدم سے ہے یہ رونق یا رسُول اللہ ﷺ

باعث ہیں جو تخلیق جہاں کے وُہ بہ اجمال ... لَولَاکَ لَمَا ایک کنایہ ہے بہ تفصیل

تکوینِ کائنات کا باعِث حضور ﷺ ہیں! ... اس سے زیادہ اور کہوں کیا کہ کیا ہیں آپ

مَنْ رَآنِی میں جَھلک اُٹھے گی رویت حق کی! ... عکسِ آئینہ میں وُہ آئِنہ گر بھی ہو گا

دید خدا ہے رویتِ محبُوب ﷺ کبریا ... ہر جلوۂ رسُول ﷺ ہے جلوہ نمائے حق

دیکھا اُنھیں تو دیکھ لیا کردگار کو ... بھٹکو نہ تم حدودِ نظر کی تلاش میں

خدا مُعطی ہے اور ہیں آپ قاسم اُس کی نِعمت کے ... ہمیں پھر کیوں ہو فکر بیش و کم، یا سرورِ عالم ﷺ

قاسم اِس کے آپ ہیں معطی ہے خلاّقِ جہاں ... کھا رہے ہیں ہم سبھی نعمت رسُول ﷺ کی

پسند اس نے نہ رنگ و نسل کی تفریق فرمائی ... خدا ترسی فضیلت کے لیے معیار ٹھہرائی

وقت مولود و شبِ اِسرا و ہنگامِ وَصال ... رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمّتِیْ سرکار ﷺ فرماتے رہے

مِلا ہے درس محمد سے "فَقْرُ فَخْرِیْ" کا ... کمالِ فقر میں مُضمر ہے قیصری اپنی

تاثیرِ قدم اُن کی ہوئی ثبت اُحدُ پر — اُنگلی کا ہُوا مَہ پہ اشارہ اَثر انداز

ہے یہ فرمانِ نبی ﷺ ...... وُہ راندۂ درگاہ ہے — بُھول جائے اپنے خالق کو جو دَورانِ نشاط

دہر بھر کی ہر صداقت کو پرکھ کر دیکھ لو — جو حدیثِ مُصطفیٰ ﷺ میں ہے وُہ سچّائی کہاں

زہے یہ شانِ تکلم، یہ گفتگوئے نبی ﷺ — کلامِ خالقِ کونین ہے کلامِ رسُول ﷺ

جو دل کی آنکھ سے قرآن پاک دیکھو گے — ملیں گے اس میں بھی آثارِ گفتگوئے رسول ﷺ

جو حقیقت آپؐ کے ارشاد میں ہے جلوہ گر — بات قرآنِ مُبیں میں بھی وہی ہے یا نبی ﷺ

جو قول ہے آقا ﷺ کا فرماں وہ خدا کا ہے — قرآں میں بھی نظروں کو سرکار ﷺ نظر آئے

غم واَلم کے جہانِ تیرہ میں بے دلی بھی ہے بے کلی بھی — کرو گے محمودؔ ذِکر احمد ﷺ تو دِل کو آسودگی مِلے گی!

ذِکر نبی ﷺ سے حال مرا مُستنیر ہے! — ماضی کی فکر کیا، غمِ فردا سے کیا غرض

وا ہوئے ذکر نبی ﷺ میں لب، کُھلا بابِ خُلوص — لُطفِ خلّاقِ جہاں سے ہوں عطا یابِ خلوص

دِل کو اگر مصائب و آلام ہوں مُحیط — ذِکر رسُول پاک ﷺ سے حاصل سکُوں کریں

ذکر پاک مصطفیٰ (صلِّ علیٰ) سے دوستو — آرزُوئے دید پاتی ہے مرے دل میں نمُو

لب پہ ذکر مُصطفیٰ صلِّ علیٰ دن رات ہے — یعنی صد فی صَد قیامت میں ہے امکانِ نشاط

ذکر آقا میں مری بے اختیاری واہ وا — نام ہے سرکار ﷺ کا ہونٹوں پہ جاری واہ وا

ذکر ان کا ہے تو ہر لَب کا مُقدّر بن جائے — یاد اُن کی ہے تو سینوں میں اُتر کر چمکے!

ذِکرِ خُدائے پاک کا یارا کہاں ہمیں — اپنی زبان و خامہ پہ روحی فدا، ہیں آپ

یادِ خُدا میں ذکرِ پیمبر ﷺ شعار ہے — معلوم اَب ہوا ہے ہُنر کس کا نام ہے

تمھارا ذکر تمھارا خَیال سَب کچھ ہے — تمھاری یاد سے مملُو ہے خامشی اپنی!

جو کر سکو تو ذکر محمد ﷺ کیا کرو!
مدح و ثنائے حُسنِ نِگاراں ہُنر نہیں
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں اُن ﷺ کے ذکر میں شام و سحر رہوں مُشغُول
نہ صُبح اس سے ہو فارغ مری، نہ سب فارِغ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکر آقا ﷺ میں خیال آئے جونہی اعمال کا
آستیں اشکِ نَدامت سے ہو تر، اتنا تو ہو
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وُہ ہستی جو خدائے پاک کی محبُوب ہستی ہے
وہ جِس کے ذکر سے خالی نہ ویرانہ نہ بَستی ہے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبُوبِ پاکِ ﷺ خالق کَون و مَکاں کا ذِکر
میرے لیے وظیفہ ہے شام و پگاہ کا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ کا اِسمِ مُبارک خاتمِ دِل کا نگیں!
آپ کا ذکرِ حسیں وجہِ سکوں میرے حضور ﷺ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِسمِ پاکِ مصطفیٰ ﷺ کا فیض ہے
مِٹ گئے محمودؔ کے رنج و محن
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انھی کے اسمِ گرامی سے ہے وجُود اپنا
یہ ایک نام ہی وجہِ کشُودِ کار آیا!
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا کا نہ کیوں اسمِ گرامی ہو محمد ﷺ
ممدُوحِ دو عالم بھی ہیں مُمدوحِ خدا بھی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصائب سے رہائی بخشتا ہے!!
مُحمد مُصطفیٰ ﷺ کا نامِ نامی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صباحتوں کا سندیسہ بھی نامِ احمد ﷺ ہے
جراحتوں کا فقط اِندمال ہی تو نہیں
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُفتخر ہوں نعت کے ارقام سے یا مُصطفیٰ ﷺ
ہے زباں شیریں تمھارے نام سے یا مُصطفیٰ ﷺ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جس کا فرش سے عرش بریں تک نام چلتا ہے
اُسی کا نام لیتے ہیں تو اپنا کام چلتا ہے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِک نام ہے ضرور مگر کِس کا نام ہے!
میرے لبوں پہ شام و سحر کِس کا نام ہے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وردِ زباں ہے اسمِ گرامی حضور ﷺ کا!
صُبحیں مِری ہیں شامِ ندامت سے منحرف
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکر آپ ﷺ کا جو آئے، پڑھیں سَب دُرود پاک
نامِ حضور ﷺ سُن کر سروں کو نِگوں کریں
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نشان ہے آپ ﷺ کی انگُشت کے اشارے کا
وہ ایک داغ جو قلبِ قمر میں رہتا ہے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ کی انگشت کا ادنیٰ اشارہ ہے وہ خِضر
جِس سے ظاہر راہِ تسخیرِ مہ کامل ہوئی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فقط ارادۂ محبوب ﷺ رجعتِ خورشید / فقط اشارۂ انگشت ماہ کی تسخیر

ہوا خورشید واپس آپ کے ادنیٰ اشارے سے / کیا اُنگلی سے مہ کو آپ نے شق یا رسول اللہ ﷺ

رجعتِ خورشید شاہد آپ ﷺ کی عظمت پہ ہے / اور ہے شق القمر شانِ کمال مُصطفیٰ ﷺ

برائے بدر بھی ہے اِک اشارۂ انگشت / پئے سلامیٔ آقا ﷺ ہلال ہی تو نہیں!

قمر شق، مہر واپس ہو گیا ہے / زمانہ آپ ﷺ کی قدرت کے صدقے

دیکھا نہیں کسی نے بھی سایہ حضور ﷺ کا!!! / خِلقت نہ نُور کی ہو تو ہوتے ہیں سائے حق

ہو گیا نقشِ قدم ثبت اُحد پر اُن ﷺ کا / موم تھے، زیرِ قدم اُن ﷺ کے جو آئے پتّھر

عشقِ نبی ﷺ کی فصل وقارِ بہار ہے / مانوس قلب و ذہن کی آب و ہوا تو ہو

فطرت جو سُناتی ہے صدا عشقِ نبی ﷺ کی!!! / عالم ہمہ تن گوش بر آواز ہوا ہے

پھر بھی اُگے ہیں عشق و محبت کے اِس میں پھُول / گرچہ ہے میرے دِل کی زمیں شور یا رسول اللہ ﷺ

جس کی رگوں میں عِشقِ نبی ﷺ موجزن رہے / اُس خوش نصیب شخص کو دُنیا سے کیا غرض

دولتِ عشقِ رسُولِ حق ﷺ جِسے حاصِل ہوئی / کون اُس مردِ خُدا سے ہے زیادہ مطمئن

سرمایہ چاہیے مُجھے عشقِ رسُول ﷺ کا!! / دستِ طَلب ہے دامنِ زَر کی تلاش میں

خداوندِ جہاں کے بَعد اِس دُنیائے فانی میں / فقط ہے جذبہ عشقِ نبی ﷺ باقی و لافانی!

مہِ چرخِ نبوت تک پہنچنے کو ہُمکتا ہے / خیالوں کے دریچے سے دِلِ ناشادماں آقا ﷺ

جس کو ملی لَطافتِ عشقِ رسُولِ پاک ﷺ / وُہ شخص ہے وجُودِ کثافت سے مُنحرف

مدینے تک رَسائی ایسے خوش بختوں کی قسمت ہے / رہِ عشق و وفا میں سَر کے بَل جو لوگ چلتے ہیں!

وُہ زمانے میں حیاتِ جاودانی پا گیا!! / جس کی قسمت میں ہے عشقِ لازوالِ مُصطفیٰ

جِس کا دِلِ عِشق پیمبر ﷺ کا مقر بھی ہو گا — وُہی اللہ کا منظُورِ نظر بھی ہو گا!

جاتی نہیں جو منزلِ عشقِ نبی ﷺ کی سمت — اُس راہ پر چلیں گے کبھی بُھول کر نہیں

جَب تک پَرت پَرت میں نہ عشقِ رسُول ﷺ ہو — دل کی تہوں سے ختم بُرائی ہو کس طرح

عشق پُہنچائے گا طَیبہ کے کرم زاروں تک — کعبے پہنچے گا جو ہے عقلِ رسا کا بندہ

میں با ثروت ہوں، دَولت مند ہوں میں — نبی ﷺ کے عشق کی دَولت کے صَدقے

اگر کسی کی محبت خدا نصیب کرے — مجھے نبی ﷺ کی محبت خُدا نصیب کرے

تا دمِ مرگ میں نہ چھوڑوں گا — سرورِ مُحتشم ﷺ کا دروازہ!!

پھل پُھول اِس میں اُن ﷺ کی محبت کے ہیں فقط — شاداب جن کے دَم سے ہوئی سرزمینِ دل

دامنِ حُبِّ پیمبر ﷺ ہے مسرّت کا سبَب — کون بد قسمت ہے جو چھوڑے گا دامنِ نشاط

ہر شے میں ہے محبت سرکار ﷺ جلوہ گر — مجھ کو شعورِ دید، مذاقِ نظر مِلے!

اُلفت نبی ﷺ کی کس کو ملی ہے، کسے نہیں — اسلام و کُفر کی ہے یہ سرحد بہ فیضِ عشق

ہیں اہلِ عقل رسا چاند کی حقیقت تک — ہم اہلِ عشق ہیں، اِن کی گلی سے واقف ہیں

مطلعِ خلق ہیں مقطعِ انبیاء سب کی جو ابتدا سَب کی جو انتہا — سَبکے محبوب ہیں وہ حبیبِ خداؐ اُن کی اُلفت مری آبرو ہوگئی

گر نہیں دل میں شہِ ہر دو سرا ﷺ کی اُلفت — بے گناہی کا تصوّر ہے خطاؤں جیسا

نبی ﷺ کا عشق دِلوں سے نِکل نہیں سکتا — عبث کِسی کی ہے شام و پگاہ کی تقریر

محبت اور اخوّت کی ہمیں تعلیم دی جس نے — رواداری کا برتاؤ کیا دُشمن سے بھی جس نے

وہ کون ہے کہ جس کو عدو بھی عزیز تھے — وہ کون ہے کہ غیر بھی اپنا کہیں جسے

دی دُعائیں مرے آقا ﷺ نے جو کھائے پتّھر — پُھول بخشے اُنھیں جن لوگوں سے پائے پتّھر

شہِ کُل ﷺ کو جب بھی کسی نے ستایا — زباں اُن کی وقفِ دُعا ہو گئی ہے

جو تیری جان کے دُشمن تھے، وہ بھی کہتے تھے — امین تو ہے، صداقت کی آبرو تو ہے

دُشمنوں سے بھی محبت اور شفقت کا سُلوک — کِس کو بھولے گی یہ خُوئے بے مثالِ مصطفیٰ ﷺ

مُنکسر ہر وقت رہنا مُصطفیٰ ﷺ سے سیکھ لو — ذوقِ ابلیسی و بولہبی رہا کبر و غرور

وہی کام اِس سے ہیں منسُوب جن سے ہے خدا راضی — کوئی دیکھے تو اِس کی سادگی، ایثار، فیاضی

تیغ سے نہ پھیلایا دین کو شہِ دیں ﷺ نے — چل گیا زمانے پر خُلق کا فسُوں لیکن

دوری کی شاخ پر بھی اخوّت کے پھول ہیں — اُن ﷺ کے طفیل اجنبی بھی آشنا لگا

حضور ﷺ سادہ تھے، تم بھی دُعا کرو محمودؔ — کہ سادگی کی محبت خدا نصیب کرے

خدا کی ذات کو پہچاننا ہے ناممکن! — نظر میں جب نہ ہو پہلے حضور ﷺ کی سیرت

اُن کا اُسوۂ اُن کی سیرت، ہر مومن کے دل کی راحت — ہیں انسانِ کامِل احمد ﷺ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب تک دکھائے راہ نہ سیرت حضور ﷺ کی — بھٹکے ہوؤں کی راہنمائی ہو کس طرح

جدّ وجہدِ زندگی کے واسطے منزل ہے یہ — اُسوۂ آقا ﷺ ہے وجہِ کامگاری واہ وا

اُصول یہ ہے کہ راہِ نبی ﷺ کو دیکھے گا — رہِ صواب پہ جو شخص چلنے والا ہے

اُس پہ رحمت خالقِ کونین ﷺ کی اے دِل ہوئی — زندگی جس کی رہینِ اُسوۂِ کامِل ہوئی

جادۂ حق و صداقت پر نبی ﷺ کے فیض سے! — ہم چلے جاتے ہیں آنکھیں بند کر کے رات دن

تلخیص ہے توحید کی، تشریحِ رسالت — سرکار ﷺ کی سیرت نے بتایا ہے بہ تفصیل

اُس کو اللہ ولی کہہ کے مراتب بخشے! — اُن ﷺ کی سیرت جو کِسی شخص کے اندر چمکے

ہم زمانے میں رہیں گے خستہ حال و خوار و زار — پیروی سیرت کی ہم میں جب تلک مفقود ہے

اُن ﷺ کی سیرت جو نظر میں رکھتے — زندہ رہنے کا قرینہ ہوتا

ہم نہ جب تک اُن ﷺ کی دکھلائی ہوئی رہ پر چلیں — حوصلہ کیسا، تیقّن کیا، شکیبائی کہاں

یہ قبائے آدمیّت میں جدیدیّت کے چاک — اُسوۂ سرکار ﷺ کی تقلید سے ہوں گے رفو

گو ہے لبوں پہ سیرتِ اقدس کی گُفتگو — لیکن دِلوں میں ہے جو کثافت نہ پوچھیے

جو اُنؐ کے رستے کو چھوڑ دو گے، فضا ہی بدلی ہوئی ملے گی — بہ ہر طرف اِس جہاں میں آخر بہیمیت ناچتی مِلے گی

سوچو تو سہی، اس سے وہ ناراض نہ ہوں گے — سرکار ﷺ کی اُمّت میں جو جھگڑے ہیں بہم عام

قوم پر ادبار و نکبت کے اندھیرے چھا گئے! — ان ﷺ کے افکارِ حسیں سے اجنبیّت کے سبب

بات تو جب ہے کہ ارشادات پر بھی ہو عمل — گرچہ اُلفت کا بُہت کچھ اِدّعا کرتے ہیں لوگ

المدد! محبوبِ ربّ ذوالمنن ﷺ — ہے یہ عصرِ نو نہایت پُرفتن

اپنی امّت پر نگاہِ لُطف و رحمت کیجیے — ہے ستم ایجاد چرخِ نیلگوں میرے حضور ﷺ

کہیں قعرِ مذلّت میں نہ اپنی قوم کھو جائے — ہمیں اب خوابِ غفلت سے جگاؤ یا رسول اللہ

کچھ اخوّت ہم مُسلمانوں میں اَب باقی نہیں — کیجیے سرکار ﷺ اِس تفریقِ باہم کا علاج

رحم فرمایئے کہ دورِ جدید — ہے بُہت پُر فتن میرے آقا ﷺ

اگر آج اپنی اُمّت پر نہ اَلطاف آپ ﷺ کے ہونگے — بِکھر جائیں گے اِس کے سارے اَجزا یا رسُول اللہ ﷺ

آپ ﷺ کی اُمّت زمانے میں ہوئی خوار و زُبوں — حالتِ زار اِس کی اب ناگفتنی ہے یا نبی ﷺ

ہمیں اپنے تشخّص کا نہیں احساس اے آقا ﷺ — کہ ہم اغیار کے اُگلے ہوئے لقمے نگلتے ہیں

اگرچہ دین دُوری شعار ہے اپنا — حضور ﷺ! پھر بھی یہ اُمّت ہے آپ کی اپنی

پریشاں ہے کتابِ ملّتِ بیضا کا شیرازہ — خدارا کیجیے اس کو مُجلّد یا رسُول اللہ ﷺ

ہوئی حالت یہ مِن حیث الجماعت آج ہم سَب کی
عمل کم اور باتیں ہیں زیادہ اے میرے آقا ﷺ

حفاظت دستبردِ جَور و استبداد سے کیجیے
مصیبت میں ہیں پاکستان والے، المدد آقا ﷺ

وہ اُمّت جو علمبردار تھی حق و صداقت کی
ہوئی اب کِذب وظلمت کے حوالے یا رسُول اللہ ﷺ!

نہیں اخلاق کی اچھائیاں موجود کچھ ہم میں
ہُوا ہے مُلک اِنسانوں کا جنگل احمدِ مُرسل ﷺ

میرے آقا دیکھئے اُمّت کا اَب کیا حال ہے
سرد ہے جذبہ عمل کا، گرم گُفتاری بُہت

محفلِ ہستی اُنھی ﷺ کے نُور سے روشن ہوئی
ذکرِ پیغمبر ﷺ ہُوا لُبِّ لبابِ بزمِ قُدس

نُورِ رسُول ﷺ پاک سے دُنیا ہے مستنیر
محدُود طیبہ تک تو نہیں ہیں تجلّیاں

روشن ہوئے ہیں مُجھ پہ شفق رنگ راستے
دِل پر پڑی ہے ماہِ مدینہ کی جب کِرن

رُتبۂ نور مجسّم ﷺ کا جو اَب قائل نہیں
مان جائے گا وہ اُن ﷺ کو روزِ محشر دیکھ کر

قانونِ مُصطفٰے ﷺ ہے ہر اک مسئلے کا حل
اِس راہ پر چلیں تو سہی، اِبتدا تو ہے

نہ مجھ کو خواہشِ جنّت، نہ سیم و زر کی ہوس
یہ افتخار بُہت ہے کہ ہوں غلامِ رسُول اللہ ﷺ

کریں ہم کیوں نہ اپنی آبرو سرکار ﷺ پر قُربان
کہ ہے قائم ہماری آبرو سرکار ﷺ کے دم سے

احسانِ کبریا ہے یہ ہم اہلِ دین پر
کِس طرح ہم منائیں نہ میلادِ آنحضور ﷺ

اِس جہاں پر اُن ﷺ کی آمد ہے جو احسانِ خدا
جشنِ میلادالنبی ﷺ ہے شکرِ احسانِ نشاط

میلادِ پاک سرورِ کون و مکاں ﷺ سے
شیرازۂ حیات مجلّد کیا گیا

افضل تریں ہے سارے سنین و شہور سے
میلادِ مصطفٰے ﷺ کا مہینا خُدا گواہ

مچی ہے دُھوم دُنیا میں نبی ﷺ تشریف لاتے ہیں
خُوشی سے خیر مقدم کو جہاں نے گود پھیلائی

نورِ حق سے مِٹ گئیں باطل کی سَب تاریکیاں
جب یہاں تشریف لائے رحمۃ لِلعالمیں ﷺ

باغِ حیاتِ گلشنِ ناآفریدہ تھا | آمد سے اُن ﷺ کی ہر گُلِ تر مُسکرا اُٹھا

آمد سے جن کی، دور ہوئے سارے جھٹ پٹے | وُہ نورِ دو جہاں ہے کہاں آپ ﷺ کے سِوا

نبی ﷺ معراج میں اللہ سے ملنے کو جاتے ہیں | انوکھی میزبانی تھی، نرالی تھی یہ مہمانی

معراج کا اُسے کہاں اِدراک ہو سکے | حاجب درِ نبی ﷺ کا ہے رُوح الامینِ دِل

کیونکر نہ ملے ہم کو عروج اُس کے سبَب سے | جب ذکر کریں نوشۂ معراج کا ہم عام

گواہی ہے اِسرا کی موجود تنہا | نہ شاہد اکیلا نہ مشہود تنہا

وہ جس کے لامکاں کے مناظِر ہوں منتظِر | اِسرا کا مہمان ہے کہاں آپ ﷺ کے سوا

غائب نہیں ہوئے ہیں زمیں سے میرے حضور ﷺ | اِسرا کی رات گو سرِ عرشِ علیٰ تھے آپ ﷺ!

نُور نے تلووں کو سہلا کر جگایا خواب سے | یوں ہوئی سرکار ﷺ کی معراجِ جِسمانی شروع

رہ گئے سِدرہ کی منزل ہی پہ جبرئیلِ امیں | کون جانے رفعتِ شانِ شہنشاہِ عَرب ﷺ

وہ جگہ تو سفر کا ہے آغاز! | جس جگہ تھک گیا ہے سدرہ نشین

نقشِ قدوم پاک کو پانا محال ہے | پہنچے نہ جبریلِ امینؑ بھی، جہاں ہیں آپ ﷺ

مقام پایا ہے عرشِ اعلیٰ نے میرے سرکارؐ کے قدم سے | وقارِ انسانیت بڑھایا خدا نے خیر البشر ﷺ کے دَم سے

ہے کون اُن ﷺ کے سوا محبوب اتنا؟ | ہوئی جس کی رسائی لامکاں تک

حریم لامکاں تک ہے رسائی! | میں اس رویت کے اس قُربت کے صدقے

ملنے کو لامکاں پہ گئے عینِ ذات سے | آقا ﷺ کو انعکاسِ تجلّی سے کیا غرض

جس کی خاطر مُنتظِر تھا میزبانِ لامکاں | اُدنُ مِنِّی کا مخاطب ہے وہ مہمانِ نشاط

زمیں پہ کرتے تھے بُوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی تصدیق | حریمِ قُدس میں خالق تھا ہم کلامِ رسول ﷺ

تھی تمھاری مغفرت کے واسطے اے عاصیو!
قربِ حق میں بھی دُعائے رحمۃٌ للعالمیں ﷺ

نازشِ بزمِ دنا صورت رسُول ﷺ اللہ کی
اے تعال اللہ، یہ رفعت رسُول ﷺ اللہ کی

ملتا رہا جو اُن سے عرب کی زمین پر!
اِک رات اُس سے جا کے وُہ خود عرش پر ملے

جو شخص ہے نبی ﷺ کی شفاعت سے مُنحرف
بے شک وہ ہے قیامِ قیامت سے مُنحرف

حشر میں صُبحِ شفاعت بھی کرم فرمائے گی!
جُرم عصیاں پر مری شامِ ندامت کے سبب

قیامت میں سہارا لوں گا دامانِ شفاعت کا
بہر صُورت یہ ہے میرا ارادہ اے مِرے آقا ﷺ

ہم کو ملے گا چشمِ شفاعت کا نُور بھی!
چوکھا جو ہو گا حشر میں پاسِ ادب کا رنگ

شفیع اُن ﷺ کو نہ مانا اگر تو کُفر کیا
حواس کا یہ فقط اختلال ہی تو نہیں

کِسی مُرسل کی اَب حاجت نہیں ہے
رسالت مصطفیٰ ﷺ کی ہے دوامی

یہ زمین و آسماں وہ کرسی و لَوح و قلم
آپ کے زیرِ نگیں ہیں سرور ﷺ دُنیا و دیں

افلاک ہوں یا ہو فرشِ زمیں سرکارؐ کے ہیں سب زِیرِ نگیں
ہے زیرِ قدم عرشِ اعلیٰ، سُبحان اللہ، ماشاء اللہ

مرے مُصطفیٰ ﷺ ہی کے زیرِ نگیں ہیں
دو عالم کے سارے اُمور اللہ اللہ

مالک و مُختارِ موجود و عدم ہوتے ہوئے!!
زندگی آقا ﷺ نے عُسرت میں گزاری واہ وا

گردشِ دَوراں ہے اُن ﷺ کی جنبشِ ابرو کا نام
اُن ﷺ کے جلووں سے منوّر ہے جہانِ رنگ و بُو

جہاں کا مطلعِ اول ہیں، مقطع ہر سیادت کا
رواں ہے آپ کا سکّہ ازل سے تا ابد آقا ﷺ

حبشی رضی اللہ عنہ کی طرح کر ایقانِ بُرہان محمد ﷺ صلِّ علیٰ
قَرنی رضی اللہ عنہ کی طرح ہو قُربانِ دندان محمد صلِّ علیٰ

زمین و آسماں میں تذکرہ ہے
حِرا و ثور کے عُزلت گزیں کا!

کوئی تکلیف ہو، اُس کا ازالہ آپ ﷺ سے ہو گا!
مرض جیسا بھی ہو، اُس کا دارو یا رسول اللہ ﷺ

ترشح رحمتوں کا ہو تو پھر دل کو قرار آئے
چراغِ داغِ مہجوری سے اُٹھتا ہے دھواں آقا ﷺ

ہر اک مشکل مِری آساں ہوئی ہے آپؐ کے صدقے
کہ میں نے آپؐ کو ہر دم پکارا یا رسول اللہ ﷺ

یہ بات مُختصر ہے مگر مختصر نہیں!
ذکر اُن ﷺ کا کب نہیں کہ مِری چشمِ تر نہیں

غمِ فراقِ دیارِ حبیب ﷺ کے باعث
ہجومِ اشک رواں چشمِ تر میں رہتا ہے

دل میں یادِ نبی ﷺ در آئی ہے!
وا ہوا چشمِ نم کا دروازہ

پلکیں جو ابرِ عشقِ نبی ﷺ سے ہوں باوضو
کھِل جائیں گے گلابِ سرِ مزرعِ سخن

ابرِ رحمت کھُل کے برسے گا شعورِ زیست پر
پہلے وہ دُربار ذکرِ پاک میں چشمِ پُر آب

جو یادِ سرورِ عالم ﷺ میں آنکھ سے ٹپکے
وُہ ایک اشکِ دُرِ شاہوار ہے کہ نہیں

آبِ سحاب رحمت حق جلوہ گر ملے!
یادِ رسولِ پاک ﷺ میں جو آنکھ تر ملے

نکلنا یاد طیبہ میں کچھ آنسو!
سکونِ قلب کا ہے ایک پہلو

آنکھیں ہوں اُن ﷺ کی یاد کے پانی سے باوضو
پہلی یہ شق شرائطِ ذوقِ نظر کی ہے

بُعدِ طیبہ میں ہے سیلِ آب محسوسات کا
ہو گئی جذبات کے طوفاں سے طغیانی شروع

شمع ہے احساس کا ضوبار اِس فانوس سے
ہے مقدّر سے میسر چشمِ پُر آبِ خلُوص

بسی ہیں گنبد خضریٰ کی اِس میں تنویریں
مِری نگاہیں بھی جب سے نمی سے واقف ہیں

اشکِ مہجوری سے جو کرتے رہیں اکثر وضو
جا کے طیبہ میں نمازِ عشق ادا کرتے ہیں لوگ

نعت کہنے کے لیے لفظوں کو
اپنے اشکوں سے بھگونا ہو گا

مرے واسطے بھی نبی ﷺ مُضطرب تھے
نہیں میری آنکھیں نم آلود تنہا

یا رَب! تھمے نہ اشکِ ندامت کا سلسلہ
دامن ہے اُن کا دیدۂ تَر کی تلاش میں

یادِ محبوبِ خدا ﷺ کا اِس میں گوہر دیکھ کر — ہو گیا خوش مجھ سے داور دیدۂ تر دیکھ کر

مدحِ رسول ﷺ ہو کہ صحابہ رضی اللہ عنہ کی منقبت — اُن مشعلوں میں صبح و مسا جگمگائے حق

اصحابِؓ مُصطفیٰ ﷺ کے مناقب لکھا کرو — مدحِ نبی ﷺ کا ہے یہ قرینہ خدا گواہ

رسول اللہ ﷺ ہیں بے شک ہدایت کے مہِ کامل — صحابی ہے جو اُن کا، اخترِ تابانِ طیبہ ہے

کیوں نہ اصحابِؓ نبی ﷺ ٹھہریں ہدایت کے نجوم — ضوفگن ہے مہرِ تابانِ شہنشاہِ عرب ﷺ

مثالِ ماہِ تاباں ہے جہاں میں آپ ﷺ کی ہستی — صحابی ﷺ آپؐ کے ہیں مثلِ انجم یا رسُول اللہ ﷺ

ہمارے واسطے ہے ذِکر اُن ﷺ کا باعثِ رحمت — جنھوں نے آپ کو آنکھوں سے دیکھا یا رسُول اللہ ﷺ

ہر خوف سے کرے گا خدا اُس کو بے نیاز — حضرت ﷺ کے ساتھیوں کا کوئی ہمنوا تو ہو

حضرتِ بوبکر رضی اللہ عنہ فاروق رضی اللہ عنہ وغنی و مُرتضیٰ رضی اللہ عنہ — مصطفیٰ صَلِّ علیٰ ﷺ کی چار یاری واہ وا

رونقِ محفل ہیں بوبکر و فاروق و عثمان و حیدر رضی اللہ عنہم — اور ہیں میرِ محفِل احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا مہِ ہُدیٰ ہیں تو تارے بڑے بڑے — بُوبکرؓ یا عمرؓ ہیں یا عُثمانؓ یا علیؓ

تھے یک جا ثور میں پروانہ و شمع — یہ تھی وصلت شبِ ہجرت کے صدقے

تا ابد ہیں ہم نشینِ شہ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ و عُمر رضی اللہ عنہ — مرتبے کیا کیا مِلے اِن کو رفاقت کے سبب

آپ ﷺ کے دامن نے دی ہے ہم کو دُنیا میں پناہ — حشر میں بھی ہو یہی سایہ فگن شاہِ زمن ﷺ

ہم سیہ کاروں کے سَر پر حشر کے میدان میں — سایہ افگن ہو گا دامانِ شہنشاہِ عرب ﷺ

میں نااُمید نہیں دید کے حوالے سے — بروزِ حشر یہ اَرماں نکلنے والا ہے

لوائے رحمت کا سایہ ہو گا بروزِ محشر، یہ دیکھ لینا — حضور ﷺ کی منقبت سے جنّت گناہگاروں کو بھی ملے گی

احتسابِ حشر کا بھی ڈر برائے نام ہے — وُہ جو شافع ہیں تو کیوں مجُھ کو ہو دوزخ کا عذاب

دُنیا میں بھی آرام سے ہیں اُن ﷺ کے کرم سے
اُن ﷺ کا ہی سہارا ہے ہمیں روزِ جزا بھی

آپ ﷺ کی چشمِ تصوّر جب کرم فرمائے گی
حشر میں ہم عاصیوں کا بھی بھرم رہ جائے گا

میرے آقا ﷺ مُجھ سے عاصی کی مدد کو آئیں گے
ہو گی جِس دم حشر میں میری پریشانی شروع

اُن ﷺ کی رحمت ہے پردہ پوش مری
حشر میں خوف کیا سزاؤں کا

نعتِ حبیب خالقِ کونین ﷺ کے طُفیل
محمودؔ پُر خطا کو جہنّم کا ڈر نہیں

خدا، میزان، محشر، عدل، ڈر، محمودؔ بے چارہ
مگر ہوں گے جو شافع رحمتِ عالم ﷺ تو کیا پروا

مصطفیٰ ﷺ کی شان دیکھو گے سرِ میدانِ حشر
فیصلہ حق بھی کرے گا اُن ﷺ کے تیور دیکھ کر

حضور ﷺ روزِ نُشور ہم کو نگاہِ رحمت کریں عنایت
وگرنہ محمودؔ مارے جائیں گے سارے عصیاں شعار ہم سے

محشر میں جب فرشتے عمل تولنے لگیں
نعتیں مِرے حساب میں خود بولنے لگیں

ہمیں سرکار ﷺ کے دم سے ملے گی
مری جانِ حزیں قربانِ فردوس

مِری فردِ عمل جیسی بھی ہے، جنّت میں جاؤں گا
ذرا فرمایئے گا جب اشاریہ یا رسُول اللہ ﷺ

کیا بتاؤں میں ہَوائے خُلد کا ذوقِ نظر
گنبدِ خضریٰ کو بھی وہ چُومتی ہے یا نبی ﷺ!

نچھاور ہوں گی جنّت کی فضائیں
جو آئی گلشنِ طیبہ کی خوشبو

کیا ہے جنّت جو تو مزا لے لے
اُن ﷺ کے گنبد کی ٹھنڈی چھاؤں کا

جو دیدِ طیبہ سے قِسمت بدلنے والا ہے
کہاں بہشتِ بریں سے بہلنے والا ہے

دیارِ طیبہ کو کون چھوڑے، ریاضِ جنّت میں کون جائے
نسیمِ جنّت بھی دیکھ لیجیے، درِ نبی ﷺ چُومتی ملے گی

جاؤں گا جناں کو نہ مدینے سے کبھی میں
ہر ذرّۂ طیبہ پہ ہے اِطلاقِ ارم عام

نظارے کی خواہش ہے تو پھر آنکھ اُٹھاؤ
ہر ذرّۂ طیبہ میں اِرم جَلوہ نُما ہے

ہو رسائی طیبہ تک نعت گوئی کے صَدقے
خُلد اِس کے بَدلے میں مَیں کبھی نہ لُوں لیکن

جو خارِ دشتِ طیبہ سے ہے واقف
اُسی کو ہے فقط عرفانِ فردوس

ذہن میں دشتِ مدینہ کا تصوّر آیا
پُھول اُلفت کے مِری شاخِ نظر پر چمکے

زمانے بھر میں جاری چشمۂ فیضانِ طیبہ ہے
رسُول اللہ ﷺ کا نقشِ قدم عنوانِ طیبہ ہے

مدینہ منبعِ رُشد و ہدیٰ ہے
یہ سارا فیض ہے اُس کے مکیں ﷺ کا

کشود غنچۂ دِل ہے ہوائے طیبہ سے
اِسی کے فیض سے ہم تازگی سے واقفِ ہیں

رچی بَسی ہے دِلوں میں محبت طیبہ
یہ جذبہ ایسا ہے جس کو زوال ہی تو نہیں

راحتوں کی بات ہے محمودؔ طیبہ کا خیال
کاوشِ دید مدینہ کاہشِ غم کا علاج

باغِ طیبہ بہار ساماں ہے
اِس کو خدشہ نہیں خزاؤں کا

مل جائے گا مُجھے دلِ گُم گشتہ کا سَراغ
طیبہ میں ہے یا اُس کے کہیں آس پاس ہے

یا خدا مجھ کو عطا کر سبز گنبد کی بہار!
کِھلتی جذبوں کی ہوائے طیبہ سے پُھولے پَھلے

جنھیں ملی ہو سعادت، اُنھیں ذرا پُوچھو
مدینہ دہر میں دارالقرار ہے کہ نہیں

طاقِ دل پر یادِ طیبہ کے دیے روشن ہوئے
غور سے دیکھا تو تھی طلعتِ رسُول اللہ ﷺ کی

بَسا لے دِل میں نقشِ شہرِ طیبہ
اگر چاہے سکُونِ قلب و جاں تُو

سامنے اُس کے جھکی عرشِ بریں کی رِفعت
آپ ﷺ کا شہر کہ تھا ساخت میں گاؤں جیسا

رات دِن آنکھوں میں ہیں ذرّاتِ کوئے مُصطفیٰ ﷺ
میرا دامانِ نظر ہے ماہ و انجُم آشنا

نُورِ حق سے پائیں گے قلب و نظر اُس کے جِلا
جِس کا چہرہ راہِ طیبہ میں غُبار آلود ہے

دلِ محزوں تڑپتا ہے کہ دیکھے گنبدِ خضرا
نظر کا سُوئے طیبہ ہے جماؤ یا رسُول اللہ ﷺ

خارِ رہِ طیبہ گر چُبھ جائیں تصوّر میں
ویرانۂ دِل اپنا گلزار نظر آئے

محمودؔ ہیں دیارِ حبیبِ خدا ﷺ سے دُور
ہم سے ہماری شومیٔ قِسمت نہ پُوچھیے

خیال دُوریٔ طیبہ سے اے شِہِ والا ﷺ!
یہ دِل تپاں ہے تو آنکھیں ہیں شبنمی اپنی

شہنشاہی سے بہتر ہے گدائی کوئے طیبہ کی!
سرِ دشتِ طلب کرتا ہوں سیرِ لامکاں آقا ﷺ

لامکاں تک تو رسائی اِس کی ممکن ہی نہیں
ہو گی طیبہ میں یہ چشمِ تماشا مطمئن!

لامکاں تک تو تصوّر بھی پہنچ سکتا نہیں!
جا کے طیبہ ہی میں خالق کا پتا کرتے ہیں لوگ

ضوپاش و ضیا ریز ہے خورشید کی مانند
چہرہ جو غبارِ رہِ طیبہ سے اٹا ہے

محمودؔ گردِ راہِ مدینہ کی ہے طلب
میں جانتا ہوں کُحلِ بصر کِس کا نام ہے

درِ نبی ﷺ کی طلب، آرزو حضوری کی
عظیم جشن دلِ مختصر میں ہوتے ہیں

اُمیدِ دیدِ مدینہ مِری نگاہ میں ہے
یہ اور بات زمانہ نظر شناس نہیں

مرے کام آئیں یہ مژگان و اَبرو یا رسُول اللہ ﷺ
جو اِن سے دے سکوں طیبہ میں جھاڑو یا رسُول اللہ ﷺ

آپ ہی آقا ﷺ مدد فرمایئے تو آ سکوں
ورنہ مَیں اک ماہیٔ بے آب ہوں طیبہ سے دُور

مدینے تک رسائی ایسی خوش بختوں کی قسمت ہے
رہِ عشق و وفا میں سَر کے بَل جو لوگ چلتے ہیں

طیبہ کی سمت کو ہیں رواں شب گزیدگاں
یہ قافلہ ہے نورِ سَحر کی تلاش میں

دائرے بُنتا ہے ہجرِ طیبۂ اقدس کا غم
رنگِ احساسِ جنوں ہے اور دِل کا کینوس

مجھے بھی اذنِ دیدارِ مدینہ مِل ہی جائے گا آخر
یقینا کھول دیں گے مصطفیٰ ﷺ دروازہ قسمت کا

بس اک لگن لگی ہے کہ طیبہ رسائی ہو
دِل کو ہے اور آس، نہ کوئی اُمنگ ہے

طیبہ پہنچ کے روضے کی جالی کے سامنے
ظاہر ہم اپنے دِل کا غمِ اندرُوں کریں

جانے یہ محمودؔ کب دیکھے گا روضہ آپ ﷺ کا / ہجرِ طیبہ میں ہوا خُونِ اُمیدِ التفات

خواہش دیدِ مدینہ نے نہ پائی منزل / مُجھ سے پوچھو کہ مِرا درد سے، رشتہ کیا ہے

شہرِ طیبہ کی زیارت نہیں ہوتی جب تک / آرزووں کا تو اِک شہر بسائے رکھنا

دِل کی دھڑکن، نبض کی تیزی، تخیّل کی اُڑان / طیبہ جانے کی تمنّا میں ہے ساری بھاگ دوڑ

مضطر رہے فراق میں جاں، دِل تپاں رہے / ہر لحظہ آرزوئے حضوری جواں رہے

طیبہ بھی پہنچ جائیں گے اِک روز یقینا / تکمیل پہ ہوتا ہے ارادہ اثر انداز

جب شوقِ سجدۂ ریزی طیبہ یہی رہا / پائیں گے ہم بھی گوہرِ مقصد بے فیضِ عشق

دِن رات ہے حضوریٔ طیبہ کی کیفیت / اِس کیفیت کو چشمِ تماشا سے کیا غرض

کبھی یہاں سے مدینہ، کبھی وہاں سے یہاں / مرا خیال مُسلسل سفر میں رہتا ہے

نہیں ہیں دل کے پر و بال۔۔۔پر مدینے کو / ہزار بار گیا ہے، ہزار بار آیا!

خُلد برکف ہر نفس، ہر لمحہ جنّت درکنار / اے تعالٰی اللہ، طیبہ کے سفر کے رات دِن

محمودؔ اور کچھ بھی نہ چاہوں خُدا سے میں / طیبہ میں بن سکے جو مری گور یا رسُول اللہ ﷺ

بَس اتنی آرزو ہے، پسِ مرگ دفن کو / مٹّی نصیب ہو تو نبی ﷺ کے دیار کی!

آنکھیں بھی مُستنیر اگر ہوں تو بات ہے / رچ بَس گئی ہیں دِل میں تو طیبہ کی عظمتیں

محمودؔ گر رسائی ہوئی ارضِ پاک تک / دیکھیں گے لوگ چشمِ تماشا کی عظمتیں

جب بھی آیا ہے کوئی زائرِ طیبہ واپس / کتنے تارے مری پلکوں کے اُفق پر چمکے

اُن ﷺ کے لبوں کو چُومتے ہیں قُدسیانِ عرش / روضے کے جالیوں کو جو آئے ہیں چُوم کر

ابھی تک روضۂ حضرت ﷺ پہ حاضر ہو نہیں پایا / یہی احساس مجھ کو جاں گُسل ہے یا رسُول اللہ ﷺ

آستاں پہ اُن ﷺ کے میں ایک دن پہنچ جاتا — آڑے آ گیا اپنا بختِ واژگوں لیکن

روضۂ اطہر پہ مجھ کو بھی بُلا لیجے کبھی — قبلۂ قلب و نظر، محبوبِ مَن، شاہِ زمن ﷺ!

ہو مِری قسمت میں بھی ارضِ مقدس کا سفر — بس یہی اِک آرزو دِل میں بَسی ہے یا نبی ﷺ

مُجھ کو کبھی نصیب ہو وُہ ساعتِ جمیل — جب روضۂ حُضور ﷺ ہو آنکھوں میں ضوفگن

حرفِ غلط ہوں رُوح و بدن کے سبھی مرض — حاصِل درِ حضور ﷺ کی خاکِ شفا تو ہو

ماہ و انجم روزنِ شب سے اُسے جھانکا کریں — خواب میں جو دیکھ لے صُورت رسول اللہ ﷺ کی

خواب میں ان ﷺ کی زیارت ہوتی — وا اگر دیدۂ بینا ہوتا

ایک دن خواب ہی کے چلمن میں — ہو ملاقات فخرِ موجودات ﷺ!

خواب میں جس کو ہو اک بار زیارت اُن ﷺ کی — دُنیا کیا چیز ہے اُس کے لیے، عقبیٰ کیا ہے

محبوبِ کبریا ﷺ کی زیارت ہو گر نصیب — کیسے بیاں ہوں عالمِ رؤیا کی عظمتیں

دیکھتا کیا ہوں کہ طیبہ میں پذیرائی ہوئی! — ہے حقیقت سے بُہت نزدیک یہ خوابِ خلوص

خواب میں آقا ﷺ نے اِذنِ باریابی دے دیا — آ گئی آخر کو مجھ عاصی کی باری، واہ وا!

خواب میں سرکارِ والا ﷺ کی زیارت کیا ہوئی — آنکھ روشن، قلب ہے مسرُور، چہرہ مُطمئن

پُر زیاں کج مج بیاں ناکارہ ہوں میرے حضور ﷺ — کِس زباں سے آپؐ کی مدحت کروں میرے حضور ﷺ

مطمئن ہوں گو دِل میں، مضطرب لگوں لیکن — میں اگرچہ ہوں خاطی، آپ ﷺ کا تو ہُوں لیکن

پھر بھی اُگے ہیں عشق و محبت کے اِس میں پھُول — گرچہ ہے میرے دِل کی زمیں شور یا رسُول اللہ ﷺ

کنارے پر لگا دیجے مرے ایماں کی کشتی کو — کہ میں ہوں اور گناہوں کا تلاطم یا رسُول اللہ ﷺ

ناخدا ہوں گے خدا کے لُطف سے میرے نبی ﷺ — کر سکوں گا قُلزمِ عصیاں کو بے کھٹکے عبور

کثرتِ عصیاں کا ہو اَب خوف کیا!   اُن ﷺ کا دریائے کرم ہے مَوج زن

اور تو فردِ عمل کی بات کیا، جو ہے سو ہے   دیکھ لیں گے سرورِ کونین ﷺ ڈر اتنا تو ہو

محمودؔ ہر اَلم سے محمد ﷺ نجات دیں   گر اُن سے ہم گزارشِ حالِ زُبوں کریں

رہائی پا گیا محمودؔ مَعصیت پیشہ   یہ لطفِ شافعِ روزِ شمار ﷺ ہے کہ نہیں

ضیائے یادِ پیمبر ﷺ کا فیض ہے محمودؔ   سِر مژہ کوئی تارا مچلنے والا ہے

محمودؔ کل تھا میرا مقدّر عروج پَر   یادِ رسُول ﷺ پاک میں آنسو رواں رہے

اِس سے زیادہ اور ہو کیا وجہِ افتخار   محمودؔ اُن کے داسوں کا داس ہے

ہے قلب و جاں پہ نقش سَراپا حضور ﷺ کا   محمودؔ سرِّ خاص کو افشا سے کیا غرض

محمودؔ ہیں وہ عالمِ مَا کَانَ مَا یَکُوْن   ہر علم و آگہی ہے اُمّی لقب کا رنگ

مدینے جاؤں گا محمودؔ اُس دَم   بھرے گا چوکڑی جب دل کا آہو

رہنما محمودؔ روزِ حشر تک اِنسان کو   یا کلامِ حق ہے یا سنّت رسول اللہ ﷺ کی

اُلفتِ سرکار ﷺ کا دعویٰ تو ہے محمودؔ کو   لیکن اتنا سوچ لے، ہیں سخت آدابِ خلُوص

مُجھ پہ ہے محمودؔ سرکارِ دو عالم ﷺ کا کرم!   نعت گو ہوں آپ ﷺ کی چشمِ عنایت کے سبب

مداحیٔ حضور ﷺ کا منصب مِلا اُسے   محمودؔ پر ہے خاص یہ لُطف و عطائے حق

فقط مناقبِ احمد، فقط ثنائے رسول ﷺ   اِسی پہ ختم ہے محمودؔ شاعری اپنی

وُہ مطلعِ ازل ہیں، وُہ ہیں مقطعِ اَبد!   محمودؔ اُن ﷺ کی مدح مرا افتخارِ فن

محمودؔ نے سرکار ﷺ کے گُل ہائے کرم کو   احساس کے گُل داں میں سجایا ہے بہ تفصیل

مدح گوئے مصطفیٰ ﷺ محمودؔ ہے خود کبریا   نعت کا مجموعۂ اوّل ہوئی اُمّ الکتاب

ثنا خواں خالقِ کون و مکاں ہے جس کا قرآں میں — کرے محمودؔ اُس ﷺ کی مدح میں کیا حرف آرائی

نظر افروز ہے محمودؔ کی نعتوں کا ہر مِصرَع — کہ اُس کے قلب و جاں میں ضوفگن ارمانِ طیبہ ہے

محمودؔ مدح خوانِ رسُولِ کریم ﷺ ہے! — نغماتِ نعتِ پاک ہیں اس کی زبان پر

ہے ثنا خواں آپ ﷺ کا، جس کا بھی دِل بیدار ہے — ہاں اِسی زُمرے میں اِک محمود بھی ہے یا نبی ﷺ

ہے دُعا یا رَب! ہماری عاقبت محمود ہو — حشر تک ٹھہرے ہمارا مشغلہ مدحِ رسُول اللہ ﷺ

محمودؔ التجا ہے خدا سے یہی کہ ہو — مقبولِ بارگاہِ پیمبر ﷺ حدیثِ شوق

سمجھو کہ تم کو اِذنِ حُضوری عطا ہوا — محمود بزمِ نعتِ محمد ﷺ میں آؤ جب

پائے گا بارگاہِ رسالت ﷺ سے ہر مُراد — محمودؔ کی طرح کوئی مدحت سَرا تو ہو

لکھی ہیں صفحۂ قرطاس پر محمودؔ نے نعتیں — ورق اعمال کا لیکن ہے سادہ اے مرے آقا ﷺ

اگر محمودؔ نازاں ہے تمھاری ﷺ مدح خوانی پر — گناہوں پر بھی اپنے منفعِل ہے یا رسُول اللہ ﷺ

نقشِ پائے سرورِ کونین ﷺ و مکاں کی جُستجو! — حسرتوں کا ماحصل ہے خواہش کی آبرو

ثنا خوانی کی ہے یہ آخری حد یا رسُول اللہ ﷺ — وظیفہ ہو گیا ہے "یا محمد ﷺ" "یا رسُول اللہ ﷺ"

ماہِ بطحا جب سرِ فاراں ضیا افگن ہوا — ہو گیا بحرِ حیات اِس سے تلاطم آشنا

اُسے دیکھا بغیر آنکھوں کو جھپکے — شہِ معراج ﷺ کی ہمّت کے صدقے

ہمسر و ہمتا خدا کا بھی کوئی ممکن نہیں — ثانی میرے مصطفیٰ ﷺ کا بھی کوئی ممکن نہیں

مُرسلوں میں کوئی بھی خیر البشر ﷺ ایسا نہ تھا — مرتبہ اُن سب کا اعلیٰ تھا، مگر ایسا نہ تھا

کلامِ پاک ہے معیارِ گفتگوئے رسُول ﷺ — خدا کا کُفر ہے انکارِ گفتگوئے رسُول ﷺ

فرزانگی کو چھوڑ دیں، ترکِ جنوں کریں — آؤ، درِ حضور ﷺ سے حاصلِ سکوں کریں

مرے پیراہنِ الفاظ میں وُہ آ نہیں سکتی
خدا حامد ہو جس ہستی کا ہو محمودؐ جو ہستی

مظہرِ حسنِ خدا ہے آپ ﷺ کا نور و ظہور
آپ ﷺ کے ہاتھوں میں ہیں کونین کے جملہ اُمور

زندگی آساں ہوئی اُن ﷺ کی شریعت کے طفیل
آدمی انساں ہوا اُن ﷺ کی ہدایت کے سبَب

سرمایۂ بہار تمنّا حضور ﷺ ہیں
دل ہے تو مطمئن ہے، نظر ہے تو بے تعب

کھیتیاں اخلاص و اُلفت کی سبھی جَل تھَل ہوئیں
چھا گیا جب ابرِ نیستانِ شہنشاہِ عرب ﷺ

اُن کی آنکھوں سے بَھلا محجوب رہ سکتا ہے کیا
خالق و مالِک کو دیکھا ہے جنھوں ﷺ نے بے حجاب

سب سے زیادہ آپ ﷺ کی تعریف کی گئی
آقا ﷺ کا نام کب ہے جُدا، کب جُدا لقب

نعتِ ازل کا مطلعِ اوّل حضور ﷺ ہیں
نظمِ ابد کا مقطعِ رحمت نشاں ہیں آپ ﷺ

آپ کے ابرِ کرم سے حدّتیں زائل ہوئیں
آپ ﷺ کا خورشیدِ رحمت چشمِ پُرنم کا علاج

ہمسر و ہمتا خدا کا تو کوئی تھا اور نہ ہے
ہے کوئی سرکار ﷺ کا بھی ہمسر و ثانی رشید؟

خدا کا مُجھ پر کرم ہے نبی ﷺ کی رحمت ہے
ہوئی نہ مُجھ سے کبھی جلبِ جاہ کی تقصیر

اللہ کرتا جائے گا وُہ نافذُ العمل
جس فیصلے پہ ہوتا گیا صادِ آنحضور ﷺ

اُن کے حضور جس نے جھکایا سرِ نیاز
اُس شخص کے حضور جُھکے ہیں ہمارے سَر

دل اپنا تابعِ فرمانِ خلّاقِ دو عالم ہے
سَر اپنا ذکرِ فخرِ انبیاء ﷺ پہ ہو نہ خم کیونکر

ٹوٹ کر بکھرا ہوا تھا شیشۂ انسانیت
آپ ﷺ سے پہلے دریدہ تھا گریبانِ نشاط

فیضِ نگاہِ سرورِ عالم ﷺ سے اُڑ گیا!
نسل و زبان و دولت و نام و نسب کا رنگ

دِل ہے امین رحمتِ محبوبِ کبریا ﷺ
محبوبِ کبریا ﷺ کا کرم ہے امینِ دِل

تمیز ہر خیر و شر میں، تفریق ہر نیک وَ بد میں
کون ہے حدِّ فاصِل؟ احمد صلی اللہ عِلیہ وآلہ وسلم

ماہِ مدینہ قلبِ حزیں پر ہو عکس ریز — ہر سانس کو نصیب ہو جبریل علیہ السلام کا چلن

دربارِ رسالت ﷺ میں، درِ فیض و کرم پر — اتنا تو ہو یارو، کہ مودّب تو کھڑے ہیں

تاباں جبیں ہے حُسنِ عقیدت کے نُور سے — سجدے ہیں مصطفی ﷺ کے نگر کی تلاش میں

ہونٹوں پہ ہے دُرود کی تسبیح اور ہم — سَستا رہے ہیں سایۂ رحمت کی اوٹ میں

ہیں حبیب خالقِ ہر دو سرا میرے حضور ﷺ — صرف پیغمبر نہیں ہیں سرورِ دُنیا و دیں ﷺ

سجدۂ سَر سے تو مانع ہیں شریعت کے اُصول — سجدۂ دل ہے برائے رحمۃ للعالمیں ﷺ

جو آپ ﷺ کا غلام نہ ہو، اُس کا ذکر کیا — جو خادمِ حضور ﷺ نہیں، مُعتبر نہیں

خیالِ دُوریٔ طیبہ نے چھین لی ہے خوشی — اگرچہ لَب تو مِرے بھی ہنسی سے واقف ہیں

کرم نما ہے پیمبر ﷺ کی یاد کا بادل — ترشّحِ عرقِ اِنفعال ہی تو نہیں

بس ایک شامِ تمنّا نبی ﷺ کے روضے پر — ہجومِ شوقِ کا یہ اِختصار ہے کہ نہیں

اصلِ ایماں ہے فقط تکریمِ ذاتِ مصطفیٰ ﷺ — یہ نہیں تو حبط کروا لو گے سب اعمال کو

میں کہ انسانوں کے جنگل میں بھی تنہا ہوں رشیدؔ — مَر ہی جاؤں، گر نہ اُن ﷺ کی یاد میرے ساتھ ہو

رشک تقدیر پہ کرتے ہیں خدا کے بندے — میں جو کہلاتا ہوں محبُوبِ ﷺ خدا کا بندہ

سرکار ﷺ پہ ظاہر ہے ہر شے، سرکارؐ کا سکّہ چلتا ہے — از روزِ ازل تا روزِ جزا، سُبحان اللہ ماشاء اللہ

کل اَوج پہ تھا میرا مقدر کہ زیارت — آقا ﷺ کی سرِ بزمِ خیالات ہوئی تھی

نبیؐ کے در پر نہ جایئے گا نہ اُن سے اُلفت نبھایئے گا — تو کوئی راحت نہ پایئے گا دُھواں دُھواں زندگی ملے گی

اُس پر ہے نشاں عظمتِ سرکار ﷺ کا گہرا — جس دل میں ہو توحید کا احساس ذرا بھی

دُنیا کی نعمتیں ہوئیں اُس کی نظر میں ہیچ! — جو شخص دِل سے سرورِ دیں ﷺ کا غلام ہے

سرکار ﷺ کے غلام سے کیا اس کو واسطہ
وہ شے، کشاکشِ غمِ دُنیا کہیں جسے

شعار جس کا ثنائے رسُولِ اکرم ﷺ ہو
اُس آدمی کی محبت خدا نصیب کرے

طیبہ کی سحر خیز ہواؤں کی ہے شوخی
ڈھلکی جو شب تار کے کاندھوں سے ردا ہے

گرد بیٹھی ہے غمِ ہجرِ نبی ﷺ کی دِل پر
نقشِ غم چہرۂ احساس پہ اُبھرا کیا ہے

ہراس کیسا بروزِ محشر غلامِ سرکارِ دو جہاں ﷺ کو
کہ جو ہُوا ہے غلام اُن کا، ہوا ہے آزاد رَنج و غم سے

دِل کو ہے آنحضور ﷺ کی یادوں سے واسطہ
یہ بات ایک دن کی نہیں، عُمر بھی کی ہے

اُن ﷺ کے کرم سے میری عبادت بھی ہے قُبول
وقتِ نماز اُن ﷺ کا تصوّر جواں رہے

چھینی جائیں گراں باریاں سانس کی
اور حضُوری کی اِک مُجھ کو ساعت ملے

اُس کی نگاہ ارض و سما کو ہوئی مُحیط
جِس پر نگاہِ پاکِ رسُولِ انام ﷺ ہے

جو آج یادِ رسُولِ امیں ﷺ سے ہے غافِل
وہ شخص کل کفِ افسوس مَلنے والا ہے

منوّر ہے نقوشِ پائے اقدس کے تصوُّر سے
وجودِ صُورتِ احساسِ مثلِ کہکشاں آقا ﷺ

آپ ﷺ کے نقشِ کفِ پا سے ہوئے ہیں روشن
یہ چمکتے مہ و خورشید، یہ تارے آقا ﷺ

رحمتِ سرورِ کونین ﷺ کی ارزانی ہے
سر پہ سایہ کیے رہتی ہے گھٹاؤں جیسا

کِس لیے سمجھوں نہ میں افضل عبادت نعت کو
میں تو ابنِ خانہ زادِ کہنہ ہوں سرکار ﷺ کا

ہے دُعا یا رب! ہماری عاقبت محمود ہو
حشر تک ٹھہرے ہمارا مشغلہ مدحِ رسول ﷺ

ماں بولی وچ نعت اے سوہنے آقا ﷺ دی

ہین رشیدؔ، اقبالؔ تے رُومیؔ اِنج جویں
نہراں دریاواں چوں، سُوئے نہراں چوں

اینہاں دی ہر پکھڑی وچوں نعتاں دی خشبو آئی — میریاں بُلّھاں اُتّے ایسے کِھڑے گلاب حقیقت دے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھاویں حشر نوں کھبّے پاسے ڈِھگ عملاں دا لگّے — پنج ست نعتاں نکلن سجّے پاسے رکّھن نوں وی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گل آقا ﷺ دیاں نعتاں والی جیہڑے ویلے ہلی — خالق اُتّے مُکّی، جیہڑی خالق کولوں چلّی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خیال اچھاتے ہیں، تینوں میں نعت اِچ بنھ وی لینا ایں — توں پہلوں ذکر دی بھٹّھی دے وچ کجھ دیر پک یارا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتاں وچ مدینے دے چن دا دے کِھنڈیا چانن — سوچاں دی ممٹی توں جھاتی ماردا ہویا چانن
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبیؐ دا جوناں لین آلے نیں، اوھناں دے وچ لِکھ لے — شام سویرے کراں دُعائیں، میریا سوہنیا ربّا!
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایہدے تو وَدھ کیہو جہی ہور عبادت چاوہنائیں — ربّا! ناں تے لیناآں تیرے سوہنے پاک نبی ﷺ دا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھ لیا جے، اُوھناں نُوں چُمّن ڈیہہ پین گے قُدسی — محشر نوں وی نعتاں ہوسن جنھاں زباناں اُپّر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت پڑھاں تے کئی کئی ہفتیاں تیکر وی — خشبوآں دے ہلّے اَوندے ساہواں چوں
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتاں کہناآں، اکّو کمّیں، رُجّھا رہناں ہر ویلے! — میرے لئی تے فرق نہیں اُکّا، یارو شام سویرے وچ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قیامت نوں مَیں ہتھ پاواں گا نعتاں والے جھولے وچ — تے فر پچھاں گا، دَسّو گل کرو، جنت دا بھاء کیہ اے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی سوہنے دا کوجھا نام لیوا سانوں چنگا اے — اُنھاتھوں دُور جو ہویا، دفع چنگا، پرانہہ سوہنا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوہنے پیغمبر ﷺ دیاں نعتاں دی محفِل دے اندر — میں کیہ اوناں ایں، مینوں تے خوش بختیاں گھیر لیائیاں
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جنھاں توں نعتاں دے یارو، پُھل کِھانے بن دے — میرے دِل دی بھٹّھی دے وچ بُھجدے دانے اوہوا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لبھے نیں میں نعت دے موتی ایہدے چوں — شعر تلاء اچ ماراں ٹُبیاں اِس کر کے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اوتھے وی ہتّھاں وچ ہووے نعتاں والی کاپی!! — حشر دیہاڑے وی میں یارو، گون آقا ﷺ دے گاں
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ورقے جے توں پھول سکیں تے پھول کتاب حقیقت دے — اللہ تے محبوبؐ اُس دانیں دونویں باب حقیقت دے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ باجھوں خدا نوں ڈھونڈنا ممکن ای نہیں بندیا — کئی لبھدے ہوئے ہاوے، مدینے پاک وَل مُنہ کر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُٹھاندے حکم پاروں کرنا واں تعریف کجھ رَب دی — خدا دے کہن تے سرکار ﷺ دی کرناں ثنا بوہتی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اویہو بندہ رب دا جہڑا آقا ﷺ اَگے جُھکّے — گل توحید رسالت والی ایتھے آ کے مُکّے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ دا نور لشکارا مدینے جا کے ویکھاں گا!! — خدا دی ذات دا جلوہ مدینے جا کے ویکھاں گا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیثاں وچ وی خالق آپ سانوں بولدا دِسّے — کلام اللہ وی ہاں ہاں، نبی ﷺ سوہنے دیاں گلّاں
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب مالک اے، اوہدے کولوں ایہہ گل مشکل ناہیں — رُخ جے میرے وَلّے پھیرے سوہنے پاک نبیؐ دا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِکّے ہُمبلی بھوئیں والے انبراں تک جا پہنچے — ایکت دی پینگھے دِتّا اے اُوھاں جدوں ہُلارا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو کجھ اپنے خدا کولوں توں لینا چاؤہندا ہے سیں — اوہو لبھدا اے سب سانُواں نبی دے در دی خیراتوں
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مقام آقا ﷺ دا رب ای جاندائے، سانوں پتا کیہ اے — تے فِر تعریف کر سکّاں مری محمودؔ جا کیہ اے!
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبیؐ سوہنے دی اَکھ دل ویکھ کے رب نے تے تکنے نہیں — اساں گٹھڑ گناہواں دے جد اوہدے سامنے دھرنے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پتا لگدا اے، اِکو مِکّو ہوئے سَن اودوں دونویں!! — فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اشارہ ہور کیہڑا اے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جے کجھ لینا ہووے خالق دے درباروں بندے نے — فیر مدینے والے دے بُوہے تے سوال ضروری اے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

توں تے میں تعریف کیہ کریے سوہنے پاک نبیؐ دی — رُتبہ میرے آقا ﷺ والا اِکّو جانے اوہوا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوہنے پاک نبی جی ﷺ نے فرمایا اے!! — ربّ نوں وی مَیں یارو منناں اِس کر کے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ خدا تعریف کریندا — مُکدی ایہ محمودؔ مُکاوے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تہاڈے چاہن پاروں بدر وچ کثرت نوں ہار آئی!! — ہے آیت مَارَمَیْتَ وی مرے آقا ﷺ تہاڈے لئی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ ٹُردے رہے جتھے، قسم اوتھوں دی کھادی سو — جے لگّا تے خدا دے دِل نوں لگّا اوہ گراں سوہنا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوہنے پاک نبیؐ دی جان دی سونہہ کھادی اے اوہنے — اللہ پاک نے خود کھولے نیں قسماں والے بُوہے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تہاڈے ذِکر وچ سِدرہ دی منزل رہ گئی پچّھے — جے میرے خیال نیں ماری اُڈاری یا رسول اللہ ﷺ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گھٹ ای میتھوں سوبھا ہُندی اے کسے انسان دی … کردا ای رہناں ہمیشہ پر نبی ﷺ سوہنے دی گلی

مجتبیٰ آپ ﷺ دے نیں میرے ماپے، بیوی تے بچّے … کدی کرناں کدی سُنناں نبی ﷺ سوہنے دیاں گلّاں

ہر ویلے نبی داناں لیے ذکر آقا ﷺ دا دَم دَم کریے … کیہ دِن ہوون تے کیہ راتاں، آ ایہو ای اکّو کم کر کے

کیوں نہیں ہندا ناں اوہناں دا شام سویرے بُلّھاں تے … کیہ ذکر اپنے آقا ﷺ دا بَس سال بہ سال ضُروری اے؟

جو وی مِلن والا مِلے، محمودؔ اُس نوں ایہ کہوے … سجنا، عزیزا، بیلیا! لے ناں مرے سرکار ﷺ دا

فیر کہویں، جے ہتھ نہ آئیو ای قسمت والی ہتھی!! … میرے وانگر بیلیا توں اُس ناں دی چکّی جھو

جو بندے سرکار ﷺ دا ناںواں عزّت نال نہ لیندے … آپاں کھولے اُوہناں دے وَل آہڈیاں والے بُوہے

اوہدی سوچ، اوس دی جیبھ، اوہدے نقطاں نوں کہواں سوہنا … جہدے بُلّھاں تے آ جاوے نبی سوہنے ﷺ دا ناں سوہنا

دِل دے اندر ڈاہیا رنگلا چرخہ اپنے جذبے دا … نام نبی ﷺ دا ورد کریندیاں چرخے دیاں گھُکاراں نیں

جنھے سُورج پرتایا، پچّھا نہہ حضرت علی رضی اللہ عنہ واہتے … جنھے مہتاب نوں کیتا دو پارہ ہور کیہڑا اے

تہاڈے جے محبتی نہیں تے سکّے ساک دُشمن نیں … بگانی ہستی اے سکّی مرے آقا ﷺ تہاڈے لئی

جس دے سینے عِشق نبی ﷺ دی گرمی ای نہ ہووے … اُس بندے دے کالجے لگّے قبراں ورگی ٹھنڈ

عشق نبی ﷺ دی رُشنائی محمودؔ نہ جے لَو دیوے … لُٹیاں پٹیاں دُھپّاں لگّن، اُجڑیا پُجڑیا چانن

لگیا اے اینہوں آقا ﷺ دی الُفت دا مٹّی گارا … محلاں کولوں اُچّا اے میرے دل دا کچّا ڈھارا

کرن گے کیہ، نبی ﷺ دے عشق دی جنھاں نوں تھوڑ آئی … قیامت نوں جے دُنیا والے ایہ گھاٹے پئے بھَرنے

رسولِ پاک ﷺ دے صدقے مِلی اے مینوں ہر اک شے … کراں گا اپنی ہر اِک شے رسُولِ پاک ﷺ توں صدقے

بُجھے دوڑے عشق نبی ﷺ دیاں راہوں تے … کھولیاں ذہن اپنے دیاں واگاں اِس کر کے

ہر بندے لئی دِتا آقا ﷺ ایہ دستور سچّا … کیہڑے کم کرے تے نالے کیہڑیوں کمّوں رُکے

آقا ﷺ دی تعلیم وی سانوں راہ دکھاوے رُکھ — ہر اِک شے نُوں اپنے تھلّے سُکھ پُچاوے رُکھ

اُونھاں دے روشن کرداروں جد دیاں اکّھاں میٹیاں نیں — بے عملی دے اَت ہنیرے ساڈے آل دوالے نیں

اُمّت تے اوکڑ آئی اے، آپے وچ پھونک ڈاہڈی اے — سرکار ﷺ دا پلّہ پھڑ لیّے، اک دوجے نوں ہمدم کریے

دونویں خادم اوہناں دے آں، فِر کیوں لڑ دے رہنے آں — بھائی چارہ پایا سی سرکار ﷺ نے میرے تیرے وچ

گلّیں باتیں اُلفت ساری عملاں تے نہیں سایہ وی — ناں لینے آں، گل نہیں مَن دے، ایہو سانوں ماراں نیں

گل آقا ﷺ دی منیے — ہو جائیے اِک مُٹھ

دِسدا جے یا نہیں جے دِسدا نُور آقا دا سوچو — ڈنگ پھڑ نگے نہیرے ہندے، سِدھا پدھرا چانن

سوہنے پاک مدینے والے سائیں دی مرضی تے — بھیڑے جاون تے کُھلن سب ویلیاں والے بُوہے

مشکلاں دے وچ گھریاں ہویاں آقا ﷺ داناں لِتّا — تتیاں لوواں دے وِچ لگّی برفاں ورگی ٹھنڈ

پتا تے آپ وی ہے اُوھاں نوں، پر کجھ عشق تقاضے نیں — اپنے دِل دا آقا ﷺ نوں کُجھ دسنا حال ضروری ہے

کرم فرماؤ آقا ﷺ لوک تے انصاف نہیں کر دے — ہوئی اے میری ہڈ ورتی مِرے بلّھاں دا سَرنانواں

ساڈے تے سرکار ﷺ نوں بندہ سورے سبھی کدائیں — دُکھ مصیبت سَارے دیکھو ہُندی چھائیں مائیں

تہاڈی اَنکھ تے عزّت لئی جے لوڑ پے جاوے — گُھماواں گا میں سارے جی، مرے آقا ﷺ تہاڈے لئی

محبت دی نظر سی، کیمرہ سی قلب میرے دا — تہاڈے لُطف دی تصویر کِھچی یا رسُول اللہ ﷺ

آس اُمید اے اوہناں دی رحمت دے پاروں محشر نوں — نہیں تے بخش ش کیکن ہوسی، جیہڑے ساڈے چالے نیں

اَج وی آقا ﷺ سامنے ہر شے — عِلم اُونھاں نوں کل تیکر دا

گل کوئی رہندی اے کِتھے آقا ﷺ کولوں گُجھی — اپنی شکل چُھپاون خاطر توں پیا مار مُڈاسا

میرے آقا ﷺ تے دلاں دیاں جاندے نیں — مُونہوں کدی وی کجھ نہ کہیں بھاویں!

نبی سوہنے دا ناں محمودؔ میں لینا واں ہر ویلے   کدی مَیں دِن نہیں ڈِٹھا، کدی میں رات نہیں پُچھّی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دَم جو مِلے اِس کم لئی، اُس نوں غنیمت جان توں   اِس دَم دا کیہ بھرواسڑا، لے ناں مرے سرکار ﷺ دا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حشر دیہاڑے خالی ہونا کھبّا ہتھ اساڈا   کملی ہیٹھ رسول اللہ ﷺ نے لینے جُرم لکو
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بخشے جان گے حشر نوں اَوگن ہارے وی   رحمت جد امداد تے آن کھلووے گی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھڑا دِتّا ای سی مینوں مرے عملاں دے دفتر نے   مین بچیا تاں، جے اوہ سرکار ﷺ خود آئے مدد کرنے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روز قیامت عملاں جِس دن سامنے آن کھلونا   ہے آقا ﷺ دی نظر سوّلی نہ ہوئی، تاں موئے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تسیں اینویں بہشت اَل بھَجدے رہندے اومرے یارو   کھوتے ایتھے لے آوں، نبی ﷺ دے در دی خیراتوں
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گل تے تاں اے رات دنیں ایہ رحمت وَسدی دِسّے   ایہہ کوئی گل اے یاد آقا ﷺ دی آوے سال چھمائیں
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یاد نبی ﷺ دی سب دا اندر ٹوہوے گی!   دل دے ساز تے غم دے نغمے چھوہوئے گی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِذن حَضوری دا آقا ﷺ نے اَج تیکر نہیں گھلیا   دِل میرا تے اِس دُکھ پاروں ہندا اے ہیٹھاں اُپّر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سفنے وچ تشریف لیاؤ آقا ﷺ میرے کول کدی   اُچّی قِسمت والا کر دیو خواباں دے اِس واسے نوں
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خواباں وچ جے طیبہ جاواں، روضے پاک نوں ویکھا   پے جاوے سینے دے اندر آساں ورگی ٹھنڈ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اوھناں دا نظّارہ مینوں دل دی راہیں ہندا اے   وجّے بُوہے اکّھاں دے تے کُھلّے باب حقیقت دے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جد محمودؔ نے ہور کتوں نہیں اَج تک خیراں منگیاں   جلویاں کولوں خالی کیوں اے ایہدی اَکھ دا کاسہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کدے محمودؔ جے جذبے اساڈے اوتھے جا پہنچے   تے اِک ہووے گا دل کھچواں سماں اوھناں دے بوہے تے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جے چاہویں ویکھنا محمودؔ توں سرکار ﷺ نوں رَج کے   تے بوہا کھول دل دا، نیویں پا، تے فیر تک یارا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں کیہ دسّاں خوشی محمودؔ کِنّی کُو ہوئی مینوں!   سنایا نعت دا اِک شعر کل جَد نِکّے اختر نے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گُھٹ دیدار دے شربت والا مِل جائے جے پیاسے نُوں   فیر نبی ﷺ بھَن دیواں مَیں اکھیاں والے کاسے نُوں
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اکّو ایہو سدھر میری آقا ﷺ وا در ویکھاں!
اس تھیں بعد جے ویکھاں کجھ، تے موت دا منظر ویکھاں

نبی ﷺ دے ذِکر دی کھیتی تے مینہ وسن دے ہنجواں دَا
زمیں بھجدی ای نہیں، ہووے جے گُھٹ مقدار دی بارش

تہاڈا نام سُن کے نین جھڑیاں لون لگ پیٔے نیں
ادب دی واٹ تے بتّی ایہ بالی یا رسُول اللہ ﷺ

لمبِن نوں تے اَکھ دی گلّی لِمبی اے
یاد نبی ﷺ دی آئی تے فِر چووے گی!

دِل دی بھوئیں اُتّے چلدائے اُلفت واہل نعتاں لئی
ہنجواں دا وتر وی لیکن ایہدے نال ضُروری اے

آقا ﷺ دی اُلفت دا چوآ وگدا اے!!
بھرناں واں اکّھاں دیاں جھجراں اِس کر کے

جو آقا ﷺ دے درتے ڈِگے، چڑھے اسمانے اوہو
سر کڈھویں نیں دُنیا کولوں تھوجھانے اوہوا

آہمیوں لا ہمیوں منگن واسطے کیوں مُنہ چُکی رکھیے
اکّو اِک دوارا ہونا چاہی دائے منگن نوں وی

جے اوہ تشریف لے آون تے بُوہا دِل دا کھلّا اے!!
مقدر ساتھ جے دیوے تے جاں اُوھاں دے بُوہے تے

دیہندیاں دیہندیاں دینہ پرتے نیں، اوہتوں ہر دُکھ ٹلیا اے
سوہنے پاک رسول اللہ ﷺ دا جتھے بوہا ملیا اے

کجھ تاہنگاں، تھوڑے جیہے ہاڑے، کُجھ اتھروشرم ندامت دے
اُوھاں دے در تے پُجّن لئی کوئی آہر، کوئی اُدّم کریے

کوئی شے ہے اجہی وی، جہڑی اُس درتوں نہیں لبھدی
جو کُجھ چاہواں، اوہو پاواں نبی ﷺ دے دوردی خیراتوں

جے فِر جاویں تے کجھ تھوڑی جہی خاکِ شفا لیائیں!!!
ایہو کہنا غلاماں نیں مدینوں آیئے وائے

ربّا! ایہنوں خواباں دی تعبیر دکھائیں طیبہ وچ!
اوندے نیں محمودؔ نوں اُنج تے روز ای خواب حقیقت دے

جا اپڑیں گا طیبہ توں وی
ہووے تے سہی شوق سفر دا

میں جاواں گا مدینے، پر بُلاون گے تے جاواں گا
ایہو سِدھر مری جُھلی مرے بلّھاں دا سَرناواں

طیبہ کولوں دُوری پاروں جَھلّا ہویا رہناں
کدی کدی دِل میرا کروائے گلمہ پاڑن نوں دی

خلاصہ سارِیاں تاہنگاں تمنّاواں دا ایناں اے
رہواں قدماں دی خواہش اچ، مَراں اُوھاں دے بُوہے تے

جنھوں وی بیلیاں اُس پاک روضے نال نہیں اُلفت　　پیا مکّے نوں اوہ جاوے، مدینے پاک ول مُنہ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اجے تیکر مدینے جا کے میں نہیں نعت پڑھ سکیا　　ہے میرے واسطے محمودؔ اپنی ای سزا بوہتی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھو واہ مدینے ولّوں کد جواب لیاوندئی اے　　ہاڑیاں ہتھیں آقا ﷺ تائیں اساں سُنہیا گھلیا اے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سویرے تیری راہیں اون گے جے اون گے نہیں تے　　مقدّر اُتے شاماں نیں، مدینیوں آیئے وائے!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اوہدا جھنڈا لہراؤ ندا اے چوآں نکراں اُتے　　جس بندے نے طیبہ جا کے کوئی نکّر ملّی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ کولے آؤ تاں جے خالق تائیں اپڑو　　کعبے جا کے کی لبھناں جے، جے مدینیوں اُکے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وِچھلدا اے ایا نا دِل مرا طیبہ دے چَن وٹے　　کھڈونے میریاں سدھراں سے پہلی وار کم آئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُوہ نظارہ جو عرشاں تو اُراں ہُندا ای نہیں کدھرے　　ایہو کہندا اے دِل میرا مدینے جا کے ویکھاں گا!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گرمی سردی جتّی وی اے آئے مدینے راہیں　　پندھاں ورگی گرمی ہووے منزلاں ورگی ٹھنڈ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوٹھا ڈھہن تو پہلاں چَل مدینے نوں!　　بھردی آ مِٹی جندڑی والیاں کندھاں چوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سارے اوگن ہارے رَل کے سارا زمانہ لبھّو!!!　　آقا ﷺ دیاں موہاٹھاں توں وَدھ تھوہ ٹھکانہ لبھّو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جے اُس بھئیں تے پہنچن دی سعادت مل گئی مینوں　　میں پیراں بھار نہ چلیا، ٹُراں گا اوتھے سِر پَرنے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مکّے والے نوں اُس بندے نال محبت ہو جاندی　　عشق رکھے دِل اندر جو اِنسان مدینے والے دا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ چلیے اٹھ　　جا ملیے کوئی گُٹھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں ویکھاں گا کہ کہڑا شرطی مینوں ٹھاک سکدا اے　　جے سدھراں میریاں جالی دے وٹّے اوتھے ٹر پیّناں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذرا رستہ نہ بُھلّیں سدھا پہنچیں اوس روضے تے　　میرے کلبوت وچوں پنچھیا جس ویلے اُڈ جاویں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرا دل دھڑکدا رہندا اے روضے پاک جاون لئی　　وکھالی کیوں نہ دئے شامیں سویرے سبزہ ای سبزہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جے بندے او، تاں کیکن نہیں کر دے او تعظیماں　　پچھساں میں جد آقا ﷺ دے دروازے اُتے گیوئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آ کے فیر مدینے جاسن میریاں سدھراں دے مکلاوے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سانوں کیہ متأثر کرنائیں دُنیا دیاں گلزاراں نیں! — جو طیبہ دی واء توں پُھٹّن، اوہو اصل بہاراں نیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روضہ ویکھن ماریاں ایدھر اودھر ویہندی پھردی — نظرِیں اوندی اُنج نظر ایہ میری جَھلّ ولّی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ سوہنے دے روضے وٹّے مینوں رَج کے تکّن دے — توں عزرائیل ایں، تے جان لینی اُوں، اجھک یارا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چاوہناں میں محبوب ﷺ ترے دے روضے اُتے پجُنا — ایس بہانے حج کرائیں میریا سوہنیا ربّا!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ساوا ہے ایہ، سانول اپہنے روضے کولوں لتّی — چنگا لگّے سانوں، ساڈے دِل نوں بھاوے رُکھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایہ سدھراں زندگی میری دیاں نیں سچّیاں سیّاں — جے میتھوں پہلاں ای سرکارؐ دے روضے تے جا رہیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُچیری بھوئیں توں وگیں خدا دا واسطہ تینوں — ہوائے جے کدی سرکار ﷺ دے روضے توں ہو، آویں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اکھّاں بھار چلاں، تے جلدی اُس روضے تے پہنچاں — اِکّو اِک دُعا اے میری، ایہ تے مَن لے سائیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لَج نعتاں دی خیال دی چرخی اُتّے ہے — بو کے کڈھن لگّاں دِل دیاں گھوآں چُوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نیکیاں کرکے نہیں، تے جُرماں تے شرمندیاں ہو کے — اوس نظر وچ آون دے لئی کوئی بہانہ لبھّو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اوہ کلموُنہاں لیکھ نکھٹّا وانجیا دُھر درگاہوں — رہیا دُراڈا جہڑا اُونھاں کولوں کرماں مارا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یا تے کردے رہندے نیں یا سُن دے رہندے نین ہمیش! — میرے ماپے، تینویں، دھی پُتر، نبی ﷺ سوہنے دی گل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حیاتی، موت تے محشر دیاں سب اوکڑاں اندر — اونھاں دی آس خوش رکھّے، انھاندا پیار کم آئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو توہین اونھاں دی کروائے، اُس بدبخت دا اصلا — سورۃ لہب نوں پڑھدیاں سارا ای ہُندا چٹّا چانن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جے دیدار نبی ﷺ دا چاہویں، جے توں ربّ نوں ویکھنا — دِل دا بوہا کھول کے تے اَکھ دی باری ڈھو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کِسے نوں فرق دِسدائے تے مینوں وی ذرا دَسّے — خدا دی حمد کیہ اے، اوہدے سوہنے دی ثنا کیہ اے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بشر آون نظر، دِسن اوہ ٹُردے پھردے لوکاں نوں — تے فِر ہونا نہ پرچھاواں کوئی سوکھی تے گل نہیں گی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ دا پلّہ چھڈ کے جے خدا دی بھال وچ ٹُریوں — تے اِنج لگّے گا ای ٹھیڈا جے توں ڈگّیں گا منہ پرنے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے خالق تے مالک نوں بندیا توں پہنچان لویں — جے توں رُتبہ لویں کدی پہچان مدینے والے دا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی سوہنے دیاں تاہنگاں نے ایتھے اپنے گھر پائے — اساں نیں دستیاں اکھّاں دیاں ایداں وسا لیاں
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل دی کوٹھڑی اندر آقا ﷺ تشریفاں لے آون — چانواں والیاں باریاں ہے نیں، آساں والے بُوہے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرے ماں باپ تے اولاد، دَھن دولت تے ایہ جندڑی — میں ہر ایک چیز لائی اے رسُولِ پاک ﷺ دے نانویں
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرن تو مگروں ای جے زیارت ہو سکنی اے مینوں — فر چنگا ہووے جے کدھرے جلدی ای مَر ویکھاں
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دین دُنی دا سب کُجھ پاوے — جہڑا اس درگاہے جاوے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شودائی اُوہناں دا جو ہے، میں اوہدی خاک توں صدقے — سیانف ساری اُس کلّے ای کلمہ چاک توں صدقے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

توں راجا ایں یا کمیّں بس انھاندا نام لیندا رہو — کرم فرماندیاں اوہناں کدی وی ذات نہیں پُچھی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرے لوں لوں دے وچ طیبہ توں دُوری دے کُرلّن ہے — اَڈیکاں دی اے پرمشری مرے بلھاں دا سرنانواں
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم ہندا رہوے تے کعبے وَل رکھیّں نگاہواں نوں! — تے جد اوکڑ آوے، مدینے پاک ول مُنہ کر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھری پرالی عملاں والی جند ٹرالی اُتے — سدّھے راہیں پاؤ، حیاتی کھاندی پئی ہچکّے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اوہ کیہ انسان سَن تے کیہڑیاں عرشاں دے تارے سَن — جیہڑے سُن دے رہے وریہاں نبی ﷺ سوہنے دیاں گلّاں
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

توں محمودؔ انجانُوں توں کیہ رب رسُول ﷺ نوں جانیں — ربّ نوں جانن آقا ﷺ تے آقا نوں جانے اوہوا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ

(المائدہ-۵:۱۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چوتھا مجموعۂ نعت

سیرتِ منظوم (بصورتِ قطعات)

مکتبۂ ایوانِ نعت (رجسٹرڈ) لاہور نے ۱۲۸ صفحات پر ۱۹۹۲ء میں شائع کیا

انتساب

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مادرِ محترم سیّدہ آمنہ (سلام اللہ علیہا) کے نام

اِس منّت کے ساتھ کہ اب کے ابواء شریف میں حاضری سے محروم نہ رہوں

(اور ۱۹۹۲ میں ۹ دوستوں کے ساتھ شاعر اِس سعادت سے بہرہ وَر ہوا)

قطعات کی صورت میں، دُنیا میں یہ پہلی منظوم سیرت ۱۰۱ قطعات پر ۱۹۹۳ میں ۱۱۲ صفحات پر چھپی۔ پُوری کتاب نامور خطاط محمد یوسف نگینہ نے لکھی۔ ہر صفحے پر عنوان کے ساتھ چار مصرعوں میں ایک واقعہ بیان کیا گیا۔ اِس سلسلے میں جن کتبِ سیرت سے اِستفادہ کیا گیا تھا، قریباً آدھے صفحے پر اُن کا حوالہ دیا گیا۔ راجا رشید محمود نے تقدیم (صفحہ ۵ تا ۹) میں سیرتِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی منظوم صورتوں کا ذکر کیا ہے جو مثنوی اور مسدس کی ہیئتوں میں سامنے آئیں۔

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم
انك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم
انك حميد مجيد

مَنَّ اللہ

دن ایک سے خدا نے بنائے سبھی، مگر — کیوں ''ایک دن'' نہ محترم سارے دِنوں سے ہو
اُس دن خدا نے ہم پہ ہے احساں کیا بڑا — آمد ہوئی جہان میں آقا ﷺ کی پیر کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میلادالنّبی ﷺ

ہُوا عالم پہ احساں کبریا کا — تولُّد جب ہوئے سرکارِ والا ﷺ
مہینا تھا ربیعِ اوّلیں کا — دوشنبہ، دوسرا، تاریخ بارہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معجزاتِ ولادت

پہلے تو منصب مِلا کرتا ہے، اور پھر اختیار — جو نبی ہو، رُونُما ہوتا ہے اُس سے معجزہ
سرورِ کونین ﷺ پیدائش سے پہلے تھے نبی — معجزاتِ روزِ دو شنبہ سے یہ ثابت ہوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ثویبہ کی آزادی

محسنِ انسانیت ﷺ دُنیا میں آئے پیر کو — تو ثویبہؓ کو بھی اِس موقع پہ آزادی ملی
گویا یہ دن عورتوں کا یومِ آزادی ہُوا — بُولہب کی اک کنیز بھی نبی ﷺ کی ماں بنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جشنِ ولادت کا اجر

قابلِ نفرت تھا، بدکردار تھا گو بُولہب — اِس پہ بھی سُنتے ہیں، اُس کو کچھ رعایت دی گئی
وجہِ تخفیفِ سزا یہ ہے کہ اُس نے پیر کو — اِک بھتیجے کی ولادت پر منائی تھی خوشی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رضاعی مائیں

اِک ثوبیہؓ تھیں رضاعی ماں میرے سرکار ﷺ کی — دُوسری حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا تھیں، اور بس
اُمِ ایمن رضی اللہ عنہا بنتِ منذر، پھر عواتک کو بھی ماں — لوگ کہتے ہیں مگر مجھ کو ہے اِس میں پیش و پس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا

پرورش کی، تربیت کی اور زباں دانی کی تھیں — ذمّہ دارِ اوّلیں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا
والدہ شیما رضی اللہ عنہا کی، عبداللہ رضی اللہ عنہ کی، سرکار ﷺ کی — ہاں امانت دار تھیں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور ﷺ کی پرورش

پرورش بچپن میں جن لوگوں نے کی سرکار ﷺ کی — اُن میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا ہیں، سعدیہ رضی اللہ عنہا، شیما رضی اللہ عنہا ہیں
ہیں جو عبدالمطّلب، بنتِ اسد رضی اللہ عنہا اور عاتکہ رضی اللہ عنہا — اُمِ ایمن رضی اللہ عنہا ہیں، ابوطالب بھی ہیں، ہالہ بھی ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُرِّ یتیم

انتقالِ حضرتِ والدؓ تو کچھ پہلے ہُوا — بعد میں تشریف لائے اِس جہاں میں مصطفی ﷺ
چھے برس کے تھے کہ تکمیلِ یتیمی یُوں ہُوئی — والدہ نے ساتھ چھوڑا، کُوچ دنیا سے کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا انتقال

والدہ سرکار ﷺ کی اُن کو مدینہ لے گئیں — گویا پہلی بار بچپن میں وہاں آقا ﷺ گئے
واپسی پر راستے میں ہو گیا ماں کا وصال — ساتھ برکہ کے مرے سرکار ﷺ مکہ آ گئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چچا کی سرپرستی

والدہ بھی اور دادا بھی ہُوئے واصل بحق پھر ابوطالبؓ چچا نے اُن کا ذمّہ لے لیا
پرورش اور سرپرستی اور نگہداری کا حق چاہیے تھا جس طرح، ویسا ہی پُورا کر دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

منہ بولی مائیں

ماں کہا جن جن خواتیں کو رُسولِ پاک ﷺ نے اُن میں بے شک اِک چچی سرکار ﷺ کی ہیں، عاتکہ رضی اللہ عنہا
فاطمہ رضی اللہ عنہا بنتِ اسد اک، اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا بھی ہیں ایک اِک دفعہ شیما رضی اللہ عنہا بہن کو بھی اُنھوں نے ماں کہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سفرِ شام

جب تجارت کے سفر پر شام کو نکلے چچا دس برس کی عُمر میں سرکار ﷺ بھی ہمراہ تھے
راہ میں راہب بُحیرا سے پئے حفظ و اماں مشورہ پا کر تجارت سے مگر باز آ گئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی کی شان

جب بُحیرا سے ابو طالب نے پوچھا، سچ بتا! کیسے پہچانا، محمد ﷺ ہیں نبی اللہ کے
بولا، کیا تم نے نہیں دیکھا یہاں آتے ہوئے اُن کے چلنے پر شجر اُن کے لیے جُھکتے رہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حربِ فجّار

چودہ پندرہ سال تھی سرکار ﷺ کی عُمرِ شریف جب ہُوئی فجّار کی اک جنگ، جس میں آپ ﷺ بھی
قتل و غارت کرنے والوں کے مخالف تھے کھڑے گویا جس میں آپ ﷺ شامل تھے، یہ پہلی جنگ تھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حِلفُ الفُضُول

تھے زبیرؓ ہاشمیؓ سرکارِ والا ﷺ کے چچا — اُن کی ہی تجویز پر قائم ہُوا حِلفُ الفُضُول

اِس کا مقصد تھا کہ ہو مظلوم لوگوں کی مدد — اِس لیے آقا ﷺ نے اِس میں اپنی شرکت کی قبول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور ﷺ کا پیشہ

سرور کونین ﷺ کے آباء بڑے تُجّار تھے — جادہ پیما ہو گئے اِس راہ میں سرکار ﷺ بھی

آپ ﷺ نے بنیاد اِس پیشے کی، فکر و فعل سے — راست بازی اور امانت اور دیانت پر رکھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح

یہ سعادت، یہ تخصُّص پیر کا ہے، پیر کو — والدینِ مصطفیٰ ﷺ کی خانہ آبادی ہوئی

سب کی ماں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے (یہی تصدیق ہے) — پیر ہی کو محسنِ عالم ﷺ کی بھی شادی ہُوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تخصُّص

جب تلک حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں، وہی تنہا رہیں — بعد میں سرکار ﷺ نے کیں اور بھی کچھ شادیاں

چھ ہوئے بچّے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے مرے سرکار ﷺ کے — دو تو صاحب زادے تھے اور چار صاحبزادیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ کے خصوصی احباب

میرے آقا ﷺ کے رفیق و معتمد بوبکرؓ تھے — ورقہ بن نوفل بھی تھے خاص آپ ﷺ کے احباب میں

قیس بن سائب تجارت میں رہے اُن کے شریک — نام تھا ضمّاد کا بھی دوستی کے باب میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حجرِ اَسود کی تنصیب

داعیٔ صُلح و رواداری و اُلفت کے نقیب ماحیٔ جَور و شقاوت ہیں حبیبِ کبریا ﷺ
حجرِ اسود نصب کرنے پر ہُوا جھگڑا بپا پیر کے دن میرے آقا ﷺ نے اسے نمٹا دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہلی وحی

ہم کلامی تھی فقط مَعبُود اور محبوب ﷺ میں یعنی اِن دو میں کبھی کوئی نہ آیا تیسرا
واسطہ جبریل علیہ السلام کا منظورِ خالق جب ہُوا جبل جبلِ نور تھا، اس پر حرا کا غار تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہلے اُمّتی پہلے نعت گو

تُبّعِ اوّل نعت گو پہلے تھے، پہلے اُمّتی جن کو سرکارِ دو عالم ﷺ نے "اَخِ الصّالِح" کہا
میرے آقا ﷺ سے قریباً دس صدی پہلے ہوئے تذکرہ ایمان لانے کا مگر خط میں کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اوّلیں مسلمان

دعوتِ اِسلام جب آقا ﷺ نے دی پہلے پہل تو خدیجہ رضی اللہ عنہا، زید رضی اللہ عنہ و بوبکر رضی اللہ عنہ و علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
چار یہ ایمان لے آئے مرے سرکار ﷺ پر اور، آخر تک اُنھوں نے ساتھ بھی اُن کا دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اعلانِ نبوت

نام میں تو دِن مقیّد تھے، نہ پیدا ماہ و سال وہ ﷺ نبی تھے جو وجودِ روز و شب اصلا نہ تھا
وہ نبی تھے جب نہ آدم علیہ السلام تھے، نہ تھے رُوح الامیں علیہ السلام لیکن اعلانِ نُبوّت تو دوشنبہ کو ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صداقت کی گواہی

سب قریشِ مکّہ کو کوہِ صفا پر ایک دن — جمع کر کے اُن سے استفسار فرمایا گیا
کس بِنا پر، حق کہو، سچا سمجھتے ہو مجھے — سب پکارے، آپ ﷺ سے ہم نے ہمیشہ سچ سُنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیامِ توحید کا اثر، منفی ذہنوں پر

جب صداقت کی گواہی دے چکے اہلِ عرب — آپ ﷺ نے توحید کا پیغام پہنچایا انھیں
سیخ پا اعلانِ حق سُنتے ہی لیکن ہو گئے — اپنے دل کی بھی شہادت نے نہ شرمایا انھیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دارِ ارقم رضی اللہ عنہ

دارِ ارقم رضی اللہ عنہ میں مسلماں روز خفیہ طور پر — دین کی باتوں کے نکتے سیکھتے سرکار ﷺ سے
بعد میں یہ مجلسیں ہی، دیں کے استحکام کا — نقطۂ آغاز ٹھہریں رحمتِ غفار سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

داعیٔ امن سے جنگ

کافرانِ مکہ ایذائیں انھیں دینے لگے — مانتے تھے جن کو صادِق، جن کو کہتے تھے امیں
اس کا باعث سرورِ عالم ﷺ کا یہ اعلان تھا — ماسوا اللہ کے معبود کوئی بھی نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مسلمانوں پر جَور و ستم

مصعب رضی اللہ عنہ و عمار رضی اللہ عنہ و خباب رضی اللہ عنہ و بلالِ پاک رضی اللہ عنہ نے — دامنِ سرکار ﷺ پکڑا اور چھوڑا کُفر کو
مُشرکینِ نابکار اُن پر سِتم ڈھانے لگے — وہ مگر بولے، نہیں بدلیں گے، جو چاہو کرو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حبشہ کو دو ہجرتیں

ہجرتِ اول میں بارہ مرد، مستورات چار　　پانچویں سالِ نبوّت جانبِ حبشہ گئے
تھے بیاسی اور اٹھارہ مرد و مستورات کُل　　دوسری ہجرت میں جب یہ لوگ حبشہ میں بسے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَصحمہ ؓ نجاشی

اَصحمہ ؓ شاہِ حبش بے شک تھا عادِل بادشاہ　　مُشرکینِ مکّہ کے بھرّے میں آ سکتا نہ تھا
جعفرِ طیّار ؓ کی تقریرِ حق آموز نے　　کافروں کی چال کو ہرگز نہ واں چلنے دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ابوطالب ؓ کا کردار

تھا ابو طالب ؓ پہ یوں کفّارِ مکّہ کا دباؤ　　ہوں الگ آقا ﷺ سے اور اُن کی اِعانت چھوڑ دیں
یُوں ملا اُن کو جواب اِن سے کہ ممکن ہی نہیں　　کر دیا جائے نہ جب تک دفن مٹّی میں ہمیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت حمزہ ؓ کا قبولِ اسلام

ایک دن حمزہ ؓ سے لوگوں نے کہا، بوجہل نے　　کر دیا زخمی بھتیجے کو ترے، او بے خبر!
وہ گئے، بوجہل کا سر پھوڑ کر اُس سے کہا　　”وہ اکیلے تو نہیں، میں بھی ہُوں اُن کے دین پر“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عمر ؓ کے قبولِ اسلام کی دعا

”دیں کے استحکام کی خاطر عُمر درکار ہے“　　پیر کے دن سرورِ عالم ﷺ نے فرمائی دُعا
لائے وہ اسلام تو ٹوٹی کمر کفّار کی　　کچھ دنوں میں اِس دُعا کا یہ اثر ظاہر ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شِعَبِ ابی طالب

پہلے تھے تنہا ابو طالب رضی اللہ عنہ محمد سرکار ﷺ کے
پھر انھوں نے سب بنو ہاشم اکٹھے کر لیے
بائیکاٹ اُن سب کا اِس پر مشرکوں نے کر دیا
سہ برس گھاٹی میں وہ اِس کَس مُپرسی میں رہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عامُ الحُزن

تھا دَہُم سالِ نُبوّت، جب ابو طالب رضی اللہ عنہ گئے
پھر ہُوا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا اسی سال انتقال
یہ حوادث سخت گزرے تھے مرے سرکار ﷺ پر
اس کو عامُ الحُزن کہتے ہیں کہ یہ تھا غم کا سال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طائف کا سفر

دعوتِ اسلام دینے کو کیا سرکار ﷺ نے
زید بن حارث کی ہمراہی میں طائف کا سفر
سنگ مارے ظالموں نے، گالیاں دیں آپ ﷺ کو
اِس کے بدلے میرے آقا ﷺ نے دُعائیں دِیں مگر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہلے مدنی مسلمان

ایک اسعد رضی اللہ عنہ بن زُرارہ، ایک حارث رضی اللہ عنہ ایک عوف رضی اللہ عنہ
عقبہ رضی اللہ عنہ ورافع رضی اللہ عنہ تھے اُن میں دو اور قطبہ رضی اللہ عنہ خزرجی
نوجواں یثرب کے جو پہلے پہل ایمان لائے
اور جنھوں نے جان و دل سے دین کی تبلیغ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معراجِ سرکار ﷺ

پیر کے دن سَیر کو سرکار ﷺ بُلوائے گئے
کون جانے، عرش پر خلوت میں کیا باتیں ہوئیں
حضرتِ بُوبکر رضی اللہ عنہ نے معراج کی تصدیق کی
اور لقب صِدّیق کا پایا پیمبر ﷺ سے وہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہلی بیعتِ عقبہ

بارھواں سالِ نُبوّت، موسمِ حج یثربی — فرد بارہ تھے وہ جن سے بیعتِ عقبہ ہوئی
پانچ وہ تھے جو مسلماں ہو چکے تھے پار سال — اوس کے دو، پانچ خزرج کے نئے تھے آدمی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دوسری بَیعتِ عقبہ

موسمِ حج تیرھویں سالِ نُبوّت کا جو تھا — اس میں سَتر سے زیادہ آئے مومن یثربی
عَقَبۂ کُبریٰ اُسے کہتے ہیں سب سیرت نگار — دُوسری بیعت اِسی موقع پہ اُن سے لی گئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہجرت کی اِجازت

بیعتِ ثانی بنی تھی وجہِ بُنیادِ وطن — یُوں مُسلمانوں کو ہجرت کی اِجازت دی گئی
تھے ابوسلمہ ؓ مہاجر اوّلیں یثرب گئے — پھر صہیب ؓ و حضرتِ فارُوق ؓ نے تقلید کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہجرتِ مدینہ

اہلِ یثرب نیک دل، ایثار پیشہ لوگ تھے — میرے آقا ﷺ اپنا مولد چھوڑ کر واں پر گئے
اِس عمل میں روزِ دوشنبہ بھی ہوتا ہے دخیل — ہجرتِ طیبہ میں مکّہ سے جو پیغمبر ﷺ گئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہجرت کا سفر

خود رُسولِ پاک ﷺ نے جب قصدِ ہجرت کر لیا — ساتھ اُن کا حضرتِ صدّیقِ اکبر ؓ نے دیا
اُن کے بستر پر علی المرتضیٰ ؓ سوئے رہے — اس طرح سرکارِ والا ﷺ نے سفر یہ طے کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یثرب مدینہ بن گیا

سرورِ کونین ﷺ پہنچے تھے قُبا میں پیر کو — لوگ یثرب کے اُمڈ آئے نبی ﷺ کو دیکھنے
جب نبی ﷺ پہنچے وہاں یثرب، مدینہ ہو گیا — لوگ طیبہ اِس مقدّس شہر کو کہنے لگے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا گھر

اُس نے گھر بنوایا، جو تھا اُن کا پہلا اُمّتی — میرے آقا ﷺ نے اُسی گھر میں کیا رہنا قبول
اونٹنی قصویٰ اِسی گھر کے لیے مامور تھی — گھر اُبو ایُّوب رضی اللہ عنہ کا تھا وہ، جہاں ٹھہرے رسول ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر

قیمتاً لی دو یتیموں کی زمیں سرکار ﷺ نے — مسجدِ نبوی نبی ﷺ نے اس جگہ تعمیر کی
اینٹ پتّھر آپ ﷺ بھی، اصحابؓ بھی ڈھوتے رہے — یہ عبادت گاہ بھی تھی اور ہدایت گاہ بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مواخاتِ مدینہ

جاہلانہ عصبیت از سر تا سر غارت ہُوئی — جب مواخاتِ مدینہ کا یہاں اِجرا ہُوا
سارے انصار و مہاجر اِس سے یک جاں ہو گئے — یہ تھا پیمانِ محبت، عہدِ تسلیم و رِضا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہودِ مدینہ سے معاہدہ

آشتی سے اُن دنوں رہتے تھے طیبہ کے یہود — اِس بِنا پر اُن سے سمجھوتہ نبی ﷺ نے کر لیا
یُوں، وفاقی وحدتِ امن و اماں قائم ہُوئی — خطّہ سارا پھر طمانینت سے بہرہ ور ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غزوۂ ابواء

میرے آقا ﷺ کی مکرّم والدہ یاں دفن ہیں — اِس مقامِ امن کی نُوریں فضا بھی خُوب ہے
جنگ کے آثار پیدا ہی نہیں ہیں اِس جگہ — غزوۂ ابوا سے صُلح و عافیت مطلوب ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غزوۂ بواط

جنگ تو مطلُوبِ پیغمبر ﷺ کسی دن بھی نہ تھی — امن و عافیت تمنّائے دلی تھی آپ ﷺ کی
جانبِ رضویٰ نبی ﷺ نے طے کیا تھا جو سفر — وہ سفارت کا سفر تھا، مصلحت کی بات تھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غزوۂ ذی عُشیرہ

جنگ کوئی ذی عُشیرہ میں نظر آتی نہیں — گشت پر مامور بس اک دستۂ اصحاب رضی اللہ عنہم تھا
اِس سفر کا بھی ہُوا آغاز دوشنبہ کے دن — یہ کتابِ صُلح و امن و آشتی کا باب تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غزوۂ صفوان

کُرز بن جابِر مویشی بھی چُرا کر لے گیا — مارا ذر رضی اللہ عنہ کو، آگ پیڑوں کو لگائی توڑ کر
پیر کا دن تھا، تعاقب اِس طرح اُس کا ہُوا — سر پہ پاؤں رکھ کے بھاگا ڈھور ڈنگر چھوڑ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تحویلِ قبلہ

پیر کو خالق نے محبوبِ مکرّم ﷺ سے کہا — اُنس کعبہ سے اگر ہے، پھیر لیں مُنہ اُس طرف
یُوں ہُوئی تحویلِ قبلہ جب نمازِ ظُہر میں — مُقتدی مُڑتے گئے آقا ﷺ کے پیچھے صَف بہ صَف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح

اُمِّ کُلثُوم رضی اللہ عنہا ایک بیٹی تھیں مِرے سرکار ﷺ کی — عقد عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ سے جن کا فرمایا گیا
والدین اور دادا دادی کی طرح سے اُن ﷺ کا بھی — غور سے دیکھا تو یہ دن پیر کا پایا گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غزوۂ بدر

بدر کو طیبہ سے آقا ﷺ پیر کے دن چل پڑے — لشکرِ کفّار سے تھی جنگ اگلے پیر کو
کُفر اور اِسلام کے مابین پہلی جنگ میں — ہار آئی کُفر کو، تکثیر کو، تدبیر کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غزوۂ بنو سلیم

بدر سے واپس ہُوئے سرکار ﷺ تو ہفتے کے بعد — کُدّر پر جو فوجِ دُشمن تھی، اُسے بھی جا لیا
پانچ سو اونٹ آپ ﷺ کو مالِ غنیمت میں ملے — ایک اِک غازی کو دو دو اونٹ کا حصّہ ملا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غزوۂ بنو قینُقاع

سازشیں اور عہد شکنی تھیں جو عاداتِ یہود — جب گرفت اُن کی نبی ﷺ نے کی تو سب دیکھا کیے
تھے سزا کے مستحق تو گرچہ بنو قینُقاع — جان بخشی کی، مگر طیبہ نہ پھر وہ آ سکے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غزوۂ سویق

دو مہینے بعد جنگِ بدر کے، اِک رات کو — کی ابو سُفیان نے ڈاکا زنی کی واردات
میرے آقا ﷺ نے تعاقب اِس کا فرمایا جونہی — بھاگ نکلا چھوڑ کر ستّو وہ ہمراہیوں کے ساتھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غزوۂ ذی امر

غزوۂ ذی امر کو سن تین میں آقا ﷺ گئے — تاکہ سرکوبی کریں پہلے ہی جیشِ کُفر کی
پیش قدمی کی خبر پائی تو دشمن ڈر گیا — اِک مہینے بعد واپس آ گئے سرکار ﷺ بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کعب بن اشرف کا قتل

کعب بن اشرف بڑا بدگو، بڑا بد اصل تھا — قتل کر دو اِس کو فوراً، میرے آقا ﷺ نے کہا
آپ ﷺ کا منشا تھا، استیصال بدگوئی کا ہو — قتل اُس مُوذی کو لوگوں نے بہ عُجلت کر دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غزوۂ بحران

اِک طلایہ گردی تھی بحران کی فوجی، جو تھا — فرع کے نزدیک وہ اِک معدنیاتی مقام
سابقہ یاں پر لڑائی سے نہیں پیش آیا تھا — دو مہینے اِس جگہ آقا ﷺ نے فرمایا قیام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرّیہ زین بن حارثہ رضی اللہ عنہ

چھے مہینے بعدِ جنگِ بدر، روزِ پیر کو — کافروں کے قافلے کو روکنے کے واسطے
زید رضی اللہ عنہ بن حارث کو بھیجا تھا مرے سرکار ﷺ نے — بھاگ نکلے قافلے والے، شُتر پکڑے گئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غزوۂ اُحد

گو شہادت پائی حمزہ رضی اللہ عنہ نے اُحد کی جنگ میں — پھر بھی بالا دست تھے ساتھی مِرے سرکار ﷺ کے
ایسی پامردی سے، ایسی جاں سپاری سے لڑے — جس سے چُھوٹے چھکّے، ٹوٹے حوصلے کفّار کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تیراندازوں کی غلطی

تیر اندازوں سے، اپنے مورچوں کو چھوڑ کر — حکمِ آقا ﷺ پر عمل کرنے میں کوتاہی ہُوئی
یہ خطا اُن سے ہوئی ایسی کہ جس کی وجہ سے — مومنوں کی ساکھ اور ہیبت جو تھی، جاتی رہی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حالات پر قابو

مومنوں کی ساکھ کی پھر سے بحالی کام تھا — اشجعِ عالم رسول اللہ ﷺ نے جو کر دیا
جاں نثاروں نے اُنھیں جم کر کھڑے دیکھا جونہی — ڈٹ گئے تو پھر لڑائی پر بھی قابو پا لیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خواتین جنگِ اُحد میں

اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا نے دی دادِ شجاعت جنگ میں — زخم دھوئے پھر نبی ﷺ کے جس نے، تھیں وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا
پانی لائیں اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا ایک، اِک اُمِّ سَلِیطؓ رضی اللہ عنہا — اور، علاوہ اِن کے تھیں اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرّیہ عبداللہ رضی اللہ عنہ بن انیس

مقصدِ سرکار ﷺ تھا سفیان بن خالد کا قتل — اِس پہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کو مامور فرمایا گیا
پیر کو وہ گھر سے نکلے اور لوٹے کامیاب — جب اُنھیں دیکھا نبی ﷺ نے "اَفلَحَ الوَجہ" کہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور ﷺ کے خلاف سازش

تھے یہودی سازشی بھی اور فتنہ کار بھی — پاٹ چکّی کا گرانا چاہتے تھے آپ ﷺ پر
میرے آقا ﷺ چل پڑے اُٹھ کر وہاں سے دفعتاً — اُن کو پہلے ہی خدا نے کر دیا تھا باخبر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غزوۂ بنی نَضِیر

واپس آ کر حکم جاری کر دیا سرکار ﷺ نے   دس دنوں میں تم مدینہ سے چلے جاؤ کہیں
اوّل اوّل وہ پنہ گاؤں میں چُھپ کر ڈٹ گئے   پھر چلے واں سے، اور اپنی جُملہ اشیا لاد لیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غزوۂ بدرِ موعد

یہ ابُوسُفیان کا چیلنج تھا روزِ اُحُد   بدر پر ہوں گے مقابل ہم تو اگلے سال بھی
اُس جگہ پہنچے مرے سرکار ﷺ تیّاری کے ساتھ   کافروں کو لے گئی واپس مگر بے ہمّتی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غزوۂ ذات الرّقاع

سرورِ عالم ﷺ برائے غزوۂ ذات الرّقاع   پیر کو غطفان کی بستی کی جانب چل پڑے
رُوبرُو فوجیں رہیں، نوبت نہ آئی جنگ کی   لیکن اِس غزوے سے امن و آشتی کے در کُھلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غزوۂ دُومۃ الجندل

تھے لٹیرے سب قبائل دُومۃ الجندل کے گرد   شام کی سرحد پہ خاصا دُور یہ اِک شہر تھا
اس طرح غائب ہوئے سب جوں گدھے کے سر سے سینگ   جب رسولِ پاک ﷺ نے جا کر وہاں حملہ کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غزوۂ بنو مُصطلق

لازمی تھا، دیں مرے سرکار محبوب خدا ﷺ   مُصطلق کی نسل کو اُس کے عزائم کی سزا
پانچ ہجری، دوسری شعبان، دوشنبہ کے دن   جب گئے آقا ﷺ تو حارث خوف سے چلتا بنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غزوۂ اَحزاب

پیر کے دن تھے وہاں آقا ﷺ جہاں خندق کُھدی — پیر ہی کو کی دُعا فتحِ مبیں کی آپ ﷺ نے
خیمے اُلٹے تیز آندھی کے سبب کفّار کے — فوج دُشمن کی جو تھی، ساری بھگا دی آپ ﷺ نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک سُنّت

غزوۂ خندق سے ملتا ہے مشقّت کا سبق — باندھے پتّھر پیٹ پر سرکار ﷺ نے، بھوکے رہے
یہ بھی تو سنّت ہے آقا ﷺ کی، فقیہو، عالمو! — پیٹ اِس حد میں رہے جس پر کہ پتّھر بندھ سکے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غزوۂ بنو قُریظہ

عہد شکنی اور گُستاخی نبی ﷺ کی شان میں — عفو ممکن ہی نہ تھا، دونوں یہ ایسے جُرم تھے
بچّوں، بوڑھوں، عورتوں ہی کو فقط بخشا گیا — جو قُریظہ کے یہودی تھے، وہ سب مارے گئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غزوۂ بنو قُریظہ سے واپسی

جنگِ اَحزاب اِک طرف، پھر تھے یہودی بے وفا — عہد شکنی کا نتیجہ تھا بھگتنا لازمی
سارے مَردوں، ایک عورت قاتلہ کو مار کر — پیر کو غزوے سے آقا ﷺ کی ہوئی تھی واپسی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غزوۂ بنو لحیان

دس صحابہ رضی اللہ عنہم دجل سے مارے بنو لحیان نے — اُن کی سرکوبی کی خاطر آپ ﷺ نے یلغار کی
جب خبر آمد کی پائی، بھاگ نکلے سب کے سب — چودہ دن کے بعد آقا ﷺ کی ہوئی تھی واپسی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صُلحِ حُدَیبّیہ

صُلح فرمائی حُدَیبّیہ پہ جو سرکار ﷺ نے — یہ علامت اوّلیں تھی رفعتِ اسلام کی
پیر کا دن تھا، چلے طَیبہ سے جب آقا ﷺ مرے — اِس سفر نے دعوتِ اسلام آخر عام کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شرائط صُلحِ حُدَیبّیہ

کافروں نے صُلح کی جو جو شرائط پیش کیں — وہ بظاہر تھیں نہایت حوصلہ فرسا، مگر
مان لیں ساری جو آقا ﷺ نے، ملا یُوں اِس کا پھل — دین مُستحکم ہُوا اُن سے بعنوانِ دگر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بادشاہوں کو دعوتِ اسلام

میرے آقا ﷺ نے لکھے جو بادشاہوں کو خطوط — اُن میں دی اِسلام کی دعوت نبی پاک ﷺ نے
رُوم و مصر و فارس و عمّان و بحرین و حَبَش — اور تھے شام و یمامہ بھی مخاطب آپ ﷺ کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شاہِ فارس کا انجام

چاک کیا مکتوب آقا ﷺ کا کِیا پرویز نے — اپنے ہاتھوں پارہ پارہ بادشاہت آپ کی
کسریٰ کے کنگن سُراقہ ہی کو ہوں گے مرحمت — کہہ چکے تھے راہِ یثرب میں یہ پہلے ہی نبی ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غزوۂ غابہ یا غزوۂ ذی قَرَد

ڈاکا ڈالا، لے گئے چوپائے، تب اُن کے خلاف — غزوۂ غابہ کے پیدا ہو گئے تھے واقعات
کار پردازِ خصوصی سَلمہ رضی اللہ عنہ بن اَکوَع ہوئے — غزوۂ خیبر سے ہے یہ تین دن پہلے کی بات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غزوۂ خیبر اور اُس کے بعد

آٹھ تھے خیبر کے قلعے، جو کیے آقا ﷺ نے سر — امن کا وہ گھر بنی، جو سازشوں کی تھی زمیں
جنگ سے پھر فتح وادیٔ القریٰ کی ہو گئی — پھر فِدک کے لوگ خود ہی آ گئے زیرِ نگیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عُمرۃ القضا

سات ہجری ماہِ ذی قعدہ کے پہلے پیر کو — کر لیا عُمرہ خدائے پاک کے محبوب ﷺ نے
اُونٹنی قصویٰ پہ سرکار دو عالم ﷺ تھے سوار — دو ہزار افراد بھی اُن کے جلو میں ساتھ تھے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جنگِ مُوتہ

رُومی سڑسٹھ اور مسلماں اک، تناسُب کیا ہُوا؟ — باوجود اِس کے، ڈرے مُوتہ میں دُشمن اِس قدر
پیچھے ہٹنے کو مسلمانوں کے، سمجھے ایک چال — اور تعاقُب میں ہُوا اندیشۂ خوف و خطر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُوتہ کے سپہ سالار

جنگِ موتہ میں سپہ سالارِ اوّل زید ؓ تھے — جعفر ؓ اور ابنِ رواحہ ؓ تک تھا ارشادِ نبی ﷺ
پھر یہ فرمایا کہ جس کو چاہو، قائد مان لو — اِس طرح آخر میں سیف اللہ تک بات آ گئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فتحِ مکّہ

پیر کے دن فتحِ مکّہ کو مرے آقا ﷺ چلے — کپکپی طاری ہُوئی کفّار کے اجسام پر
دُشمنانِ جان و دیں گو سامنے تھے سرنگوں — میرے آقا ﷺ تُل گئے اُس وقت عفوِ عام پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غزوۂ حُنین

مچ گئی بھگدڑ مسلمانوں میں یُوں یومِ حُنین — تیر اندازوں نے اُن کو آ لیا تھا دفعتاً
پانسہ پلٹا میرے آقا ﷺ کی شجاعت نے مگر — واقعہ یہ اُس زمانے کا ہے، جب تھا آٹھ سن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُنین میں کامیابی

ایک مُٹّھی خاک کی پھینکی مرے سرکار ﷺ نے — اور چہروں کے بگڑ جانے کی فرمائی وعید
تب ہوازن میں شکستِ فاش دُشمن کو ہوئی — مر گئے ستّر، گئے اوطاس و طائف میں مزید

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غزوۂ طائف

قلعۂ طائف میں تھے محصور کفّارِ ثقیف — تیر اندازی میں شدّت پے بہ پے کرتے رہے
نصب کی سرکار ﷺ نے پہلے تو اُن پر منجنیق — پھر اُنھی کے حال پر چھوڑا انھیں، واپس ہوئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غزوۂ تبوک

رُومیوں کی بات تو افواہ تھی، باطل ہُوئی — سب کلیسائی عرب آمادۂ پیکار تھے
جب چلے آقا ﷺ تو دن تھا پیر کا، اوّل رجب — جزیہ دینا پڑ گیا اُن کو، تھے دُشمن جو بڑے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وفود

جوق در جوق آ کے جو داخل ہوئے تھے دین میں — نو میں اور دس سن میں دُنیا سے بہت آئے وفود
مملکت اسلام کی مضبُوط و مستحکم ہُوئی — مُنہ کی کھانے پر ہُوئے مجبور کافر اور یہود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال

آخری اولادِ آقا ﷺ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ تھے — جن کی ماں تھیں ماریہ رضی اللہ عنہا، سارے مسلمانوں کی ماں
انتقال اُن کا ہُوا سن دس میں، چھوٹی عمر میں — کرب میں آنکھوں سے آقا ﷺ کی ہوئے آنسو رَواں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حجّۃ الوِداع

حجۃ الاسلام، طَیبہ سے نبی ﷺ کا پہلا حج — اس سفر میں اہمیت ہے پیر کے دن کی جُدا
حیثیت اُس کو ملی ہے دین کے منشور کی — آخری خطبہ کہ یاں ارشاد فرمایا گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُہمِ اُسامہ (رضی اللہ عنہ)

چودہ دن پہلے وصالِ سرور و سرکار ﷺ سے — زید رضی اللہ عنہ کے بیٹے اُسامہ رضی اللہ عنہ کو مُہم سونپی گئی
وہ گئے تو رُومیوں سے جنگ کرنے بعد ازاں — کامیاب و کامراں لَوٹے بہ فضلِ ایزدی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں قیام

عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر مرے سرکار ﷺ آئے پیر کو — آخری ہفتہ اِسی حُجرے میں گزرا آپ ﷺ کا
آخری ہفتہ تو کیا، اب پُورے چودہ سو برس — ہو چکے ہیں، جب سے یہ حُجرہ ہے حُجرہ آپ ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آخری روز بیٹی رضی اللہ عنہا سے باتیں

آخری دن پیاری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے گفتگو — میرے آقا سرورِ ہر دو جہاں ﷺ نے خوب کی
میں تمھارے، تم بِنا میرے رہو گی کس طرح — بس یہ صُورت ہے کہ مُجھ سے آ ملو گی جلد ہی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وصالِ النّبی ﷺ

بارھویں اک ماہ کی تھی، جب نبی ﷺ پیدا ہوئے ‏ تھی تریسٹھ سال بعد اِس ماہ کی پھر بارھویں
جب خدا کے ساتھ وصلِ سیّدِ والا ﷺ ہُوا ‏ اور، تاریخیں یہ دونوں پیر ہی کے دن ہوئیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم

إن الذين يبايعونك إنما يبايعون الله

يد الله فوق أيديهم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پانچواں مجموعۂ نعت

۹۲ (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

انتساب

علم الاعداد کے نام

جس کی وجہ سے، ہم ۹۲ کی عظمت سے آگاہ ہوسکے

کتاب اختر کتاب گھر، لاہور نے ۱۹۹۲ میں ۱۱۲ صفحات پر چھاپی۔

راجا رشید محمود کے ۹۲ قطعاتِ نعت، ان کے بچوں شہناز کوثر اور اظہر محمود نے مرتب کئے اور ملک کے عظیم خطاط جمیل احمد قریشی تنویر رقم سے لکھوائے۔

شاعرِ نعت کی تحریر ''کائنات کے ۹۲ پائیدار عناصر'' (۱۲ صفحات) بطورِ تقدیم شامل کی گئی۔ ہر قطعہ ایک صفحے پر تھا۔ اوپر ایک درود شریف کا طغرا تھا۔

اللهم صلّ على محمد وعلى آل محمد

كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

إنك حميد مجيد

اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد

كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

إنك حميد مجيد

آپ ﷺ کی عظمت کا چرچا ہے فرازِ عرش پر
آپ ﷺ کا چہرہ جمال نُورِ خالق کی دَلیل
آپ ﷺ کی اُلفت نہیں جس قلب پر پَرتو فگن
اُس کی بخشش کی نہ بن آئے گی پھر کوئی سبیل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ سے مہر و محبت کا راز کِس سے چُھپا؟
اگرچہ اہلِ بصِیرت نے لَب تو اپنے سِیے
نظر کی پُتلی پہ بھی نقش روضہ ہی نِکلا
دِلوں کے بھید نگاہوں نے کھول کھول دِیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا کیا نہیں مِلی ہیں مُجھے سرفرازیاں
خُود اپنا میں نے عرش پر پایا سرِ نیاز
مُجھ کو مِرے خُدا نے نہ جُھکنے دِیا کہیں
آگے نبی ﷺ کے جب سے جھکایا سرِ نیاز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیوں نہ پوری سب مُرادیں اَب مِری ہو جائیں گی
اَب نہ کیوں زیرِ قدم پاؤں گا ہر اَوجِ کمال
اَب کرم مجھ پر نہ کیوں فرمائے گا میرا خُدا
سامنے سرکار ﷺ کے وا ہے مِرا دَستِ سوال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُس کی نِگاہ ارض و سما کو ہُوئی مُحیط
جِس پر نگاہِ پاکِ رسُولِ انام ﷺ ہے
دُنیا کی سب ہیں نعمتیں اُس کی نظر میں ہیچ
جو شخص دِل سے سروَرِ دِیں ﷺ کا غُلام ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شک کی گُنجائش نہ اب ہے اور نہ تھی اِس میں کبھی
خالِق و مالک نے جب یہ بات کر رکّھی ہے طے
سارے کاموں کے لیے دیکھیں گے ہم سرکار ﷺ کو
اُن کا اُسوہ ہی جہاں میں لائقِ تقلِید ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سراسر رنگ و نکہت ہے گُلاب آسا سُرور آگیں
لیے ہے اپنے اندر ایک نُورِ آگہی مٹّی
بنائے آنکھ کا سُرمہ اگر چشمِ فلک دیکھے!
وُہ نعلینِ نبی ﷺ کے ساتھ مَس کرتی ہوئی مٹّی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرجعِ خاص و عام ہونا تھی بارگاہِ رسولِ عالمیاں ﷺ
سب اِسی در سے فیض پاتے ہیں حُور و افرشتہ ہوں کہ اِنس و جاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حکمِ خالق ہے کوئی آقا ﷺ کو مت آواز دے گھر سے جب آ جائیں باہر، اپنی حاجت تب کہو
رُوح ہے ایمان کی تکریمِ ذاتِ مُصطفیٰ ﷺ یہ نہیں تو حبط کروا لو گے سب اَعمال کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب کوئی غم خوار و مُونس ہو، نہ کوئی رازدار شِدّتِ یاس و اَلَم میں کِس سے دِل کی بات ہو
مَیں کہ اِنسانوں کی بَستی میں بھی تنہا ہُوں رشیدؔ مر ہی جاؤں گر نہ یاد آقا ﷺ کی میرے ساتھ ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جن پر نِگاہِ پاکِ حبیبِ خُدا ﷺ ہُوئی پائی اُنھوں نے سطوتِ اَرژنگ بے طلَب
مِلتے ہیں ہر غلامِ رسُولِ امین ﷺ کو تاج و سریر و افسر و اورنگ بے طلَب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے والِد، میرے آقا ﷺ کے غُلامِ خانہ زاد والدہ میری کَنیزِ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں بے گُماں
بِیوی بچّے بھی مِرے آقا ﷺ کے ٹکڑوں پر پلے اُن ﷺ پہ قُرباں سب یہ رِشتے اور تصدُّق میری جاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جِن سے راضی ہو گیا خالق، وہ راضی اُس سے ہیں اُن ﷺ کی خاکِ پا سے کمتر ہیں سب اِنسانوں کے سر
مِل گئیں یہ عِزّتیں، یہ رِفعتیں، یہ عظمتیں ایک بار اِیمان کی آنکھوں سے اُن ﷺ کو دیکھ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جِسم کی تطہیر تو لازِم ہے ہر اِنسان کو ہے مزا اِس میں کرے جب رُوح بھی اکثر وضُو
سچ کہُوں، پاکیزگی کی اِنتہا ہے یہ رشیدؔ آنکھ کے رَستے کرائے ذکرِ پیغمبر ﷺ وُضو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہاں کی ایک اِک شے پر ہے سارا اختیار اُن ﷺ کا
کہ ہیں جاگیر یہ سارے زمین و آسمان اُن کی
یہ حق ہے اور یہی شایانِ سرکار دو عالم ﷺ ہے
کہ ہے مدّاح خُود ذاتِ خداوندِ جہاں اُن کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب عمل اپنا نہیں سرکار ﷺ کے احکام پر
مانتے ہیں اُن کو اپنے پاس پھر مُوجود کیوں
ہے اگر دعویٰ ہمیں عشقِ رسول اللہ ﷺ کا
اپنے چہرے مَعصیت سے ہیں غُبار آلُود کیوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

داعِیہ ہے دِین پر جاں وار دینے کا مُجھے
اِحترامِ سرورِ کونَین ﷺ میرا دین ہے
آبرُو و عِزّت و تکریمِ سرکارِ جہاں ﷺ
جانِ اِیمان و یقیں ہے عین میرا دِین ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کِس کِس کا عمل اچّھا ہے، کِس کا بُرا ہے؟
ہم ادنیٰ ہوں، اعلیٰ ہوں، بُرے ہوں کے بھلے ہوں
دربارِ رسالت ﷺ میں، رہے اِتنا تو ملحُوظ
سر اپنا جُھکائے ہوں، مُؤدب تو کھڑے ہوں!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل و نگاہ کی پہنائیوں پہ چھائی ہے
رُخِ رسُول ﷺ سے نِکلی حَسِین قَوسِ قُزح
مِری نگاہ پہ تکوینِ کے رُموز کھلے
اُفق ہے حُرمتِ آقا ﷺ تو دِین قَوسِ قُزح

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ دل کیوں قبلہ گاہِ قدسیاں ہو گا نہ عالم میں
مکِیں جِس دِل میں میرے سیدِ کَون و مکاں ہوں گے
مقدّر اُن کا ہے جن کے دِلوں میں آپ ﷺ کا گھر ہے
جو اِس دولت سے ہیں محرُوم، وہ اہلِ زیاں ہوں گے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تم مجھے کچھ ہی کہو، جو نام دینا ہو، سو دو
میرے دِل پر تو اثر جِس کا ہے اور جو ہے، سو ہے
کیوں نہ مانگوں میں اُنھی سے، جو بھی کچھ درکار ہو
مُجھ کو اُن کے در سے ہر اک چیز مِل جاتی جو ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دو عالم آپ ﷺ کی چشمِ کرم کے طالب ہیں — نگاہ آپ ﷺ کی رَب کے کرم کا دروازہ
بس اک نظر کی طلب ہے گناہگار کو بھی — حُضور ﷺ! کھولیے اب کے کرم کا دروازہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرور ہر دو جہاں ﷺ مختارِ موجود و عدم — خالق و مخلُوق کے ممدُوح مدّاحِ خُدا
آپ ﷺ احمد، آپ ﷺ حامد، حمد بھی، حماد بھی — آپ ﷺ کی مدحت تشخص آپ ﷺ کے محمودؔ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قاسم ہیں آپ ﷺ، معطی خدائے کریم ہے — جس کو خُدا سے جو بھی مِلا، آپ ﷺ نے دِیا
عرفان حق کا، سچ ہے، سبب آپ ﷺ ہی بنے — اللہ کا بھی ہم کو پتا آپ ﷺ نے دِیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سَر میں سودا ہو دشتِ طیبہ کا — دِل ہو دُنیا کی خواہشوں سے پَرے
اِس پہ کر لے یہ اِہتمام کوئی — اپنے آقا ﷺ کا ذِکر خُوب کرے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حوصلہ دیتا ہے قول "اَلطَّالِحُ لِیْ" کا ہمیں — آپ ﷺ کی رحمت ہے پردہ پوشِ عاصی بے گُماں
ماسوائے آپ ﷺ کے ہے ہم گنہ گاروں کا کون — آپ ﷺ کا در چھوڑ کر جائیں تو ہم جائیں کہاں؟

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رُوح بن کر دِلوں میں اُتری ہے — ایک صاحب جمال کی صُورت
حسن و خوبی میں بڑھ کے آقا ﷺ سے — کِس نے دیکھی کمال کی صُورت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرآں کو چُوم چُوم کے، آنکھوں سے مَس کرو — قُرآن میں ہے مدحتِ رُوئے حبیبِ پاک ﷺ
اَحسن اِک ایک شے سے ہے، افضل بھی ہے یہی — کرتے رہو تلاوتِ رُوئے حبیبِ پاک ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی دریُوزہ گری کا بھی کوئی باعث تو ہے — کام کوئی ہو نہیں سکتا ہے ہم سے بے سبَب
ذَوقِ فنِّ شِعر مانگا نعت کہنے کے لیے — قُربِ آقا ﷺ کے لیے کرتے ہیں جنّت کی طلب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کہنے کے لیے لفظوں کو — اپنے اشکوں سے بھگونا ہو گا
حشر میں چاہو جو ہنسنا یارو! — یادِ سرکار ﷺ میں رونا ہو گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نااُمیدی کا کام کیا دِل میں — میرے احَوال سے ہَیں وہ محرم
مَیں سُناتا رہا تو سُن لیں گے — میرے سرکار ﷺ اِلتجائے کرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُجھ پہ احسانات ہیں خالق کے بے حدّ و شُمار — یہ تو ناممُکِن ہے مُجھ سے، حق کروں اُن کا اَدا
بس یہ اِک صُورَت تشکُّر کی نظر آئے مُجھے — یادِ آقا ﷺ سے کوئی خالی نہ ہو لمحہ مِرا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل کی وادی میں جمی ہے محفلِ حمدِ خُدا — بس گیا ہے آنکھ میں آقا ﷺ کی یادوں کا جمال
جاری و ساری حریمِ فِکر میں ہر گھڑی — ذِکرِ خالِق، ذِکرِ محبوبِ خدائے ذوالجلال ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گُھلا ہُوں شمع سا کل رات نعت کہنے میں — یہ ہے وفُور تپِ ہجرِ مصطفی ﷺ کا ثمر
یہ دُوریاں، یہ جُدائی ہے اک نظر کی بات — بنامِ حق، مِرے سرکار ﷺ! مُجھ پہ ایک نظر!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تعرِیف جن کی خالق و مَعبُود خُود کرے — مدحت میں اُن کی میں جو لِکھوں بھی تو کیا لِکھوں
خامہ عطا ہو ہاں، پرِ جبریل کا مجھے — ہاں، اذن کِبریا کا ملے تو ثنا لِکھوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

توفیقِ نعتِ سرورِ کونَین ﷺ ہو نصِیب — بس اِک یہ التماس مِری اِلتماس ہے
مدحِ رسُول ﷺ میں رہیں مصرُوف روز و شب — پانچوں مِرے حواس، مِری اِلتماس ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لب پر نبی ﷺ کا ذِکر ہو اور بس اُنہی کا ذکر — دِل میں بَسا ہُوا کوئی اُن ﷺ کے سوا نہ ہو
مجھ کو نفَس کی آمد و شُد کے لیے رشیدؔ — غیر از ہَوائے شہرِ پیمبر ﷺ ہَوا نہ ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خیال پُہنچا ریاضِ رسُولِ اکرم ﷺ تک — تو لایا پُھول تلطُّف کے واں سے چُن چُن کے
جو بامِ عرش پر ڈالی کمند پھر اُس نے — تو ہاتھ آئے مُقدّس نقُوشِ پا اُن کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے ذِکر میں گر ہو خبر کہ تُو کیا ہے — تو تن بدن میں ترے ارتعاش پیدا ہو
”یہ مُنہ، یہ ذِکرِ نبی ﷺ، مَعصِیَت کا مَیں پُتلا“ — ہر ایک دل میں یہ اِحساس، کاش، پَیدا ہو!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ نبی ﷺ جو کہنا ہے اے شاعِرو تُمھیں — سمجھو کہ ہے گُزرنا تُمھیں پُل صراط سے
آنکھیں بھی باوضو ہوں، دِلوں میں بھی سوز ہو — اک حرف بھی کہو تو کہو احتیاط سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ملے گی منزلِ مدحت حُضُور ﷺ کی نہ مُجھے — زباں پہ میری اگر ”اِھْدِنَا الصِّراط“ نہیں
نبی ﷺ کے ذِکر سے قائم ہیں انفس و آفاق — نبی ﷺ کا ذِکر کبھی رُو بہ اِنحطاط نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ رُسولِ پاک ﷺ جو لِکھنے کا ذَوق ہے — دریا عِقیدتوں کے محبت سے پار کر
قِرطاس پر بہار کو سَو رنگ سے دِکھا — سینے میں خُوشبوؤں کے اُجالے اُتار کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے دِل میں کیوں نہ ہو اَرضِ مُقدّس کا خیال
کیوں نہ ہو میرے لبوں پر آپ ﷺ کی مدح و ثنا
کس لیے سمجھوں نہ میں افضل عبادت نعت کو
مَیں کہ ابنِ خانہ زادِ کُہنہ ہُوں سرکار ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درکار مُجھ کو اور کُچھ اِس کے سوا نہیں
خواہش جو تھی، وہ پُوری ہُوئی میری، حبّذا
نعتِ نبی ﷺ کے واسطے مُجھ کو ملا رشیدؔ
خامہ وہ جِس سے اور کبھی کُچھ نہیں لِکھا!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سترہ برس ہُوئے ہیں کہ اِک حادثہ ہُوا
اِس حادثے نے مُجھ کو دِکھایا تھا خاص موڑ
وُہ دِن تھا اور آج کا دِن، وقفِ نعت ہُوں
غیرِ رسُولِ پاک ﷺ سے ناتا لِیا ہے توڑ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سبز بتّی جلے گی آنکھوں میں
گُنبدِ پاک ہو گا نُور افزا
پھر مِرے دِل کی شاہراہوں سے
خواہشوں کا جلُوس گُزرے گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہی دُعا ہے مِری اور یہی تمنّا ہے
دِیا اُمید کا دِل میں نہ مَیں بُجھا دیکھوں
طلُوعِ دیدِ مدینہ کی آس باقی ہو
درِ حضور ﷺ پہ جب تک نہ مَیں پہنچ جاؤں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ اِذنِ دید میں جو ہے تاخیر ہو رہی
یہ ٹمٹما رہا ہے دِیا جو اُمید کا
اَیسا نہ ہو کہ ڈال لے مُنہ پر نقاب چاند
اَیسا نہ ہو، پیام ہی آئے نہ عِید کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وُہ دِن گئے کہ مرا دِل خزاں رسیدہ تھا
مَیں تشنہ لب تھا، مِری آنکھ میں تھے زرد سے رنگ
مِلی ہے اب مجھے طیبہ سے راحتوں کی نوید
بکھر گئے ہیں تمنّا پہ اب گُلاب کے رنگ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذِہن پر سُرخی تو زردی چھا گئی جذبات پر
آنکھ میں اب ناچتے ہیں لاجوردی دائرے
اے خُدا! مُجھ کو عطا کر سبز گُنبد کی بہار
کِشت جذبوں کی ہَوائے طَیبہ سے پُھولے پھلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے آقا ﷺ کے اَلطاف و اِکرام سے
مُجھ کو حِصّہ بقدرِ کفایت مِلے
دُور ہوں سب گرانباریاں سانس کی
پھر حُضُوری کی بھی مُجھ کو ساعَت مِلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چمکے مِرا نصیب بھی، مَیں بھی ہُوں کامگار
نِسبت ہو اُستوار خُدا کے رسُول ﷺ سے
دنیا و آخرت میں الٰہی، ہُوں سُرخرُو
چہرہ مِرا اَٹے رہِ طیبہ کی دُھول سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِک ایک لمحہ گزرتا ہے میرا جنّت میں
اِک ایک لحظہ مُجھے آپ ﷺ کا تصوُّر ہے
مُجھے اَب اِذن ہو، آؤں دیارِ طیبہ میں
رفیق جذب مِرا، رہنُما تصوُّر ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سچ کہا، ہر کام سے وابستہ ہے اُس کا سبَب
بے سبَب کر ہی نہیں سکتا ہے کوئی بھاگ دَوڑ
آشکارا دِل کی دھڑکن نبض کی تیزی سے ہے
طیبہ جانے کی لگن میں ہے یہ ساری بھاگ دَوڑ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھیں، خُدا دِکھاتا ہے وہ روز کب ہمیں
جس دن کہ مَوت سے بھی رَوا ہم کو جنگ ہے
بس اِک لگن لگی ہے کِہ طیبہ رسائی ہو
دِل کو نہ اور آس، نہ کوئی اُمَنگ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل میں یادِ شہِ والا ﷺ ہو فُزُوں اور فُزُوں
سبز گُنبد کو نِگاہوں میں سمائے رکھنا
شہرِ طیبہ کی زیارت نہیں ہوتی جب تک
آرزوؤں کا حسِیں شہر بسائے رکھنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو وظیفہ کِبریا کا بھی، ملائک کا بھی ہے
اور جِسے اللہ نے بھی فرض ہم پر کر دِیا
وہ پڑھا جائے رِیا سے بھی تو ہوتا ہے قبول
ہے درُودِ پاک سے بہتر عِبادت اور کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آدمی گر چاہتا ہے اپنے مقصد کا حُصول
اُس پہ لازم ہے کِہ وُہ کوشِش کرے، ہمّت کرے
قربتِ سرکار ﷺ جنّت میں جِسے درکار ہو
زندگی میں وہ درُودِ پاک کی کثرت کرے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خالقِ کونَین کو شکوہ نہیں سرکار ﷺ سے
پھر گِلہ اُن سے نہیں ہے قُدسِیانِ عرش کو
رازِ تلقینِ درُودِ پاک یُوں اَفشا ہُوا
ہے دوُرد اس کے لیے جِس سے کوئی شکوہ نہ ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ساکنانِ عالمِ سِفلی بھی پڑھتے ہیں درُود
اِس وظیفے کا اثر ہے عالمِ علوی میں بھی
فرش سے تا عرش اِک اِک گوش سُنا ہے اُسے
ہے مُحیطِ ہر دو عالَم گُونج اِن الفاظ کی!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حِدّت سے بُھن رہے تھے جو، وُہ اور لوگ تھے
ظاہر تھا فرق حشر کو اصل اور کھوٹ میں
ہونٹوں پہ تھی درُود کی تسبیح، اور ہم
ستا رہے تھے سایۂ رحمت کی اوٹ میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نگاہیں ہو گئیں خیرہ، عجب کُھلا منظر
نہ آئی پھر کوئی آواز میرے کانوں تک
تھا بڑھ کے مہرِ سے اِک ایک نقش رَوضے کا
سحاب یادِ پیمبر ﷺ کی برق وِش تھی چمک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یادِ جب نشتر چبھوتی ہے تو اے ہمدم مِرے
اشکِ خُوں سے جگمگا جاتا ہے دِل کا کینوَس
دائرے بُنتا ہے ہجرِ طیبہ اقدس کا غم
جذب کی وادی پہ چھا جاتا ہے دِل کا کینوَس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمیں طَیبہ سے اُلفت ہے کہیں، اَولاد سے بڑھ کر — یہاں کا ذرّہ ذرّہ ہے درخشاں تر مہ و خُور سے
یہ یثرب تھا، بنا جن کے قدُومِ پاک سے طَیبہ — مَقام اُن کا نہ پھر ہو ماورَا کیوں کر تصوُّر سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عرشِ اعظم سے بڑھ کے حاصِل ہے — مرقدِ سروَرِ جہاں ﷺ کو شرف
دِل کی گہرائیوں سے ہے یہ دُعا — ہو نِگہ مرتے وقت اُسی کی طرف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گُلستاں ہیں نثار اُن پر تصدُّق اُن پہ اَنجم ہیں — گُل و ریحان و سُنبل سے ہیں بڑھ کر خار طیبہ کے
ہزاروں جنتیں قلب و نظر کی اُن سے پیدا ہیں — ہماری آنکھ سے دیکھے کوئی اشجار طیبہ کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے مُسافر! سُرخ بتّی گُمرہی کا نام ہے — سبز بتّی سے مِلی ہے راہ داری کی خبر
زندگی میں کامیابی سے بڑھا جاتا ہُوں مَیں — نُور کا اِک سبز ہالہ ہے مِرے پیشِ نظر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دلِ روشن پہ تیرے نقش ہو گر گنبدِ خضرا — اگر سرکارِ ﷺ کا ذکرِ مُبارک ہو ترے لَب پر
تو کیوں عرشِ بریں پر ہوں نہ چرچے تیری عظمت کے — نہ کیوں تعظیم و عزّت ہو فرِشتوں سے تِری بڑھ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سکُونِ دل، مَسرّت اور طمانیت اگر چاہو — اگر چاہو نہ پاس آئیں تمھارے، رنج دُنیا کے
تو دل کے کینوس پر جذب کے دستِ نگاریں سے — بناؤ گُنبدِ اخضر کے ہر صُبح و مَسا خاکے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرِ کہسار آتی ہیں نظر جو دُودھیا لہریں — اور اُن پر دُھوپ پڑنے سے جو کیفیت اُبھرتی ہے
مُجھے معلُوم ہوتا ہے کہ رَوضے کی تجلّی سے — مرے دِل پر بھی ویسی نُور کی چادر اُترتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ رَوشن سَبز گنُبد ہو کہ اُس کا عکسِ رَخشِندہ   رہے گا یہ نظارہ رُوح پروَر رہتی دُنیا تک

اِسی کے فیض سے، اِس کے توسُّط سے، وَسِیلے سے   ضیا افگن رہیں گے ماہ و اختر رہتی دُنیا تک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نام کو سبزہ نہیں، ہَیں بے ثمر اَشجار بھی   شاید آئی ہی نہیں اِس بار طیبہ سے ہوا

صحنِ باغ و راغ میں شادابیاں تو اس سے ہیں   مزکی یہ بات کہتا ہے دلِ حق آشنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو سراپا نُور ہو اور ہو سراسر مُعجزہ   رُتبہ کیوں معراج کا اس جسم نے پایا نہ ہو

اس پہ اِستعجاب کیسا، اِس سے ہو اِنکار کیا   لامکاں تک جِسم وُہ کیسے گیا آیا نہ ہو!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِٹ نہیں سکتے کبھی تُم، مر نہیں سکتے کبھی   تُم پہ غالب آ نہیں سکتی جہاں کی کوئی شے

دِل میں روشن ہے اگر آقا ﷺ کی اُلفت کا چراغ   حفظِ نامُوسِ نبی ﷺ کا داعِیہ گر دِل میں ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جِس کو ہو اِدراک اُن کے مرتبے کا، حق یہ ہے   وہ مُقدّر کا سکندر ہے، وہ قسمت کا دَھنی

ہو گیا وُہ بارگاہِ اِیزدی میں سرفراز   سرورِ کونَین ﷺ کی حُرمت پہ جِس نے جان دی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بہشت پاؤں پڑے اور فلک سلام کرے   بسا ہُوا جو نگاہوں میں ہو نبی ﷺ کا جمال

جو ہو محبتِ سرکار ﷺ ضوفگن دل میں   جو ہو تحفظِ نامُوسِ مُصطفٰی ﷺ کا خیال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فدا ہو عزت و ناموسِ سرکارِ دو عالم ﷺ پر   وہ ہَو اولاد میری یا مِرے ماں باپ کی ہستی

نبی ﷺ کی ذاتِ اقدس سے ہماری ہستیاں قائم   بِنا ٹھہری ہماری ہستیوں کی آپ ﷺ کی ہستی!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ محبت کا تقاضا ہے مِرے محبوب ﷺ کو — نظرِ بد سے جو بھی دیکھے، اُس کے دِیدے پھوڑ دو!
باحمیّت اہلِ دِیں سے بھی یہی کہتا ہُوں میں — وہ فنا فی النّار کر دیں شاتمِ سرکار ﷺ کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ذکرِ عقبےٰ ہے مطلُوب دوستو! تو سُنو — مِرے حضُور ﷺ ہیں کافی، مِرا خُدا ہے بُہت
نہیں ہے خوف قیامت کا، روزِ محشر کا — مُجھے تو صِرف شفاعت کا آسرا ہے بُہت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُلتفِت ہر حال میں سرکار ﷺ ہونے چاہئیں — مُجھ سے پُوچھو تو یہی سَو بات کی ہے ایک بات
کیا بگاڑے گا مِرا یہ آفتابِ روزِ حشر — سایہ افگن ہو مِرے سر پر جو نخلِ اِلتفات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے آقا ﷺ سے کبھی عرضِ تمنّا تو کریں — کیسے ممکن ہے، نہ ہو آپ کی پُوری اُمیّد
وُہی مختارِ دو عالَم ہیں، بھکاری ہم ہیں — ہم کو آقا ﷺ سے یہاں بھی ہے، وہاں بھی اُمیّد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جیسے بَرف نے ڈھانپیں چوٹیاں پہاڑوں کی — اور دِکھائی دیتا ہے دل رُبا حَسِیں منظَر
کاش یُوں مِرے عیبوں اور مِری خطاؤں کو — سایہ اُن ﷺ کی رحمت کا ڈھانپ لے سرِ محشر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چُھپے گا جسم نہ تشکیک کی رِدا سے کبھی — پھٹا ذرا سا کہیں سے اگر لباسِ یقیں
اگر یقِین ہو آقا ﷺ کی رحمتوں کا تُمھیں — تو روزِ حشر کی گرمی کا پھر گماں بھی نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے نصِیب میں ہو شفاعت بروزِ حشر — میرا بھی اَوج پر ہو مُقدّر، خُدا کرے
صَرفِ نظر گُناہوں سے کر کے خُدا مُجھے — توفیقِ مدحِ ساقیٔ کوثر ﷺ عطا کرے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سفارش میری فرمائے گا میرا خالق و مالک — بالآخر بند ہو جائے گا غُرفہ رنج و فُرقت کا
کرم فرمائیں گے مُجھ پر شَفیعُ المُذنبیں میرے — کُھلے گا مُجھ سے عاصی پر بھی دروازہ شفاعت کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل ہی دل میں طیبہ تک جا پُہنچا ہُوں پَل میں — اُن کا نام لے لے کر جُھوم جُھوم جاتا ہُوں
جب سلام پڑھتا ہُوں درمیاں تشہُّد کے — پیشِ حضرتِ داوَر جُھوم جُھوم جاتا ہُوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کب خُدا پُہنچائے گا، کیسے وہاں پُہنچوں گا میں؟ — تھا بُہت بے چین طَیبہ دیکھنے کے واسطے
جا کے لَوٹ آیا تو پہلے سے فزُوں ہے اِضطِراب — اب کہاں ہے چَین مُمکن، اَب تو دیکھ آیا اُسے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک یہ اِحساس نِیندیں ہی اُڑا کر لے گیا — دُور مُجھ سے کیوں ہُوا شہرِ شہِ ﷺ ہر خُشک و تر
میرے سِینے میں کسک سی بن گیا ہے یہ خیال — طَیبہ جا کر پھر چلا آیا ہُوں کیسے لَوٹ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پَھیلتی بڑھتی ہُوئی میری تمنّاؤں کی بیل — قلب کی دِیوار پر نشوونُما پاتی ہے کیوں
خواہشِ دِیدارِ طیبہ تو مِری پُوری ہوئی — آنکھ کی حسرت کو مِٹنا تھا، بڑھی جاتی ہے کیوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

منبر و مسجد، رِیاضُ الجنّہ اور قدَمینِ پاک — جالِیاں وُہ نُور کی، وہ سبز گنبد اور وہ گھر
رہ گیا ہے دِل وہیں لیکن چلا آیا ہُوں مَیں — حال کیا سَب کا یہی ہوتا ہے طیبہ دیکھ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبت کا تقاضا ہے کہ ہوں آنکھوں میں آنسُو بھی — ہو طاری دِل میں رِقّت بھی، یہی آئینِ خاطر ہے
جو دیکھا اُن کا رَوضہ، دِل پسیجا، آ گئے آنسُو — یہی اِک کَیفِیَت تو باعثِ تسکینِ خاطر ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بَہاریں رُوح پَرَوَر بَن کے نظروں میں سمائی ہیں   بِچھی ہے ایک ہریالی کی چادر دِل کے آنگن میں
خُوشا قِسمت کِہ اِک شب پا لِیا اپنی مُرادوں کو   زیارت سبز گُنبد کی ہوئی رُویائے روشن میں!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چھٹا مجموعۂ نعت

شہرِ کرم

مئی ۱۹۹۶ میں ۱۹۲ صفحات اور شہرِ کرم مدینۂ منورہ کی بہت سی تصویروں کے ساتھ اختر کتاب گھر لاہور نے شائع کیا۔

انتساب

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدِ گرامی حضرت عبداللہ کی خدمت میں ادب واحترام کے ساتھ...... جو
میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینۂ طیبہ میں تشریف لانے سے ۵۳ برس پہلے اس شہرِ کرم میں آ بسے۔
یوں، کہ قبرستان میں نہیں، ایسی جگہ اکیلے دفن ہونا پسند فرمایا، جہاں سے اُن کے پیارے بیٹے، خالقِ کائنات کے
محبوب (علیہ الصلوۃ والسلام) کا گھر ان کی نظروں کے سامنے رہے۔
اور...... چودہ سو سال اِسی طرح نظارے فرماتے رہے۔
(مسجد نبوی کی توسیع کے پیشِ نظر ۱۹۷۷ء میں حضرت عبداللہ اور چھے دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو
یہاں سے جنت البقیع میں منتقل کر دیا گیا)

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
إنك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
إنك حميد مجيد

پیارا شہرِ پاک ہے مدینۂ مُنوّرہ
نبی ﷺ کا شہرِ پاک ہے مدینۂ مُنوّرہ

مدینۂ مُنوّرہ کو دیکھتے رہیں گے ہم
ہمارا شہرِ پاک ہے مدینۂ مُنوّرہ

مُنوّرہ کا شہر خُوب ہے مگر لگا یہ خُوب تر
کچھ ایسا شہرِ پاک ہے مدینۂ مُنوّرہ

جسے حبیب ﷺ کے لیے چُنا ہے تیری ذات نے
خدایا! شہرِ پاک ہے مدینۂ مُنوّرہ

خدا کے شہرِ پاک نے، زبانِ حال سے مُجھے
بتایا، شہرِ پاک ہے مدینۂ مُنوّرہ

مدینۂ مُنوّرہ سے کر کے دیکھ لو وفا
وفا کا شہرِ پاک ہے مدینۂ مُنوّرہ

زہے نصیب، ہم ہُوئے رسا بہ فضلِ کبریا
وہ آیا شہرِ پاک ہے مدینۂ مُنوّرہ

خدایا، تیری ذات کا ہو وصف کس طرح بیاں
دکھایا شہرِ پاک ہے مدینۂ مُنوّرہ

یہیں ملا رشیدؔ کو خُدائے پاک کا نشاں
یہ ایسا شہرِ پاک ہے مدینۂ مُنوّرہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تعجیل سے مِل جاتا ہے رب شہرِ کرم میں
رہتے ہیں جو سُلطانِ عرب ﷺ شہرِ کرم میں

جاتا ہے جو طَیبہ، اُسے ملتے ہیں ہمیشہ
انعام و عنایات عجب شہرِ کرم میں

ہر سمت اُجالے ہی اُجالے ہیں یہاں پر
پائی نہیں تاریکیٔ شب شہرِ کرم میں

بھر لیتے ہیں دامانِ طلب مانگنے والے
چھوٹے نہ جو دامانِ ادب شہرِ کرم میں

ٹھانی ہے یہی جی میں کہ اِس بار جو پہنچوں
دن مکّہ میں گزرے مرا، شب شہرِ کرم میں

لے جاؤں گا نعتوں کا یہ مجموعہ بھی ہمراہ
جاؤں گا بصد شوق جو اَب شہرِ کرم میں

شاداب طبیعت ہے مدینے کی شبوں سے
دیکھی ہے عجب صبحِ طرب شہرِ کرم میں

میں دولت و ثروت پہ بھروسا نہیں رکھتا
لے جاتا ہے مجھ کو تو ادب شہرِ کرم میں

کیا جانیے محمودؔ سے باتوں کے دھنی کی
جاتی ہے کہاں جُنبشِ لب شہرِ کرم میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسُولِ پاک ﷺ کا یہ شہرِ دلکش — ہے کتنا دل کُشا یہ شہرِ دلکش
شناسائے حبیبِ کِبریا ﷺ ہے — خُدا کا آشنا یہ شہرِ دلکش
نقیبِ اُنس اِخلاص و سَخا ہے — علمدارِ وفا یہ شہرِ دلکش
اسے یثرب کہا جاتا تھا پہلے — مدینہ بن گیا یہ شہرِ دلکش
کُھلے تُم پر، جو چشمِ دل سے دیکھو — ہے مکّہ سے سِوا یہ شہرِ دلکش
فدا کعبہ ہے اِس کی دلکشی پر — مجھے تو یُوں لگا یہ شہرِ دلکش
رکھے گا دل میں جو چاہت، اُسی کو — دکھائے گا خُدا یہ شہرِ دلکش
بسا جان و دلِ محمودؔ میں ہے
یہ شہرِ مصطفی ﷺ یہ شہرِ دلکش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لامکان و عرش کا ثانی ہے شہرِ مصطفی ﷺ — ہر جہاں فانی ہے، لافانی ہے شہرِ مصطفی ﷺ
لامکاں تک یاں سے جانا بھی کوئی مشکل نہیں — راہِ جنّت بھی بآسانی ہے شہرِ مصطفی ﷺ
معرفت کے نُور کا منبع ہے یہ، مرکز ہے یہ — مصدرِ انوارِ روحانی ہے شہرِ مصطفی ﷺ
حق تعالیٰ کی قسم جس شہر سے منسوب ہے — از رُوئے آیاتِ قرآنی ہے شہرِ مصطفی ﷺ
زائروں پر ہو رہی ہے بارشِ لُطف و کرم — مرحمت کی وجہِ امکانی ہے شہرِ مصطفی ﷺ
تم کو لے آئی ہے قسمت اُس جگہ پر زائرو! — دیکھ لو، کس درجہ نُورانی ہے شہرِ مصطفی ﷺ
اِس فضائے پاک سے ملتا ہے خالق کا پتا — رفعِ استعجاب و حیرانی ہے شہرِ مصطفی ﷺ
ہر قدم پر ہیں یہاں اَلطاف و اِکرامِ خُدا — لُطفِ آقا ﷺ کی فراوانی ہے شہرِ مصطفی ﷺ
دل کی آنکھوں سے کوئی محمودؔ دیکھے تو کہے
فی الحقیقت شہرِ لاثانی ہے شہرِ مصطفی ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ محبت و عطا آپ ﷺ کا شہرِ ذی شرف — میرے کریم مصطفی ﷺ آپ کا شہرِ ذی شرف

جتنی جمیل و دل رُبا آپ ﷺ کی ذاتِ پاک ہے — اُتنا حسین و دلِ کُشا آپ ﷺ کا شہرِ ذی شرف
میرے تخیّلات پر بے طرح پرَفشاں ہُوا — میرے خُدا کا شہر، یا آپ ﷺ کا شہرِ ذی شرف
لے کے ہر ایک غوث سے، مجھ سے گناہگار تک — پالتا ہے سبھی گدا آپ ﷺ کا شہرِ ذی شرف
جیسے کہ میں پہنچ گیا سرحدِ لامکان تک — آقا حضور ﷺ! یُوں لگا آپ کا شہرِ ذی شرف
اِس کا جو پہلے نام تھا، اب تو بجا نہیں کہ لیں — جب سے مدینہ بن گیا آپ ﷺ کا شہرِ ذی شرف
دیکھتے ہیں شگفتہ رُو مجھ کو، تو پُوچھتے ہیں سب — دیکھ لیا تم نے کیا آپ ﷺ کا شہرِ ذی شرف؟
مجھ کو بُلاوا کیوں نہ آئے آپ ﷺ کے شہرِ پاک سے — جب کہ ادب کا ہے صِلہ آپ ﷺ کا شہرِ ذی شرف

جس کو رشیدؔ جستجُو خالقِ دو جہاں کی ہے
اُس کو بتاؤ برملا آپ ﷺ کا شہرِ ذی شرف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قلب و جاں میں آ بسا ہے شہرِ ختمی مرتبت ﷺ — وجہِ قُربِ کبریا ہے شہرِ ختمی مرتبت ﷺ
چُن لیا اِس کو مِرے سرکار ﷺ نے اپنے لیے — اِس لیے سب سے جُدا ہے شہرِ ختمی مرتبت ﷺ
جو یہاں پہنچا، حصارِ مرحمت میں آ گیا — رحمتِ خیر الورٰی ﷺ ہے شہرِ ختمی مرتبت ﷺ
ذرّہ ذرّہ اِس کی خاکِ پاک کا انمول ہے — یُوں گراں، یُوں بے بہا ہے شہرِ ختمی مرتبت ﷺ
ہے یہ منزل کا نشاں خلقِ خدا کے واسطے — اور خالق کا پتا ہے شہرِ ختمی مرتبت ﷺ
سچ یہ ہے ، دارُالفنائے آب و گِل میں دوستو — صرف اِک دارُالبقا ہے شہرِ ختمی مرتبت ﷺ
بھول کر اِک بار بھی یثرب کہو، تو ہے گناہ — طیبہ جب سے بن گیا ہے شہرِ ختمی مرتبت ﷺ
گاہے گاہے اس میں بھی تشریف لاتے ہیں حضور ﷺ — میرا دل اب بن چُکا ہے شہرِ ختمی مرتبت ﷺ

سچ کہا، فردوس ہے محمودؔ انعامِ خدا
اِس سے لیکن ماورا ہے شہرِ ختمی مرتبت ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لَارَیب وہ، فدائیِ شہرِ حضور ﷺ ہے — جس جس کو آشنائیِ شہرِ حضور ﷺ ہے

دریُوزہ گر یہاں کے سب عالی مقام ہیں ——— شاہی ہے، جو گدائیِ شہرِ حضور ﷺ ہیں
سورہ بَلَد کی پہلی دو آیات دیکھیے ——— ہر لحظہ رُونُمائیِ شہرِ حضور ﷺ ہے
ہے جو اُداس طبع مِری، مضمحل جو ہُوں ——— یہ میری نارسائیِ شہرِ حضور ﷺ ہے
جس کی ہو جو طلب، اُسے مل جائے گی ضرور ——— تقدیر آزمایئے، شہرِ حضور ﷺ ہے
اُس دل میں، جس میں کچھ بھی ہے ایمان کی رَمَق ——— ارمانِ جبہہ سائیِ شہرِ حضور ﷺ ہے
مکّہ کی حاضری اُسے کیسے بچائے گی ——— جس کو گریز پائیِ شہرِ حضور ﷺ ہے
اُس دن سے پھر ہے حاضری کی لَو لگی ہوئی ——— جس دن سے پھر جُدائیِ شہرِ حضور ﷺ ہے

محمودؔ دِل میں ہے جو تمنّائے حاضری
لب پر سُخَن سرائیِ شہرِ حضور ﷺ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ ہے، اور نہیں کوئی اپنائیت کا شہر ——— دیکھا ہے میں نے ایک ہی اپنائیت کا شہر
اپنائیت جو خُلقِ عظیمِ نبی ﷺ میں تھی ——— ہے طابۂ عزیز اُسی اپنائیت کا شہر
اِس کے سبب ہیں عرشِ خدا تک رسائیاں ——— معراجِ شوقِ آگہی اپنائیت کا شہر
دنیا سے مختلف درِ سرکار ﷺ کی کشش ——— اللہ! یہ ہے دائمی اپنائیت کا شہر
حُزن و ملال و خوف کو جی سے نکال دے ——— لاریب یہ تو ہے کُھلی اپنائیت کا شہر
طیبہ، ہمارے پاک پیمبر ﷺ کا شہرِ پاک ——— دُنیا میں ایک ہے یہی اپنائیت کا شہر
ہر بار مکہ میں بھی ہُوئی حاضری، مگر ——— یارو، یہ طیبہ ہے بڑی اپنائیت کا شہر
کچھ تشنگی کا رس بھی ہے اِس میں ملا ہوا ——— دیتا ہے جو آسُودگی اپنائیت کا شہر

محمودؔ چاہے سارے ممالک کو چھان لو
دُنیا میں ہے مدینہ ہی اپنائیت کا شہر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبۂ اقدس، مِرے سرکار ﷺ کا وہ شہرِ پاک ——— رُوحِ جُود و لطف ہے، شہرِ عطا وہ شہرِ پاک

بعدِ ہجرت چودہ سو سترہ برس سے آج تک
میرے آقا ﷺ نے جِسے اپنا لیا وہ شہرِ پاک

جس جگہ پر ہیں مرے سرکار ﷺ اور اُن کے عزیز
مرحبا، صد مرحبا، صَلِّ علٰی وہ شہرِ پاک

محترم کیسے نہ ہو آب و ہوا اِس شہر کی
آل و اصحابِ نبی ﷺ کا گھر رہا وہ شہرِ پاک

جس سے اُلفت ہے خدا کو، جو ہے محبوبِ زمن
میرے دل میں ہے نبیٔ پاک ﷺ کا وہ شہرِ پاک

مُستنیر اِس سے ہے ذرّہ ذرّہ دُنیا کا رشیدؔ
نورِ سرکارِ دو عالم ﷺ کی ضیا وہ شہرِ پاک

تین دن مکّہ، گیارہ دن وہاں رہتا ہوں میں
وادیٔ بطحا سے ہے مُجھ کو سِوا وہ شہرِ پاک

سب مسلمانوں کی اُمیدوں کا مرکز ایک ہے
دلنواز و دلنشین و دلکشا وہ شہرِ پاک

آرزو محمودؔ میرے دل میں ہے اُس کی بسی
یا خدا، ہر سال تُو مجھ کو دِکھا وہ شہرِ پاک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ کا لُطف یاب ہے وہ شہرِ لاجواب
خود اپنا اِک جواب ہے وہ شہرِ لاجواب

نبیوں میں سر بُلند ہیں جو اُس کے شہریار ﷺ
شہروں میں انتخاب ہے وہ شہرِ لاجواب

یثرب ہے، مدینہ ہے، طَیبہ ہے طابہ ہے
پاتا عجب خطاب ہے وہ شہرِ لاجواب

جب تک وہ بے نقاب نہ تھا، لامکاں رہا
ہاں، اب تو بے نقاب ہے وہ شہرِ لاجواب

اُس کو سلام کیوں نہ کروں، زائرین کو
کرتا جو بہرہ یاب ہے وہ شہرِ لاجواب

جس نے بدل کے رکھ دیا نقشہ حیات کا
اک درسِ انقلاب ہے وہ شہرِ لاجواب

مرہونِ منّت اُس کے ہیں، ہیں شہر جس قدر
احسان کا سحاب ہے وہ شہرِ لاجواب

جاؤ حزیں تو لاؤ وہاں سے مَسرّتیں
یُوں دفعِ اضطراب ہے وہ شہرِ لاجواب

محمودؔ اُس طرف ہیں رواں اہلِ دل تمام
اِک منزلِ صواب ہے وہ شہرِ لاجواب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ ہے سرور ﷺ کا شہرِ پاک، شہرِ محترم
پاک پیغمبر ﷺ کا شہرِ پاک شہرِ محترم

اُلفت و اِخلاص کے، ایثار کے، احسان کے — منبع و مصدر ﷺ کا شہرِ پاک شہرِ محترم

دیکھنا اس کا، شفاعت کی نوِیدِ مُعتبر! — شافعِ محشر ﷺ کا شہرِ پاک شہرِ محترم!

بابِ جبریل و منار و گُنبدِ خُضرائے پاک — اس حسیں منظر کا شہرِ پاک شہرِ محترم

ذاتِ پاکِ کبریا کا بھی پسندیدہ ہُوا — ذات کے مظہر ﷺ کا شہرِ پاک شہرِ محترم

میں گدا ہوں، کُوچۂ سرکارِ والا ﷺ کا گدا — ہے گدا پرور ﷺ کا شہرِ پاک شہرِ محترم

جن سے اُلفت ہے نبیؐ کو، جن کو اُلفت اُن سے ہے — ایسے ہر پتھر کا شہرِ پاک شہرِ محترم

بیئرِ ناقہ، بیئرِ عثمان رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ کا شہر ہے — صاحبِ کوثر ﷺ کا شہرِ پاک شہرِ محترم

منزلِ مقصود و مطلُوبِ دلِ محمودؔ ہے
سیّد و سرور ﷺ کا شہرِ پاک شہرِ محترم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وجہِ سعادت شہرِ محبّت — شہرِ رسالت شہرِ محبّت

شہرِ سخا ہے، شہرِ بقا ہے — قریۂ رحمت شہرِ محبّت

شہرِ کرم ہے، شہرِ وفا ہے — ارضِ کفایت شہرِ محبّت

میری نگہ میں گھر کر گیا ہے — یہ شہرِ الفت، شہرِ محبّت

شوقِ حضوری اِس سے ہے قائم — جانِ لَطافت شہرِ محبّت

وہ میرے آقا، وہ میرے مالک ﷺ — اُن ﷺ کی عنایت شہرِ محبّت

شانِ عبادت کا بھی ہے مظہر — رُوحِ عبادت شہرِ محبّت

چاہو تو پوچھو محمودؔ مجھ سے
ہے میری چاہت شہرِ محبّت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس طرح جا لیا ہے پیمبر ﷺ کے شہر کو — دل میں بسا لیا ہے پیمبر ﷺ کے شہر کو

تنظیم کی ہے مملکتِ قلب و رُوح کی — فرمانروا لیا ہے پیمبر ﷺ کے شہر کو

ذکر اِن میں پا تو میں نے کیا لامکان کا — شعروں میں پا لِیا ہے پیمبر ﷺ کے شہر کو
ہر رنج و غم کا اپنے، تو سب خواہشات کا — قصہ سُنا لِیا ہے پیمبر ﷺ کے شہر کو
اِس واسطے کہ اپنا کہیں مصطفیٰ ﷺ مجھے — اپنا بنا لِیا ہے پیمبر ﷺ کے شہر کو
اِمداد کی ہے خوابوں نے کُچھ اِس طرح مِری — یاں پر بُلا لِیا ہے پیمبر ﷺ کے شہر کو
قدموں کو بھی لگن ہے وہاں کی لگی ہوئی — دل نے جو آ لِیا ہے پیمبر ﷺ کے شہر کو
پہنچوں گا ایک دن تو میں خالق تلک ضرُور — جب واسطہ لِیا ہے پیمبر ﷺ کے شہر کو

محمودؔ مجھ کو پاس بُلاتا رہے گا اب
میں نے منا لِیا ہے پیمبر ﷺ کے شہر کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ سا اور قریہ جہاں میں نہیں کہیں — اک شہرِ بے مثال یہ شہرِ جمال ہے
ہر جا پہ ابتہاج و مَسرّت ہے ضَوفگن — بے رنج و بے ملال یہ شہرِ جمال ہے
قریہ پسندِ خاطرِ خالق یہی تو ہے — ہاں، لُطفِ ذُوالجلال یہ شہرِ جمال ہے
مدّت سے بس گیا ہے جو قلب و نگاہ میں — کس درجہ با کمال یہ شہرِ جمال ہے
آئینہ دارِ مِہر و وفا و خلوص و خُلق — گو بستۂ جلال یہ شہرِ جمال ہے
ذرّے حسین اِس کے، فضاؤں میں دلکشی — اِس درجہ خوش جمال یہ شہرِ جمال ہے
سرکار ﷺ ہیں یہاں جَسَدِ ظاہری کے ساتھ — اِس طرح لازوال یہ شہرِ جمال ہے
فردوس ہے مثال اِس شہرِ جمال کی — فردوس کی مثال یہ شہرِ جمال ہے

اِس کی فضا میں لذّتِ آغوشِ مصطفیٰ ﷺ
یُوں معنئ وصال یہ شہرِ جمال ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمودؔ بُلائے تو سہی شہرِ مُقدّس — تیار ہُوں چلنے کو ابھی شہرِ مقدّس
تقدیس کی اِسلام میں تعریف یہی ہے — مُسلم کے لیے شہرِ نبی ﷺ شہرِ مقدّس

دل شاد وہ ہو جائے گا، پائے گا مُرادیں — پہنچے گا جو رنجیدہ کوئی شہرِ مُقدّس
وہ زائرِ خوش بخت کو دیتاہے نوِیدیں — کرتا ہے غموں سے بھی بری شہرِ مقدّس
دیکھو تو وہاں لُطفِ خُدا عام ہے کتنا — جاؤ تو ذرا تم بھی کبھی شہرِ مقدّس
ایمان کی تکمیل کا اعلان ہے مکّہ — ہے مومنِ کامل کی خوشی شہرِ مُقدّس
یوں روح پہ سرکار ﷺ کا ہے ابرِ کرم بار — لاتا ہے نگاہوں میں نمی شہرِ مُقدّس
پہنچاؤ مجھے شہرِ مُقدّس میں عزیزو! — آقا ﷺ مِرے جس جا ہیں، وُہی شہرِ مُقدّس

جس شہر کی کھاتا ہے قسم خالقِ اکبر
محمودؔ ہے آقا ﷺ کا وہی شہرِ مُقدّس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کی نظروں میں بسی شہرِ نبی ﷺ کی تصویر — اُس کو ہے وجہِ خوشی شہرِ نبی ﷺ کی تصویر
اُس کے نظّاروں کو آنکھوں میں بسایا میں نے — چوم لی، جب بھی ملی شہرِ نبی ﷺ کی تصویر
والہانہ کبھی سینے سے لگاتا ہوں اُسے — سر پہ رکھتا ہوں کبھی شہرِ نبی ﷺ کی تصویر
ہوں گی محشر میں جو تاریکیاں چاروں جانب — روشنی دے گی بڑی شہرِ نبی ﷺ کی تصویر
کینوَس دل کا ہُوا، رنگ محبت کے لگے — یُوں مقدّر سے بنی شہرِ نبی ﷺ کی تصویر
فضلِ ربّی کی، تو الطافِ نبی ﷺ کی یارو — رہنے دے گی نہ کمی شہرِ نبی ﷺ کی تصویر
اپنے احباب سے رکھتا ہوں یہی اِک خواہش — مُجھ کو مل جائے کوئی شہرِ نبی ﷺ کی تصویر
سرورق ''نعت'' کے جتنے ہیں، سجے ہیں اِس سے — ہر شمارے پہ چھپی شہرِ نبی ﷺ کی تصویر

رُوحِ محمودؔ کی اک جَست میں طیبہ پہنچی
آئی نظروں میں جُونہی شہرِ نبی ﷺ کی تصویر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینہ شہرِ عطا ہے دیارِ اُنس و وفا — ہمارے دل میں بسا ہے دیارِ اُنس و وفا
یہاں کی خاک کے ذرّے ہیں رُوکشِ خُورشید — مرے نبی ﷺ کی ضیا ہے دیارِ اُنس و وفا

یہ وہ مکاں ہے کہ ہے اِس میں لامکاں بھی گُم — حدود توڑ گیا ہے دیارِ اُنس و وفا
یہ خاکِ خُلقِ رسولِ امیں ﷺ کی ہے وارث — دیارِ صِدق و صَفا ہے دیارِ اُنس و وفا
یہاں سے چشمے اُبلتے ہیں لُطف و رحمت کے — عطا میں سب سے سِوا ہے دیارِ اُنس و وفا
یہیں سے مُجھ کو ملا، جو کِیا طلب میں نے — کہ شہرِ جُود و سَخا ہے دیارِ اُنس و وفا
کرے کوئی تو کرے اِس زمین سے اُلفت — محبتوں کا صلہ ہے دیارِ اُنس و وفا
مُراد پاؤ گے، جاؤ گے جھولیاں بھر کر — کسی کی شانِ عطا ہے دیارِ اُنس و وفا

ہر ایک شہر سے محمودؔ سارے عالَم میں
مُجھے عزیز ہُوا ہے دیارِ اُنس و وفا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ ہے نُبوّت کا نگر، مسکنِ سرکار ﷺ — ہے مامنِ ہر جِنّ و بشر مسکنِ سرکار ﷺ
جلوے مِرے خالق کے نظر آئیں گے اُن کو — دیکھیں گے جو اربابِ نظر مسکنِ سرکار ﷺ
ہو ذکرِ مدینہ تو مِٹے شب کا اندھیرا — ہے مرکزِ انوارِ سحر مسکنِ سرکار ﷺ
ہوتے ہیں سرافرازِ دو عالم وُہی بندے — جو دیکھتے ہیں خاک بسر مسکنِ سرکار ﷺ
اِکرام کی بارش اُسی خوشِ بخت پہ ہو گی — دیکھے گا جو با دیدۂ تر مسکنِ سرکار ﷺ
ہو جائیں ابھی روضۂ عالی پہ تصدُّق — یوں دیکھتے ہیں نجم و قمر مسکنِ سرکار ﷺ
حق دار شفاعت کا تو جنّت کا سزاوار — اِک بار بھی دیکھے جو بشر مسکنِ سرکار ﷺ
دونوں تھے رفیق آپ ﷺ کے، اور آج تلک ہیں — ہے مسکنِ صدیق رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ مسکنِ سرکار ﷺ

محمودؔ کئی بار میں حرمین گیا ہوں
کعبہ بھی ہے بے مثل ...... مگر مسکنِ سرکار!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ کا شہرِ رحمت، یہ قریۂ محبت — ہے آرزُو کی جنّت، یہ قریۂ محبت
اک سر بسر تجلّی، اک نُور ہے سراپا — ہے کتنا خُوب صُورت یہ قریۂ محبت

جو آئے گا یہاں پر، پائے گا وہ شَفاعت — دیتا ہے یہ شہادت یہ قریۂ محبت
رِقّت دلِ حزیں کو، چشمِ ادب کو گوہر — دیتا ہے وقتِ رُخصت یہ قریۂ محبت
محور مَسّرتوں کا، مرکز لَطافتوں کا — ہے رُوح کی بشاشت یہ قریۂ محبت
رکھتا ہے جو عقیدت، بستا ہے اُس کے دل میں — سرکار ﷺ کی بدولت یہ قریۂ محبت
اِس میں قیام فرما ہیں رحمتِ دو عالم ﷺ — یوں ہے دیارِ رحمت یہ قریۂ محبت
اِس شہرِ اِتّقا میں آئے، ہے کس کو یارا! — جب تک نہ دے اِجازت یہ قریۂ محبت

محمودؔ عشق و اُنس و اِخلاص کا، وفا کا
ہے اک نشانِ عظمت یہ قریۂ محبت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ ہے، شہرِ محمد ﷺ ہے اُجالوں کا نگر — میری منزل، میرا مقصد ہے اُجالوں کا نگر
کیوں نہ ہو یہ شہر تسکین و طمانینت کا گھر — مسکنِ پرُنُور احمد ﷺ ہے اُجالوں کا نگر
حامد و محمود و اَحمد ﷺ اِس نگر کے شاہ ہیں — شاہد و مشہُود و اشُہد ہے اُجالوں کا نگر
درسِ انوارِ خُدا لینا ہو جس خُوش بخُت کو — پہنچے طیبہ میں کہ ابجد ہے اُجالوں کا نگر
بڑھ گیا ہے ذکر سے اس کے، مِری آنکھوں کا نُور — شہرِ انوارِ محمد ﷺ ہے اُجالوں کا نگر
اِستراحت اُس جگہ فرما رہے ہیں شاہِ حُسن ﷺ — قریۂ حُسنِ مُجّد ہے اُجالوں کا نگر
جو یہاں پہنچا، حصارِ نُور میں داخِل ہُوا — لامکان و عرش کی حد ہے اُجالوں کا نگر
ہر شرف کی انتہا ہے خاکِ پاکِ شہرِ نُور — اکرم و الطف ہے، اَمجد ہے اُجالوں کا نگر

محورِ رُشد و ہدایت، مرکزِ علم و یقیں
کہ رشیدؔ احمد کہ ارشد ہے اُجالوں کا نگر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کُچھ اِس طرح سے مُنوّر حضُور ﷺ کا گھر ہے — خُدا کے نُور کا محور حضُور ﷺ کا گھر ہے
مِری نگاہ میں ہریالیوں نے ڈیرا کیا — کہ زیرِ قُبۂ اَخضر حضُور ﷺ کا گھر ہے

درِ کریم نے جس کے، شفاعتیں بانٹیں ۔۔۔ بہ لُطفِ داورِ محشر حضُور ﷺ کا گھر ہے
میں کس لیے نہ کروں اِس کو روز و شب سجدے ۔۔۔ کہ کعبے کے پسِ منظر حضُور ﷺ کا گھر ہے
ہماری ماں رضی اللہ عنہا کا مقامِ رفیع کیا کہنا ۔۔۔ کہ اُن کا حُجرۂ انور حضور ﷺ کا گھر ہے
مِرے لبوں پہ نہ شیخین رضی اللہ عنہ کا ہو کیسے ذکر ۔۔۔ جو دونوں ساتھیوں کا گھر حضُور ﷺ کا گھر ہے
مدینے جا کے جو زمزم کے جام ہم نے پئے ۔۔۔ لگا کہ بر سرِ کوثر حضُور ﷺ کا گھر ہے
عجیب لُطف ہے اُس سرزمیں پہ سجدوں کا ۔۔۔ وہ سرزمیں کہ جہاں پر حضُور ﷺ کا گھر ہے

ہزاروں جنتیں محمودؔ ہیں نثار اُس پر
حریمِ عرش کا منظر حضُور ﷺ کا گھر ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبۂ اقدس کی صُورت مرکزِ نُورِ نبی ﷺ ۔۔۔ شہرِ آقا ﷺ شہرِ اُلفت، مرکزِ نُورِ نبی ﷺ
جس جگہ سرکار ﷺ ہیں، ہیں نُور و رحمت بھی وہاں ۔۔۔ اِس طرح ہے نُور و رحمت مرکزِ نُورِ نبی ﷺ
دل شگفتہ ہو گیا، جب بھی پڑی اِس پر نظر ۔۔۔ سب کو دیتا ہے مسرّت مرکزِ نُورِ نبی ﷺ
ایسا لگتا ہے کہ ہیں انوارِ ربِّ ذُوالجلال ۔۔۔ دیکھ اے چشمِ بصیرت مرکزِ نُورِ نبی ﷺ
ہے ادب گاہِ نظر وہ، سجدہ گاہِ دل ہے یہ ۔۔۔ رکھتا ہے مکّہ سے نسبت مرکزِ نُورِ نبی ﷺ
سب سِیَہ کاروں کا ملجا اور مامن ہے یہی ۔۔۔ اِس قدر رکھتا ہے وُسعت مرکزِ نُورِ نبی ﷺ
رشک کرتا ہے فلک مینار و گنبد پر بجا ۔۔۔ ہے زمیں کی زیب و زینت مرکزِ نُورِ نبی ﷺ
دل تڑپتا ہے کہ ہو ہر سال طَیبہ حاضری ۔۔۔ دیکھ لے جذبوں کی شدّت مرکزِ نُورِ نبی ﷺ

ہے تہی کیسہ بھی اور عاری عمل سے بھی رشیدؔ
اِس کو دِکھلاتی ہے قسمت مرکزِ نُورِ نبی ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جاتا ہوں لے کے دیدۂ تر مُصطفیٰ ﷺ نگر ۔۔۔ کرنے کو نذر، ہوں یہ گُہر مُصطفیٰ ﷺ نگر
ذرّوں پہ اِس کے، انجم و مہ بھی ہیں جو نثار ۔۔۔ کیسے کہوں، ہے رشکِ قمر مُصطفیٰ ﷺ نگر

تاریک رات کا نہ جہاں سے گزر ہُوا — ہے وہ دلیلِ حُسنِ سحر مُصطفیٰ ﷺ نگر
اوروں سے سر بلند نظر آئے گا وہی — پہنچے گا جو بھی خاک بسر مُصطفیٰ ﷺ نگر
پائے گا دین و دُنیا کی سب نعمتیں وہاں — پہنچے گا جو بھی سائلِ درِ مُصطفیٰ ﷺ نگر
رضواں بہشت میں اُسے خود لے کے جائیں گے — جس کا ہے ذوقِ حُسنِ نظر مُصطفیٰ ﷺ نگر
خوابوں ہی میں سہی، کہیں تصویر میں سہی — ہر وقت ہو تو پیشِ نظر مُصطفیٰ ﷺ نگر
واں پر قیام کا تو مجھے حوصلہ نہیں — تدفین کے لیے ہو مگر مُصطفیٰ ﷺ نگر

ہر سال اُس کے در پہ دے محمودؔ حاضری
معبود لے کے جائے اگر مُصطفیٰ ﷺ نگر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو دیکھے دیدۂ بینا قیام گاہِ نبی ﷺ — ہو بامِ عرش کا زینہ قیام گاہِ نبی ﷺ
مقام اُس کا ہُوا ہر مقام سے بالا — بنا ہے جب سے مدینہ قیام گاہِ نبی ﷺ
یہیں سے اُس کو ملی، عافیت ملی جس کو — ہے جائے امن و سکینہ قیام گاہِ نبی ﷺ
لطافتوں کا، نظافت کا، حُسن و خوبی کا — محبتوں کا خزینہ قیام گاہِ نبی ﷺ
یہیں کے ٹکڑوں پہ انسان سارے پلتے ہیں — سخاوتوں کا دفینہ قیام گاہِ نبی ﷺ
یقیں نہ آئے تو مُوسیٰ علیہ السلام سے پوچھیے جا کر — ہے رشکِ وادیٔ سینا قیام گاہِ نبی ﷺ
خبر، زمانہ، تعجّب...... نہیں، نہیں، رحمت — رسائی، مُجھ سا کمینہ، قیام گاہِ نبی ﷺ
بَلائے مَوجہِ گرداب میں ہے اِک ساحل — سلامتی کا سفینہ قیام گاہِ نبی ﷺ

ہر اک مقام سے محمودؔ ہو نہ کیوں ارفع
بنے تمھارا جو سینہ قیام گاہِ نبی ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مسرت زا، نشاط افزا، ادب گاہِ محبت ہے — مدینہ، طیّبہ، طابہ ادب گاہِ محبت ہے
نیازِ عشق کے داعی مؤدّب ہیں یہاں آ کر — کہ ذوق و شوق کی دُنیا ادب گاہِ محبت ہے

ادب طَیبہ سے نکلا ہے، محبت یاں سے پھُوٹی ہے   نگاہوں کا کرو سجدہ، ادب گاہِ محبت ہے
یہاں آرام فرما آلؑ و اصحابؓ پیمبر ﷺ ہیں   یہیں آقا ﷺ کا ہے روضہ، ادب گاہِ محبت ہے
کوئی قریہ مدینے کے مماثل ہو نہیں سکتا   کہ عالم میں یہی یکتا ادب گاہِ محبت ہے
مُہذّب ہو گئیں اقوامِ عالم، جس کی حکمت سے   تمدُّن آفریں ایسا، ادب گاہِ محبت ہے
محبت کبریا کو بھی اِسی سے ہے تو مجھ کو بھی   سمجھ میں آ گیا، طَیبہ ادب گاہِ محبت ہے
محبت جس مسلماں کو بھی ہے محمودؔ، اِس سے ہے
یہ شہرِ خُوشنُما تنہا ادب گاہِ محبت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرکزِ انوارِ ربّانی ہے طَیبہ کا حرم   باعثِ ہر جلوہ سامانی ہے طَیبہ کا حرم
امن بھی اس کی عطا، ایمان بھی اس کا کرم   ارتکازِ جوشِ ایمانی ہے طَیبہ کا حرم
اُس جگہ تشریف جب رکھتے ہیں محبوبِ خدا ﷺ   یوں عُلو رکھتا ہے، لاثانی ہے طَیبہ کا حرم
کرتے ہیں اُس سے مہ و خورشید و انجُم کسبِ نُور   وجہِ تابانی و رخشانی ہے طَیبہ کا حرم
جلوہ جلوہ ضَوفگن آقا ﷺ کا شہرِ پاک ہے   مُستنیرِ نُور ایمانی ہے طَیبہ کا حرم
میرے آقا نے یہاں رکّھی ریاست کی اَساس   اِس طرح درسِ جہانبانی ہے طَیبہ کا حرم
اک کنیزک یہ نگارِ شاعری بھی آپ ﷺ کی   معدنِ رمزِ سُخن دانی ہے طَیبہ کا حرم
اِک حصارِ عافیت، اِک امن کی آماجگاہ   یُوں برائے نوعِ انسانی ہے طَیبہ کا حرم
جیسے مکّہ کا حرم ہے وجہِ تعظیم و ادب
اِس طرح وجہِ ثنا خوانی ہے طَیبہ کا حرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قیام گاہِ حبیبِ خُدا ﷺ مدینہ ہے   مِری مُراد، مِرا مُدعا مدینہ ہے
رُتیں بدل گئیں، منظر کُھلے، فضا نِکھری   حضُور ﷺ آئے تو یثرب بنا مدینہ ہے
حضُور ﷺ مملکتِ دل کے ہیں اگر حاکم   تو کائنات کا فرمانروا مدینہ ہے

ہیں ساری عظمتیں پست اُس کی خاک کے آگے　　تمام رفعتوں سے ماورا مدینہ ہے
نہ ہو مقامِ پیمبر ﷺ سے آشنا جو شخص　　وہ جانتا ہی نہیں ہے کہ کیا مدینہ ہے
مدینے پہنچوں گا ہر سال، ہے یقیں مجھ کو　　نبی ﷺ کے پیار کا یارو، صلہ مدینہ ہے
قدیم طَیبہ تو اب بن گیا حُسیں مَسجد　　وسیع تا حدِ ارضِ قُبا مدینہ ہے
جو اِن میں ایک ہے لازِم تو دُوسرا ملزُوم　　ہے قبلہ کعبہ تو قبلہ نُما مدینہ ہے

علاج میرا بھی محمودؔ وُہی مٹّی
مریضِ ہجر کو دارُالشّفا مدینہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیا میں جو ہیں کرتے مدینے کا ذکرِ خیر　　محشر میں وہ سُنیں گے مدینے کا ذکرِ خیر
وہ صاحبِ مدینہ ہیں اللہ کے حبیب ﷺ　　لب پر ہے جن کے صدقے، مدینے کا ذکرِ خیر
ہے ذوق سب اَعِزّہ و احباب کا یہی　　گزری ہے کرتے سنتے مدینے کا ذکرِ خیر
دل میں حضور ﷺ ہی کے سخُن ہیں، خُدا گواہ!　　لب پر رہا ہے اپنے مدینے کا ذکرِ خیر
میں نے حریمِ خالق و مالک کو پا لیا　　واللہ! خُوب کر کے مدینے کا ذکرِ خیر
کرتی ہے اُس پہ ارضِ مدینہ نوازشیں　　جس نے کِیا ہے دل سے مدینے کا ذکرِ خیر
میرے لبوں سے بات نکلتی ہے جب کبھی　　کرتا ہوں سب سے پہلے مدینے کا ذکرِ خیر
میری زبان لال رہے گی اِسی طرح　　کرتی ہے فضلِ رب سے مدینے کا ذکرِ خیر

محمودؔ پا کے نعمتیں خُلدِ بریں کی بھی
کرتا رہوں گا اپنے مدینے کا ذکرِ خیر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیار کی ہے روشنی مدینۃُ الحبیب ﷺ میں　　یہ ہے صِفت رچی ہوئی مدینۃُ الحبیب ﷺ میں
وہ آدمی عجیب ہے، عجیب اُس کی زندگی　　نہیں گیا جو جیتے جی مدینۃُ الحبیب ﷺ میں
ہر ایک شخص آشنا لگے گا آپ کو یہاں　　نہیں ہے کوئی اجنبی مدینۃُ الحبیب ﷺ میں

اک آن میں بُلا لیا مِرے حضور ﷺ نے وہاں — جُونہی دُعا رسا ہُوئی مدینۃُ الحبیب ﷺ میں
بہشت میں اُسے بہ عِزّ و جاہ لے کے جائیں گے — پہنچ گیا جو آدمی مدینۃُ الحبیب ﷺ میں
کسی بھی شخص کو کبھی ہُوئی ہے آج تک، کہو — کسی بھی چیز کی کمی مدینۃُ الحبیب ﷺ میں
یہ کس کا لُطفِ خاص ہے کہ ہے بہ حیرتِ نظر — سیاہ کار مُجھ سا بھی مدینۃُ الحبیب ﷺ میں
مِرا خُدائے لم یزَل، مِرا کریم کبریا — جو ڈھونڈ لو تو ہے اِسی مدینۃُ الحبیب ﷺ میں

عجیب ہیں رشیدؔ کے خیال کی لَطافتیں
ابھی یہاں تھا یہ، ابھی مدینۃُ الحبیب ﷺ میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

منظرِ جنّت بھی دِکھلائے مدینے کا خیال — سچ کہوں، جی کو فقط بھائے مدینے کا خیال
مسکراتا ہے خُدا عرشِ علٰی پر، ہمدمو! — جب کسی خوش بخت کو آئے مدینے کا خیال
جب تلک زندہ رہُوں، اس پر رہے قائم حیات — دل کی ہر دھڑکن میں بس جائے مدینے کا خیال
کل معیّت اُس کو مل جائے گی آقا ﷺ کی ضُرور — جو بھی بخت آج اپنائے مدینے کا خیال
روز و شب جن کے گزرتے ہیں نبی ﷺ کے شہر میں — مُجھ کو عظمت اُن کی سمجھائے مدینے کا خیال
ہاں بقیعِ پاک کی مٹّی اُسے مل جائے گی — قلب میں جس کے سما جائے مدینے کا خیال
حاضری جب تک نہیں ہوتی دیارِ قُدس میں — ہائے یادِ مصطفی ﷺ ہائے مدینے کا خیال
وہ ثنائے طَیبۂ اقدس میں رہتا ہے مگن — روز و شب جس شخص کو بھائے مدینے کا خیال

کر گئے راسخ رشیدؔ احمد کے قلب و ذہن میں
رحمتِ سرکار ﷺ کے سائے مدینے کا خیال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ ہے مدینہ طیّبہ — اور اِسی باعث مکرّم ہے مدینہ طیّبہ
باعثِ ایجادِ عالم ہیں نبیؐ دو سرا ﷺ — وجہِ استحکامِ عالَم ہے مدینہ طیّبہ
لائقِ تعظیم و اِکرام و وقار و احترام — شہرِ آقائے معظم ﷺ ہے مدینہ طیّبہ

انتہائے اُلفت و اِخلاص کی، ایثار کی — ایک تجسیمِ منظّم ہے مدینہ طیّبہ
مصطفیٰ ﷺ بھی زائرِ طابہ پہ کرتے ہیں کرم — وجہِ لُطفِ ربّ اکرم ہے مدینہ طیّبہ
جو یہاں پہنچا، وہ حِصنِ مرحمت میں آ گیا — باعثِ اَلطافِ پیہم ہے مدینہ طیّبہ
اور کوئی شہر اس کا مثل ہو، ممکن نہیں — دُنیا انگوٹھی ہے، خاتم ہے مدینہ طیّبہ
اِس کی آغوشِ کرم ہر آن رہتی کے کُھلی — زائروں کا خیر مقدم ہے مدینہ طیّبہ

آٹھ برسوں سے بسا محمودؔ کی نظروں میں ہے
سامنے احقر کے ہر دم ہے مدینہ طیّبہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کچھ کم تو نہیں مُجھ پہ عنایاتِ مدینہ — بند آنکھوں میں پاتا ہوں نشاناتِ مدینہ
ہے آئنہ در آئنہ اِک نُور کا عالَم — بڑھ کر ہیں مہ و مہر سے ذرّاتِ مدینہ
منصب کی بِنا پر ہے، خُوشا میرا مقدّر — گاتا ہُوں ہمہ وقت جو نغماتِ مدینہ
لو جاؤ مدینے، تمھیں سو بار مبارک — آؤ تو سناؤ مجھے حالاتِ مدینہ
بدبخت ہے، مُفلس ہے وہ کم ظرف ہے انساں — کر دے جو فراموش مداراتِ مدینہ
مُجھ ایسے سیہ کار کو بھی جس نے نوازا — دیکھی ہیں عجب میں نے روایاتِ مدینہ
اِس بار بھی اَلطاف و کرم کی ہے توقّع — ہر رات کو ہوتے ہیں اشاراتِ مدینہ
دیتے ہی رہیں گے مجھے سرکار ﷺ اجازت — دیکھوں گا کسی بار میں دیہاتِ مدینہ

سرکار ﷺ کا محمودؔ کرم مُجھ پہ وافر
حاصل ہیں جو مُجھ کو بھی مراعاتِ مدینہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھوں گا درِ دولتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ — ہے جلوہ درِ دولتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ
جس کا کوئی ہمسر نہیں، ثانی نہیں جس کا — ہے ایسا درِ دولتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ
عرفانِ خُداوند کی منزل کی طلب کا — ہے رستہ درِ دولتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ

ہر چیز اِسی در سے میسّر ہوئی مُجھ کو ہے میرا درِ دولتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ
نظروں میں کوئی در نہ جچا ہے، نہ جچے گا یوں دیکھا درِ دولتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ
مَعلُوم ہُوا، عرشِ بریں پر چلا آیا جب دیکھا درِ دولتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ
زُوّارِ مدینہ! یہ ذرا پھر سے بتاؤ! ہے کیسا درِ دولتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ
وہ دل کہ ہے سرشار محبت میں نبی ﷺ کی ہے گویا درِ دولتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ

محمودؔ ذرا دیکھ سرِ عرشِ الٰہی
ہے لکھا ''درِ دولتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جدھر جُھکا ہے میرا سر، مدینۃُ الرّسُول ﷺ ہے مِرے حضور ﷺ کا نگر مدینۃُ الرّسُول ﷺ ہے
جہاں طلب ہے مختصر، مگر عطا فزُوں ہوئی جہاں کرم ہے بیشتر، مدینۃُ الرّسُول ﷺ ہے
گیا ہوں بار بار یوں تو مکّۂ مکرّمہ مدینۃُ الرّسُول ﷺ پر مدینۃُ الرّسُول ﷺ ہے
جو چاہتی ہے تو کہ اُس کی دید سے اُٹھائے لُطف عُروسِ اشکِ تر، سنور! مدینۃُ الرّسُول ﷺ ہے
کسی طرح کا خوف اُسے نہ ہو گا روزِ حشر کو کسی کے قلب میں اگر مدینۃُ الرّسُول ﷺ ہے
جو مُتّقی ہیں، اُن کی تو یہی ہے خواہشِ دلی یہیں ہو زندگی بسر، مدینۃُ الرّسُول ﷺ ہے
مِری نگاہ و قلب کا جو کعبہ ہے تو دوستو! اُسی طرف کو ہے، جدھر مدینۃُ الرّسُول ﷺ ہے
قدم تو ہیں اُٹھے ہوئے، نظر جُھکی ہوئی نہیں ادب، ادب! ٹھہر، ٹھہر! مدینۃُ الرّسُول ﷺ ہے

پتا دیارِ مصطفی ﷺ کا پوچھ لو رشیدؔ سے
جدھر جُھکا ہے اِس کا سر، مدینۃُ الرّسُول ﷺ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر مُراد پاتا ہُوں طَیبۂ مُقدّس سے خوش نصیب ٹھہرا ہُوں طَیبۂ مُقدّس سے
گر بُرا بھی ہوں، جب بھی ہُوں گدا مدینے کا اِس بِنا پہ اچھا ہُوں طَیبۂ مُقدّس سے
ہے وہاں کے گنُبد سے میرے گھر کی شادابی پُھولتا ہُوں، پَھلتا ہُوں طَیبۂ مُقدّس سے

اِذن لے کے آتا ہوں پھر وہاں پہنچنے کا   جب بھی میں پلٹتا ہُوں طَیبہٗ مُقدّس سے
دل سے لوگ یُوں میرا اِحترام کرتے ہیں   گویا ایک ذرّہ ہُوں طَیبہٗ مُقدّس سے
دل کو چھوڑ آیا ہوں بے خودی کے عالَم میں   جب سے لوٹ آیا ہُوں طَیبہٗ مُقدّس سے
بار بار جاتا ہوں یہ جو شہرِ آقا ﷺ کو   کچھ تو ساتھ لاتا ہُوں طَیبہٗ مُقدّس سے

جانتے ہیں سب ساتھی، میں رشیدؔ کِس دل سے
واپسی کو چلتا ہُوں طَیبہٗ مُقدّس سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی لے گیا حُسنِ اعمال طَیبہ   مُجھے لے گیا میرا اقبال طَیبہ
حقیقت تو ہے صِرف اتنی جہاں میں   زمیں تخت ہے، تاجِ اقبالِ طَیبہ
نبی ﷺ کے سبب ہے سرافرازِ عالَم   ہُوا جن کے قدموں سے پامال طَیبہ
میں ہوں اُمّتی اُن کا، وہ جانتے ہیں   پہنچتے ہیں میرے سب احوال طَیبہ
خبر ان کو اَلطَّالِحُ لِیْ نے دی ہے   مُجھ ایسے جو پہنچے بد اعمال طَیبہ
ہُوئی حاضری جو کئی بار میری   نبی ﷺ کے کرم پر ہُوا دال طَیبہ
دُعا ہے، وہ پائے بقیعِ مُقدّس   جو بتلائے جا کے مِرا حال طَیبہ
مُقدّر نے کی یاوری فضلِ حق سے   تو جاتا رہُوں گا میں ہر سال طَیبہ

یہی اک تمنّا ہے محمودؔ میری
کسی طرح رضواں کو دے ٹال طَیبہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ پُوچھو نہ پُوچھو، ہے کیا خُلدِ طَیبہ   کمر باندھے میں تو چلا خُلدِ طَیبہ
وہاں فضلِ خالق، یہاں لُطفِ آقا ﷺ   جُدا ہے بہشت، اور جُدا خُلدِ طَیبہ
سمجھتا ہوں دارُالاماں جس کو ہمدم!   حرم ہے وہ کعبہ کا، یا خُلدِ طَیبہ
یہ دُنیا بہر طور دارُالفنا ہے   مگر اک ہے جائے بقا خُلدِ طَیبہ

بہت ناز کرتا ہے جنت پہ رضواں   الٰہی! اُسے بھی دکھا خُلدِ طَیبہ
طلب گارِ جنت ادھر آ، مِری سُن   مِرے دل کا ہے فیصلہ خُلدِ طَیبہ
مِرا جسم پہنچے بقیعِ مُقدّس   مِری رُوح کا مُدعا خُلدِ طَیبہ
گِھرا ہے جو نومیدیوں کے بھنور میں   تو اِک مرتبہ آزما خُلدِ طَیبہ
دُعا ایک محمودؔ کی ہے تو یہ ہے
دِکھا ہر برس یا خُدا، خُلدِ طَیبہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ کا کرم ہے رحمت پناہِ طَیبہ   جو ہے بارگاہِ مکّہ، وہ ہے بارگاہِ طَیبہ
جس وقت چھا رہے ہوں مجبُوریوں کے بادَل   آتے ہیں یاد مُجھ کو شام و پگاہِ طَیبہ
مِری جان اُن پہ صدقے کہ وہی ہیں اِس کے مالک   مِرے شاہِ ہر دو عالم ﷺ مِرے کج کُلاہِ طَیبہ
صُبحیں یہاں کی صُبحیں، شامیں یہاں کی شامیں   دُنیا سے ہیں نرالے یہ مِہر و ماہِ طَیبہ
کرتا ہے وُہ دُعائیں اِس کی سلامتی کی   جو ہے اُمّتی نبی ﷺ کا، وہ ہے خیر خواہِ طَیبہ
طُرّہ کُلَف زدہ ہے مینارِ پاک اُن ﷺ کا   آقا ﷺ کا سبز گنبد گویا کُلاہِ طَیبہ
ہے آدمی مسافر، ہر وقت ہے سفر میں   وُہ خوش نصیب ٹھہرا، لی جس نے راہِ طَیبہ
یہ جلوہ گاہِ طَیبہ روشن ہے ہر جہاں سے   روشن ہے ہر جہاں میں یہ جلوہ گاہِ طَیبہ
کرتے ہیں رشک مُجھ پر محمودؔ ملنے والے
قسمت سے ہو گیا ہوں میں داد خواہِ طَیبہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ربطِ قوم کی صورت طابَۂ مُقدّس ہے   ایک مرکزِ وحدت طابَۂ مُقدّس ہے
میرے سرورِ عالم ﷺ رحمتِ دو عالم ہیں   اور باعثِ رحمت طابَۂ مُقدّس ہے
تاجدار کرتے ہیں رشک اُس کی قسمت پر   جس غریب کی قسمت طابَۂ مُقدّس ہے
جادۂ محبت ہے شہرِ خالق و مالک   میری منزلِ اُلفت طابَۂ مُقدّس ہے

واسطہ رہے کیوں کر میرا باغِ رضواں سے — ہم نشیں مِری جنّت طابہٗ مُقدّس ہے
پانچ بار ہو آیا میں دیارِ آقا ﷺ سے — میری خوبیٔ قسمت طابہٗ مُقدّس ہے
بے نوا تو ہُوں لیکن اِس لیے نہیں پروا — بے نواؤں کی دولت طابہٗ مُقدّس ہے
رنج اور مُصیبت میں مُبتلا ہُوا جب بھی — مُجھ کو باعثِ بہجت طابہٗ مُقدّس ہے
مومنوں کے آقا ﷺ کا یہ رشیدؔ ہے مسکن
شہرِ رحمت و رافت طابہٗ مُقدّس ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بے رنج و یاس ہے تو ہے طَیبہ کا رہ نَورُد — منزلِ شناس ہے تو ہے طَیبہ کا رہ نَورُد
اُس کو کہاں شدائد و آلام کا خیال — جو بے ہِراس ہے تو ہے طَیبہ کا رَہ نَورُد
اسلام شہریارِ مدینہ ﷺ کی ہے عطا — اور دیں شناس ہے تو ہے طَیبہ کا رَہ نَورُد
روزِ نُشور بخششِ ربِّ کریم کی — رکھتا جو آس ہے تو ہے طَیبہ کا رَہ نَورُد
دربار میں پہنچ کے بھی، اور راستے میں بھی — آقا ﷺ کے پاس ہے تو ہے طَیبہ کا رَہ نَورُد
طَیبہ سے عشق جس کو نہیں، بدحواس ہے — جو باحواس ہے تو ہے طَیبہ کا رَہ نَورُد
مالک حضُور ﷺ ہی تو ہیں ہر جسم و جان کے — مالک شناس ہے تو ہے طَیبہ کا رَہ نَورُد
محمودؔ گلِستانِ ارم کے گُلاب کی
رکھتا جو باس ہے تو ہے طَیبہ کا رَہ نَورُد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے دِید طَیبہ اِحسانِ محبت — دل و جاں میرے قُربانِ محبت
ہیں یُوسُف عاشقِ رُوئے پیمبر ﷺ — مدینہ یوسُفستانِ محبت
وہی مدحت سرائے طیّبہ ہے — ہُوا ہے جو ثنا خوانِ محبت
محبت کی جنَم بُھومی ہے طَیبہ — یہی مٹّی ہے شایانِ محبت
اُسے اُلفت نہ کیوں طَیبہ سے ہو گی — کہ ہے جو مرتبہ دانِ محبت

اُسے ذرّاتِ طیبہ سے ہے اُلفت — جسے حاصل ہے عرفانِ محبت
مدینہ طیّبہ ہے جن کی منزل — ہوئے ہیں رہ نوردانِ محبت
رسولِ پاک ﷺ کا سرسبز قبّہ — اِسے کہتے ہیں ایوانِ محبت
سر افگندہ گیا محمودؔ طیبہ
یہی ہے شان شایانِ محبت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ارضِ طَیبہ کی خواہش شاملِ محبت ہے — اَرضِ طَیبہ کا راہی واصلِ محبت ہے
ابجدِ محبت ہے نقشِ گنبدِ خضرا — حاضری مدینے کی حاصلِ محبت ہے
طیبۂ مُقدّس ہے سرزمین اُلفت کی — اور وہاں کا ہر ذرّہ قابلِ محبت ہے
پانی اِس علاقے کا مہر و اُنس کا دریا — مٹّی اِس علاقے کی بھی گِلِ محبت ہے
کس کو کتنی چاہت ہے سرزمینِ طَیبہ کی — شہر ہے تو یہ حدِّ فاصلِ محبت ہے
اِس طرف کو چل پڑنا ہے سفر سعادت کا — اور مدینۂ اقدس منزلِ محبت ہے
قابلِ محبت ہے، صِرف جو گیا مکّہ — جو مدینے تک پہنچا، قائلِ محبت ہے
حاضری ہوئی جس کی باادب مدینے میں — صرف ایک وہ بندہ قابلِ محبت ہے
بے محبتِ طَیبہ ہے رشیدؔ کون انساں
آدمی ہے کیا وہ جو غافلِ محبت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بُلاوا طَیبہ کا، دُنیا سے ہے جُدا اعزاز — مِرے لیے ہے یہ واللہ اک بڑا اعزاز
رسولِ پاک ﷺ بُلا لیں کسی کو طَیبہ میں — کسی نے اِس سے بڑا بھی کوئی سُنا اعزاز
اُڑا کے لائے مِرے پاس خاکِ طَیبہ کو — عطا کرے جو مُجھے موجۂ صبا اعزاز
ہے میرا فرض، کرُوں مدحِ سرورِ کونین ﷺ — رسائی درِ سرکار ﷺ ہے مِرا اعزاز
اُنھیں کہ جن کے دِلوں میں ہے اُلفتِ طَیبہ — عطا کرے گا قیامت کے دن خُدا اعزاز

میں والدہ کی معیّت میں پہلی بار گیا ‏ ‏ مِرے حضور ﷺ نے مُجھ کو عطا کیا اعزاز
میں بار بار مدینہ میں ہو گیا حاضر ‏ ‏ مِرے رفیق! ذرا دیکھنا مِرا اعزاز
وہاں جو ذکر مِرا کرتے ہیں کرم فرما ‏ ‏ نبی ﷺ کے شہر میں ہے میرا تذکرہ اعزاز
زبان و خامہ پہ محمودؔ مدحِ طَیبہ ہے
مِرے لیے ہُوا یہ میرا مشغلہ اعزاز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"مدینہ مدینہ" جو دل کی صدا ہے ‏ ‏ سمجھیے تو یہ عشق کی اِبتدا ہے
وُہی ایک سجدہ قبولِ خُدا ہے ‏ ‏ کِیا جو درِ مصطفیٰ ﷺ پر ادا ہے
اُسی دل میں بستی ہے رحمت خُدا کی ‏ ‏ جو دل ہجرِ سرکار ﷺ میں غم کدہ ہے
کہیں دُور و نزدیک طیبہ کے ہو گا ‏ ‏ دل نعت خواننده جو گُم شُدہ ہے
وُہ جائے مدینے میں، گُنبد کو دیکھے ‏ ‏ یہاں پر جو دلگیر ہے، غم زدہ ہے
رہو گامزن راہِ طَیبہ پہ ہر دم ‏ ‏ اگر بوجھ عِصیاں کا تُم پر لدا ہے
الٰہی مجھے پھر دِکھا دے مدینہ ‏ ‏ صدا میرے لب پر یہی اک سدا ہے
میں ہر بار جاتا ہوں مکّہ بھی لیکن ‏ ‏ یہاں حاضری کا مزا ہی جُدا ہے
وہ محمودؔ طَیبہ گیا بے تردُّد
جو دل سے گُلِ طیّبہ پر فِدا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ میں حاضری کی تجھ کو ہے گر توقُّع ‏ ‏ کر لے یقین، ہو گی یہ بار ور توقُّع
ذرّاتِ طَیبہ سے ہیں یہ مُکتسِب ضیا کے ‏ ‏ کرتے ہیں اپنی پُوری شمس و قمر توقُّع
طیبہ ہو یا پھر اُس کی تصویر سامنے ہو ‏ ‏ رکھتے ہیں بس یہی اِک اہلِ نظر توقُّع
ہر سال حاضری کی مُجھ کو ملی اِجازت ‏ ‏ پوری ہُوئی ہے میری اے دوست! ہر توقُّع
کیفیتِ حضُوری جب ہو رہی ہو حاصِل ‏ ‏ ہوتی ہے حاضری کی بارِ دگر توقُّع

مُجھ کو نصیب ہو گا دفنِ بقیعِ غرقد　　پُوری کریں گے میری خیرُ البشر ﷺ توقُّع
ہُوں دست بَستہ حاضر، وہ مُسکرا کے دیکھیں　　گر ہے تو بس یہی ہے اِک مختصر توقُّع
تجھ کو بُلا ہی لیں گے سرکار ﷺ اپنے در پر
محمودؔ رکھ توکُّل، محمودؔ کر توقُّع

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دس گیارہ دن جو سال میں میرا وطن رہا　　اُس قریۂ حسیں کی مدح میرا فن رہا
یادِ دیارِ سرورِ کونین ﷺ ساتھ تھی　　جس جا رہا میں، ناعتِ شاہِ زمن ﷺ رہا
ہر شعر میں تھی اُلفتِ شہرِ نبی ﷺ کی باس　　ہر مصرعِ حسیں مِرا گُل پیرہن رہا
جاری ہے مومنوں کی زبانوں پہ "یا نبی ﷺ"　　طَیبہ کا ذکر رونقِ ہر انجمن رہا
اک کیف تھا کہ رُوح پہ چھایا رہا مُدام　　شہرِ نبی ﷺ کی مدح میں جب تک مگن رہا
ہر صبح، صبحِ نو تھی نبی ﷺ کے دیار کی　　اللہ! مُجھ پہ مہرِ عطا ضَوفگن رہا
لب پر رہا ترانۂ لُطفِ رسولِ پاک ﷺ　　دِل میں خیالِ شہرِ نبی ﷺ موجزن رہا
شہرِ رسولِ پاک ﷺ کی یادوں کے فیض سے　　نعتِ رسولِ پاک ﷺ طرازِ سُخن رہا
فضلِ خُدا سے فکر و خیالِ رشیدؔ پر
شہرِ جنابِ مصطفی ﷺ پرَتو فگن رہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آب و بادِ شہرِ آقا ﷺ تک رسا رَخشِ خیال　　لُطفِ آقا ﷺ، فضل و اِکرامِ خُدا رَخشِ خیال
ایک لمحے میں مُجھے پہنچا دِیا طَیبہ تلک　　رَم ہُوا اِس درجہ سُرعت سے مِرا رَخشِ خیال
آ رہا ہے اک سرُور و کیف میرے قلب کو　　دے رہا ہے شہرِ سرور ﷺ کا پتا رَخشِ خیال
روز اِس کے بل پہ کرتا ہوں سعادت کا سفر　　میرا طَیبہ تک بنا ہے واسطہ رَخشِ خیال
گُھومتا پھرتا ہے طَیبہ کے گلی کُوچوں میں خُوب　　ڈھونڈتا رہتا ہے کوئی نقشِ پا رَخشِ خیال
یہ پیاماتِ محبت، یہ کرم کے سلسلے　　ہے مِری آہِ رسا، پیکِ صبا، رَخشِ خیال

دیکھتا ہی رہ گیا ہُوں روضۂ اقدس کو میں ۔۔۔ مُجھ سے پہلے ہو گیا ہے جُنبِہ سا رخشِ خیال
یہ ہزاروں مرتبہ طَیبہ گیا، میں پانچ بار ۔۔۔ یوں ہزاروں بار مُجھ سے بڑھ گیا رخشِ خیال
کچھ نہ پھر سُوجھا اِسے محمودؔ خود رفتہ تھا یہ
طیبہ ہی کے آنے، جانے میں رہا رخشِ خیال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ میں گزرے دن سببِ آشتی بنے ۔۔۔ بگڑے ہوئے جو کام تھے میرے، سبھی بنے
کیا زندگی جو جنّتِ طیبہ سے دُور ہو ۔۔۔ پہنچوں میں اُس دیار میں تو زندگی بنے
جو شہرِ مصطفیٰ ﷺ و خُدا میں بسر ہوئے ۔۔۔ وہ چند روز باعثِ خوش قسمتی بنے
ہر بار جو گزارے ہیں شہرِ رسول ﷺ میں ۔۔۔ دس گیارہ دن وُہی تو مِری زندگی بنے
باتیں سُنائے روز پیمبر ﷺ کے دیس کی، ۔۔۔ مُجھ پر کرم کرے کوئی، میرا کوئی بنے
چہرے جو غم سے زرد تھے، کُملا گئے تھے جو ۔۔۔ تابِ رُخِ نبی ﷺ سے مگر چاندنی بنے
اس شہرِ محترم میں پیمبر ﷺ کے فیض سے ۔۔۔ بگڑے ہوئے زمانے کے آخر سبھی بنے
طَیبہ کے جتنے فرد ہیں، مہماں نواز ہیں ۔۔۔ نامحرمی بھی آ کے یہاں دوستی بنے
محمودؔ روز جاتا ہے اُن کی طرف خیال
ہر سال خود بھی جاؤں تو قسمت مِری بنے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم نُما ہُوا مُجھ پر مِرِ خُدا آخر ۔۔۔ میں فضلِ حق سے مدینہ پہنچ گیا آخر
مجھے بُلایا گیا لُطفِ خاص سے طَیبہ ۔۔۔ سُنی گئی جو وہاں میری اِلتجا آخر
اثر نبی ﷺ کے ہے ارشادِ طَالِعِ لِیٔ کا ۔۔۔ جو مُجھ سا معصیت پیشہ وہاں گیا آخر
درود بھیج رسولِ کریم ﷺ پر پہلے ۔۔۔ دیارِ پاک کی باتیں مُجھے سُنا آخر
یہاں کے کُوچہ و بازار بھی معطّر ہیں ۔۔۔ کہ ہے تو شہرِ پیمبر ﷺ کی یہ فضا آخر
جگہ ملی مجھے قدمینِ سرورِ دیں ﷺ میں ۔۔۔ مِلا ہے مُجھ کو محبت کا یہ صِلہ آخر

سُرور و کیف بھی پایا اِدھر مقام ملا — چبُوترے پہ ہُوا میں جو جُبہہ سا آخر
مُوَاجَهه ہے، یہاں پر نظر نہیں اُٹھتی — یہ لابُدی ہے، نبی ﷺ کا ہے سامنا آخر
نبی ﷺ کے در پہ ضروری ہے حاضری میری
دیارِ سرورِ دیں ﷺ کا ہُوں میں گدا آخر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مذکور ہے طَیبہ کا مِری خُلدِ سماعت — طیبہ ہی کی باتیں ہیں تری خُلدِ سماعت
قصّہ نہ سُنا خُلدِ بریں کا مجھے، واعظ! — ہے ذکر مدینہ کا مِری خُلدِ سماعت
آیا مُجھے رُؤیا میں مدینے سے بُلاوا — اُتری یہ صدا دل میں، بنی خُلدِ سماعت
طَیبہ میں جو آیا تو ملی خواب کی تعبیر — اِس طرح ہوئی چارہ گری خُلدِ سماعت
قُبّہ کے نظارے میں عجب رنگ یہ دیکھا — ہر موجِ ہوا مُجھ کو لگی خُلدِ سماعت
طَیبہ کی فضاؤں میں ہیں نغماتِ محبت — ہے یہ بھی حقیقت کہ ہوئی خُلدِ سماعت
تسکین ملی رُوح کو، گنُبد کو جو دیکھا — آوازِ اذاں مُجھ کو ہوئی خُلدِ سماعت
قدمین میں سرکار ﷺ جو ہوں مُجھ سے مخاطب — پھر میری سماعت ہو، مِری خُلدِ سماعت
”محمودؔ! طلب کرتے ہیں آقا ﷺ تجھے فوراً!“
ہو کاش یہ آواز کبھی خُلدِ سماعت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر لُطف، ہر خُوشی سے سِوا اِک سرُور و کیف — شہرِ نبی ﷺ میں مُجھ کو ملا اِک سرُور و کیف
گرویدہ کر کے مُجھ کو نبی ﷺ کے دیار کا — اللہ نے کیا ہے عطا اِک سرُور و کیف
طَیبہ کی حاضری سے مِرے شعر کا فروغ — طیبہ کے پیار کا ہے صِلہ اِک سرُور و کیف
تنظیم کا سَبَق دیا بطحا کی خاک نے — طیبہ کی سرزمیں نے دِیا اِک سرُور و کیف
مسجد سے پیرویٔ نبی ﷺ کر کے، بعدِ فجر — پاتا تھا روز تا بہ قُبا اِک سرُور و کیف
جذب و اثر سے قلب و نظر آشنا ہوئے — آقا ﷺ کی بارگہ نے دیا اِک سرُور و کیف

قدموں میں اُن کے بیٹھ کے پڑھتا رہوں دُرود
مُجھ کو عطا ہو میرے خُدا اِک سرُور و کیف

ہر سال گیارہ دن کے لیے بہرِ التفات
دیں گے مجھے حبیبِ خُدا ﷺ اِک سرُور و کیف

شہرِ رسولِ پاک ﷺ میں محمودؔ حاضری
ہے سب مَسرّتوں سے سِوا اِک سرُور و کیف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کا روضۂ اقدس ہے آستانِ شکیب
قرارِ جاں ہے یہی اور یہی ہے جانِ شکیب

سوائے شہرِ پیمبر ﷺ سوائے شہرِ اِلٰہ
ہر ایک شہر ہے بے شُبہ بے نشانِ شکیب

ہراس و خوف کا کانٹا نکل گیا دِل سے
کِھلا ہُوا ہے مدینے میں گُلستانِ شکیب

رسُولِ پاک ﷺ کے روضے کا خُوش نُما گنبد
ہے گویا کشتیٔ اُمت پہ بادبانِ شکیب

مُجھے پہنچنا ہے ہر سال شہرِ اُلفت میں
جہاں سکون ہے دل کا، جہاں ہے جانِ شکیب

خُدا کرے کہ چھُٹی بار بھی وہاں پہنچوں
ہُوئی ہے بے سرو سامان مِری دُکانِ شکیب

وہاں سے آئے بُلاوا بالالتزام مجھے
ٹکٹ مدینہ کا ہر سال ہو نشانِ شکیب

چورانوے میں، نہ نوّے میں جا سکا طَیبہ
یہاں سے قطع ہُوئی، آہ، داستانِ شکیب

دِلوں سے ختم ہے محمودؔ ناشکیبائی
ہر ایک زائرِ طیبہ ہے خُوش گُمانِ شکیب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حاضری طَیبہ کی جب کرتی ہے سامانِ شکیب
سال بھر رہتا ہوں پھر میں منقبت خوانِ شکیب

ہجرِ شہرِ مُصطفیٰ ﷺ سے جب مسلسل غم ملے
پھر بتاؤ کس طرح، کیسے ہوا امکانِ شکیب

مُجھ کو طَیبہ کے سوا آیا کہاں صبر و قرار
گرچہ سمجھاتے رہے سب دوستدارانِ شکیب

جب تلک طَیبہ نہ پہنچیں، چہچہاتے ہی نہیں
رہتے ہیں منقار زیرِ پر یہ مُرغانِ شکیب

منزلِ مقصود پر جا کر ہی پاتے ہیں سُکوں
رہ نوردانِ مدینہ، رہ نوردانِ شکیب

طَیبہ جا کے ہاتھ سے چھُوٹے نہ دامانِ ادب
یہ رویّہ ہے جسے کہتے ہیں شایانِ شکیب

سال بھر کرتا ہوں ذکرِ شہرِ سرکارِ جہاں ﷺ
اس طرح ہُوں میں یکے از مدح خوانانِ شکیب

ہے سکنیت کی جگہ طیبہ، جو ہے جانِ قرار
جانتے ہیں یہ حقیقت رازدارانِ شکیب

اظہرؔ و شہنازؔ بھی عازمِ ہیں طیبہ کے رشیدؔ
بن گئے آخر کو یہ بھی پاسدارانِ شکیب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم بُلائے جاتے ہیں پھر دیارِ آقا ﷺ سے
ہم کو اُنس و اُلفت ہے اپنے پیارے آقا ﷺ سے

فرش پر نہ یہ ہوتا تو حقیر تھی دُنیا
حُسنِ سرزمیں قائم ہے مزارِ آقا ﷺ سے

قُبّۂ مُقدّس سے ہے جہاں کی شادابی
نُور کا نکلنا بھی ہے منارِ آقا ﷺ سے

پایۂ عُمر ؓ کیا ہے؟ کیا ہے اُوجِ صِدّیقی ؓ؟
یہ رمُوز سمجھے ہیں ہم جوارِ آقا ﷺ سے

اِس میں نام آتا ہے طیبۂ مُقدّس کا
مطمئن ہوں میں ذکرِ کیف بارِ آقا ﷺ سے

گرچہ ایک عاصی ہوں، محترم ہُوں پھر سب میں
ہو کے آیا ہُوں شہرِ پُروقارِ آقا ﷺ سے

ہے یقیں مِرے دل کو، پھر بُلائیں گے طیبہ
ہے اُمید الطافِ بے شمارِ آقا ﷺ سے

ساتھ ساتھ رکھتا ہُوں حاضری کی پھر خواہش
جب سے لوٹ آیا ہوں مَیں دیارِ آقا ﷺ سے

پھر پیام آئے گا، جاؤں گا مدینے پھر
پھر اُمید بندھتی ہے اختیارِ آقا ﷺ سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے بدقسمت، کرے حاصل وہ کیا انوارِ آقا ﷺ سے
محبت ہی نہیں جس کو در و دیوارِ آقا ﷺ سے

نہ کیوں انوار کے سانچے میں ڈھل جاتا یہ دِل میرا
تمتُّع کر لیا دربارِ پُر انوارِ آقا ﷺ سے

کِھلے احساس کے گُلشن میں پھر غُنچے اُمیدوں کے
پیام آیا ہے پھر شہرِ بہار آثارِ آقا ﷺ سے

ضیا افگن زمانے میں رہے، جب تک رہے دُنیا
جو فیضِ نُور پائے گنبد و مینارِ آقا ﷺ سے

اُحدؔ سرکار ﷺ کا محبوب بھی ہے اور مُحِب بھی ہے
محبت کیوں نہ ہو آخر مُجھے کُہسارِ آقا ﷺ سے

سُنے گا جو بھی گوشِ ہوش سے، وہ فیض پائے گا
فضائیں آج بھی معمُور ہیں گُفتارِ آقا ﷺ سے

جو طَیبہ سے پلٹتا ہوں، تو پھر طَیبہ میں آنے کی ‏ ‏ اِجازت لے کے ہی ٹلتا ہوں میں دربارِ آقا ﷺ سے
کرم فرمائے یہ مٹّی تو میری نعش کو ڈھک لے ‏ ‏ توقّع ہے یہی خاکِ کرم آثارِ آقا ﷺ سے
یہاں کی حاضری سے دِل کی دُنیا کو بدل لینا
گزارش ہے یہی محمودؔ سب زُوّارِ آقا ﷺ سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

منظر یہاں کے دیدۂ حیراں نواز ہیں ‏ ‏ ذرّے جو ہیں مدینے کے، مہماں نواز ہیں
کوئی مدینے والوں تک پہنچے تو شوق سے ‏ ‏ یہ لوگ ہیں جو شوقِ فراواں نواز ہیں
ہے دل نواز آب و ہَوائے دیارِ قُدس ‏ ‏ ذرّاتِ طیبہ جتنے ہیں، سب جاں نواز ہیں
ہر فرد مُضطرب ہے کہ پہنچے وہیں کہیں ‏ ‏ گلیاں بھی جس مقام کی ارماں نواز ہیں
طَیبہ کے دَم سے پُھولتے پَھلتے ہیں نعت خواں ‏ ‏ باسی جو ہیں یہاں کے، ثنا خواں نواز ہیں
اِس شہر کی جو بات ہے، ایماں فروز ہے ‏ ‏ اشیا یہاں کی جتنی ہیں، ایماں نواز ہیں
ذرّے جو ہیں ستارہ فروزی میں بے مثال ‏ ‏ جو خار ہیں یہاں کے، گُلِستاں نواز ہیں
محمودؔ اِس دیار کا اِخلاص کیا کہوں
اِس شہر کی ہوائیں بھی مہماں نواز ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اشتیاقِ دیدِ طیبہ ہے جو عیدِ اشتیاق ‏ ‏ جذب و کیفیت میں ہُوں فردِ فریدِ اشتیاق
روز و شب ذکرِ دیارِ پاک میرا کام ہے ‏ ‏ روز و شب کرتا ہوں میں گُفت و شُنیدِ اشتیاق
اے زہے قسمت، پذیرائی مِرے آقا ﷺ نے کی ‏ ‏ میں گیا طَیبہ تو کہلایا مُریدِ اشتیاق
سَیّد و سرور ﷺ بُلاتے ہیں جو طَیبہ میں تو ہے ‏ ‏ مُجھ سے عِصیاں کار پر لُطفِ مزیدِ اشتیاق
شہرِ طیبہ تک جو لے جاتی ہے سرمستی مُجھے ‏ ‏ یہ شرابِ عشق ہے، جو ہے کشیدِ اشتیاق
مُجھ پہ در کھولے حضُوری کے، مِرے فتّاح نے ‏ ‏ خواہشِ دیدِ مدینہ ہے کلیدِ اشتیاق
آٹھ برسوں میں مدینہ مَیں گیا ہُوں پانچ بار ‏ ‏ ماہنامہ ''نعت'' نے دی ہے نویدِ اشتیاق

شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ میں خُدا کے فضل سے ہر برس ممکن ہے تقریبِ سعیدِ اشتیاق
شہرِ آقا ﷺ میں حضوری کے سبب، محمودؔ ہے
لُطف و اِکرامِ نبی ﷺ سے مُستفیدِ اشتیاق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس کے سوا جائے کہاں میرا یہ قلبِ مُضطرب پاتا ہے طَیبہ میں اماں میرا یہ قلبِ مُضطرب
ہے اضطراب اِس کو مگر اتنا کہ یہ مجبور ہے ہے ہجرِ طیبہ کا نشاں میرا یہ قلبِ مُضطرب
ہو گا اُسی دم خُرّم و مسرُور، جب بن جائے گا سرکارِ والا ﷺ کا مکاں میرا یہ قلبِ مُضطرب
خواہش یہی اِس کی رہی، جائے نہ طَیبہ سے کہیں جس دِن سے آیا ہے یہاں میرا یہ قلبِ مُضطرب
آقا ﷺ نے بُلوایا اِسے اپنے دیارِ پاک میں ایسے ہُوا عرش آستاں میرا یہ قلبِ مُضطرب
آیا جوارِ طَیبۂ اطہر میں میرے ساتھ جب پہنچا قریب لامکاں میرا یہ قلبِ مُضطرب
ہو گا نہ پھر یہ مضطرِب، اے دوست، جب ہو جائے گا قُربانِ شاہِ مُرسلاں ﷺ میرا یہ قلبِ مُضطرب
خاکِ مدینہ سے بہت اُلفت ہے جان و رُوح کو ہے اِس محبت کا نشاں میرا یہ قلبِ مُضطرب
محمودؔ کی مانند یہ کرتا ثنائے طَیّبہ
رکھتا کہیں جو اِک زباں میرا یہ قلبِ مُضطرب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے جب سے جا کے آ گیا ہُوں میں اپنے آپ کو اچّھا لگا ہُوں
مدینے جا کے کیا کیا مانگتا ہُوں گدائے سر گروہِ انبیاء ﷺ ہُوں
مجھے ہر بار آتا ہے بُلاوا بِلا دعوت میں کب طَیبہ گیا ہُوں
لبوں پر ذکرِ طیبہ ہی رہا ہے بہر صُورت میں جس سے، جب مِلا ہُوں
مُجھے ہر سال طیبہ میں بُلائیں میں جَیسا بھی ہوں، آقا ﷺ آپ کا ہُوں
سرافرازی مِری گردُوں نشاں ہے درِ آقا ﷺ پہ ایسا جُھک گیا ہُوں
وہ ہے بابُ السّلام آنکھوں کے آگے اِسی احساس میں بیٹھا اُٹھا ہُوں

جو دِل کی پوچھتے ہو، آؤ، سُن لو! مدینے روز جانا چاہتا ہُوں
دُعا محمودؔ کی مقبُول ہو جائے
خُدایا مَیں شہیدی رحمۃ اللہ علیہ دُوسرا ہُوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھر ملی سرکار ﷺ کی جانب سے رحمت کی نوید — ذکرِ طیبہ دے رہا ہے مُجھ کو جنّت کی نوید
آپ ﷺ کے گھر بے اجازت جبرئیلؑ آتے نہ تھے — میں بھی حاضر ہوں، جو ہو مُجھ کو اِجازت کی نوید
مُجھ سا خاطی دیدِ سرور ﷺ کے بھلا قابل کہاں — کاش اُن ﷺ کے شہر ہی کی ہو زیارت کی نوید
طَیبہ وہ بطحا دیار خُرّمی کے شہر میں — ایسے ہی گوشوں سے ملتی ہے مَسرّت کی نوید
واں تہجّد کا بھی میں کرتا رہا ہُوں اِہتمام — طَیبہ جانا ہے مُجھے شوقِ عبادت کی نوید
جب نگاہیں میری طَیبہ میں رہیں گی سجدہ ریز — میرے آقا ﷺ تب مُجھے دیں گے شفاعت کی نوید
کر رہا ہے نعت میں محمودؔ ذکرِ طیّبہ
اور ہاتِف دے رہا ہے اِس کو جنّت کی نوید

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے زہے قسمت کہ بر آئی تمنّا پانچ بار — آٹھ برسوں میں مدینہ مَیں نے دیکھا پانچ بار
شُکرِ باری میں رہا مصرُوف، اور دیکھا کِیا — حُسنِ اَلطافِ پیمبر ﷺ کا کرشمہ پانچ بار
بارگاہِ مُصطفیٰ ﷺ میں آپ ﷺ کے قدمین نے — میرے احساسات کا دیکھا تماشا پانچ بار
میں نے پایا مختلف اِنسان اپنے آپ کو — یوں بدل ڈالی گئی اندر کی دُنیا پانچ بار
دن میں سو سو بار اِن کو دیکھتا ہوں پیار سے — میری اِن آنکھوں نے دیکھا ہے وہ روضہ پانچ بار
اب ہمیشہ کے لیے یا رب! یہیں قائم رہے — اوج پر آیا جو قسمت کا ستارہ پانچ بار
اب کُھلا رہنے دے اے فتّاح! تو میرے لیے — راستہ سرکار ﷺ نے جو مُجھ پہ کھولا پانچ بار
آرزُو ہے، کم سے کم نسبت یہی قائم رہے — ایک بار ابوا گیا ہوں اور طَیبہ پانچ بار

یا خدا! محمودؔ کو ہر سال وہ آئے نظر
قُبّۂ انور کا جو دیکھا نظارہ پانچ بار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طَیبہ میں جو کی عرض کہ ہو مُجھ کو عطا کُچھ — پھر مُجھ کو مِلا اپنی طلب سے بھی سِوا کُچھ
طیبہ میں نہ پائیں جو حُضُوری کی سعادت — پائیں گے نہ اللہ کا وہ لوگ پتا کُچھ
طَیبہ میں خُدا اُس کو پہنچنے نہیں دیتا — آقائے دو عالم ﷺ جو کسی سے ہوں خُفا کُچھ
طَیبہ کی ہَوا لائی ہے پیغامِ حُضوری — مُجھ کو تو یہ پیغام ملا، تم نے سُنا کُچھ؟
ہر سال مدینے سے بُلاوا مجھے آئے — فریاد مِری عرش تلک ہو جو رسا کُچھ
وُہ صاحبِ توقیر ہے، قسمت کا دَھنی ہے — جس کو درِ اَلطاف و عنایت سے ملا کُچھ
اُس شخص نے سب مانگنے والوں کو دِیا ہے — سرکار ﷺ کے دربار سے جس نے بھی لِیا کُچھ
جب پہلی نظر قُبّۂ خضرا پہ پڑی تھی — محسُوس ہوا، بڑھ گئی آنکھوں کی ضیا کُچھ

کرتا ہے جو دن رات وہ طَیبہ ہی کی باتیں
لگتا ہے کہ محمودؔ پہ ہے فضلِ خُدا کُچھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روضۂ سرکار ﷺ دربارِ رفیعُ المرتبت — جس کے ہیں زُوّار، زُوّارِ رفیعُ المرتبت
سر کشیدہ ہے منارِ نُور طُرّے کی طرح — گُنبدِ اَخضر ہے دستارِ رفیعُ المرتبت
ہر کلی بے مثل اِس کی، ہر گُلِ تر لاجواب — گلشنِ طیبہ ہے گُلزارِ رفیعُ المرتبت
میرے سرکارِ مدینہ ﷺ، میرے محبوبِ خُدا ﷺ — دو جہانوں کے ہیں مختارِ رفیعُ المرتبت
اُسوۂ کامل شہنشاہِ مدینہ ﷺ کا ہُوا — قابلِ تقلید کردارِ رفیعُ المرتبت
مُجھ کو دیتی ہی رہی ہیں میزبانی کا شرف — طیبہ اقدس کی اقدارِ رفیعُ المرتبت
ہو رہی ہیں لُطف کی اُن پر مسلسل بارشیں — آج بھی جتنے ہیں اَنصارِ رفیعُ المرتبت
میری نظروں میں، مِرے دل میں ہُوا ہے جاگزیں — گُنبدِ پُرنُورِ سرکارِ رفیعُ المرتبت ﷺ

جو ہے محبوب و محبِّ سرورِ عالم ﷺ رشیدؔ
ہے اُحُد اک ایسا کُہسارِ رفیعُ المرتبت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طَیبہ پہنچ کے دوستو، ہم نے اُتارے دُکھ — اپنا وجود کھو گئے سارے ہمارے دُکھ
شاہِ مدینہ سرورِ عالم ﷺ نے عُمر بھر — اُمّت کی مغفرت کے لیے تو سہارے دُکھ
جب پہلی مرتبہ مَیں گیا شہرِ پاک میں — سنگِ درِ رسولِ مکرّم ﷺ پہ وارے دُکھ
طَیبہ سے آ کے، یاد رہی ہر خوشی مُجھے — پہنچا وہاں تو بھول گئے مُجھ کو سارے دُکھ
یہ جیت ہے کہ طَیبہ سے سُکھ مل گئے مُجھے — دل کی مُراد پائی وہاں، اپنے ہارے دُکھ
سب مِٹ گئے رسا ؔ شہرِ رسول ﷺ سے — بے حدّ و بے شمار تھے گرچہ ہمارے دُکھ
روضے کے سامنے جو ڈھلے آنسوؤں کی شکل — دِل کے اُفُق پہ چاند بنے اور ستارے دُکھ
طَیبہ کی حاضری سے ہیں یا ہجر کے سبب — جتنے ملے ہیں سُکھ مجھے، جتنے سہارے دُکھ

اُن کا ضیاع طَیبہ میں محمودؔ ہو گیا
دو کم پچاس سال تو میں نے سنوارے دُکھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے سے اُٹھّے ہیں رحمت کے بادَل — جہاں بھر میں پھیلے ہیں رحمت کے بادَل
مِرے دل میں شہرِ نبی ﷺ کی ہے اُلفت — مِرے سر پہ چھائے ہیں رحمت کے بادَل
مدینے میں جو ٹُوٹ کر ہیں برستے — وہی برکتوں کے ہیں رحمت کے بادَل
ہوں محشر میں بھی اِس طرح یا الٰہی! — مدینے میں جیسے ہیں رحمت کے بادَل
نواسی(۸۹) سے محسُوس ہوتا ہے مُجھ کو — مجھے گھیرے رکھتے ہیں رحمت کے بادَل
جو دُنیا سے اُٹھتے ہیں زحمت کے طُوفاں — وہ طَیبہ میں بنتے ہیں رحمت کے بادَل
برستے ہیں دُنیائے انسانیت پر — جو طَیبہ سے آتے ہیں رحمت کے بادَل

مجھے لے کے محمودؔ طیبہ میں پہنچے
کچھ ایسے کرشمے ہیں رحمت کے بادَل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کُچھ ایسی طَیبہ میں صبحوں کی روشنی پھیلی — یہاں کا کوئی بھی لمحہ حِصارِ شب میں نہیں
میں جب سے شہرِ پیمبر ﷺ سے ہو کے آیا ہُوں — کوئی بھی شے نہیں، جو دامنِ طلب میں نہیں
سوائے طَیبۂ اقدس سے پیار کے، کُچھ بھی — مِرے دماغ میں، دل میں، نظر کے ڈھب میں نہیں
جو میں ہُوں شہرِ حبیبِ کریم ﷺ کا مداح — تو کیا حصارِ عطائے شہِ عرب ﷺ میں نہیں؟
خُدا کا گھر بھی حرم ہے، نبی ﷺ کا گھر بھی حرم — نبی ﷺ کی مدح میں کیا ہے جو حمدِ رب میں نہیں
زیادہ طَیبہ میں رہتا ہوں میں جو عُمرے میں — خُدا رحیم ہے میرے لیے، غَضب میں نہیں
دُرود پڑھنے میں جو کیف سا ہے صُفّہ میں — وہ رنگِ بزم، کسی محفلِ طرب میں نہیں
مُوَاجَھَہ میں جو ملتا ہے چند لمحوں میں — سرُور ایسا جہاں بھر کے روز و شب میں نہیں

نبی ﷺ کے شہر کے تذکارِ پاک میں محمودؔ
وہ بات کُفر ہے جو حیطۂ ادب میں نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جتنی ثنائے طَیبہ مِری شاعری میں ہے — اندراج اِس کا دفترِ خوش قِسمتی میں ہے
طَیبہ سے اک تعلُّقِ حاضر بندھا رہے — دونوں جہانوں کی تو بَھلائی اِسی میں ہے
مدحِ دیارِ سرورِ کونین ﷺ کی قَسم! — گر لُطفِ نعت ہے تو وہ اِخلاص ہی میں ہے
طَیبہ میں بے نشاں جو رہا، خُوب تر ہُوا — کتنی بڑی شناخت اِس بے چہرگی میں ہے
ایسا سُرور و کیف کہاں، لُطف ہے کہاں — طَیبہ میں حاضری کی جو اِک اِک گھڑی میں ہے
ہو آرزُوئے روضۂ اقدس زِ راہِ عجز — جتنی ہے سر بلندی، فروماندگی میں ہے
اسے ہم نشیں! نہ پُوچھ کہ ہوتی نہیں بیاں — جو کیفیت پہنچ کے وہاں، واپسی میں ہے
اب تک ترپین (۵۳) دن رہا شہرِ رسول ﷺ میں — عرصہ یہی تو خُوب مِری زندگی میں ہے

طَیبہ کی حاضری میں اُٹھایا ہے وُہ مزا
محمودؔ جو فروتنی و عاجزی میں ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بُلاوا طیبہ کا ہے میری بے زری پہ محیط — نبی ﷺ کی چشمِ تلطُّف ہے بے بسی پہ محیط
دیارِ پاک کے دریُوزہ گر کا کیا کہنا — یہ مفلسی ہے بہرِ نوعِ مُنعمی پہ محیط
یہاں کا مُفلس و نادار سب سے با ثروت — یہاں کا مُبتدی دُنیا کے منتہی پہ محیط
زمینِ طیبہ کے ذرّوں سے جو ضیا پھُوٹی — یہ ایسی روشنی ہے جو ہے چاندنی پہ محیط
مُجھے بُلائیں مِرے آقا ﷺ طیبہ میں ہر سال — تمنّا یہ ہے مِری پُوری زندگی پہ محیط
مِرے حضُور ﷺ کے شہرِ سکُوں نواز کی خیر — بُلاوا واں کا ہے میری ہر اِک خوشی پہ محیط
کھجُوریں واں کی ہوں، تربُوز ہوں کہ ہوں انگور — زمینِ طیبہ کی ہر شے ہے تازگی پہ محیط
مِرے حضور ﷺ کی مسجِد میں جب تہجّد ہو — وہ پل ہے عظمتِ آدم کی ہر گھڑی پہ محیط
میں جا پہنچتا ہُوں محمودؔ جب کبھی طَیبہ
مِرے لیے تو وہ لمحہ ہے آگہی پہ محیط

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طَیبہ پہنچنے کے لیے حج ہے بڑا جواز — لیکن جو جانا چاہُوں وہاں میں بِلا جواز؟
دولت سرائے سرورِ عالم ﷺ سے ربط ہے — دریُوزہ گر جو ہُوں، تو ہے اُن کی عطا جواز
پیغام دلنوازیٔ شہرِ حضور ﷺ کا — پوچھو اگر تو اِس کا ہے موجِ صبا جواز
قُربِ حضُور ﷺ ہی سے تقرُّب خُدا کا ہے — قُربِ رسولِ پاک ﷺ کا قُربِ خُدا جواز
لب پرہے شہرِ رحمتِ عالم ﷺ کا تذکرہ — مُجھ کو تو اپنی شاعری کا یہ مِلا جواز
ہوتا رہا ہُوں حاضرِ دربارِ مُصطفیٰ ﷺ — بخشش کا میری، ہو گا یہ روزِ جزا جواز
زندہ ہُوں یُوں کہ عازمِ شہرِ نبی ﷺ رہُوں — رکھتا نہیں ہُوں اِس کے سوا دُوسرا جواز
عمرے کا، حج کا، مُجھ سے قلندر کے واسطے — ہے حاضریٔ بارگہِ مُصطفیٰ ﷺ جواز

محمودؔ ساتھ اظہرؔ و شہنازؔ جائیں گے
اِس بار میری حاضری کا یہ بنا جواز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ رسُولِ ہر دو جہاں ﷺ شہرِ بے مثال — یہ قریہ باکمال ہے، یہ قریہ لازوال
اللہ جانتا ہے، یا آقا ﷺ کو ہے خبر — مجبوریٔ مدینہ جو کرتی ہے میرا حال
نسبت ہے اِس کو گُنبدِ خضرا کے رنگ سے — سبزے کو اہلِ عِشق نہیں کرتے پائمال
روضہ ہے میری سَیّدِ و سردار ﷺ کا، جہاں — گزرے وہیں پہ آقا ﷺ کے چودہ سو ساتِ سال
جو خوش نصیب شہرِ نبی ﷺ کے مکین ہیں — کس درجہ خُوش خِصال ہیں، کس درجہ خُوش مقال
آب و ہَوائے شہر بھی مہماں نواز ہے — ذرّے ہیں جس کے ذرّہ نوازی میں بے مثال
پُورا نہ ہو، یہ ہو نہیں سکتا خُدا گواہ — اِس شہرِ خُوش نہاد میں آ جائے جو خیال
مُجھ کو سفر مدینہ کا ہر روز ہو نصیب — جی چاہتا ہے، ساتھ چلیں صِرف ہم خیال

محمودؔ جب تلک نہ مدینے پہنچ سکا
بے فائدہ گزر گئے دو کم پچاس سال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگر دل میں تُخمِ محبت نہ بوتے — تو کس طرح ہر سال طَیبہ میں ہوتے
سکینت کی دولت یہیں سے ملی ہے — مدینہ نہ آتے تو آرام کھوتے
یہ ہے قریۂ رحمتِ ہر دو عالم ﷺ — یہاں پھوٹتے ہیں محبت کے سوتے
رمُوز اُن پہ ہوتے عیاں زندگی کے — جو اِس خاک میں چین کی نیند سوتے
وہ پاتے نبی ﷺ کے لبوں کا تبسُّم — جو خوش بخت قدمین میں آ کے روتے
کھڑے ہو کے صُفّہ پہ آنکھوں کے نم سے — معاصی کے سارے ہی دفتر بھگوتے
اگر شوق سے دیکھتے جالیوں کو — نگاہوں میں دلکش مناظر سموتے

وہاں چہچہائیں گے طَیبہ کے طائر
اُڑیں گے جہاں سب کے ہاتھوں کے توتے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طَیبہ جانے کی جو رکھتا ہے مسلماں خواہش — پُوری کر دیتے ہیں اُس کی شہِ شاہاں ﷺ خواہش
وہ مدینے میں ہے دریائے شفاعت، جس میں — غرق ہونے کی رکھے دفترِ عصیاں خواہش
طَیبہ جانے کی تمنّا بھی عجب خواہش ہے — ایسی خواہش ہو تو ہے خُلد بداماں خواہش
جس کو آتا ہو مدینے سے بُلاوا، اُس کو — کس لیے پھر تری جنّت کی ہو رِضواں، خواہش
طَیبہ جانے کے وسائل بھی اُسے ملتے ہیں — رکھتا ہے جب بھی کوئی بے سر و ساماں خواہش
گیارہ دن طَیبہ میں مل جائیں سکونت کے جسے — اُس سے بڑھ کر نہ کرے کوئی مسلماں خواہش
بیئرِ ناقہ کا شفا بخش پیا ہے پانی — جس کی رکھتا ہی رہا چشمۂ حیواں خواہش
سربلندی جو ملے زائرِ طَیبہ ہو کر — پھر تو دُنیا کی ہو خود سر بگریباں خواہش
سچ تو یہ ہے کہ ہُوا اُس کا مقدّر محمودؔ
طَیبہ جانے کی جو دِل میں رکھے انساں خواہش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ کے دربارِ منّور کا تصوّر — گویا ہے درِ خالقِ اکبر کا تصوّر
رگ رگ میں سما جاتی ہیں کچھ روشنیاں سی — کرتا ہُوں میں جب روضۂ انور کا تصوّر
لگتا ہے، قدم میرے گئے ہفت فلک تک — آتا ہے جو قدمین کے منظر کا تصوّر
احجارِ اُحُد میرے تخیُّل میں بسے ہیں — کیوں ذہن میں آئے مَہ و اختر کا تصوّر
پھر دھیان میں آیا سرِ آقا ﷺ کا حسیں نقش — پھر ذہن نے باندھا اُسی پتھر کا تصوّر
جس کو نہیں محبوب مدینے کی ہَوائیں — کیا اُس کے لیے قریۂ داور کا تصوّر
واں سے بھی تو جانا ہے ہمیں سُوئے مدینہ — تکلیف کہاں دیتا ہے محشر کا تصوّر
جیسا بھی ہُوں، میرے لیے مُمکن کہاں ہے — طَیبہ میں رسائی پہ بھی ہو گھر کا تصوّر

ہر سال مدینے تُجھے پہنچائے گا محمودؔ
رکھتا ہے جو تُو شہرِ پیمبر ﷺ کا تصوّر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ جو مَیں نے پائے ہیں دل میں جاگزیں پتّھر
شہرِ سرورِ دیں ﷺ کے ہیں یہ دل نشیں پتّھر

یہ جو سنگِ اَسْوَدْ ہے، اِس لیے معظّم ہے
ہے نبی ﷺ کے ہونٹوں کے لمس کا امیں پتّھر

نقشِ پائے سرور ﷺ ہے ثبت جس کے سینے میں
ثانی ایسے پتّھر کا ایک بھی نہیں پتّھر

پاؤں جس پہ رکھا تھا، سر کو ٹیک دی جس سے
مَس ہوئے جو آقا ﷺ سے، بن گئے نگیں پتّھر

یہ اُحدُ کے ہیں پتّھر، اِن کی عظمتیں، اللہ!
دیکھنے کو ویسے تو ہیں یہ بالیقیں پتّھر

جس پہ میرے آقا ﷺ کا خُوں جما، قدم آئے
ایسا میں نے دیکھا ہے بر سرِ زمیں پتّھر

زائرینِ طیبہ سب مُجھ کو روندتے گزُریں
میں کبھی جو بن جاؤں اُن کا رہ نشیں پتّھر

جو حَجر ہیں قدَمینِ سرورِ دو عالم ﷺ میں
کاش، اُن سے چُھو کر ہو یہ مِری جبیں پتّھر

جس قدر اُحُد کے ہیں، رشیدؔ سب کے سب
سرورِ دو عالم ﷺ کے یاور و مُعیں پتّھر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمودؔ جانتا ہے، کہاں اور کیا ہے فیض
طَیبہ سے یہ اِسی لیے تو مانگتا ہے فیض

ممنون ہوں حواس مِرے کیوں نہ اے رفیق
آب و ہوائے شہرِ نبی ﷺ سے لِیا ہے فیض

سب کامیابیوں کا اِسی پر مدار ہے
ہم کو درِ نبی ﷺ سے مِلا دیرپا ہے فیض

یہ بھی بہت تھا، لب پہ رہا ذکُر آپ ﷺ کا
پر آپ ﷺ کے جو در سے ملا، وہ سِوا ہے فیض

ہر چیز ہیچ میری نگاہوں میں ہو گئی
طَیبہ کی فیض گاہ سے جو پا لیا فیض

کیا کہیے شہرِ سرورِ عالم ﷺ کی دین کا
میری طلب کی حد سے کہیں ماورا ہے فیض

پہنچا رہا ہُوں اہلِ محبت کو پے بہ پے
آقائے دو جہاں ﷺ کے جو در سے ملا ہے فیض

محمودؔ کیا، نبی ﷺ کے ہیں جتنے دُرود خواں
دربارِ پاک سے اُنھیں مِلتا رہا ہے فیض

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اک درد دل میں اُٹھتا، کبھی آنکھ بھیگتی — گنبد کو دیکھتے ہی تری آنکھ بھیگتی
کیوں دیکھتی نہ قُبہٗ پُرنُور کا سماں — طَیبہ کے ذکر سے جو کوئی آنکھ بھیگتی
لازِم ہے احتساب بھی، طَیبہ کے زائرو! — اُلفت میں گر نہ ہوتی کمی، آنکھ بھیگتی
کرتا رہا مَیں یُوں ہی مدینے کا ذکرِ خیر — پھر یُوں ہُوا کہ پہروں رہی آنکھ بھیگتی
اِس کو کہوں گا لُطف و عطائے رسُولِ پاک ﷺ — مکّہ سے تا مدینہ گئی آنکھ بھیگتی
دیکھا مُوَاجہہ کو تو کانپا مِرا بدن — قدمین میں رہا تو رہی آنکھ بھیگتی
طیبہ میں فرطِ گریہ سے جب ہچکیاں بندھیں — پھر دیکھ لی سبھوں نے مِری آنکھ بھیگتی
جب تک نہ آئے شہرِ پیمبر ﷺ کا تذکرہ — دیکھی مِری کسی نے کبھی آنکھ بھیگتی؟

طَیبہ کی بات پر تو لرزتے ہیں جسم و جاں
محمودؔ کی نہیں ہے نِری آنکھ بھیگتی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں ہُوں مسرُور، کہ پہنچا جو دیارِ اقدس — آپ کا ہے مِرے آقا ﷺ جو دیارِ اقدس
روزِ محشر مجھے خوش ہو کے ملے گا خالق — میں نے سرکار ﷺ کا دیکھا جو دیارِ اقدس

............ق............

پھر دوبارہ نہ ملے گی یہ سعادت اُس کو — ایک بار آیا فرشتہ جو دیارِ اقدس
صرف مومن کو شرف ہے کہ وہ آ سکتا ہے — آنا چاہے وہ دوبارہ جو دیارِ اقدس
اُس پہ سرکار ﷺ کو کیا کیا نہ پیار آئے گا — آیا اُن کا کوئی پیارا جو دیارِ اقدس
وائے افسوس، نہیں اِذنِ حضُوری جس کو — خوش مُقدّر ہے کہ آیا جو دیارِ اقدس
اِذن حمزہ رضی اللہ عنہ کا ضروری ہے کہ ناظم وہ ہیں — تجھ کو کچھ روز ہے رہنا جو دیارِ اقدس

میں تو ہوں اپنے مُقدّر کا رہینِ منّت　　مُجھ کمینے کو بھی لایا جو دیارِ اقدس

نہ کیا ہوش میں جو، اب وہ کروں گا محمودؔ
عالم رُؤیا میں بھی پایا جو دیارِ اقدس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آرام گاہِ سرور ﷺ وہ روضۂ مُقدّس　　ہے خُوبیوں کا مظہر وہ روضۂ مُقدّس
اندر تو مُصطفیٰ ﷺ ہیں یا کبریا کے جلوے　　ہم دیکھتے ہیں باہر وہ روضۂ مُقدّس
خُوش بختیاں ہیں اُن کی، آتا ہے رشک اُن پر　　جو دیکھتے ہیں اکثر وہ روضۂ مُقدّس
کوئی بتاؤ، کس نے ایسا مقام دیکھا؟　　جیسے ہے نور پیکر وہ روضۂ مُقدّس
سو کہکشائیں اِس میں، گُلشن ہزار اِس میں　　اِک خُوشنُما ہے منظر وہ روضۂ مُقدّس
جس پر نثار ہوتے ہیں لامکاں کے جلوے　　ہے روضۂ مُنوّر وہ روضۂ مُقدّس
دیکھوں مدینہ جا کر، یا خواب ہی میں دیکھوں　　دارُالقرارِ سرور ﷺ وہ روضۂ مُقدّس
ہر سال حاضری ہو، ہُوں مُلتجی خُدا سے　　آنکھوں کو ہو میسر وہ روضۂ مُقدّس

محمودؔ کی طرح سے نغمہ طراز ہو گا!
دیکھے گا جو سُخنور وہ روضۂ مُقدّس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھر دل کا مُقتضا ہے آقا ﷺ کا سبز گنبد　　ہر سال دیکھنا ہے آقا ﷺ کا سبز گنبد
ہر چیز اس جہاں کی اُس پر ہُوئی تصدُّق　　دُنیا سے ماورا ہے آقا ﷺ کا سبز گنبد
اِس سے جو آشنا ہیں، آقا ﷺ سے آشنا ہیں　　آقا ﷺ کا آشنا ہے آقا ﷺ کا سبز گنبد
جیسے مطاف ہو یہ سب نُوریوں کی خاطر　　مُجھ کو تو یُوں لگا ہے آقا ﷺ کا سبز گنبد
جُرأت ہے کس بشر کو، نظریں جما کے دیکھے　　نورانیت بھرا ہے آقا ﷺ کا سبز گنبد
آقا ﷺ کا سبز گنبد دل میں سما گیا ہے　　نظروں میں بس گیا ہے آقا ﷺ کا سبز گنبد
سرکارِ دو جہاں ﷺ پر جو چتر بن گیا ہے　　اک نُور کی رِدا ہے آقا ﷺ کا سبز گنبد

انوارِ کبریائی، انوارِ مُصطفائی ﷺ
دونوں سے جا ملا ہے آقا ﷺ کا سبز گُنبد

محمودؔ جب بھی دیکھا مَیں نے، تو دل پُکارا
دلکش ہے، دلکشا ہے آقا ﷺ کا سبز گُنبد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر شخص سر بہ خم ہے آگے مُواجہہ کے
جتنا اَدب ہو، کم ہے آگے مُواجہہ کے

اک کیفیت عجب ہے خاموش حاضری کی
اک لُطفِ کیف و کم ہے آگے مُواجہہ کے

ہر دل دھڑک رہا ہے، سرکار ﷺ سامنے ہیں
ہر چشمِ چشم نم ہے آگے مُواجہہ کے

ہر سمت لُطف فرما سرکار ﷺ ہیں اگرچہ
اُن کا کرم اَتم ہے آگے مُواجہہ کے

پائی نہیں کسی کے ہونٹوں پہ مُسکراہٹ
نابُود ہَمّ و غم ہے آگے مُواجہہ کے

نظریں جُھکیں ندامت کے بوجھ سے، تو گردن
عجز و ادب سے خم ہے آگے مُواجہہ کے

کرتے ہیں لوگ کیسے اِس جا ادا نمازیں!
جُرأت یہ کوئی کم ہے آگے مُواجہہ کے

اس بخشش و کرم کا حیطہ ہے تا قیامت
جو بخشش و کرم ہے آگے مُواجہہ کے

محمودؔ بحرِ رحمت اُتنا ہی جوش پر ہے
آنکھوں میں جتنا نم ہے آگے مُواجہہ کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روضۂ اقدس کی جو دیکھے یہ نُوریں جالیاں
دل میں رکھ لے آنکھ کے رستے یہ نُوریں جالیاں

کیوں نہ ہم صدقے ہوں اِن کی عظمت و تحریم کے
ہوتی ہیں سرکار ﷺ کے صدقے یہ نُوریں جالیاں

بھانپ لیتی ہیں دِلوں کی خواہشیں اِک آن میں
دیکھ لیتی ہیں سبھی چہرے یہ نُوریں جالیاں

دل کی آنکھوں سے، ہُجُومِ جذب و کیف و شوق میں
دیکھ لی ہیں فضلِ خالق سے یہ نُوریں جالیاں

جو سمجھ لے فرق اِس در کا، اور اپنی ذات کا
چُوم سکتا ہے بھلا کیسے یہ نُوریں جالیاں

دُور ہٹ کر بھی کھڑے ہوں گرچہ ہم تعظیم سے
دیکھ لیتی ہیں ہمیں بارے یہ نُوریں جالیاں

ہاں! جبینِ شوق سے جو کر نہیں سکتا ادا
دیکھتی ہیں وہ مِرے سجدے یہ نُوریں جالیاں

دست بستہ حاضری، ہونٹوں پہ تُنجِیُنا دُرود
باوضو آنکھوں کے نذرانے، یہ نُوریں جالیاں

فرشِ مسجد سے تو ہٹتی ہی نہ تھی تیری نظر
دیکھتا محمودؔ تُو کیسے یہ نُوریں جالیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُوش بخت ہے وہ، جو رہے آقاؐ کے قدموں کی طرف
عِرض نیاز غم کرے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف

اُس پر خُدائے مصطفیٰ شفقت کرے، رحمت کرے
جو شوق سے خود چل پڑے آقاؐ کے قدموں کی طرف

سرکار ﷺ کو راضی کرو، اللہ کا رستہ ہے یہ
وِردِ دُرودِ پاک سے آقاؐ کے قدموں کی طرف

اِکرام و اَلطاف و عطا کی اُس پہ بارِش ہو سدا
دل سے مؤدّب جو رہے آقاؐ کے قدموں کی طرف

سارے بڑے لوگوں کے سرخم اس کے آگے کیوں نہ ہوں
تکریم سے جو سر جُھکے آقاؐ کے قدموں کی طرف

گر چاہتے ہو، بالیقیں اُن ﷺ کی توجّہ تُم پہ ہو
اے دوستو! آؤ مِرے آقاؐ کے قدموں کی طرف

فرطِ ادب سے اُن ﷺ کے ہاں جا کر کھڑا رہتا ہُوں میں
اُن کے سِرھانے سے پَرے، آقاؐ کے قدموں کی طرف

محمودؔ کی ہے یہ دُعا، اِس پر ہو یُوں فضلِ خُدا
ہر سال گیارہ دن رہے آقاؐ کے قدموں کی طرف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قبلہ رُخ بھی دل رہے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف
اس کا جُھکنا تب پھَبے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف

سرفرازانِ جہاں نظروں سے گر جائیں وہیں
طَیبہ میں جب دل پھرے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف

اہلِ ایماں جانتے ہیں، اُن ﷺ پہ روشن ہے یہ بات
محفلِ ایماں سجے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف

مسجدِ نبوی ﷺ کے ہر گوشے میں طُرفہ لُطف ہے
پر جو ملتے ہیں مزے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف

سجدہ اُن ﷺ کے در پہ جا کر بھی خدا ہی کو روا
پر اِرادے قلب کے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف

جس کو جو لینا ہے لے، حاصل کرے دِل کی مُراد
ہاتھ لیکن باندھ لے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف

اے خدائے دو جہاں، اے مالکِ موت و حیات!
جان لینی ہے تو لے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف

کس قدر اچّھے ہیں جن کے جانبِ آقا ﷺ ہیں رُخ
آئیں مجھ ایسے بُرے، آقا ﷺ کے قدموں کی طرف

مصطفیٰ ﷺ محمودؔ ہیں یاں، یا خدا کی ذات ہے
یاد کرتا ہے کسے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تعریف جو کرتا تھا سرکار ﷺ کے قدموں کی — لو دیکھ لو، بیٹھا ہُوں سرکار ﷺ کے قدموں میں
اِس عشرتِ دُنیا سے کیا واسطہ اب میرا — میں بیٹھ کے روتا ہُوں سرکار ﷺ کے قدموں میں
ہوتا نہ مقدّر گر، کس طرح یہاں آتا — قسمت تھی کہ آیا ہُوں سرکار ﷺ کے قدموں میں
سرکار ﷺ کے قدموں میں رونے میں بھی لذّت ہے — روتا ہُوا آتا ہُوں سرکار ﷺ کے قدموں میں
میں راہِ عقیدت سے دس دن میں جو گزرا ہُوں — ٹھہرا ہُوا لمحہ ہُوں سرکار ﷺ کے قدموں میں
نظروں کو جُھکاتا ہُوں، سر کرتا ہُوں خم اپنا — اے دوست، جب آتا ہُوں سرکار ﷺ کے قدموں میں
کھولیں گے جسے آخر وہ اپنے ہی ناخُن سے — اُلفت کا وہ عُقدہ ہُوں سرکار ﷺ کے قدموں میں
ہر آن جو محکم ہے، ہر لمحہ جو خوش تر ہے — اِک ایسا عقیدہ ہُوں سرکار ﷺ کے قدموں میں

آقاؤں کی چوکھٹ پر ہوتے ہیں کھڑے بندے
میں وہ ہُوں کہ ہوتا ہُوں سرکار ﷺ کے قدموں میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں پہلی بار جب سرکار ﷺ کے دربار میں پہنچا — کیا تب پہلا سجدہ میں نے محرابِ تہجّد میں
کبھی مُجھ کو نہ اڑتالیس (۴۸) برسوں میں ہُوئے حاصل — عبادت کے مزے جو پائے محرابِ تہجّد میں
رسائی عرشِ اعلیٰ تک ہُوئی اِک آن میں، اللہ! — نمازِ عشق آقا ﷺ پڑھ کے محرابِ تہجّد میں
یہیں پائے گا خالق کو، یہیں محبوبِ خالق ﷺ کو — وجودی ہو تو دیکھے، آئے محرابِ تہجّد میں
حضوری کے نشے اور قُرب کے وہ کیف زا منظر — ہیں جیسے صُفّہ میں، ہیں ویسے محرابِ تہجّد میں
نگاہیں مُوند لیتا تھا، جھکا لیتا تھا سر اپنا — عیاں کیسے نہ ہوتے جلوے محرابِ تہجّد میں
پڑے تھے فہمِ ناقص پر جو پردے نارسائی کے — اک اک کر کے بالآخر اُٹھے محرابِ تہجّد میں
مقامات ''رَفعنا'' کے ہزاروں دِلکُشا جلوے — نگاہیں بند کر کے دیکھے محرابِ تہجّد میں

تمنّائیں تِری محمودؔ کیسے بر نہ آئیں گی
رسولِ محتشم ﷺ کے صدقے محرابِ تہجّد میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ کی عطا کا نقشہ ریاضِ جنّۃ — ہے گویا کبریا کا جلوہ ریاضِ جنّۃ
گھر سے حضور ﷺ کے جو منبر تلک ہے پھیلا — سارا ہی یہ علاقہ ٹھہرا ریاضِ جنّۃ
محرابِ مُصطفیٰ ﷺ ہے اور اُسطوانے بھی ہیں — خوش بخت ہے وہ جس نے دیکھا ریاضِ جنّۃ
آقا حضور ﷺ کرتے قائم صلوٰۃ تھے یاں — ہر ہر قدم تجلّی، جلوہ ریاضِ جنّۃ
سرِ پاکِ مُصطفیٰ ﷺ ہے اِسی سمت، اِس لیے تو — مُشکل مِرے لیے ہے رُکنا ریاضِ جنّۃ
قدموں میں ہُوں تو یہ بھی کُچھ کم نہیں جسارت — جُرأت جو بیش ہوتی، رہتا ریاضِ جنّۃ
حاضر ہُوا یہاں پر آقا ﷺ کے دم قدم سے — ہے اُن ﷺ کے دم قدم کا صدقہ ریاضِ جنّۃ
مسجدِ مِرے نبی ﷺ کی اِک سر بسر ہے جلوہ — جنّت بھی ہو گی ویسی، جیسا ریاضِ جنّۃ
دیکھا نبی ﷺ کا روضہ، پھر دیکھتا گیا میں
قدمین اور مَواجہہٗ صُفّہ، ریاضِ جنّۃ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس شخص کا مقصود ہے سرکار ﷺ کی دہلیز — اِس کے لیے مسعُود ہے سرکار ﷺ کی دہلیز
جو شے بھی ہے، سرکار ﷺ کی دہلیز سے مانگو — معمورۂ بہبُود ہے سرکار ﷺ کی دہلیز
"جآءُوکَ" کا فرمانِ الٰہی ہے نظر میں — یُوں کعبۂ مقصود ہے سرکار ﷺ کی دہلیز
منبع ہے یہی جُود و سَخا، رحم و کرم کا — شاہد ہُوں میں، مشہود ہے سرکار ﷺ کی دہلیز
باعث وہ زیاں کا ہے، جو در اِس کے سوا ہے — آئینۂ ہر سُود ہے سرکار ﷺ کی دہلیز
جن لوگوں نے جانوں پہ کیا ظُلم تو اُن کو — مُژدہ ہو کہ مَوجُود ہے سرکار ﷺ کی دہلیز
جس شخص نے جو پایا ہے، پایا ہے یہیں سے — یُوں باعثِ ہر جُود ہے سرکار ﷺ کی دہلیز
جن لوگوں پہ ابلیس کا ہوتا ہے تسلُّط — اُن کے لیے مسدُود ہے سرکار ﷺ کی دہلیز

میں حامدِ دربارِ محمد ﷺ ہُوں ازل سے
میرے لیے محمودؔ ہے سرکار ﷺ کی دہلیز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ امنِ عام کی ہے، احترام کی چوکھٹ ۔ نہ مُجھ سے چھوٹے گی خیرُ الانام ﷺ کی چوکھٹ
رہے گا پرچمِ امن و سلامتی سر پر ۔ جو ہاتھ آئے گی بابُ السلام کی چوکھٹ
ادب سے نظریں جُھکائے چلے جو آتے ہیں، ۔ نبی علیہ السلام بھی۔ یوں، کہ ہے اُن کے امام ﷺ کی چوکھٹ
بھکاری جو بھی یہاں کا ہے، فیض پاتا ہے ۔ مرے حضور ﷺ کی ہے فیضِ عام کی چوکھٹ
تُمھیں قسم ہے، بتانا کہ اُن ﷺ کی چوکھٹ سے ۔ کہیں ہے بڑھ کے کوئی احتشام کی چوکھٹ؟
صحابہ رضی اللہ عنہم اُن ﷺ کے، ہدایت کے نجم کہلائے ۔ جنھوں نے چھوڑی نہ ماہِ تمام ﷺ کی چوکھٹ

کبھی نہ تم درِ آقا ﷺ کو چھوڑنا محمودؔ
یہی ہے ایک زمانے میں کام چوکھٹ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رُتبہ ہے اُس کا، جس کو ملی جنّتُ البقیع ۔ ہے مومنوں کو وجہِ خوشی جنّتُ البقیع
اِس سے بھی ہو رہا ہے تعیُّن مقام کا ۔ قدمینِ مصطفیٰ ﷺ میں بسی جنّتُ البقیع
اُس پر سحابِ لُطفِ پیمبر ﷺ برس گیا ۔ آنکھوں میں جس کی، لائی نمی جنّتُ البقیع
آلِ رضی اللہ عنہم و صحابہ رضی اللہ عنہم کی بنی جب سے قیام گاہ ۔ رشکِ بہشت تب سے ہُوئی جنّتُ البقیع
پھر اِس کو اور عظمت و رفعت عطا ہُوئی ۔ آئے ہیں جب سے پدرِؓ نبی ﷺ جنّتُ البقیع
میرے حضور ﷺ فاتحہ پڑھتے رہے یہاں ۔ اِس درجہ خوش نصیب رہی جنّتُ البقیع
رہتا ہے جو مدینہ میں، اُس کا نہیں جواب ۔ اور، وہ جو دفن ہو گا کوئی جنّتُ البقیع
ہر بار احترام سے باہر کھڑا رہا ۔ جاں میری ہے جو جا نہ سکی جنّتُ البقیع

جاؤں گا اِس طرح کہ وہیں دفن ہو سکوں
محمودؔ مَیں گیا جو کبھی جنّتُ البقیع

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس طرح جچے کُوچہ و بازار نبی ﷺ کے
نظروں میں بسے کُوچہ و بازار نبی ﷺ کے

اُس دل پہ سدا رحمتِ سرکار ﷺ ہُوئی ہے
جس دل میں رہے کُوچہ و بازار نبی ﷺ کے

رفعت میں بلندی پہ سہی سدرہ و طُوبیٰ
ہیں اُس سے پَرے، کُوچہ و بازار نبی ﷺ کے

طیبہ سے جو آئے ہیں، ذرا پُوچھ لو اُن سے
کیوں کیسے لگے کُوچہ و بازار نبی ﷺ کے

مکّہ تو عبادت کے لیے خاص جگہ ہے
تسکیں کے لیے کُوچہ و بازار نبی ﷺ کے

محشر میں جو پروانۂ فردوس عطا ہو
دل میرا کہے ''کُوچہ و بازار نبی ﷺ کے''

روضے کو گئے، آئے اِسی راہ سے ہر بار
یُوں دیکھے گئے کُوچہ و بازار نبی ﷺ کے

جو عہدِ پیمبر ﷺ میں تھیں، وہ تنگ تھیں گلیاں
اب تو ہیں کُھلے کُوچہ و بازار نبی ﷺ کے

نسبت تو ہے سرکار ﷺ سے، گرچہ وہ نہیں ہیں
محمودؔ جو تھے کُوچہ و بازار نبی ﷺ کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غزوۂ اَحزاب میں خیمے جو سالاروں کے تھے
واں بنائیں تُرکوں نے شوکت کی مظہر مسجدیں

اِک پہاڑی اِس جگہ پر پورے پس منظر میں ہے
سات خیموں کی جگہ پر پیش منظر مسجدیں

آقا ﷺ و شیخینؓ و سلمانؓ و علیؓ و فاطمہؓ
اور شاید سعد رضی اللہ عنہ کے خیمے کی جا پر مسجدیں

سعد رضی اللہ عنہ یا عثمان رضی اللہ عنہ کی مسجد تو ڈھائی جا چکی
چھے نظر آتی ہیں اب اللہ اکبر مسجدیں

سیّدہ رضی اللہ عنہا کے نام کی مسجد ہے پیچھے کی طرف
پانچ کہلاتی ہیں اِس طرح سے گھٹ کر مسجدیں

ڈھائیں گے وہ جو عمر رضی اللہ عنہ کی ذات سے منسوب ہے
یُوں سُنا ہے چار رہنے دیں گے باہر مسجدیں

یہ مِرے سرکار ﷺ اور اصحاب رضی اللہ عنہم سے منسوب ہیں
حُسن میں دُنیا کے ماتھے کا ہیں جُھومر مسجدیں

جب ہُوئیں سارے کی ساری دِل کی ڈھارس کا سبب
ہو گئیں وجہِ قرارِ جانِ مضطر مسجدیں

یادگارِ غزوۂ خندق، نگاہوں کا قرار
جاگزیں دل میں تو سر پر سایہ گُستر مسجدیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رحمت نہ ہو کیوں لاتعد، جَبَلِ اُحُد کی بات ہے   اَللّٰہُ اَللّٰہُ الصَّمَدُ! جَبَلِ اُحُد کی بات ہے
بیگانۂ داد و سِتَد جَبَلِ اُحُد کی بات ہے   آقا ﷺ کی جس نے کی مدد، جَبَلِ اُحُد کی بات ہے
یاں ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم، حمزہؓ و ابن جحشؓ، ابن عُمیرؓ   اِک اِک شہادت مُستند، جَبَلِ اُحُد کی بات ہے
ایڑی لگی تو ختم تھا جب زلزلہ، پھر کیوں نہ ہوں   قربان میرے اَبّ و جَد، جَبَلِ اُحُد کی بات ہے
دل میں بھی طَیبہ ہے مِرے، اور باغِ جنت کا جَبَل   لب پر بھی تذکارِ بَلَد، جَبَلِ اُحُد کی بات ہے
اہلِ محبت کے لیے، اُن کی سماعت کے لیے   جو بات ہے سو مُستند جَبَلِ اُحُد کی بات ہے
محشر کے دن مِل جائے گا اشعار کا مُجھ کو صلہ   فردِ عمل میں ایک مد جَبَلِ اُحُد کی بات ہے
اُمیدِ واثق ہے مُجھے، آقا ﷺ کرم فرمائیں گے،   میرے لیے گویا سَند جَبَلِ اُحُد کی بات ہے

خوش بخت و خوش انجام ہُوں محمودؔ جو لب پر مِرے
محبوبِ محبوبِ اَحد ﷺ جَبَلِ اُحُد کی بات ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ اُسے چھوڑ کے آئے تھے یہاں پر   یُوں شہرِ خُدا کا ہے بدل شہرِ تمنّا
موقع ہے یہی عزّت و تکریم و ادب کا   عجز اور تحمّل کا محل شہرِ تمنّا
اِک ایک تمنّا تِری بر آئے گی اے دوست!   چلنا ہے اگر تجھ کو تو چل شہرِ تمنّا

احسان نہ بُھولوں گا ابد تک کبھی اُس کا
لے جائے اگر مُجھ کو اجل شہرِ تمنّا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رشک آتا ہے، کس اوج پہ ہے اُن کا مُقدّر   جو دیکھتے ہیں شام و سحر مسکنِ سرکار ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فقط اُن ﷺ کی رحمت نے کی دستگیری   نہیں لے گئے مُجھ کو اعمال طیبہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طَیبۂ مُقدّس کی سب کے دل میں ہے عزّت   طَیبۂ مُقدّس ہے خُوبیوں میں تنہا شہر

نُور سے اِسی کے ہے دَورِ ہر زماں روشن — منبعِ فراست ہے، حکمتوں میں یکتا شہر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کسے اُلفت نہیں شہرِ نبی ﷺ سے — نہیں کس کو درِ سرکار ﷺ مطلوب
جو ہے فرزانہ، وہ ڈھونڈے گلوں کو — مُجھے تو ہیں وہاں کے خار مطلوب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مینارِ نُور طُرۂ دستارِ طَیبہ ہے — کرتا ہوں یُوں نبی ﷺ کے مدینے کا ذکرِ خیر
دِل کی زباں میں ہو تو ہے کُچھ بات اور ہی — کرتے ہیں یُوں تو سارے، مدینے کا ذکرِ خیر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نَس نَس میں اُس کی، کیوں نہ سمائیں گی اُلفتیں — دیکھے گا جو بھی آدمی اپنائیت کا شہر
اپنا لِیا ہے اُس نے بہشتِ عزیز کو — دیکھا ہے جس نے جیتے جی اپنائیت کا شہر
لیتا ہے قلب و جاں کا جو ہدیہ، تو ساتھ ہی — دیتا ہے مجھ کو زندگی اپنائیت کا شہر
حج ہو کہ عُمرہ، دیکھنا ہے مجھ کو لازماً — مکّہ کے ساتھ ساتھ ہی اپنائیت کا شہر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے کے ہر اِک ادنیٰ سے ادنیٰ — یہاں کے سب بڑوں سے مَیں بڑا ہُوں
نظر میں بس گیا ہے سبز گُنبد — اِسی بُنیاد پر پُھولا پَھلا ہُوں
نظر نِیچی کیے، قدموں میں اُن کے — ادب سے ہاتھ باندھے ہیں کھڑا ہُوں
مُجھے پھر بھی بُلا لیتے ہیں طَیبہ — کوئی پُوچھے، کہاں کا پارسا ہُوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ سمت مُجھ کو افضل ہر سمت سے نہ کیوں ہو — جس سمت اے عزیزو! سرکار ﷺ کے قدم ہیں
اِتنی بُلندیوں کو کیا دیکھ بھی سکو گے؟ — دستار کو سنبھالو، سرکار ﷺ کے قدم ہیں
گُنبد کے سائے میں تم جب رُو بہ قبلہ ہو گے — دائیں طرف کو دیکھو، سرکار ﷺ کے قدم ہیں

آقا ﷺ کے سر کی جانب پاؤ ریاضِ جنّۃ
پر دُوسری طرف جو سرکار ﷺ کے قدم ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طَیبہ سے لو سکینتِ قلب و قرارِ جاں تُحفہ ہر اِک کو ملتا ہے یہ لاجواب مُفت
میں دیکھتے ہی دیکھتے طَیبہ پہنچ گیا انمول خواب تھا، تو ہے تعبیرِ خواب مُفت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یاں پہنچ کر ہی تو ممکن رابطہ خالق سے ہے عرشِ خالق کا جو محرم ہے مدینہ طیّبہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ نے "جاءُوکَ" جو فرمایا تو گویا ہے کھولا درِ دولتِ سُلطان مدینہ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں دیارِ سیّد والا ﷺ میں پہنچا شوق سے دِل کے قریے میں منائی میں نے عیدِ اشتیاق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گاہے مُجھے دیدار مِلے شہرِ خُدا کا اور دیکھوں گہے کُوچہ و بازار نبی ﷺ کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوائے طیبہ کے جتنے سفر ہیں، وہ ہیں سقر پر اس سفر میں تو مُضمر ہے اِک جہانِ شکیب
جو وِیزا مِل کے نہ طیّارے کی نشست ملے مِرے لیے ہے بہت سخت امتحانِ شکیب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طَوفِ کعبہ میں رہا مصرُوف پہلے، پھر ہُوا کُوچہ ہائے شہرِ آقا ﷺ پر فدا رَخشِ خیال
لے گیا عرشِ خُدا تک راہِ طیبہ سے مُجھے پا گیا فضلِ خُدا سے حوصلہ رَخشِ خیال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

باقی کُچھ اور قلب میں چاہت نہیں رہی لاتی رہے پیام حضُوری صبا فقط
ہر سال مُجھ کو طیبہ بُلائیں حضورِ پاک ﷺ اِک آرزو یہی ہے، یہی التجا فقط

طیبہ میں ہر قدم پہ مِلیں خوش نصیبیاں — بدبخت ہے وہ، کعبہ ہی کو جو گیا فقط

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طَیبہ تک رسائی کی جس کے دِل میں ہے خواہش — خوش نصیب ٹھہرا ہے، حاملِ محبت ہے
دُوریٔ مدینہ تھی شفقتوں سے محرُومی — وقت جو وہاں گزرا، حاصلِ محبت ہے
کون ہے، نہیں جس کے دِل میں خواہشِ طیّبہ — لازماً ہر اِک مومن مائلِ محبت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گُنبدِ سبز سے آنکھوں میں بہاریں اُتریں — میرے جذبوں میں رچی شہرِ نبی ﷺ کی تصویر
دیکھنے والوں کے دِل نُور سے بھر دیتی ہے — میرے کمرے میں سجی شہرِ نبی ﷺ کی تصویر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت پر نہیں مُجھ کو داد کی طلب ہرگز — میں تو داد پاتا ہُوں طیبۂ مُقدّس سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ کے قدموں میں، رونے میں بھی لذّت ہے — روتا ہوا آتا ہُوں سرکار ﷺ کے قدموں میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھ لیتا ہے جو آتا ہے درِ سرکار ﷺ پر — رکھتی ہیں اللہ کے جلوے یہ نُورِیں جالیاں
معصیت کاروں کو شرمندہ سا پا کر سامنے — لطف فرماتی رہیں گاہے یہ نُورِیں جالیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضُوریٔ درِ اقدس میں ہُوں مگن ہر دم — مرا خیال ذرا لہو اور لعب میں نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ ہو، ارضِ پاک ہو، مکّہ ہو ...... ہر جگہ — میں نے اگر کیا تو نبی ﷺ سے کیا سوال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شاداب اپنے حُسن سے کرتے ہیں رُوح کو — آتے ہیں پیڑ یاد جو شہرِ رسول ﷺ کے
طَیبہ ہی کی طرف ہو سفر، جب سفر کرو — جب بھی ٹِکٹ ملیں تو لو شہرِ رسول ﷺ کے

اے دوستو! حیات میں بھی، بعدِ موت بھی
باسی جو ہو سکو تو ہو شہرِ رسول ﷺ کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چشمِ نظّارہ نے پایا ہی نہیں اُن کا وجود
دشتِ طَیبہ کے جو ہیں خارِ رفیعُ المرتبت
رُوح و جاں کو مُستنیرِ نُور فرماتے ہیں
گنبدِ اَخضر کے انوارِ رفیعُ المرتبت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سچ کہوں، آؤ سنو، سو بات کی ہے ایک بات
ماسوا کی بات ٹھکرائے مدینے کا خیال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت میں محمودؔ جو ہر وقت رہتا ہے مگن
وجہ ڈھونڈو تو بآسانی ہے طیبہ کا حرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قَریۂ محبت تک ہو تو ہو مِری پرواز
لے چلیں جو بال و پر قریۂ محبت تک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بے دیدِ طَیبہ مُجھ کو مِلے جو خُوشی، غلط
بے عشقِ طیبہ آنکھ میں ہو جو نمی، غَلَط
طیبہ میں پا رہا ہُوں مسلسل حیاتِ نَو
سب بے کسی غلط ہے مِری بے بسی غَلَط
طیبہ میں ایک ہوتا ہے، بجتے ہیں اِس میں تین
کیا زندگی میں میری رہے گی گھڑی غَلَط؟

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بنا لیا جو ہُوا کو بھی ہم نوا آخر
درِ نبی ﷺ پہ رسا ہو گئی صدا آخر
فضائے طَیبہ کا مُجھ پر ہُوا ہے خاص کرم
کہ ہو گیا ہُوں میں اِس سے بھی آشنا آخر
درِ خُدا کے توسُّل سے بے ہُنر مُجھ سا
در رسولِ خُدا ﷺ تک ہُوا رسا آخر
تھا عازمِ رہِ عرشِ خُدا، خُدا کی قسم
یہ راز راہِ مدینہ میں کُھل گیا آخر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ادب کا اُن کو پاس کیا، جو کہ رہے ہیں برملا
کہ وہ کریں گے شاعری مدینۃُ الحبیب ﷺ میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِری زندگی کے مالک ہیں مِرے شفیع و محُسن ﷺ
فرماں روائے محشر، عالم پناہِ طَیبہ ﷺ
دُنیا بھی ہے اُنہی کی، عُقبیٰ کے بھی وہ مالک
شاہنشہِ دو عالم ﷺ ہیں میرے شاہِ طَیبہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بیتِ خُدا کو دیکھ لیا، سُرخرُو ہُوا
پیشِ نبی ﷺ درود کا لب پر سُخَن رہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مکّہ میں جس طرح کے، مِلتے ہیں مومنوں کو
رکھتا ہے اُس طرح کے اوصاف شہرِ رحمت
راہ سلُوک میں تُم پاؤ حجاب جتنے
بے شُبہہ ہے سبھی کا کشّاف شہرِ رحمت
ساری ہی خُوبیوں کا مظہر ہے، دیکھیے تو
آئینے کی طرح ہے شفّاف شہرِ رحمت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حجاباتِ ظواہر جو نظر آتے تھے، سب اُٹھے
نکاتِ عشق میں نے سمجھے محرابِ تہجّد میں
قلبِ جمادات اور ہو اِس میں محبت جاگزیں
روزِ ازل سے تا ابد، جبلِ اُحُد کی بات ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیوں؟ کرم اِس کو، عطا اس کو نہیں کہتے ہیں؟
آ گیا مُجھ سا بچارہ جو دیارِ اقدس
جانے کیا کیا نہ میں کر جاؤں گا مدہوشی میں
میں کبھی جاؤں گا تنہا جو دیارِ اقدس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِلے گی سَند مغفرت کی وہاں سے
مدینے میں سرکار ﷺ ہیں، اور خُدا ہے
مجھے لی گئی ایک لمحے میں طَیبہ
مِرے دل سے نکلی اک ایسی صدا ہے
رشیدؔ آگے آقا ﷺ کی دولت سرا کے
کھڑا دست بستہ بشکلِ گدا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُورشید دن کو قرباں، اور رات کو نچھاور
جس پر ہیں ماہ و اختر، وہ روضۂ مُقدّس
دیکھو تو پاؤ تُم بھی سرکار ﷺ کی شَفاعت
جنّت ہے اِک سراسر وہ روضۂ مُقدّس
گو مُختصر دنوں میں ہر سال دیکھتا ہوں
نظروں میں ہے برابر وہ روضۂ مُقدّس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہُوں چُپ، جو اللہ جنّت میں بھیجے — جو پُوچھے تو میری رضا خُلدِ طَیبہ
مُجھے ایک اِک شے وہاں سے ملی ہے — میں جاؤں نہ کیسے بھلا خُلدِ طَیبہ
سفر کا ہو آغاز مکّہ سے میرا — ہو اِس کی مگر اِنتہا خُلدِ طَیبہ
کہیں بھی نہ جاؤں، یہ منظور مُجھ کو — میں جاؤں مگر بارہا خُلدِ طَیبہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب سے اپنا لِیا ہے طیبہ کو — مُجھ کو لگتی ہے ساری دُنیا غیر
نہ رہا غیر، بن گیا اُن کا — درِ آقا ﷺ پہ جو بھی آیا غیر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے تو اپنی ماں کا گھر لگا، جب آیا مَیں یہاں — یہ اپنا شہرِ پاک ہے مدینۂ منورہ
یہاں ہے نُورِ کبریا، یہاں ہے نُورِ مُصطفیٰ ﷺ — اُجالا شہرِ پاک ہے مدینۂ منورہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مایُوس نہ ہو گا، کبھی خالی نہ پھرے گا — سائل کہ چلا آئے گا جب شہرِ کرم میں
زُوّار جو بھر لیتے ہیں اُمیّد کا دامن — مَوجُود ہے بخشش کا سبب شہرِ کرم میں
لاتا ہُوں سمیٹے ہوئے خوشیوں کے خزینے — جاتا ہُوں مَیں جب خندہ بہ لب شہرِ کرم میں
اِک سیل سا آتا ہے نظر جذب و اثر کا — زُوّار جو آ جاتے ہیں سب شہرِ کرم میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ علم ﷺ اِس کو عطا کر دیں گے دولت علم کی — آ چکا دولت سرا پر ایک منگتا پانچ بار
بار بار اِس کو دکھا اب عُمر بھر ربّ کریم! — جو دکھایا ہے مُجھے طَیبہ کا جلوہ پانچ بار
آرزو ہے، کم سے کم نسبت یہی قائم رہے — ایک بار ابوا گیا ہُوں اور طَیبہ پانچ بار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُس کا خُدا نگر تو پہنچنا ہے لابُدی — جانا جو چاہتا ہے بشر مُصطفیٰ ﷺ نگر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرے آقا ﷺ کے دریائے سخاوت کا کرشمہ ہے — کوئی مہماں نوازی سیکھ لے اَنصارِ آقا ﷺ سے
گُزرتا تھا حرم تک آنے جانے میں جو روزانہ — مزے لیتا رہا ہُوں رونقِ بازارِ آقا ﷺ سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پُھوٹتی ہیں جس کی مٹّی سے بھی کرنیں نُور کی — نُور کے پیکر ﷺ کا شہرِ پاک شہرِ مُحترم
ہیں جہاں آرام فرما آل رضی اللہ عنہم بھی، اصحاب رضی اللہ عنہم بھی — ہے وہ پیغمبر ﷺ کا شہرِ پاک شہرِ مُحترم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ کا گھر دیکھ کے طیبہ کو چلا ہے — ہر زائرِ بطحا ہے مدینے کا مسافر
محمودؔ پہ ہوتا ہے کرم ربِّ عُلا کا — جس وقت وہ ہوتا ہے مدینے کا مسافر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حصولِ معرفتِ ذات اِس مقام سے ہے — کہ لامکاں کا پتا ہے دیارِ اُنس و وفا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ارکانِ حج تو ہوتے ہیں مکّہ ہی میں ادا — طیبہ نہ جانے کا ہے یہ اِک ناروا جواز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچے یہاں پہ جس دم، سب ٹل گئے شدائد — ہے دافعِ مُصیبت یہ قریۂ محبت
یہ بھی جہان اُس کا، وہ بھی جہان اُس کا — جس کو دِکھائے قسمت یہ قریۂ محبت
ہم سب کو ہے محبت اِس شہرِ مصطفی ﷺ سے — ہم سب کی ہے عقیدت یہ قریۂ محبت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس سے اُلفت تھی خُدا کو، اُس سے اُلفت ہے اِسے — کون سمجھے گا کہ کیا ہے شہرِ ختمی مرتبت ﷺ
دِل میں رکھا ہے میں نے تو تصویر کی طرح — سر پر اُٹھا لیا ہے پیمبر ﷺ کے شہر کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہاں پہنچ کے جو چاہے، خُدا سے بات کرے — حریمِ عرشِ خُدا تک رسا مدینہ ہے
یہ دِل نہ کِس لیے آباد و شاد کام رہے — بسا جو اِس میں ہے، مکہ ہے یا مدینہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر سال دیکھنا ہے جسے تا دمِ حیات
میرا حسین خواب ہے وہ شہرِ لاجواب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ خُدا گھر تو یہ ہے مِرے مصطفی ﷺ کا قریہ
مِری آرزُو ہے مکّہ، مِری آرزو مدینہ
مِرے سرورِ دو عالم ﷺ کا جو نُور جابجا ہے
جو نگاہِ دِل سے دیکھو تو ہے چار سُو مدینہ
میں مدینہ ہو کے آیا تو کُھلا یہ دِل پہ عالم
ہُوئیں بند جب نگاہیں، ہُوا رُوبُرو مدینہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ ﷺ کے شہرِ ذی شرف کی ہیں کرم نُمائیاں
ہے یہ کرم نما بجا آپ ﷺ کا شہرِ ذی شرف
آپ ﷺ کے شہر میں خُدا، آپ رسا ہیں عرش تک
یُوں ہُوا عرش آشنا آپ ﷺ کا شہرِ ذی شرف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذرّاتِ مدینہ جو سمائے ہیں نظر میں
باقی ہے نہ اب لعل و جواہر کا تصوّر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس کو مدینہ سے جو ہے، اُس کو جتانا ہی نہیں
رکھتا ہے یہ نسبت نہاں میرا یہ قلبِ مُضطرب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ آنکھ جس پہ منظرِ دُنیا مُحیط ہے
ہوتا جو عشقِ طَیبہ، وہی آنکھ بھیگتی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِک محبت سے دیکھے چوپائے
جتنے طیبہ میں پائے چوپائے
باادب دیکھے ہم نے، جب دیکھے
شہرِ آقا ﷺ کے سارے چوپائے
سب کو ہم نے دِل و نظر میں رکھا
جس قدر ہم نے پائے چوپائے
سگِ طَیبہ تو شاعری میں مِلا
کب وہاں پائے ایسے چوپائے
بِلّیاں دیکھیں شہرِ سرور ﷺ میں
اور تو کم ہی دیکھے چوپائے
قابلِ قدر ہیں رشیدؔ سبھی
طَیبۂ محترم کے چوپائے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فی الفور رحمتوں سے نوازا بھی جاتا ہے   پڑھتا ہے طَیبہ کا ہر اِک زائر دُرودِ پاک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرمایہ دارِ دینِ الٰہی   مایۂ عظمت شہرِ محبت
مکّہ سے قائم نسبت ہے رب کی   آقا ﷺ کی نسبت شہرِ محبت
ذکر اِس کا ہر دم ہے میرے لب پر   تحدیثِ نعمت شہرِ محبت
کی ہے زیارت تو بن گیا ہے   نُورِ بصیرت شہرِ محبت
دیکھا ہے جب سے، پایا ہے میں نے   مُژدۂ رحمت شہرِ محبت
اِس سے ہدایت ہر جا پہ پھیلی   شہرِ ہدایت شہرِ محبت
میری حقیقت اُلفت نبی ﷺ کی   دِل کی حقیقت شہرِ محبت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے شہر کو دیکھا تو پایا   ہر اِک ذرّے میں اِمکانِ محبت
مدینے جاؤ گے تو دیکھ لو گے   ہر اِک زائر ہے مہمانِ محبت
وُہی اِس شہر کی کھاتا ہے سوگند   جو ہے خالق، جو ہے جانِ محبت
درِ سردار و سُلطانِ جہاں ﷺ پر   میں جا پہنچا بہ فیضانِ محبت
درِ سرکار ﷺ کی مُجھ کو ہُوئی ہے   زیارت زیرِ فرمانِ محبت
نبی ﷺ کے گُنبدِ خضرا کو دیکھا   ہے خوش بختی بہ عنوانِ محبت
مدینے جاؤں گا، جاتا رہُوں گا
یہی ہے میرا اعلانِ محبت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مسکنِ سرکار ﷺ

جنُونِ عقل و خرد سے آگے، مِلے گی گر آگہی ملے گی   خُدا کی وحدت کی ارضِ طیبہ میں ہم کو جلوہ گری مِلے گی

دیارِ طَیبہ کو کون چھوڑے، ریاضِ جنّت میں کون جائے — نسیمِ جنّت بھی دیکھ لیجیے، درِ نبی ﷺ چُومتی ملے گی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زمانے بھر میں جاری چشمۂ فیضانِ طَیبہ ہے — رسُول اللہ ﷺ کا نقشِ قدم عنوانِ طَیبہ ہے
فدا ہوں میں عرب کی سرزمیں کے ذرّے ذرّے پر — اگر دِل ہے نثارِ کعبہ، جاں قربانِ طَیبہ ہے
خُدا کی میزبانی کا شرف حاصل ہُوا اُس کو — وہ خوش قسمت مسافر، آج جو مہمانِ طَیبہ ہے
رسولُ اللہ ﷺ ہیں بے شک ہدایت کے مہِ کامل — صحابی ہے جو اُن ﷺ کا، اخترِ تابانِ طَیبہ ہے
جمالِ گُنبدِ خضرا مقدر ہی سے مِلتا ہے — ہر اِک زائر کے دِل پر لُطفِ بے پایاں طَیبہ ہے
زہے عظمت کہ مکہ چھوڑ کر آئے یہاں آقا ﷺ — زہے رفعت کہ جبریلِ امیں علیہ السلام دربانِ طَیبہ ہے
اسے حاصل ہے عظمت مسکنِ محبوبِ داور ﷺ کی — ہر اِک مدحت خُدا کے فضل سے شایانِ طَیبہ ہے
مدینہ گُلشنِ رُشد و ہُدیٰ ہے، باغِ وحدت ہے — نبی ﷺ کا جو بھی ساتھی ہے، گُلِ بُستانِ طَیبہ ہے

نظر افروز ہے محمودؔ کی نعتوں کا ہر مصرع
کہ اِس کے قلب و جاں میں ضَوفگن ارمانِ طَیبہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طاقِ دِل پر یادِ طَیبہ کے دیے روشن ہُوئے — غور سے دیکھا تو تھی طلعت رسُولُ اللہ ﷺ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چاہو تو ازل کے بیمارو، طیبہ کے حسیں ذرّے چُن لو — ہے خاکِ مُقدّس خاکِ شفا، سُبحان اللہ ما شاء اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نگاہِ رحمتِ خیرُ البشر ﷺ میں ہوتے ہیں — جو سُوئے شہرِ مدینہ سفر میں ہوتے ہیں
گُہر جو چشمِ ارادت میں اپنی رکھتا ہُوں — نظارے ارضِ نبی ﷺ کے نظر میں ہوتے ہیں
مِری نگاہِ عقیدت نثار ہو اُن پر — جو لوگ سایۂ دیوار و در میں ہوتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذاتِ رسولِ پاک ﷺ کے فیضان سے مِرا — رشتہ ہے سرزمینِ مدینہ سے چاہ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابھی تک روضۂ اقدس پہ حاضر ہو نہیں پایا — یہی احساس مجھ کو جاں گُسل ہے یا رسول اللہ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راحتوں کی بات ہے محمودؔ طَیبہ کا خیال — کاوشِ دیدِ مدینہ کاہشِ غم کا علاج

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جانے یہ محمودؔ کب دیکھے گا روضہ آپ ﷺ کا — ہجرِ طَیبہ میں ہُوا خُونِ اُمیدِ التفات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شادمانی پھُول برسائے گی طَیبہ سے ضُرور — پہلے ثابت تو کرو تم خُود کو شایانِ نشاط

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنکھیں بھی مُستنیر اگر ہُوں تو بات ہے — رچ بس گئی ہیں دِل میں تو طَیبہ کی عظمتیں
محمودؔ گر رسائی ہوئی ارضِ پاک تک — دیکھیں گے لوگ ذوقِ تماشا کی عظمتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظّارے کی خواہش ہے تو پھر آنکھ اُٹھاؤ — ہر ذرّہ طَیبہ میں اِرم جلوہ نُما ہے
طَیبہ کی سحر خیز ہوا کی ہے یہ شوخی — ڈھلکی جو شبِ تار کے کاندھوں سے رِدا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُمیدِ دیدِ مدینہ مِری نگاہ میں ہے — یہ اور بات، زمانہ نظر شناس نہیں
جو شخص پہنچا ہے قُرب و جوارِ طیبہ تک — وہ جس کو کہتے ہیں غم، اُس کے آس پاس نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جاؤں گا جناں کو نہ مدینے سے کبھی مَیں — ہر ذرّہ طیبہ پہ ہے اِطلاقِ اِرم عام
دِل میرا غمِ ہجرِ مدینہ میں مگن ہے — اللہ کرے، سب پہ ہو یہ لذّتِ غم عام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یک و تنا کھڑا ہُوں، وہ شجر ہُوں دشتِ غُربت میں — مدینے کی ہوا رکھتی ہے تازہ دم تو کیا پروا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ کے کرم کی ہے تعمیم جس جگہ — اے دوستو! ہے اِس سے عرب کی فضا مُراد
منزل نہیں ہے جس کی، مدینے کی سرزمیں — لاریب راہرو وہ ہے ناکام و نامُراد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رات دن آنکھوں میں ہیں ذرّاتِ کُوئے مصطفیٰ ﷺ — میرا دامانِ نظر ہے ماہ و انجم آشنا
دُوریٔ طیبہ سے لب ہیں مُسکراہٹ سے بھی دُور — کیجیے سرکار ﷺ! اِن کو بھی تبسّم آشنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ رسول ﷺ پہ جو بھی گُنہگار آیا — تو بوجھ اپنے گناہوں کا وہ اُتار آیا
زمیں میں گڑ گئی فرطِ حیا سے غیرتِ عشق — جو زیرِ پا مِرے دشتِ عرب کا خار آیا
ہُوئی نظر کی رسائی جہانِ معنیٰ تک — درِ حبیب ﷺ کا آنکھوں میں جب غُبار آیا
نہیں ہیں دِل کے پر و بال، پر مدینے کو — ہزار بار گیا ہے، ہزار بار آیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُلد برکف ہر نَفَس، ہر لمحہ جنّت درکنار — اے تعالیٰ اللہ، طیبہ کے سفر کے رات دن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گُنبدِ خضرا سے دُورِی کا الم کچھ کم نہیں، — کیوں نہ ہو آنکھوں سے آخر اشک افشانی شروع
مابُعدِ طیبہ میں ہے سَیل آب محسُوسات کا — ہو گئی جذبات کے طُوفاں سے طُغیانی شروع

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اب تک نبی ﷺ کی جلوہ گہِ نُور دُور ہے — اللہ! کیوں دُعا سے اثر دُور دُور ہے
کب تک رہے گا قلب میں مہجوریوں کا غم — آقا ﷺ کے دَر سے یہ دلِ رنجُور دور ہے
وہ آشنائے ربِّ علیٰ کیسے ہو سکے — در سے نبی ﷺ کے، جو سرِ مغرور دور ہے
ادنیٰ غلام آپ ﷺ کا محمودؔ ہے مگر — طَیبہ سے کیوں یہ بندۂ مجبور دُور ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نورِ حق سے پائیں گے قلب و نظر اُس کے جِلا — جس کا چہرہ راہِ طَیبہ میں غُبار آلُود ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عشق پُہنچائے گا طیبہ کے کرم زاروں تک — کعبے پہنچے گا جو ہے عقلِ رسا کا بندہ
راہِ طیبہ میں نگوں سر ہُوں، شکستہ پا ہُوں — نہ کرے میری مدد کوئی خُدا کا بندہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو دوستو، ہے تمھیں عُمرِ جاوِداں درکار — ہے خاک شہرِ حبیبِ اللہ ﷺ کی اکسیر
ہے رہ گزارِ مدینہ سے رہ گزارِ بہشت — خُدا نے کی ہے خُود اس شاہراہ کی تعمیر
میں آہ، کیسے دیارِ حضور ﷺ تک پہنچوں — پڑی ہے پاؤں میں حالِ تباہ کی زنجیر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ عالم کیا کہوں، اللہ اکبر! — کبھی پہنچوں جو اُن ﷺ کے آستاں تک
مِلی تاب و تواں محمودؔ مُجھ کو — ہوا طیبہ کی آئی ناتواں تک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خارِ رہِ طَیبہ گر چُبھ جائیں تصوّر میں — ویرانۂ دِل اپنا گُلزار نظر آئے
گُل ہائے عقیدت سے پھر ہم بھی بھریں دامن — طَیبہ کا اگر ہم کو گلزار نظر آئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دلِ محزُوں تڑپتا ہے کہ دیکھے گُنبدِ خضرا — نظر کا سُوئے طَیبہ ہے جماؤ یا رسُول اللہ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا بتاؤں مَیں ہوائے خُلد کا ذوقِ نظر — گُنبدِ خضرا کو وہ بھی چُومتی ہے یا نبی ﷺ
ہو مِری قسمت میں بھی ارضِ مُقدّس کا سفر — بس یہی اِک آرزو دِل میں بسی ہے یا نبی ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا تک ہے رسائی کا ارادہ اے مِرے آقا ﷺ — میں ہُوں در پر تمھارے ایستادہ اے مِرے آقا ﷺ
بلا خوف و خطر جاؤں، اگر اذنِ حضُوری ہو — مدینہ ہے مجھے جنّت کا جادہ اے مِرے آقا ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ حضور ﷺ یادِ مدینہ، غمِ فراق — دِل مضطرِب ہے آج، طبیعت اُداس ہے

لو، مِل گیا مجھے دلِ گُم گشتہ کا نشاں   طَیبہ میں ہے یا اُس کے کہیں آس پاس ہے
کیونکر نہ میرا غُنچۂ دِل عطر بیز ہو   جو رچ گئی ہے اِس میں، مدینے کی باس ہے
نومیدیٔ زیارتِ طیبہ ہے وجہِ مَوت   زندہ ہُوں مَیں کہ مُجھ کو تمنّا ہے، آس ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گدائے کُوئے طیبہ کے مقابل ہو نہیں سکتا   وہ کیخسرو ہو یا جمشید و دارا یا رسولَ اللہ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

باغِ طَیبہ بہار ساماں ہے   اس کو خدشہ نہیں خزاؤں کا
میرے آقا ﷺ کے در پہ رہتا ہے   جمگھٹا بخت آزماؤں کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طَیبہ کی سرزمیں میں مِکیں ہیں تجلّیاں   کہتا ہے کون، عرش نشیں ہیں تجلّیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شبنمی آنکھوں میں ڈھونڈو گے توانائی کہاں   ذکرِ طَیبہ کے سوا گُلِ مسیحائی کہاں
گُنبدِ خضرا سے دُوری بخت کی لاحاصلی   سوچ کے گُنبد میں ہوں محصُور، گویائی کہاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے دیارِ قُدس میں بُلوایئے ہمیں   اپنا نہیں ہے اور کوئی ٹھور یا رسول اللہ ﷺ
محمودؔ اور کچھ بھی نہ چاہُوں خُدا سے میں   طَیبہ میں بن سکے جو مِری گور یا رسول اللہ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینہ منبعِ رُشد و ہُدیٰ ہے   یہ سارا فیض ہے اُس کے مکیں ﷺ کا
حریمِ مُصطفیٰ ﷺ کا سبز گُنبد   تفاخُر اور شرف رُوئے زمیں کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ طَیبہ کی زیارت نہیں ہوتی جب تک   آرزوؤں کا جہاں دِل میں بسائے رکھنا
چشمِ گریاں پہ بھی طَیبہ کا کُھلے گا منظر   ہاں! غمِ اشک کی بارات سجائے رکھنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو تصوّر گُنبدِ خضرا کا دِل میں روز و شب
ہم کو مطلب گردشِ ایام سے یا مُصطفیٰ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں بھی اے کاش! کبھی جاؤں نبی ﷺ کے در پر
ہدیۂ قلب جہاں ناصیہ سا دیتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جا نہ سکتا جو تلاشِ رزق میں طَیبہ تلک
طائرِ تخییل میرا خستہ پَر ایسا نہ تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سُوئے مدینہ جانے والا کر لے گا ایمان کو تازہ
دِل کی بات زباں پر لا کے "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ"
"صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ" کہو گے تُم روضے پر ہمدم
جاؤ تو ہم بھی سُنا کے "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنکھ سے دجلہ رواں ہو، جب ہو تذکارِ نبی ﷺ
یادِ طیبہ میں دلِ بجز آشنا درکار ہے
مَیں بھکاری ہُوں تو دریُوزہ گری کے واسطے
مالکِ کونین ﷺ کی دولت سرا درکار ہے
ضِیق میں آئی ہے جاں، اب معصیت کا حبس ہے
مُجھ کو طَیبہ کی ہوائے جاں فزا درکار ہے
جا کے طَیبہ ہی سے پُوچھے گا، حقیقت ہے یہی
خالق و مالک کا جس کو بھی پتا درکار ہے
جاؤ، طَیبہ کے کسی گوشے میں جا کر مَر رہو
زندگی کی گر تمنّا ہے، بقا درکار ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چشمِ طلب ہے سُوئے مدینہ، خُدا گواہ
دِل ہے محبّتوں کا خزینہ، خُدا گواہ
جس کو جمالِ گنبدِ خضرا دکھائی دے
اُس کو کہیں گے دیدۂ بینا، خُدا گواہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سانس کی آمد و شُد عطر شمامہ کیا ہے
گُلبنِ جاں میں مدینے کے یہ پُروا کیا ہے
کیا کہوں، خاکِ عرب سے مِرا رشتہ کیا ہے
کِس کو بتلاؤں کہ مفہوم تمنّا کیا ہے
خواہشِ دیدِ مدینہ نے نہ پائی منزل
مُجھ سے پُوچھو کہ مِرا درد سے رشتہ کیا ہے
دوستو! دہر کے ٹُھکرائے ہُوؤں کا آخر
ارضِ طَیبہ کے سِوا اور ٹھکانا کیا ہے

مُجھ کو خالِق نے عطا کی ہے مَحبت اُن ﷺ کی — مَیں جُھکا سوئے مدینہ، تو کسی کا کیا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن کے لبوں کو چُومتے ہیں قُدسیانِ عرش — روضے کی جالیوں کو جو آئے ہیں چُوم کر
اُس شہر کی طرف ہے رواں توسنِ خیال — روشن ہے مثلِ کاہکشاں جس کی رہ گزر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی ہر مُشکل میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے سوا — کون سا در ہے جہاں جا کر صَدا کرتے ہیں لوگ
اشکِ مجُبوری سے جو کرتے رہیں اکثر وضُو — جا کے طَیبہ میں نمازِ عشق ادا کرتے ہیں لوگ
آئنہ ساں اُن پہ ظاہر ہے نظامِ کائنات — ذکرِ طَیبہ سے جو دِل کو آئنہ کرتے ہیں لوگ
لامکاں تک تو تصوُّر بھی پہنچ سکتا نہیں — جا کے طَیبہ ہی میں خالق کا پتا کرتے ہیں لوگ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نگاہ و دل میں وہ خاکِ دیار ہے کہ نہیں — ہر ایک ذرّۂ طیبہ سے پیار ہے کہ نہیں
جنھیں مِلی ہو سعادت، اُنھیں ذرا پُوچھو — مدینہ دہر میں دارُالقرار ہے کہ نہیں
بس ایک شامِ تمنّا نبی ﷺ کے روضے پر! — ہجُومِ شوق کا یہ اِختصار ہے کہ نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بے سبب اِس کی سیہ پوشی نہیں اے دوستو! — ہجرِ طَیبہ میں کہاں آغوشِ کعبہ مُطمئن
لامکاں تک تو رسائی اِس کی ممکن ہی نہیں — ہو گی طَیبہ ہی میں یہ چشمِ تماشا مُطمئن
کِس کو مِلتی ہے دمِ آخر مدینہ کی زمیں — جس کی قسمت میں مگر لکھّا ہو مرنا مُطمئن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے کے سوا جائیں تو ہم جائیں کہاں آقا ﷺ — مدینہ ہے ہمارے واسطے دارُالاماں آقا ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نسبتِ نعلیں سے ہے مُحترم خاکِ حجاز — ہے کلامِ پاک میں سوگندِ باری واہ وا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گر شوقِ سجدہ ریزیٔ طیبہ یہی رہا　　پائیں گے ہم بھی گوہرِ مقصد بہ فیضِ عشق
مَیں ہُوں وطن میں، اور یہ طَیبہ میں سجدہ ریز　　آزاد ہے یہ رُوحِ مقیّد بہ فیضِ عشق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زندگی رستے میں گر گُزرے تو گُزرے شوق سے　　روضۂ اطہر ہو مقصودِ سفر، اتنا تو ہو
آپ ﷺ کے در پر پہنچنے کی سعادت ہو نصیب　　ہم کو ہونا پڑ نہ جائے دربدر، اتنا تو ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

منزلِ مقصود ہونی چاہیے پیشِ نظر　　راہِ طیبہ ہی میں بُستانِ اِرم رہ جائے گا
صُورتِ کعبہ یہ دل ہو گا سِیہ پوشِ فراق　　اس میں گر ہجرِ مدینہ کا الم رہ جائے گا
جب مدینے تک رسائی کی سعادت مِل گئی　　کون ہے جس کو کہ فکرِ بیش و کم رہ جائے گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں آشنائے سِرّ سَرِ لامکاں حضور ﷺ　　طَیبہ میں دیکھتے ہیں مگر سب ضیائے حق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سامنے اُس کے جُھکی عرشِ بریں کی رفعت　　آپ ﷺ کا شہر کہ تھا ساخت میں گاؤں جیسا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طُلوعِ مہرِ طَیبہ مُنجمد اِحساس کا اِحیا　　نکلتا ہے جو سُورج، برف کے تودے پگھلتے ہیں
مدینے تک رسائی ایسے خُوش بختوں کی قسمت ہے　　رہِ عشق و وفا میں سر کے بل جو لوگ چلتے ہیں
غمِ ہجرِ مدینہ کی تمازت کا کرِشمہ ہے　　مُجھے سرمائے کے سائے بہر عُنوان کُھلتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہی اِک آرزُو بے تاب ہے محمودؔ کے دِل میں　　کہ دیکھے آپ کا وہ سبز گُنبد یا رسولَ اللہ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک دن آئے گا دیدارِ مدینہ کی نوید　　جذبۂ عشقِ نبی ﷺ میرِ سفر بھی ہو گا
ختم ہو جائے گی تاریکیٔ ہجرِ طَیبہ　　چاکِ آخر کو گریبانِ سحر بھی ہو گا

دیکھ کر گنبد خضرا کو، جُھکے گا سر بھی　　یُوں اثر دِل پہ بہ تائیدِ نظر بھی ہو گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یا رب! درِ نبی ﷺ پہ رسائی ہو کِس طرح　　رنج و غم و الم سے رہائی ہو کِس طرح

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خیالِ دُوریٔ طیبہ نے چھین لی ہے خُوشی　　اگرچہ لب تو مِرے بھی ہنسی سے واقِف ہیں
بسی ہیں گنبدِ خَضرا کی اِس میں تنویریں　　مِری نگاہیں بھی جب سے نمی سے واقِف ہیں
ہیں اہلِ عقل رسا چاند کی حقیقت تک　　ہم اہلِ عشق ہیں، اُن کی گلی سے واقِف ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طَیبہ بھی پہنچ جاؤں گا اِک روز یقیناً　　تکمیل پہ ہوتا ہے ارادہ اثر انداز
تقدیر پہ ہے ماہِ مدینہ ﷺ کی تجلّی　　کیا مُجھ پہ ہو قسمت کا ستارہ اثر انداز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نکہتِ گُلشنِ مدینہ ہے　　باغِ جاں میں بہار کا باعِث

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بخت ذرّے کے جو یاور ہُوں، عرب تک پہنچے　　خاکِ طَیبہ سے لگے، مہر سے بڑھ کر چمکے!
رُوبرُو گنبدِ خَضرا کے پہنچ جاؤں اگر　　مُجھ زیاں کار کا بھی نقشِ مقدّر چمکے
ذہن میں دشتِ مدینہ کا تصوُّر آیا　　پُھول اُلفت کے، مِری شاخِ نظر پر چمکے
جب بھی آیا ہے کوئی زائرِ طَیبہ واپس　　کتنے تارے مِری پلکوں کے اُفق پر چمکے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دستگیری آپ ﷺ فرما دیں تو پھر کیا دُور ہے　　گو بظاہر راہِ طَیبہ میں ہے دُشواری بہت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خیالِ دُوریٔ طَیبہ سے اے شہِ والا ﷺ　　یہ دلِ تپاں ہے تو آنکھیں ہیں شبنمی اپنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عنایت کی نظر ہو مُجھ پہ ہر پل احمدِ مرسل ﷺ   ہُوا ہُوں دُورئ طَیبہ سے بے کل احمدِ مرسل ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تاباں جبیں ہے حُسنِ عقیدت کے نور سے   سجدے ہیں مُصطفیٰ ﷺ کے نگر کی تلاش میں
طَیبہ کی سمت کو ہیں رواں شبِ گزیدگاں   یہ قافلہ ہے نُورِ سحر کی تلاش میں
پہنچو گے خاکِ راہ گزارِ حضور ﷺ تک   نکلو گے تم جو کُحلِ بصر کی تلاش میں
محمودؔ بُعدِ طَیبہ ہے، ظُلمت نصیب ہُوں   ہے میری شامِ ہجر، سحر کی تلاش میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس قلب میں تڑپ نہ ہو ارضِ حجاز کی   غم سے وہ آشنا ہے تو راحت سے مُنحرف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طَیبہ پہنچ کے، روضے کی جالی کے سامنے   ظاہر ہم اپنے دِل کا غمِ اندرُوں کریں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سر آنکھوں پر رکھیں قُدسی نہ آقا ﷺ کے قدم کیونکر   مقامِ عرش سے ارفع نہ ہو خاکِ حرم کیونکر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خیالِ طیبہ سفر میں، حضَر میں رہتا ہے   جہانِ عشق دلِ مختصر میں رہتا ہے
سمائے کیسے مِرے دِل میں عرش کی رفعت   جمالِ گنبدِ خضرا نظر میں رہتا ہے
نظر جُھکی ہے درِ مُصطفیٰ ﷺ پہ یوں میری   کہ اوجِ عرش بھی حدِّ نظر میں رہتا ہے
کبھی یہاں سے مدینہ، کبھی وہاں سے یہاں   مِرا خیال مُسلسل سفر میں رہتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہیں کانٹے بیابانِ عرب میں   کِھلے ہیں یہ گُل و ریحانِ فردوس
جو خارِ دشتِ طَیبہ سے ہے واقف   اُسی کو ہے فقط عرفانِ فردوس
گلستانِ عرب کا ایک غُنچہ   ہُوا ہے رشکِ صد بُستانِ فردوس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل کو ہے سیرِ وادیٔ بطحا کی آرزو
آنکھوں کو دیدِ گنبدِ خضرا کی ہے طلب

دارُالشّفائے رحمتِ عالم ﷺ نظر میں ہے
دُنیا کے ہر مرض کا فقط ہے یہی مَطب

میں ایک برگِ خُشک ہُوں، طیبہ کی راہ میں
مُجھ کو اُڑا کے لے ہی چلی صرصرِ طلب

طَیبہ سے کم تعلّقِ خاطر اُنہی کو ہے
شیطان ہر قدم پہ دکھاتا ہے جن کو چھب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ ہی آقا ﷺ مدد فرمایئے تو آ سکوں
ورنہ مَیں اک ماہیٔ بے آب ہُوں، طَیبہ سے دُور

اے صبا! مُجھ کو مدینے میں اُڑا لے چل ذرا
مُجھ کو اُن ﷺ کے روضۂ اقدس پہ جانا ہے ضُرور

گُلشنِ گیتی کا ہر ذرّہ ہے اِس سے مُستنیر
ہے فروزاں روز و شب طَیبہ میں شمعِ کوہِ طُور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یخ بستگی حضَر کی ہے، حِدّت سفر کی ہے
پہنچوں درِ نبی ﷺ پہ کہ خواہش مقر کی ہے

حِدّت میں معصیت کی، جُھلستا ہُوں رات دن
خواہش جو ہے تو سایۂ دیوار و در کی ہے

اِک بار تو مُجھے بھی مدینے بُلایئے!
یہ اِلتجا مِرے دلِ حسرت اثر کی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرے کام آئیں یہ مِژگان و اُبرو یا رسول اللہ ﷺ
جو اِن سے دے سکوں طَیبہ میں جھاڑُو یا رسول اللہ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن ﷺ کے در پر حاضری کے واسطے
اُلفت و اِخلاص کا زر چاہیے

زائرو! ذکرِ حرم کرتے رہو
کُچھ علاجِ قلبِ مُضطر چاہیے

قریۂ مہ کو سِدھاریں اہلِ دہر
مُجھ کو تو سرکار ﷺ کا در چاہیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے ہو اپنے مُقدّر پہ ناز اے محمودؔ
مِلے جو سایۂ دیوارِ احمدِ مُختار ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آستاں پہ اُن ﷺ کے میں ایک دن پہنچ جاتا — آڑے آ گیا اپنا بختِ واژگوں لیکن
ہو رسائی طیبہ تک نعت گوئی کے صدقے — خُلد اِس کے بدلے میں میں کبھی نہ لُوں لیکن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیارِ نبی ﷺ کی گلی کو تو دیکھو — حقیقت کی رہ کا پتا ہو گئی ہے
دیارِ رسُولِ خُدا ﷺ تک پہنچنا — یہ حسرت مِرا مُدّعا ہو گئی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُجھے اِک بار اپنا مسکنِ پُر نُور دِکھلا دیں — تمنّائے دلِ مضطر ہے برہم یا رسولَ اللہ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمودؔ ہیں دیارِ حبیبِ خُدا ﷺ سے دُور — ہم سے ہماری شُومیٔ قسمت نہ پوچھیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دن رات ہے حضوریٔ طیبہ کی کیفیت — اِس کیفیت کو چشمِ تماشا سے کیا غرض
دِل ہوں سیاہ جن کے، تکدُّر کی دھوپ سے — نظروں کو اُن کی، گُنبدِ خضرا سے کیا غرض

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ طیبہ کی نسیمِ جاں فزا — ہے دماغوں کے لیے مُشکِ خُتن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھتا ہُوں کہ طیبہ میں پذیرائی ہُوئی — ہے حقیقت سے بہت نزدیک یہ خوابِ خُلوص

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ خیر الوریٰ ﷺ تک میں نہ پہنچا — یہ ہے محمودؔ میری ناتمامی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رُخ مِرا سُوئے مدینہ ہوتا — نعت کہنے کا قرینہ ہوتا
خواہشِ دید کے پس منظر میں — روضۂ شاہِ مدینہ ﷺ ہوتا
جان جب تن سے نکلنے لگتی — میری آنکھوں میں مدینہ ہوتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنکھیں پُرنم، گردن ہے خم، آپ ﷺ کی در پر آن کھڑا ہے
ایک ثنا گر میرے مولا صَلّی اللّٰہ عَلَیکَ وَسَلَّمْ
باقی ہے بس ایک تمنّا، اِس دُنیا میں موت آئے تو
آپ کے در پر میرے مولا صَلّی اللّٰہ عَلَیکَ وَسَلَّمْ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گیا جو عُمرے کو مُجھ سا عاصی تو طیبہ میں اور خُدا کے گھر بھی
ادا کرے گا یہی فریضہَ صلوٰۃ کافی، سلام زیادہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو دید طَیبہ سے قسمت بدلنے والا ہے
کہاں بہشتِ بریں سے بہلنے والا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شہرِ مُصطفیٰ ﷺ پہ ہُوا کرتی ہے طلُوع
اے کاش! خواب ہی میں مُجھے وہ سحر مِلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُجھے بھی اپنے شہرِ پاک میں اب جلد بُلوا لیں
مئے فُرقت کا ہُوں لذّت چشیدہ یا رسولَ اللہ ﷺ
جو نکلا آرزوئے طَیبہ و بطحا میں آنکھوں سے
مِری دولت ہے وہ اشکِ چکیدہ یا رسولَ اللہ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قریۂ محبت

شہرِ اُلفت سے ہوائے لُطف کی ہیں منتظر
ساعتیں دن کی ہُوں یا لمحات میری رات کے
ایک عرصے سے کُھلے ہیں اُس کے استقبال کو
غُرفے نظروں کے، جھروکے میرے احساسات کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرجعِ خاص و عام ہونا تھی
بارگاہِ رسولِ عالمیاں ﷺ
سب اِسی در سے فیض پاتے ہیں
حور و افرشتہ ہُوں کہ اِنس و جاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمیں طیبہ سے اُلفت ہے کہیں اولاد سے بڑھ کر
یہاں کا ذرّہ ذرّہ ہے درخشاں تر مہ و خُور سے
یہ یثرب تھا، بنا جن کے قُدومِ پاک سے طَیبہ
مقامِ اُن ﷺ کا نہ پھر ہو ماورا کیونکر تصوّر سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گلستاں ہیں نثار اُن پر، تصدُّق اُن پہ انجم ہیں — گل و ریحان و سُنبل سے ہیں بڑھ کر خارِ طَیبہ کے
ہزاروں جنتیں قلب و نظر کی اُن سے پیدا ہیں — ہماری آنکھ سے دیکھے کوئی اشجار طیبہ کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سکونِ دِل، مسرت اور طمانیّنت اگر چاہو — اگر چاہو، نہ پاس آئیں تمھارے، رنج دُنیا کے
تو دِل کے کینوس پر جذب کے دستِ نگاریں سے — بناؤ گُنبدِ اَخضر کے ہر صُبح و مسا خاکے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل و نظر کے اُفُق پر مثالِ مہرِ مُنیر — ضیا فروز ہُوئی ہے مَحبّتِ طَیبہ
زباں پہ ہوں گے درود و سلام کے نغمے — بہشت مُجھ کو مِلے گی بصورتِ طَیبہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہر جس کی میرا خالق آپ کھاتا ہے قسم — اوّل اوّل تھا وہ مکہ، پھر مدینہ ہو گیا
کھائی سوگندِ بَلَد اِس واسطے اللہ نے — یہ شرف آقا ﷺ کے قدموں کے سبب اِس کو ملا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ روشن سبز گُنبد ہو کہ اُس کا عکسِ رخشندہ — رہے گا یہ نظارہ رُوح پرور رہتی دُنیا تک
اِسی کے فیض سے، اُس کے توسُّط سے، وسیلے سے — ضیا افگن رہیں گے ماہ و اختر رہتی دُنیا تک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بہاریں رُوح پرور بن کے نظروں میں سمائی ہیں — بچھی ہے ایک ہریالی کی چادر دِل کے آنگن میں
خُوشا قسمت کہ اِک شب پا لیا اپنی مرادوں کو — زیارت سبز گُنبد کی ہُوئی رؤیائے روشن میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے مسافر! سُرخ بتّی گمرہی کا نام ہے — سبز بتّی سے مِلی ہے راہ داری کی خبر
زندگی میں کامیابی سے بڑھا جاتا ہُوں میں — نُور کا اِک سبز ہالہ ہے مِرے پیشِ نظر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رنگ ہے جو سُرخ، وہ ہے قتل و غارت کی دلیل — زرد ہے تو وہ ہے پت جھڑ کا، خزاؤں کا نشاں
اور نیلا ہو تو حِدّت خُون کی ہوتی نہیں — سبز رنگ ایسا ہے جس ہیں بہاریں گُل فشاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سراسر رنگ و نکہت ہے گُلاب آسا، سرُور آگیں — لیے ہے اپنے اندر ایک نُور آگہی مٹّی
بنائے آنکھ کا سُرمہ، اگر چشمِ فلک دیکھے — وہ نعلینِ نبی ﷺ کے ساتھ مَس کرتی ہوئی مٹّی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُحد سے ہے مِرے آقا حضور ﷺ کو اُلفت — مَیں اُس کے ذرّوں پہ جاں کیوں نہ پھر نثار کروں
میں سربُلند ہُوں آقا ﷺ! مُجھے عُروج مِلے — اُحد پہاڑ کا میں بھی تو سنگ ریزہ بنوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب تک بہ پیشِ خالق و مالک دُعائیں کیں — لگتا تھا، گویا نالہ مِرا رائیگاں گیا
جب شہرِ اِلتفات کا در مِل گیا مُجھے — میری نوا کا سلسلہ تا آسماں گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے شہر کو دارُالفنائے دُنیا میں — عزیز رکھتا ہوں، دارُالبقا سمجھتا ہُوں
درِ حضور ﷺ پہ حاضر نہ ہو سکوں جس سال — میں خُود کو مفلِس و بیمار سا سمجھتا ہُوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ سرکار ﷺ سے دُوری

ذہن پر سُرخی تو زردی چھا گئی جذبات پر — آنکھ میں اب ناچتے ہیں لاجوردی دائرے
اے خُدا! مُجھ کو عطا کر سبز گُنبد کی بہار — کِشت جذبوں کی ہَوائے طَیبہ سے پُھولے پَھلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اشکِ ہجرِ طَیبہ سے تر ہُوا مِرا دامن — صدمے اُن سے دوری کے سَہ رہا ہُوں، جتنے ہیں
سر بہ سر ہے سنّاٹا، سُو بہ سُو ہے ویرانی — ہونکتی بلائیں ہیں، بُھوت پریت، فتنے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ اذنِ دید میں جو ہے تاخیر ہو رہی   یہ ٹمٹما رہا ہے دِیا جو اُمید کا
ایسا نہ ہو کہ ڈال لے منہ پر نقاب چاند   ایسا نہ ہو، پیام ہی آئے نہ عید کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

احساس یوں ہے، جیسے اِک بیکار چیز ہو   جذبے ہیں سرد، ذہن پہ چھایا غُبار ہے
آنکھوں کا نُور مُجھ سے تکلُّف برت گیا   طَیبہ پہنچے کو جو یہ دِل بے قرار ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک ہے مِرا یارو، جب یہ ظاہر و باطن   اِس لیے اُداسی ہے، دُور ہُوں مدینے سے
چھا گئی ہے مایُوسی، حُزن ہے طبیعت میں   کیفیت جو اندر ہے، آئنہ ہے چہرے سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گُھلا ہُوں شمع سا کل رات نعت کہنے میں   یہ ہے وفُورِ تپ ہجرِ مصطفیٰ ﷺ کا ثمر
یہ دُوریاں، یہ جُدائی ہے اِک نظر کی بات   بنامِ حق، میرے سرکار ﷺ! مُجھ پہ ایک نظر!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِک دہکتا ہُوا خُورشید ہے مجبُوری کا   وائے قسمت، جو مِرے صحنِ مکاں میں اُترا
کیسے زندہ ہُوں، میں کیوں زندہ ہُوں یارو، جب سے   ناوکِ ہجرِ مدینہ رگِ جاں میں اُترا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو اشارہ تو پھر چلُوں طَیبہ   میں تو بس آپ ﷺ ہی کے بس میں ہُوں
مُجھ پہ ہو جائے پھر کرم آقا ﷺ!   نااُمیدی کی دسترس میں ہُوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چُھپ گیا اندھیروں میں پھر ستارۂ قسمت   دُورئ مدینہ کا دِل میں درد پھر چمکا
ہو گئی ہیں پھر غائب گرم جوشیاں دِل کی   رہ گیا ہے اِک پیکر سرد مہرئ غم کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۹۰ اور ۹۴ میں بہ امرِ مجبوری
جا نہیں سکا طیبہ وائے ظلمِ مہجوری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ سرکار ﷺ کی تمنّا

سبز بتّی جلے گی آنکھوں میں — گنبدِ پاک ہو گا نُور افزا
پھر مِرے دِل کی شاہراہوں سے — خواہشوں کا جُلُوس گزرے گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہی دُعا ہے مِری، اور یہی تمنّا ہے — دِیا اُمید کا دِل میں نے میں بُجھا دیکھوں
طلُوعِ دیدِ مدینہ کی آس باقی ہو — درِ حضور ﷺ پہ جب تک نہ میں پہنچ جاؤں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینہ جانے کی صورت نہ ہو اگر کوئی — وہاں پہنچنے کی خواہش تو بے پناہ رہے
میسر آئے نہ جب تک زیارتِ طیبہ — خیال میں تو پیمبر ﷺ کی بارگاہ رہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ دن گئے کہ مرا دِل خزاں رسیدہ تھا — میں تشنہ لب تھا، مِری آنکھ میں تھے زرد سے رنگ
مِلی ہے اب مُجھے طیبہ سے راحتوں کی نوید — بکھر گئے ہیں تمنّا پہ اب گلاب کے رنگ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے آقا ﷺ کے اَلطاف و اِکرام سے — مُجھ کو حصّہ بقدرِ کفایت مِلے
دُور ہوں سب گراں بارِیاں سانس کی — پھر حضُوری کی بھی مُجھ کو ساعت مِلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چمکے مِرا نصیب بھی، میں بھی ہُوں کامگار — نسبت ہو اُستوار خُدا کے رسُول ﷺ سے
دُنیا و آخرت میں الٰہی، ہُوں سُرخُرو — چہرہ مِرا اَٹے رَہِ طیبہ کی دُھول سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِک ایک لمحہ گزرتا ہے میرا جنّت میں
اِک ایک لحظہ مجھے آپ ﷺ کا تصوّر ہے
مُجھے ہو اِذن، کہ آؤں دیارِ طَیبہ میں
رفیق جذب مِرا، رہنما تصوّر ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سچ کہا، ہر کام سے وَابستہ ہے اِس کا سبب
بے سبب کر ہی نہیں سکتا ہے کوئی بھاگ دوڑ
آشکارا دِل کی دھڑکن، نبض کی تیزی سے ہے
طَیبہ جانے کی لگن میں ہے یہ ساری بھاگ دوڑ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھیں خُدا دکھاتا ہے وہ روز کب ہمیں
جس دِن کہ موت سے بھی روا ہم کو جنگ ہے
بس اِک لگن لگی ہے کہ طَیبہ رسائی ہو
دِل کو نہ اور آس، نہ کوئی اُمنگ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل میں یادِ شہِ والا ﷺ ہو فزوں، اور فُزوں
سبز گُنبد کو نگاہوں میں سمائے رکھنا
شہرِ طَیبہ کی زیارت نہیں ہوتی جب تک
آرزوؤں کا حسیں شہر بسائے رکھنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عرشِ اعظم سے بڑھ کے حاصل ہے
مرقدِ سرورِ جہاں ﷺ کو شرف
دِل کی گہرائیوں سے ہے یہ دُعا
ہو نگہ مَرتے وقت اُسی کی طرف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نام کو سبزہ نہیں، ہیں بے ثمر اَشجار بھی
شاید آئی ہی نہیں اِس بار طَیبہ سے ہَوا
صحنِ باغ و راغ میں شادابیاں تو اِس سے ہیں
رمزؔ کی یہ بات کہتا ہے دلِ حق آشنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جنّت کی آرزو، نہ مجھے حُور سے غرض
آقا ﷺ! یہ بات حُسنِ طَلب کی ہے، پیار کی
ہر سال ہو غُلام کی طَیبہ میں حاضری
مٹّی بھی ہو نصیب مجھے اُس دیار کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو موت آئے مدینے کی راہ میں ہم کو — تو زندگی بہ صعوبت، کمال سستی ہے
حضور ﷺ! آپ کے قدموں سے ہے حیات، حیات — حضور ﷺ! آپ کے دم سے ہماری ہستی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل مرا حُسنِ تخیُّل کا مُقلد ہے، مگر — اِس سے بڑھ کر بھی تو کوئی شے ہے اِس پر عکس ریز
لمبیاں لیتا ہے طَیبہ کو وہ کیسے شوق میں — راہبر آہستہ رو ہے اور رہرو تیز تیز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نشیب یہ ہے، کوئی دُور ہو مدینے سے — فراز یہ ہے کہ اُس در پہ ہو جبینِ نیاز
خراب و خستہ جسے آج کہ رہے ہو رشیدؔ — یہ کل ہی دیکھنا، ہو گی حیاتِ سرافراز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سراسرہٹ، سنسناہٹ کی ادا — دوستو! مُجھ کو نویدِ عید ہے
لائی ہے جو یہ مدینے سے ہوا — بازگشتِ آرزُوئے دید ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رکاوٹو! مِرے رستے سے دُور ہٹ جاؤ — میں شہرِ سرورِ کونین ﷺ کا مُسافِر ہُوں
دُعا ہے، سر ہو نِگوں اور چشم پُرنم ہو — بہ طِیبِ دِل مَیں درِ مصطفیٰ ﷺ پہ حاضر ہُوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرے نصیب میں کب ہو گی صُبح طَیبہ کی — کٹے گی کون سے دِن انتظار کی ساعت
نظر میں ہو گا مِری کب وُہ گُنبد خضرا — نگاہیں دیکھیں گی کِس دِن بہار کی ساعت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چاہتا ہُوں، طیبہ جاؤں، آؤں، اور پھر جاؤں مَیں — میرا مُستقبل اگر گزرے تو بس اِس حال میں
اِس تنگ و دو میں میسر ہو نہ فُرصت کی گھڑی — میں رہوں مانندِ قیدی خواہشوں کے جال میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُجلۂ دِل میں دستک دی ہے ٹھنڈک نے — رُوح کے روشن دان سے آئی سرد ہَوا
یاد کیا جو شہرِ محبت نے مُجھ کو — ہجر کے چہرے کا رنگ آخر زرد ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا کرے کہ میں پہنچوں دیارِ آقا ﷺ میں — خُدا کرے کہ نہ یہ فاصلے کی دُوری ہو
دماغ عرش پہ ہو، سر ہو اُن ﷺ کے قدموں میں — نویدِ دید مِلے، لمحۂ حضُوری ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے آگے ہے سب ہیچ شخصیت کا طِلسم — مدینہ جاؤں تو میں شخصیت کو کھو جاؤں
زمانے بھر کے نِعَم کو اُلٹ کے ٹھوکر سے — گدائے کُوئے رسولِ کریم ﷺ ہو جاؤں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنکھ تو شب بھر سُلگتی ہے، مگر لگتی نہیں — گوشۂ چشمِ تمنّا دیدۂ کوکب ہُوا
باز دیدِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا خیال — دِل کی خلوت میں نہاں تھا، اب سوالِ لب ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سفر کا شوق جو وافِر ہے ہم کو — مدینے کے سِوا جاتے کہاں ہیں
وہاں راتوں کو آنکھیں بند رہتیں — ہم ایسے نیند کے ماتے کہاں ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ نبی ﷺ تک جا پہنچوں گا آخر میں — پا جاؤں گا جنّت اپنے خوابوں کی
خوشیاں استقبال کریں گی بڑھ بڑھ کر — تعبیروں کی حُوریں ناز دکھائیں گی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کسی نے مُجھ کو نوید دی ہے — کہ جا سکوں گا دیارِ طَیبہ
دِل و نظر میں ہے پھر سمایا — سرُور خوشیوں بھری فضا کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ سرکار ﷺ میں حاضری

قدم قدم اُلفت کی رَہ پر　　طیبہ تک جو چل کر پہنچیں
اہلِ نظر سب آئیں، دیکھیں　　ڈھول اَٹی روشن تصویریں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے خُوشا قسمت، گیا جو شخص طَیبہ کی طرف　　وہ مُقدّر کا دَھنی تھا، تھا وہی منزل نصیب
وہ طمانینت شناسا پا گیا رازِ سکُوں　　بس اُسی خوش بخت کو ہو گا قرارِ دِل نصیب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرِ کہسار آتی ہیں نظر جو دُودھیا لہریں　　اور اُن پر دھوپ پڑنے سے جو کیفیت اُبھرتی ہے
مُجھے معلوم ہوتا ہے کہ روضے کی تجلّی سے　　مِرے دِل پر بھی ویسی نُور کی چادر اُترتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبت کا تقاضا ہے کہ ہوں آنکھوں میں آنسو بھی　　ہو طاری دِل میں رِقّت بھی، یہی آئینِ خاطر ہے
جو دیکھا اُن ﷺ کا روضہ، دِل پسیجا، آ گئے آنسو　　یہی اِک کیفیت تو باعثِ تسکینِ خاطر ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں ہُوں آقا ﷺ سے تمنّائی لُطف و مرحمت　　گرچہ اب تک زندگانی میری عصیاں کوش ہے
دیکھتا ہُوں سامنے اب گُنبدِ خَضرا رشیدؔ　　میری نظریں ہیں سوالی اور زباں خاموش ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرزمیں طیبہ کی ہے دولت سرا سرکار ﷺ کی　　میں وہاں جاتا ہُوں جب بھی، میرا یہ ہوتا ہے حال
قلب مُضطر، چشم پُرنم، رُوح خنداں، جاں گداز　　دِل سراسر اِک تمنّا، آنکھ یکسر اِک سوال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُلکِ سرکار ﷺ میں پہنچے تو مِلا ہے آرام　　تھا وطن میں تو بہت شور شرابا دِل کا
سبز گنبد کے اثر سے ہے بہاروں کا سماں　　کیسا آباد ہُوا ہے یہ خرابہ دِل کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظر اُٹھی جو گُلِ التفات کی جانب کھینچا ہُوا میں مدینہ کی سمت چلتا گیا
رسائیوں میں وہاں کی بڑا تلطّف ہے جو اور دِل سے اُٹھی آرزُو، مَسلتا گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معصیت کی راکھ آخر بہ نہ جاتی کِس طرح جب مِرے اشکِ خجالت کا رواں جیجُوں رہا
جا ہی پہنچا مَیں مدینے، کیفیت بدلی مِری اب غمِ دُنیا و دیں سے ہو گیا میں ہُوں رِہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُوریٔ طیبہ کی حِدّت اب نہیں جو تصوُّر ہے، وہ جلوہ بیز ہے
جِس میں بہتا جا رہا ہُوں اِن دِنوں رحمتوں کی جُوئے دِل آویز ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُدھر نگاہیں تھیں مایوس اور اِدھر دِل میں الاؤ ہجرِ مدینہ کا اِک سُلگتا تھا
وہاں پہنچ کے، یہ سب کچھ بُھلا دیا میں نے نہ پوچھیے کہ یہ قصّہ سُنا بھی سکتا تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرے گا جسم کو بھی پاک حرصِ دُنیا سے جو شہرِ نُور مِری رُوح کو اُجالے گا
یہ قلب ہو گا جو معمور اُن ﷺ کی شفقت سے تو یہ دماغ مزا اُن ﷺ کے لطف کا لے گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مستنیر مرحمت بختِ سیہ ایسا ہُوا راستے ہی میں مِٹا حرماں نصیبی کا خیال
رُوح سرشارِ کرم ہائے فراواں ہو گئی زندگی طَیبہ پہنچتے ہی بنی دستِ سوال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب تک نہ کی تھی میرے مُقدّر نے یاوری جب تک میں شہرِ سرورِ عالم ﷺ گیا نہ تھا
جب تک نہ تھا میں لذّتِ سجدہ سے آشنا میرا کسی خوشی سے کوئی رابطہ نہ تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو وہاں حاضر تھے، اُن کے تن پہ تھے اُجلے لباس — مَیں چلا تھا معصیت کی دھجّیاں اوڑھے ہوئے
مُجھ کو اُس دربار سے پھر بھی نہ دُھتکارا گیا — کیا کہوں، مُجھ پر کرم سرکار ﷺ کے کتنے ہوئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مادرِ سرکار ﷺ سیدہ آمنہ کی بارگاہ میں حاضری

دنگ ہیں احباب سب میرا مُقدّر دیکھ کر — اِس طرح پُوری تمنّائے جبیں سائی ہُوئی
کُھل گیا میری دُعاؤں کے لیے بابِ قُبول — مادرِ سرکار ﷺ کے در پر پذیرائی ہُوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ سرکار ﷺ سے واپسی

کب خُدا پہنچائے گا، کیسے وہاں پہنچوں گا میں — تھا بہت بے چین طَیبہ دیکھنے کے واسطے
جا کے لوٹ آیا تو پہلے سے فزُوں ہے اِضطراب — اب کہاں ہے چَین ممکن، اب تو دیکھ آیا اُسے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک یہ احساس نیندیں ہی چُرا کر لے گیا — دُور مُجھ سے کیوں ہُوا شہرِ شہِ ہر خشک و تر
میرے سینے میں کسک سی بن گیا ہے یہ خیال — طَیبہ جا کر، پھر چلا آیا ہُوں کیسے لوٹ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھیلتی بڑھتی ہُوئی میری تمنّاؤں کی بیل — قلب کی دیوار پر نشوونما پاتی ہے کیوں
خواہشِ دیدار، طَیبہ تو مِری پُوری ہوئی — آنکھ کی حسرت کو مِٹنا تھا، بڑھتی جاتی ہے کیوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مسجد و منبر، ریاضُ الجنّۃ اور قدمینِ پاک — جالیاں وہ نُور کی، وہ سبز گُنبد اور وہ گھر
رہ گیا ہے دِل وہیں، خود تو چلا آیا ہُوں مَیں — حال کیا سب کا یہی ہوتا ہے طَیبہ دیکھ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لَوٹ کر طیبہ سے جب آیا تو یاروں نے کہا — ”کچھ بتائیں، آپ کے احوال کی صُورت تھی کیا؟“
ماجرا دِل کا بتایا کِس طرح، بے خُود تھا میں — آنکھ تھی پُرنم، زباں پر مُہر تھی، سر تھا جُھکا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کُھل کے برسا اَب کے، اَبرِ لُطفِ سرکارِ جہاں ﷺ — بارشِ رحمت نے سر سے پاؤں تک نہلا دیا
آ کے طَیبہ سے بھی ہُوں سرشارِ فیضِ مرحمت — دِل میں روشن ہو گیا پُرکیف یادوں کا دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تُبع سے، ہاں مومنِ اول سے، پُوچھو راز یہ — اہلِ یثرب کا مُعانِد تھا کہ وہ مہمان تھا
زائرینِ ''۹۲'' سے پُوچھتا پھر کیا ضرُور — اُن سے اہلِ طَیبہ نے کِتنا سلوک اچھا کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آ گئیں رعنائیاں اِس میں بھری برسات کی — دیدِ طَیبہ سے ہُوئی ہے چشمِ پُرنم مُستفید
اب ہُوئی رِقّت کی دولت یاد کے باعث نصیب — یوں ہُوئے لُطفِ شہِ کونین ﷺ سے ہم مُستفید

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رات کالی ہے، ڈراتی ہے ہیُولوں سے مُجھے — زرد رُو مہر چمکتا ہے مِرے آنگن میں
جب سے اِس شہرِ مُقدّس سے ہُوا ہُوں واپس — اِک کسک سی ہے دلِ زار کی ہر دھڑکن میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گزر رہی ہے محبت میں اپنی ہر ساعت — بسا ہے یاد کی خُوشبو میں اپنا ہر لمحہ
ہُوئی ہے واپسی طَیبہ سے اپنی جس دِن سے — دِکھا رہا ہے نیا ایک سَپنا ہر لمحہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں جب سے آیا ہُوں اُس سر زمین سے واپَس — مِلے ہیں مُجھ کو کئی بار کارواں غم کے
دیا ہے یادِ مدینہ نے قلب کو اِک داغ — چَراغ چشمِ وفا میں جلے ہیں شبنم کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم

يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا۟

لَا تَرْفَعُوٓا۟ أَصْوَٰتَكُمْ

فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ

وَلَا تَجْهَرُوا۟ لَهُۥ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ

أَن تَحْبَطَ أَعْمَٰلُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ساتواں مجموعۂ نعت

مدیحِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کتاب مکتبہ ایوانِ نعت (رجسٹرڈ) لاہور نے
ربیع الاول ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء میں ۱۲۴ صفحات پر مشتمل شائع کی۔
اس میں ۶۳ نعتیں اور ۶۳ فردیات ہیں۔

انتساب

مستقبلِ قریب کے ایک لمحے کے نام

جب اپنی ساتویں حاضری کے دوران میں اپنا یہ ساتواں اُردو مجموعۂ نعت
آقا حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں پیش کروں گا۔

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
إنك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
إنك حميد مجيد

نبی ﷺ کے شہرِ حسیں تک رسائیوں کے لیے ۔۔۔ وسیلے ہم نے تو مدحت سرائیوں کے لیے
ہمارے خالق و مالک نے کر دیا مختص ۔۔۔ درِ حبیبِ خُدا ﷺ جُبّہ سائیوں کے لیے
دُرود ہم نے پڑھا جب بھی اپنے آقا ﷺ پر ۔۔۔ فرشتے ساتھ رہے ہمنوائیوں کے لیے
نبی ﷺ نے ہم کو چُھڑایا گُنہ کے چُنگل سے ۔۔۔ مزے اُنہی کے سبب سے رِہائیوں کے لیے
نبی ﷺ کے شہرِ مُقدّس کا ایک جلوہ بھی ۔۔۔ بہت ہے قلب و نظر کی صفائیوں کے لیے
نہ خوف لاؤ دِلوں میں، نہ غم سے گھبراؤ ۔۔۔ حضور ﷺ آئے ہیں مُشکل کُشائیوں کے لیے
وسیلہ مُجھ کو ہے کافی جنابِ حمزہ رضی اللہ عنہ کا ۔۔۔ مِرے کریم ﷺ کی اَلطاف زائیوں کے لیے
نبی ﷺ کے مدح سراؤں کی کشتیوں کا نہ پُوچھ ۔۔۔ فرشتے کم تو نہیں ناخُدائیوں کے لیے
مِرے حضور ﷺ سا لیکن کوئی نہیں آیا ۔۔۔ رسول علیہم السلام آئے تو یوں رہنمائیوں کے لیے
نبی ﷺ نے ہم سے کمینوں کو باریاب کیا ۔۔۔ یہ بات کافی نہیں خُود سِتائیوں کے لیے؟
مِرے نبی ﷺ سے طلب کرنا رحمتیں اُن کی ۔۔۔ مِلا جو اِذن تمھیں لب کُشائیوں کے لیے
ہمارے دل سے خیالِ نبی ﷺ جُدا نہ ہُوا ۔۔۔ کِیا فلک نے تو سب کُچھ جُدائیوں کے لیے
مِرے حضور ﷺ کے قریے میں ۹۲ء کے بعد ۔۔۔ مزے بھی ہم نے لیے بہت آشنائیوں کے لیے
نبی ﷺ کا عشق ہو دِل میں تو ہم رکھیں دِل میں ۔۔۔ محبت اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے

نبی ﷺ سے پیار ہو محمودؔ اگر ہمیں سچّا
نہ گوشہ نرم رکھیں ہم بُرائیوں کے لیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو کی سرکار ﷺ نے عُقدہ کُشائی ۔۔۔ تو ناممکن ہے مِری جگ ہنسائی
ہُوں مشغولِ دُرودِ مُصطفائی ﷺ ۔۔۔ فرشتے کر رہے ہیں ہم نوائی
حبیبِ پاک ﷺ کو مبعوث کر کے ۔۔۔ خُدا نے کی مِری مُشکل کُشائی
کہے قرآن رَضِیَ اللّٰہ عَنھُم ۔۔۔ مِلا جن کو مقامِ آشنائی
یہاں ہے، تو وہاں بھی ہے یقینا ۔۔۔ مِرے سرکار ﷺ کی فرماں روائی

جہاں ذاتِ خُدا جلوہ کُناں ہے — وہاں تک ہے فقط اُن ﷺ کی رسائی
ملی ہے سر بلندی اُس کو، جس نے — نبی ﷺ کے نام پر گردن جُھکائی
اُسے جچتا نہیں ہے فرِّ شاہاں — جسے مِل جائے طَیبہ کی گدائی
مَیں مدّاحِ حبیبِ کبریا ﷺ ہُوں — سمجھتے ہو تو سمجھو خُود سِتائی
مُجھے ہر سال بُلواتے ہیں طَیبہ — یہی ہے خوش نصیبی انتہائی
عزیزو! رنگ لائے گی یقینا — قیامت میں مِری مدحت سرائی
لحد میں بھی پڑھوں نعتِ پیمبر ﷺ — نوا بن جائے میری بے نوائی
مِری نعتیں مِرا زادِ سفر ہے — یہی تو ہے مِری ساری کمائی
مُجھے سرکار ﷺ خُوش نظروں سے دیکھیں — مِرے کام آئے میری جبہہ سائی

اُنھی کا میں رہا ممنونِ احساں
ہر اِک شے جن سے ہے محمودؔ پائی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُقدّر سے ملا اِیقانِ توحید — کہ ہے آقا ﷺ کی اُلفت جانِ توحید
خُدا واحِد، حبیب ﷺ اُس کے بھی یکتا — عقیدہ ہے یہی شایانِ توحید
وہ ﷺ محبوبِ خُدائے دو جہاں ہیں — نبی ﷺ کی شان ہے عُنوانِ توحید
ہے مضمر اِس میں تسلیمِ رسالت — یہی ہے معنیٔ ایقانِ توحید
درِ آقا ﷺ پہ سر اپنا جُھکاؤ — کہ حاصل ہو تمھیں عرفانِ توحید
ہُوئے ہیں زمزمہ پیرائے طَیبہ — ہُوئے ہیں جِس قدر مُرغانِ توحید
رسُولِ پاک ﷺ کی اُمّت میں ہوتے — جو دِل سے مانتے احسانِ توحید
کہاں توحید خالص تھی جہاں میں — نبی ﷺ ہیں سلسلہ جُنبانِ توحید

اَحد کا حکم جو محمودؔ لائے
وہی ہیں صاحبِ فرمانِ توحید

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کی عطا کا کُھلا راز دیکھو
ہے یہ رحمتِ حق کا انداز، دیکھو

اُڑا طائرِ فکر طیبہ کی جانب
ذرا اِس کا اندازِ پرواز دیکھو

درودِ نبی ﷺ کی ہے معجز نمائی
خُدا اور ملائک ہم آواز دیکھو

لگاتا ہے جو کُوئے آقا ﷺ کے پھیرے
اُسی کو خلائق میں ممتاز دیکھو

مگن پاؤ آقا ﷺ کی اُلفت میں جِس کو
قیامت میں اِس کو سر افراز دیکھو

لرزنا رُکا جسمِ جبلِ اُحُد کا
ذرا پائے سرور ﷺ کا اعجاز دیکھو

اُسے درس دو سیرتِ مُصطفیٰ ﷺ کا
جو اِنساں کوئی فتنہ پرداز دیکھو

تمنّا ہے قُربت کی کِس کو کِسی سے
ذرا اُدنُ مِنّیْ کے انداز دیکھو

اڑا ہے تو ارضِ نبی ﷺ تک گیا ہے
مِرے فِکر عالی کا شہباز دیکھو

بقیعِ مُقدّس ہے انجام اِس کا
مِری نعت گوئی کا آغاز دیکھو

مَیں تحقیقِ نعتِ نبی ﷺ میں ہُوا گُم
مِری نعتیں، میرا اِعزاز دیکھو

حبیبِ خُدا ﷺ ہیں جو محمودؔ اُن کو
غریبوں، فقیروں کا دمساز دیکھو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شفاعت آپ ﷺ کی مانے گا کبریا آخر
کہ ہیں اُسی کے تو محبوب مُصطفیٰ ﷺ آخر

مَیں اُن ﷺ کے در پہ گیا اور بار بار گیا
یہی تھا اُن ﷺ کی محبت کا اقتضا آخر

مِرے نبی ﷺ کی رسائی کی مُمکنات کا راز
کُھلا تو رفعتِ معراج سے کُھلا آخر

بر آئی دِل کی تمنّا، خُدا نے بات سُنی
دِیا جو واسطہ محبوبِ پاک ﷺ کا آخر

بجا کہ بعد میں اللہ کی نظر میں رہا
درِ حضور ﷺ پہ جِس نے بھی دی صدا آخر

اے رہروانِ طلب! تم پہ منزلوں کا نشاں
کرے گا آئنہ آقا ﷺ کا نقشِ پا آخر

جلو میں مدحتِ آقا ﷺ کے فکر کا اشہب
چلا تو وادئ حیرت میں جا رُکا آخر

کرم ہے یہ بھی اُنہی کا کہ مُجھ سے عاصی نے
کِیا ہے مدحِ نبی ﷺ کا جو حوصلہ آخر

خُدا کے در پہ تو شُنوائی ہی نہ ہوتی تھی ‏ درِ نبی ﷺ پہ غموں کی کہی کتھا آخر
پہنچ گیا جو میں دربارِ سرورِ دیں ﷺ میں ‏ قبول ہو گئی میری ہر اِک دُعا آخر
بہت فراق کے گرداب نے دیے چکّر ‏ سفینہ میرا کنارے پہ آ لگا آخر
ترانہ نعت کا ہو گا لبوں پہ حشر کے دن ‏ وہاں کرے گا مُقدّر مِرا وفا آخر
اِسی لیے تو فروزاں ہیں یہ مہ و خورشید ‏ مِرے حضور ﷺ سے پائی جو ہے ضیا آخر
ہُوئی زیارتِ سرکار ﷺ موت سے پہلے ‏ مریضِ ہجرِ نبی ﷺ کو ہُوئی شفا آخر
خُدا نے قبرُ کے بھی مرحلے کیے آساں ‏ شبیہِ آقا ﷺ کو اُس جا دِیا دِکھا آخر
ہر ایک جا سے جو مایُوس لوٹ آیا ہے ‏ درِ رسُول ﷺ پہ تقدیر آزما آخر!
اُٹھی نگاہ جو میزان کی طرف اُن ﷺ کی ‏ قضیّہ جتنا تھا، وہ ختم ہو گیا آخر
حضُورِ خالقِ کونین مُستجاب ہُوئی ‏ مِرے حضُور ﷺ کے خُدّام کی دُعا آخر

مِرے کریم ﷺ کے محمودؔ دیکھ کر تیور
معاف ہو گئی میری ہر اِک خطا آخر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سر بسر اِلتفات لگتا ہے ‏ کوئی خالق صفات لگتا ہے
قُربِ خالق، تقرُّبِ آقا ﷺ ‏ سُخُنِ صد نکات لگتا ہے
جو مطیعِ حبیبِ خالق ﷺ ہے ‏ مالکِ شش جہات لگتا ہے
سیرتِ پاک کا ہر اِک لمحہ ‏ واضعِ مُعجزات لگتا ہے
حفظِ نامُوسِ مُصطفیٰ ﷺ کرنا ‏ باعثِ صد نَجات لگتا ہے
آبرُوئے نبی ﷺ پہ جاں دینا ‏ مُجھ کو عینِ حیات لگتا ہے
نامِ نامی رسولِ اکرم ﷺ کا ‏ وجہِ عرفانِ ذات لگتا ہے
اُسوہ میرے کریم مالک ﷺ کا ‏ رہنمائے حیات لگتا ہے
عالَمِ عالَم نبی ﷺ کا رحم و کرم ‏ چشمۂ اِلتفات لگتا ہے

میرے آقا ﷺ کا مُتّبع بندہ   رازدارِ حیات لگتا ہے
بُرِ ناقہ کا پُر شِفا پانی   مُجھ کو آبِ حیات لگتا ہے
سُن کے آقا ﷺ کا نام، اِسے پڑھنا   یہ وجوبِ صلوٰۃ لگتا ہے
میرے آقا ﷺ کے در کا ہے خادِم   جو ستُودہ صفات لگتا ہے
طَیبہ جس سال جا نہیں سکتا   مُجھ کو سالِ وفات لگتا ہے
ہو رہی ہیں جو پَے بہ پَے نعتیں   مُجھ پہ کُچھ اِلتفات لگتا ہے

بندہ محمودؔ میرے سرور ﷺ کا
وارثِ کائنات لگتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرا خالق جو مِرا داتا ہے   کس کو معراج پہ بُلواتا ہے
جس پہ سرکار ﷺ کو پیار آتا ہے   سچ ہے، اللہ کو وہ بھاتا ہے
دردِ ہجراں جسے تڑپاتا ہے   گیت طَیبہ کے وہی گاتا ہے
ربُّ الارباب کا پیارا بندہ   دولتِ عشقِ نبی ﷺ پاتا ہے
مدحِ آقا ﷺ میں مگن رہتا ہوں   سر پہ رحمت کا بڑا چھاتا ہے
حشر کی فکر اُسے کیا ہو گی!   وہ جو سرکار ﷺ کا کہلاتا ہے
میں تو اُن کا ہوں، رہوں گا اُن کا   رب بھی محبوب ﷺ کا ہو جاتا ہے
جس نے دیکھا ہے مدینہ، اُس کو   دوسرا شہر نہ یاد آتا ہے
شعر آتا ہے زباں پر اُس وقت   بُعد طَیبہ کا جو تڑپاتا ہے
جِس کو کہتے ہیں گدائے طَیبہ   وہ اِس اعزاز پہ اِتراتا ہے
مُجھ کو سرکار ﷺ کا ادنیٰ خادم   میرا مُحسن ہے، جو ٹھہراتا ہے
ماہِ میلادِ حبیبِ خالق ﷺ   میرے احساس کو گرماتا ہے
ہجرِ طَیبہ میں جو نکلا آنسو   مینہ وہ اَلطاف کا برساتا ہے

مَیں تو جاتا ہی رہُوں گا طَیبہ گرچہ شیطان تو پُھسلاتا ہے
اُن ﷺ کا محمودؔ، گزارش اپنی
اُن سے ہر مرتبہ مُنواتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُلفت کا گیت جِس سے بھی گایا نہیں گیا — اُس کو درِ نبی ﷺ پہ بُلایا نہیں گیا
دِل میں ہمارے، کوئی بھی پایا نہیں گیا — اُن ﷺ کے سوا کوئی نہیں آیا، نہیں گیا
کیا پُوچھتے ہو مُجھ سے محبت کا ماجرا — غیرِ نبی ﷺ سے جی کو لگایا نہیں گیا
اللہ میں، اور اُس کے حبیبِ لبیب ﷺ میں — جو اصل راز ہے، وہ بتایا نہیں گیا
بِعثت حضور ﷺ کی جو ہے، صِرف اُس کا ذکر ہے — احسان کوئی اور جتایا نہیں گیا
خُوش بختیوں پہ ناز نہ ہو کِس لیے مجھے — جی مدحِ مُصطفیٰ ﷺ سے چُرایا نہیں گیا
دولت سرائے سرورِ عالی مقام ﷺ سے — خالی کوئی بھی اپنا، پرایا نہیں گیا
راندہ گیا ہے بارگہِ کبریا سے وہ — جس سے درِ حضُور ﷺ پہ جایا نہیں گیا
مدت ہوئی کہ ایک غزل بھی نہ ہو سکی — سچ ہے، یہ بوجھ مُجھ سے اُٹھایا نہیں گیا
سرکار ﷺ کا کرم ہو تو قابُو ہو نفس پر — یہ جانور کسی سے سِدھایا نہیں گیا
کیا اِس کی زندگی کی حقیقت بتاؤں میں — جو طَیبہ ایک بار بھی پایا نہیں گیا
اوقات جانتا تھا میں اپنی، اِسی لیے — جالی کو مُجھ سے ہاتھ لگایا نہیں گیا
مُجھ سے تو ایک پل کے لیے بھی، خُدا گواہ — طَیبہ کو اپنے جی سے بُھلایا نہیں گیا
گریہ نے طَیبہ میں مِرے پاؤں پکڑ لیے — خوش ہو کے اُس جگہ سے تو آیا نہیں گیا
دفنِ بقیعِ پاک کا اِعزاز تو ملے
محمودؔ کو جو طَیبہ بسایا نہیں گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شخص شہرِ نُور کی روشن گلی میں ہے — وہ ظِلِّ بے نہایتِ لُطفِ نبی ﷺ میں ہے

احسان مانتا رہے آقا حضور ﷺ کا — انسانیت ذرا بھی اگر آدمی میں ہے
ملتا نہیں کہیں سے بھی، سرکار ﷺ نے کہا — جو اِنبساط و بہجت و کیف آشتی میں ہے
آقا حضور ﷺ سے وہ کشائش طلب کرے — بندہ کوئی جو حالتِ بے چارگی میں ہے
حق کی تلاش ہے تو رہِ مُصطفیٰ ﷺ پہ چل — ایسا حصول آپ ﷺ ہی کی پیروی میں ہے
ملتا نہیں ہے اور کہیں، لاکھ ڈھونڈیئے — وہ لُطف، شہرِ پاک کی جو حاضری میں ہے
آقا ﷺ کے در پہ اشک بنیں حرفِ آرزو — اظہارِ قلبِ زار یہاں خامُشی میں ہے
دُنیا و آخرت کی ہے جو نعت ایک اِک — وہ دستِ پاکِ مُطّلبی ہاشمی ﷺ میں ہے
شہرِ حضور ﷺ طَیبہٗ اقدس میں جو گیا — نورِ ازل کی روشنیٔ دائمی میں ہے
میرے رسُولِ پاک ﷺ کی اِک اِک حدیث میں — جو بات ہے، وہ آدمی کی بہتری میں ہے
عظمت نہ وہ ملے گی کسی کو، خُدا گواہ! — جو دامنِ رسول ﷺ سے وابستگی میں ہے
طَیبہ میں درد و رنج و الم کی فضا نہیں — جو آ گیا، وہ مبتلا اِس جا خُوشی میں ہے
کہلا رہا ہے عاشقِ سرکار ﷺ ہر کوئی — اِک مرحلہ کٹھن مگر اِس عاشقی میں ہے

محمودؔ نعت کہنے میں حاصِل ہُوا مُجھے
احساس جو جہان کی شاہنشہی میں ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لُطفِ حضُور ﷺ ہی سے ہے، ذرّہ ہے یا پہاڑ — ورنہ یہ کاہ چیز ہے کیا، اور کیا پہاڑ
اُن کے کرم سے مشکلیں حل ہو گئیں تمام — ویسے تو میرا ایک اِک تھا مُدعا پہاڑ
رختِ سفر بنا لِیا نامِ حضُور ﷺ کو — سر کر لیا ہے اِس طرح اُمیّد کا پہاڑ
سائے میں لے کے مُجھ کو سزا سے بچائے گا — خائف نہیں کہ ہے کرمِ مُصطفیٰ ﷺ پہاڑ
شق ہو کے آپ، لے لِیا آغوش میں اُنھیں — دیکھو، یہ کر چکا ہے نبی ﷺ سے وفا پہاڑ
کام آئی ہے، اُحد سے جو اُلفت مُجھے رہی — وصلِ نبی ﷺ کو میرا بنا واسطہ پہاڑ
جو کچھ مرے حضُور ﷺ نے چاہا، وُہی ہُوا — جبلِ اُحد کو کر دِیا فِردوس کا پہاڑ

بچپن میں بھی حضور ﷺ کا یہ مرتبہ رہا
تھے پیڑ سر بہ خم، جو ہُوا جُنبِشِ سا پہاڑ

لُطفِ نبی ﷺ سے آیا نظر کاہ کی طرح
آغاز میں تو واقعی مُجھ کو لگا پہاڑ

کرتے نہ اُن کو سرورِ عالم ﷺ اگر معاف
طائف کے رہنے والوں پہ گرتا کھڑا پہاڑ

میرے نبی ﷺ کے پاؤں کی ٹھوکر کا فیض تھا
بھونچال کے اثر سے جو آخر رُکا پہاڑ

مَیں دامنِ اُحُد میں جو پڑھتا ہوں نعتِ پاک
لگتا ہے، میرا ہو گیا ہے ہم نوا پہاڑ

مَیں ذرّۂ حقیر تھا محمودؔ اب نہیں
وہ یُوں کہ ہے حضُور ﷺ کی شانِ عطا پہاڑ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کہنے میں مِرا ذوقِ سعادت دیکھ کر
مُجھ کو بُلوایا مِرے آقا ﷺ نے نیّت دیکھ کر

ساتویں بار آؤں گا درگاہِ حضرت ﷺ دیکھ کر
مُجھ کو تسکیں مل گئی خوابِ مَسرّت دیکھ کر

ہاتھ پھیلائے نظر آئے نہ کیوں سارا جہاں
اُن ﷺ کی رحمت دیکھ کر، اُنؐ کی سخاوت دیکھ کر

جمگھٹا کر لیں گی ساری اُمتّیں آقا ﷺ کے گِرد
پرچمِ رحم و کرم، چترِ شَفاعت دیکھ کر

سرد ہو جائے گی اِک پل میں تمازت حشُر کی
سایہ افگن میرے سر پر لُطف کی چَھت دیکھ کر

خوف پھر میزاں یا دوزخ کا کیا ہو گا ہمیں
صُورتِ سرکار ﷺ کو روزِ قیامت دیکھ کر

اُس سے بڑھ کر شادماں ہوں مَیں نبی ﷺ کے شہر میں
جس قدر مُسرور ہوں گے لوگ جنّت دیکھ کر

سر بہ خم تھا، چُپ لگی تھی، گُنگ تھی میری زباں
خُوش ہوئے آقا ﷺ مِرا اشکِ نَدامت دیکھ کر

مَنْ رَّاٰنِیْ قَدْ رَأَ الْحَقْ نے ہمیں سمجھا دیا
اُس کی صُورت دیکھ لیں گے، اِن کی صُورت دیکھ کر

اختیارات اُن ﷺ کے جو تسلیم اب کرتے نہیں
مان لیں گے حشر کے دن اُن ﷺ کی قدرت دیکھ کر

مَیں رہُوں گا سرورِ عالم ﷺ کے جھنڈے کے تلے
خوف کیوں مُجھ کو ہو خُورشیدِ قیامت دیکھ کر

میرے آقا ﷺ نے کہا، اُلفت ہے آپس میں ہمیں
جبلِ جنّت کی اُحُد کے دن عزیمت دیکھ کر

میں تو کرتا ہوں بس اک درخواست آقا ﷺ کے حضُور
طَیبہ بُلواتے ہیں وہ شوقِ زیارت دیکھ کر

طَیبہ آنے کا مُجھے اِذنِ مسلسل مل گیا
خُوش ہُوئے سرکار ﷺ میرے جی کی رقّت دیکھ کر

میری ہر ہر نعت کا ہر مصرع بنتا ہے سوال — یُوں بُلا لیتے ہیں آقا ﷺ میری حالت دیکھ کر

دل مِرا لاہور کی گلیوں میں اب لگتا نہیں — آ گیا ہُوں جب سے مَیں وہ شہرِ رحمت دیکھ کر

پھر کرم فرمائیں گے، محمودؔ نعتوں میں ترا
اہتمامِ حکمتِ تحدیثِ نعت دیکھ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت گوئی کے سبب ملتی ہے فرحت کی نوید — جانتے ہیں ہم اِسے رب کی عنایت کی نوید

مانتے ہیں صِدق دل سے حکم جو سرکار ﷺ کا — ایسے لوگوں کو خُدا دیتا ہے اُلفت کی نوید

سارے انسانوں کو جی میں خوف روزِ حشر کا — مُجھ کو تو یہ دن ہے آقا ﷺ کی زیارت کی نوید

سَیِّدِ مُختار ﷺ نے از راہِ اُمّت پروری — عامیوں کو بھی عطا فرمائی جنّت کی نوید

جن سے سرزد ہو گئے وُہ، جو کبیرہ ہیں گناہ — میرے آقا ﷺ نے اُنھی کو دی شفاعت کی نوید

ماننے والے ہیں جو محبوبِ خالق ﷺ کے، اُنھیں — خالقِ کُل نے عطا فرمائی نُصرت کی نوید

مَت کہو مُردہ اُنھیں، زندہ ہیں وہ، پاتے ہیں رزق — ہے نبی ﷺ کے جانثاروں کو مشیت کی نوید

میرے خالق نے جو دی بنجر دِلوں کے واسطے — بعثتِ سرکار ﷺ ہے بارانِ رحمت کی نوید

دی ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کو رحمتِ سرکار ﷺ نے — مستقل انداز کے حُسنِ رفاقت کی نوید

بے تعلُّق رہنے والوں کا تو ہو گا احتساب — نام لیواؤں کو ہے محشر مَسرّت کی نوید

جب **لِواء الحمد** کے سائے میں ہوں گے مُصطفیٰ ﷺ — ساری اُمّت کے لیے ہے اُن کی جَلوت کی نوید

اوّل و آخر درودِ پاک کا جب وِرد ہو — تب دُعا کو ملتی ہے بے شک اِجابت کی نوید

اِس کے باعث حاضری محمودؔ طَیبہ میں ہُوئی
ہم کو دی ہے رحمتِ عالم ﷺ نے رحمت کی نوید

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سِینوں میں انبیاء علیہم السلام کے بسا ہے درودِ پاک — بالائے عرشِ پاک لکھا ہے درودِ پاک

تعمیلِ حُکمِ ربِّ عُلا ہے درودِ پاک — خوش بخت ہے وہ، جس نے پڑھا ہے درودِ پاک

اوراد جس قدر ہیں، سبھی کا اثر بجا
لیکن قبولیت میں جُدا ہے درودِ پاک

کرتا ہے تزکیہ یہی جُملہ قلُوب کا
آخر کو وِردِ اہلِ صفا ہے درودِ پاک

پائے گا دِل کی ساری مُرادیں وہ بے طلب
جس کے لبوں کا حرف بنا ہے درودِ پاک

خالق کے رحمتوں کو یہ لاتا ہے گھیر کر
ہاں! وجہِ اِستجابِ دُعا ہے درودِ پاک

رضوان آپ اِس کو کہے گا ''خوش آمدید''
جِس کے لبوں پہ صُبح و مَسا ہے درودِ پاک

جِتنے درود خِواں ہیں، مُقلِّد خُدا کے ہیں
وہ اِس لیے کہ رب کی ادا ہے درودِ پاک

اُس کی اِک اِک صَدا پر توجُّہ خُدا کی ہے
لب پر اگر کسی کے سَدا ہے درودِ پاک

اِس نے مجھے مدینے کا رستہ دکھا دیا
مُرشِد ہے، میرا راہنما ہے درودِ پاک

ہر روز میرا نام پہنچتا ہے آپ ﷺ تک
میرے کریم ﷺ تک جو رسا ہے درودِ پاک

روز و شب اُس کے، سایۂ رحمت میں آ گئے
روزانہ جس کسی نے پڑھا ہے درودِ پاک

ربِّ کریم کا ہے ازل سے یہی شعار
اور پھر، ملائکہ کی صدا ہے درودِ پاک

جو بھیجتا ہے دائماً اپنے حبیب ﷺ پر
معلوم بس اِسی کو ہے، کیا ہے درودِ پاک

لے جائے گا وہ ساتھ دُعاؤں کو بالضَّرور
بابِ قُبول تک جو گیا ہے درودِ پاک

محمودؔ یہ مشاہدہ بھی، تجربہ ہے
لُطفِ نبی ﷺ و فضلِ خُدا ہے درودِ پاک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکر اُس کا ہو رہا ہے گھر گھر مؤدّبانہ
ہو آیا جو نبی ﷺ کے در پر مؤدّبانہ

گنُبد کی ضَو کے آگے، مینار کے مقابل
دیکھا ہے ہم نے شاہِ خاور مؤدّبانہ

سب نعمتیں جہاں کی، اُس کو ہُوئیں میسر
رہتا ہے جو بہ پیشِ سرور ﷺ مؤدّبانہ

الطافِ مُصطفیٰ ﷺ کے دیکھے عجب نظارے
قدمین میں جب آئے رہ کر مؤدّبانہ

سب جانور بھی آقا ﷺ کے آگے سر بہ خم تھے
اور حُکم مانتے تھے کنکر مؤدّبانہ

سرکار ﷺ کو سُنا کر اِک نعت کا قصیدہ
تھاموں گا حشر کو مَیں چادر مؤدّبانہ

ٹوپی کے ساتھ سر پر، سینے کے ساتھ دل پر　　رکھتا ہُوں نقشِ نعلِ اطہر مُؤدّبانہ
تکریم آشنا ہے بادِ نسیمِ طَیبہ　　اِس راہ پر چلی ہے صَرصَر مُؤدّبانہ
ہم کو بھی ہو میسّر وہ کیفیت ادب کی　　جیسے رہے اُحد کے پتّھر مُؤدّبانہ
جانا نبی ﷺ کے در پر یہ بات دِل میں رکھ کر　　ہو ہر عمل تمھارا یکسر مُؤدّبانہ
محمودؔ جانتا ہے آداب حاضری کے
حاضر ہُوا ہے طَیبہ احقر مُؤدّبانہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے در پہ مَیں ہر روز جاؤں　　تمنّا ہے یہ میری روز افزُوں
رسُولِ پاک ﷺ کا مدحت سرا ہُوں　　مِرے کام آئی میری طبعِ مَوزُوں
ملی آقا ﷺ سے استغنا کی دولت　　ہُوا ہے بے حقیقت گنجِ قارُوں
طمانینت کہاں پائے جہاں میں　　فضائے طَیبہ اقدس کا مفتُوں
نبی ﷺ کے شہر کی یادوں سے جاری　　ہر اک مومن کی آنکھوں سے ہے جیحوں
مِرے آقا ﷺ ہیں خود اُن کی ضمانت　　جو خوش قسمت مدینے میں ہیں مدفُوں
گدا ہُوں سرورِ ہر دو سرا ﷺ کا　　مِرے آگے ہو کیا فرِّ فریدُوں
ملی جبرئیل علیہ السلام سے مُجھ کو اِعانت　　جو سُوجھا مدحتِ آقا ﷺ میں مضمُوں
قلم ہو جب رواں ہجرِ نبی ﷺ میں　　لُنڈھائے اشک میری چشمِ پُرخوں
اُنھی کی ذات سے منسُوب ہو گا　　قیامت تک مِرا ہر بیتِ مَوزُوں
نہ بگڑا، کُچھ نہ بگڑا نعت گو کا　　مخالف گو رہا ہے بختِ واژُوں
مِرے آقا ﷺ بہت اچھے ہیں محمودؔ
بُرا ہُوں، مَیں بُرا ہُوں، مَیں بُرا ہُوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ طالِب ہیں تو غفّار مطلُوب　　خُدا طالب ہے تو سرکار ﷺ مطلوب

وہ دیکھے مُصطفیٰ ﷺ صَلِّ علیٰ کو — جسے خالق کا ہو دیدار مطلوب
یہ فرمانِ نبی ﷺ ہے، یاد رکھّو — مجھے مومن کا ہے کردار مطلوب
کسے اُلفت نہیں شہرِ نبی ﷺ سے — نہیں کس کو درِ سرکار ﷺ مطلوب
جو ہے فرزانہ، وہ ڈھونڈے گلوں کو — مجھے تو ہیں وہاں کے خار مطلوب
طلب صادِق ہے فضلِ کبریا سے — میں طالب ہوں، مجھے سرکار ﷺ مطلوب
زیارت اُن کو کیا طَیبہ کی ہو گی — جنھیں دُنیا ہوئی، اے یار! مطلوب
درودِ پاک ہے اُن کے لبوں پر، — جنھیں ہوتا ہے استغفار مطلوب

طلب محمودؔ کیا دُنیا کی مُجھ کو
مِرے ہیں سَیّد اَبرار ﷺ مطلُوب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خوش زمانے ہُوئے، سرکار ﷺ جو لائے تشریف — رنج سارے گئے، سرکار ﷺ جو لائے تشریف
حق کا آنا ہی تو باطِل کا چلا جانا ہے — کُفر و باطِل گئے، سرکار ﷺ جو لائے تشریف
اِس مہینے میں بہاریں سمٹ آئیں ہر سو — اللہ اللہ رے، سرکار ﷺ جو لائے تشریف
یہ شجر اور حجر، طائر و انسان و مَلَک — خُوش یہ سارے ہُوئے، سرکار ﷺ جو لائے تشریف
رحمتیں سارے عوالم میں بہ سُرعت پھیلیں — سب عوالم ہی کے سرکار ﷺ جو لائے تشریف
خاک کے سارے گھروندوں میں تجلّی آئی — نُور کے قصر سے سرکار ﷺ جو لائے تشریف
یہ جو ہر شے پہ خُوشی چھائی ہے، سارے خُوش ہیں — کیسی حیرت؟ ارے، سرکار ﷺ جو لائے تشریف
ہو کرم بارھویں تاریخ کے صدقے یا رب! — سب کو تو بخش دے، سرکار ﷺ جو لائے تشریف

مُجھ کو محمودؔ ہے میلادِ مبارک کی خُوشی
میرے آقا، مِرے سرکار ﷺ جو لائے تشریف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کو نبی ﷺ نے بخشی بس ایک مُسکراہٹ — اُس کو ہے سب خدائی بس ایک مُسکراہٹ
محشر میں فیصلہ جو میرا ہُوا تھا، بدلا — آقا ﷺ کی میں نے پائی بس ایک مُسکراہٹ
پاتے تھے جو اُسامہ رضی اللہ عنہ ہر روز مُصطفی ﷺ سے — میں بھی تو پاؤں ایسی بس ایک مُسکراہٹ
محشر میں حُزن و غم سے دِل لرز رہے ہوں — اُن ﷺ کی ملے الٰہی! بس ایک مُسکراہٹ
اِک زیرِ لب ہنسی سے، ہم ہیں یہاں بھی زندہ — سرکار ﷺ حشر میں بھی بس ایک مُسکراہٹ!
فردِ عمل کو دیکھیں آقا ﷺ تو مُسکرائیں — دھوئے ہر اِک سیاہی بس ایک مُسکراہٹ
حُور و قصور آقا ﷺ میرے طلب نہیں ہیں — دیں آپ ﷺ مجھ کو اپنی بس ایک مُسکراہٹ
جن کو سزائے دوزخ دی جا چکی ہو، اُن کو — سرکار ﷺ کی ہے کافی بس ایک مُسکراہٹ
جتنے بُرے عمل ہوں، جتنی کڑی سزا ہو — سب کا علاج اُن ﷺ کی بس ایک مُسکراہٹ

محمودؔ خوش رہا وہ اور رنج و غم سے چھوٹا
جِس نے بھی آزمائی بس ایک مُسکراہٹ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زیر دستوں، کو، تہی کیسوں کو، بے چاروں کو — دی ہے عزّت مِرے سرکار ﷺ نے اِن ساروں کو
سر فگندوں کو سرافرازی کا تمغا بخشا — کر دیا خاک نشیں آپ ﷺ نے پنداروں کو
اختیار اُن ﷺ کو قیامت میں ملیں گے ایسے — روک لیں گے وہ جہنّم کے سزاواروں کو
"اُمّتیٖ اُمّتیٖ" لب پر رہا اکثر جن کے — کیوں رِہائی نہ دلائیں گے گرفتاروں کو
جو ہُوا عترتِ آقا ﷺ کے سفینے پہ سوار — کِس لیے لائے گا خاطر میں منجدھاروں کو
جن کو معلوم ہے، رُکتا ہے تزلزُل اِن سے — کیوں نہ رکھیں گے سر آنکھوں پہ وہ پیزاروں کو
اب زمانے میں اُجالوں کی بہار آئی ہے — نُورِ سرکار ﷺ نے گُم کر دیا اندھیاروں کو
کیوں نہ اپنائیں وہ عاداتِ کریمہ اُن ﷺ کی — عشقِ آقا ﷺ میں اہم جانیں جو کرداروں کو
اُن کی رحمت ہی سے اُترے گا مگر بارِ گُنہ — پیٹھ سے ہم جو گرا پائیں گے پُشتاروں کو

فتحِ مکّہ سے یہ ظاہر ہے، قیامت میں بھی
بخش دیں گے مِرے سرکار ﷺ خطاکاروں کو

دامن آقا ﷺ کا نہ چھوڑیں گے گنہگار کبھی
جان جائیں گے اگر حشر کے معیاروں کو

اِن سے نکلے گی فقط مدحتِ آقا ﷺ کی صدا
آپ چھیڑیں تو مِری رُوح کے اِن تاروں کو

یہ مدینے کے تھے، آنکھوں میں سمائے سب کی
حیثیت کیسی عطا کر دی گئی خاروں کو

میرے سرکار ﷺ کے دامن سے لپٹ جائیں سبھی
میرا پیغام ہو مَوصول زیاں کاروں کو

جس سے ناخوش ہوا رب، اُس کا ٹھکانا کیا ہے
بات سمجھائی ہے آقا ﷺ نے دل آزاروں کو

رحمتوں پر مِرے سرکار ﷺ کی، تکیہ کر لیں
کاش سمجھائے کوئی شخص یہ غم خواروں کو

اُن کو محمودؔ مِرا حُسنِ عقیدت سے سلام
ختم کرتے ہیں مدینے پہ جو گفتاروں کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جی کو پسند کب ہے کوئی عارضی روِش
خُلقِ نبی ﷺ ہے اپنے لیے دائمی رَوِش

وہ ہے مُحِب خدا کا، یہ قرآن نے کہا
اپنائے مُصطفی ﷺ کی اگر آدمی رَوِش

ہم پر ہے فرض، اِس کو کریں اختیار ہم
بھائی ہے کبریا کو جو سرکار ﷺ کی رَوِش

ہر ہر قدم پہ شہرِ نبی ﷺ دیکھتا ہوں میں
کیسی دِکھا رہی ہے مجھے شاعری رَوِش

ہم تو نبی ﷺ کے در کے گداؤں کے ہیں گدا
ہم کو پسند آئے گی کیا خُسروی رَوِش

پیشِ حضور ﷺ بھی کریں گے اظہار فُخر سے
ہم سب جو اختیار کریں فقرُ کی رَوِش

خلاّقِ کائنات کو بھاتی ہے دوستو!
جو ہے پسندِ خاطرِ آقا ﷺ، وہی رَوِش

سرکار ﷺ! ہم کو اپنی رَوِش پر چلایئے
سچ تو یہ ہے کہ اپنی ہے ناگفتنی رَوِش

اُن پر نگاہِ لُطفِ حبیبِ خُدا ﷺ رہے
جو لوگ اختیار کریں بُوذری رضی اللہ عنہ رَوِش

بالائے نُہ فلک شبِ اِسرا گئے نبی ﷺ
جس راہ پر چلے، وہ بنی کوکبی رَوِش

جس کا نہیں نبی ﷺ سے تعلق، وہ میرا کون
پہلے تو لاتعلّقی میری نہ تھی رَوِش

جائے جو سیدھی شہرِ رسولِ کریم ﷺ تک
اپنے لیے ضروری ہے بس ایک ہی رَوِش

گمراہ ہے وُہ، راہِ نبی ﷺ سے وُہ دُور ہے — جو اِختیار کرتا ہے کوئی نئی رَوِش
اُس پر چلیں تو منزلِ مقصُود پر رُکیں — وہ جو دِکھا رہے ہیں ہمارے نبی ﷺ رَوِش
گزرے جہاں سے عرُش کو جاتے ہوئے نبی ﷺ — تاروں کی ہے وہ آج تک رَہ دیکھتی رَوِش
یا رب! یہ سیدھی راہ ہے، اِس پر ہمیں چلا — عشقِ حضُور ﷺ میں جو ہے اصحاب رضی اللہ عنہم کی رَوِش

ذکُر اُس کا بھی کریں تو ہم محمودؔ کیوں کریں
طَیبہ کو جو نہ جائے، وہ ہو کوئی بھی رَوِش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچنا چاہیے سب تک پیامِ حُبِّ رسُول ﷺ — زمانے بھر میں ہو جاری نظامِ حُبِّ رسُول ﷺ
اُسی سرُور میں گزرے گی زندگی اپنی — پیا تھا روزِ ازل ہم نے جامِ حُبِّ رسُول ﷺ
کہاں کسی کے لیے اِنحراف ممکن ہے — نصُوصِ دیں میں ہے جب التزامِ حُبِّ رسُول ﷺ
جنھیں یہاں پہ میسّر رہی ہے یہ دولت — رہیں گے حشُر میں بھی شاد کامِ حُبِّ رسُول ﷺ
جہاں بھی پائیں گے اِکرام و اِحترام بہت — کریں گے دل سے جو ہم احترامِ حُبِّ رسُول ﷺ
بنے نہ کیسے یہ دُنیا نمونۂ جنّت — یہاں پہ پھیلا جو ہے فیضِ عامِ حُبِّ رسُول ﷺ
کہا ہے مُجھ سے کسی نے کہ لازماً ہو گا — قیامِ روزِ قیامت، قیامِ حُبِّ رسُول ﷺ
نہیں ہے دوست ہمارا جو غیر مُسلم ہے — وہ ہم سے لے گا مگر انتقامِ حُبِّ رسُول ﷺ
نہ پائے ایک مسلماں بھی اِس سے محرومی — کچھ اِس طرح سے چلے دَورِ جامِ حُبِّ رسُول ﷺ
یہی تو جذبہ اَساسِ مدیحِ سرور ﷺ ہے — کلامِ نعتِ نبی ﷺ ہے کلامِ حُبِّ رسُول ﷺ
خُدا کی ذات کی عظمت سمجھ میں آئے گی — ہُوا دِلوں پہ جب اِفشا مقامِ حُبِّ رسُول ﷺ
ہو امُن پیشِ نظر، فرقہ واریت چھوڑو — مِری یہ عرُض ہے سب سے، بنامِ حُبِّ رسُول ﷺ

خدا کرے کہ ہو مقبول یہ دُعا، تُم بھی
اُٹھاؤ ہاتھ برائے دوامِ حُبِّ رسُول ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب بھی قلم اُٹھاؤں میں، لب جب بھی وا کروں — اپنے حضور ﷺ کی فقط مدح و ثنا کروں

کرتے ہیں پُوری میری تمنّا رسُولِ پاک ﷺ — جس وقت بھی دراز مَیں دستِ دُعا کروں

جب تک نہ دیکھ لُوں اُسے، آتا نہیں قرار — جاؤں مدینے کو نہ اگر مَیں، تو کیا کروں

توفیق جب نصیب ہے مدحِ حضور ﷺ کی — کیسے نہ شُکرِ خالق و مالک کِیا کروں

نظروں کے سامنے جو کُھلی ہیں گلیکسیاں — اُن میں تلاشِ نقشِ کفِ پا کیا کروں

سرکار ﷺ کا کرم رہے مُجھ پر اِسی طرح — جو بات سچ ہو، سب میں وُہی کہہ دیا کروں

طیبہ کی واردات مِرے دوست! کہہ تو دُوں — کس زاویے سے اِس کی مگر ابتدا کروں!

کرنی تو ہے گزارشِ اَحوالِ دل مجھے — طَیبہ کو رُخ کروں تو بیاں مَدّعا کروں

عصیاں مِرے جِلَو میں ہیں، دِل پر ہراس ہے — محشر میں کیسے آپ ﷺ کا مَیں سامنا کروں

مانُوں نہ اُن کی بات تو ہستی ہے نیستی — ہونے کا کیا ہے، یُوں تو مَیں بے شک ہُوا کروں

باقی رہے محبتِ سرکار ﷺ کا خیال — دِل سے ہر ایک لوث کا مَیں خاتمہ کروں

جنّت گرے نظر سے، مدینہ ہو سامنے — دو میں سے ایک چُننے کا جب فیصلہ کروں

جاری ہو زمزمہ مِرے لب پر درود کا — جب قبر میں حضور ﷺ کا مَیں سامنا کروں

طیبہ میں آ کے کیوں تجھے اپنی تلاش ہے
محمودؔ تیرا کیوں مَیں یہاں پر پتا کروں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روشن ہیں آپ ﷺ، آپ سے روشن ہیں سب چَراغ — ارشادِ رب ہے، ایسے ہیں شاہِ عرب ﷺ چَراغ

جلوؤں کی بارشیں ہُوئیں، تاریکیاں مِٹیں — سرکار ﷺ نے جلا دیئے دُنیا میں جب چراغ

آقا ﷺ کی عظمتوں کا دِکھائے گا راستہ — دل میں جلا رہا ہے جو حُسنِ ادب چراغ

تشکیک چھین لیتی ہے ایماں کی روشنی — سرکار ﷺ پر یقیں ہو تو جلتے ہیں تب چراغ

مِٹ جائے جِس سے دِل کی سیاہی اِک آن میں — یادِ رسولِ پاک ﷺ تو ایسا ہے شب چراغ

ہے ماند اِس کے سامنے دُنیا کی روشنی — نُورِ نبی ﷺ کے سامنے ہیں جاں بلَب چراغ

لُطفِ رسُولِ پاک ﷺ کے باعث یہ جشن ہے ۔۔۔ دِل کی مُنڈیر پر ہیں کہاں بے سبب چراغ
اُسوہ رسُولِ پاک ﷺ کا، جادہ ہے نُور کا ۔۔۔ نقشِ قُدومِ حضرت محبُوبِ رب ﷺ چراغ
طَیبہ پہنچنے کی تھی بہت آرزُو ہمیں ۔۔۔ آنکھوں کو ہم نے مُوند کر دیکھے عجب چراغ
ہر شے نبی ﷺ کے شہر کی، میری نظر میں ہے ۔۔۔ رسیا ہوں روشنی کا، ہیں میری طلب چراغ
ہر بار مُجھ کو طَیبہ بُلائیں گے میرے شاہ ﷺ ۔۔۔ اُمید کے جلے ہیں مِرے دِل میں سب چراغ
سایہ بھی پا سکو گے نہ میرے حضور ﷺ کا ۔۔۔ دُنیا میں ڈھونڈتے رہو لے لے کے اب چراغ

محمودؔ پُوچھ مت مِری کیفیّتوں کا حال
خلوت، نبی ﷺ کی یاد، شب، گُنجِ طرب، چراغ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پائے آرام، رنج و غم سے چھُٹے ۔۔۔ دیکھ لے قریۂ نبی ﷺ جو شخص
پہلے آقا ﷺ کے، در پہ وہ پہنچے ۔۔۔ چاہتا ہو خُدا رسی جو شخص
ہو خُدا و رسُول ﷺ کا شاکر ۔۔۔ پائے ایمان و آگہی جو شخص
ماسوا اُن ﷺ کے تذکرہ نہ کرے ۔۔۔ اُن ﷺ کا شیدا ہو واقعی جو شخص
حکم مانے، نبی ﷺ سے پیار کرے ۔۔۔ ہے حقیقت میں اُمّتی جو شخص
یادِ آقا ﷺ میں اشک برسائے ۔۔۔ چاہتا ہو کوئی خُوشی جو شخص
سُکھ سمیٹے کرم کی چھاؤں میں ۔۔۔ اُن ﷺ کے در پر رُکے دُکھی جو شخص
اُس سے ناراض ہیں نبی ﷺ کہ ہُوا ۔۔۔ باعثِ دل شکستگی جو شخص
ظلِّ رحمت میں وہ رہا ہے کہ ہے ۔۔۔ وقفِ نعتِ پیمبری ﷺ جو شخص
پائے طَیبہ سے اختیار سبھی ۔۔۔ لے کے آیا ہو بے بسی جو شخص
دین و دُنیا میں کامراں ہو گا ۔۔۔ چاہے طیبَہ کی زندگی جو شخص
خُوش مقدر وہی ہے، کرتا ہے ۔۔۔ ذکرِ سرکار ﷺ دائمی جو شخص
مدحِ سرکار ﷺ میں بھی لب کھولے ۔۔۔ جب کرے حمدِ ایزدی جو شخص

مَر کے قُربِ رسُول ﷺ پائے گا   نعت کہتا ہے جیتے جی جو شخص
جانے طیبہ کے کنکروں کو وہی   آنکھ والا ہو جوہری جو شخص
وقفِ مدحت رہے زمانے میں   چاہے عُقبیٰ میں برتری جو شخص
منزلِ معرفت پہ آ پہنچے   دے مدینے میں حاضری جو شخص
اِتّباعِ نبی ﷺ شعار کرے
چاہے محمودؔ بہتری جو شخص

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی ہے آقا ﷺ نے اُن کی بھی اصلاح   جن کا مقصد نہ تھا کبھی اصلاح
میرے سرکار ﷺ کا ہے وہ اُسوہ   ہر بُرائی کی جس نے کی اصلاح
ہو نظامِ نبی ﷺ یہاں نافذ   گر ہو منظور واقعی اصلاح
جائے شہرِ نبی ﷺ میں دن کاٹے   چاہتی ہے جو زندگی اصلاح
جس کا آقا ﷺ سے کم تعلّق ہے   وہ نہ چاہے گا جیتے جی اصلاح
بُولَہَب ایسے بدنصیبوں کی   کیسے ممکن تھی، ہو کبھی اصلاح
دل جو ذکرِ نبی ﷺ پہ بھر آیا   اُس کی بے شُبہہ ہو چکی اصلاح
جن دِلوں میں کجی تھی، اُن کی بھی   کر رہے ہیں مرے نبی ﷺ اصلاح
بس، وہ دینِ متینِ سرور ﷺ ہے   جس سے ممکن ہے دائمی اصلاح
نام لیوا جو دِل سے اُن ﷺ کا ہے   اس کا مقصد ہے آشتی، اصلاح
ناز ہو کس لیے نہ آقا ﷺ پر   کر گئے ہر بُرائی کی اصلاح
جس کا آقا ﷺ کے ساتھ ربط نہیں   وہ ہے لاریب عارضی اصلاح

............ق............

قریہ در قریہ انبیاء علیہم السلام آئے   سچ کہو، شر کی ہو سکی اصلاح؟
مُصلحینِ جہاں بھی تھے ناکام   خام تھی اُن کی ہُوئی اصلاح

رب نے سرکار ﷺ ہی کو دی توفیق   چاہتے یوں تو تھے سبھی اصلاح

جوڑو طیبہ سے جان کا رشتہ
چاہو محمودؔ جس گھڑی اصلاح

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم جُھکاتے ہیں نبی ﷺ کے آگے سِیمائے نیاز   ہم کو کیا معلوم، کیسی ہے حقیقت، کیا مجاز

اُن ﷺ کے دم سے عالمِ امکاں نے پایا ہے وجود   ہستیٔ سرکارِ والا ﷺ ہو گئی ہستی نواز

کیا نبیُ الانبیاء ﷺ کی نعت ہے، کیا حمدِ رب   اِس میں اِک نُکتہ ہے، قائم کر کے دیکھو امتیاز

نعت گوئی کام میرا، گرچہ ہُوں کج مج بیاں   اپنے ہونے کا یہی تو ایک رکھتا ہُوں جواز

مستفیدِ رحمتِ سرکار ﷺ ہے اِک ایک شے   ذرّہ ذرّہ اِس سے واقف ہے، نہیں ہے کوئی راز

خالقِ کونین کے محبُوب ﷺ مطلُوبِ جہاں   میرے آقا ﷺ میرے سرور، شاہِ دیں، شاہِؐ حجاز

تیسرا کوئی نہ تھا، جِس سے خبر ملتی ہمیں   کیا ہُوئے معراج میں دونوں طرف راز و نیاز

تھی شبِ اِسرا یہ کیفیت وصال و فصل کی   آئنہ میں عکس تھا اور عکس میں آئینہ ساز

ہیں مدینے کی فضائیں بھی کرم گُستر بہت   ذرّہ ہائے شہرِ آقا ﷺ دل پذیر و جاں نواز

طبعِ موزوں ہے نیاز آگیں درِ سرکار ﷺ پر   اپنے اِس اَحوال پر جائز ہے، گر کرتا ہوں ناز

پھر بھی اپنے مالک و مختار ﷺ کی نظروں میں ہُوں   گو نہیں ہوں متّقی و پارسا و پاک باز

سر فگندۂ سرنگوں محمودؔ جو طیبہ میں ہو
وہ خُدا کے فضل سے دُنیا میں ہو گا سرفراز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جائے سُخن کہاں تلک! ہو کس قدر دراز   مدحِ نبی ﷺ جو کرنے لگا ہے ثنا طراز

یہ بارگاہِ سرورِ کون و مکان ﷺ ہے   جو سَرنگوں یہاں پہ رہا، وہ ہے سرفراز

بڑھتی ہے اور چشمِ تمنّا کی روشنی   طیبہ کی خاک ہوتی ہے جِس دم نظر نواز

مدّاح مَیں بھی اُن ﷺ کا، کسی اور کا نہیں   ممدُوحِ کبریا جو ہیں شاہنشہِ حجاز ﷺ

طیبہ سے لائے گا یہ مضامین نعت کے
پرواز پر ہے فکر و تخیّل کا شاہباز

فکر و نظر کی وُسعتوں کے ساتھ دم بہ دم
رحمت مِرے حضور ﷺ کی ہوتی ہے کارساز

سرکار ﷺ کے ظہُور کی دینا بشارتیں
ترسیلِ انبیاء و رُسل علیہم السلام کا بنا جواز

ہر شے مِرے حضور ﷺ سے سہلُ الحصول ہے
الطاف و بذلِ سرورِ عالم ﷺ کا در ہے باز

بے چینیوں کا آئنہ دُنیا کا ہر مقام
آب و ہوائے شہرِ نبی ﷺ ہے سکُوں نواز

پاتا وہ لامکاں کا مکیں اپنے آپ کو
جس کا درِ حضُور ﷺ پہ جُھکتا سرِ نیاز

واں کی سکُوں نواز فضاؤں کی خیر ہو!
مجبُوریٔ مدینہ ہُوئی ہے جنُوں نواز

ہوں رُوبرُوئے قبلہ بھی، نیّت بھی ہے درست
پڑھتا ہوں دِل میں رکھ کے مدینہ کو مَیں نماز

منعُوت کے کرم سے نہ کیوں مستفِید ہو
شُہرت کے شوق سے ہُوا ناعتِ جو بے نیاز

مجمُوعہ ہائے نعت مسلسل کیے رقم
قصّہ حدیثِ شوق کا ہوتا گیا دراز

محمودؔ ہے تعلُّقِ خاطِر حضُور ﷺ سے
میرے تو دو جہان میں آقا ﷺ ہیں چارہ ساز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شبِ معراج کا کیا پوچھتے ہو
وہاں کیا کُچھ ہُوا، کیا پوچھتے ہو

اُنھیں ﷺ خالق نے پاس اپنے بلایا
مِرے سرکار ﷺ کا، کیا پوچھتے ہو

نبی ﷺ مہمان تھے، وہ میزباں تھا
تھا کیا یہ ماجرا، کیا پوچھتے ہو

کسی نے کیا سُنا اِسرَا کی شب کو
کسی نے کیا کہا، کیا پوچھتے ہو

بنے تھے فرشِ رہ یہ چاند تارے
نبی ﷺ کا نقشِ پا، کیا پوچھتے ہو

فقط سرکار ﷺ ہیں جب میرے مالک
تو میرا آسرا، کیا پوچھتے ہو

جو آ پہنچے ہو طیبہ میں تو یارو!
کسی کا اب پتا، کیا پوچھتے ہو

یہی مرجع تو ہے سارے جہاں کا
درِ خیرُ الورٰی ﷺ، کیا پوچھتے ہو

اِدھر نکلی، اُدھر پہنچی مدینے
مِری آہِ رسا، کیا پوچھتے ہو

مَیں بُلوایا گیا اُن ﷺ کی گلی میں — کرم کیسے ہُوا، کیا پوچھتے ہو
مِرے سرکار ﷺ کا شہرِ مُقدّس — مُجھے کیسا لگا، کیا پوچھتے ہو
کرم، اِکرام، الطاف و سکنیت — مدینے کی فضا، کیا پوچھتے ہو
ملے جبریل علیہ السلام سے طیبہ میں ہم بھی — ہے صُورت آشنا، کیا پوچھتے ہو
جہاں سے جھولیاں بھرتے ہیں سائل — وہ اِک دولت سرا، کیا پوچھتے ہو
ہے طیبہ میں پہنچ جانا غنیمت — ہمارا مرتبہ، کیا پوچھتے ہو
ملا ہے جو مُجھے شہرِ نبی ﷺ میں — پیامِ دل کُشا، کیا پوچھتے ہو
مُجھے بُھولا نہ کعبے میں بھی طیبہ — مِرا ذوقِ وفا، کیا پوچھتے ہو
نظر مینارِ رحمت پر جمی ہے — ہمارا دیکھنا، کیا پوچھتے ہو
نہ پوچھو آبِ زمزم کی لَطافت — کھجوروں کا مزا، کیا پوچھتے ہو
ہمیں ہر سال جانا ہے مدینے — ہمارا مُدعا، کیا پوچھتے ہو
تمنّا ہے، وہ ﷺ مجھ سے نعت سن لیں — مِرا حرفِ دُعا، کیا پوچھتے ہو
کہوں جب نعت، آتی ہے کہاں سے — صدائے مرحبا، کیا پوچھتے ہو
مَحبّت، اپنے آقا ﷺ سے مَحبّت! — متاعِ بے بہا، کیا پوچھتے ہو
ملا آقا ﷺ کا نقشِ پائے اقدس — یہ تاثیرِ دُعا، کیا پوچھتے ہو
تمنّا ہے، مَروں طَیبہ میں جا کر — یہ تدبیرِ بقا، کیا پوچھتے ہو
مِری تقدیر کے مالک کو دیکھو — مُقدّر کا لکھا، کیا پوچھتے ہو
نظر اِس پر مِرے سرکار ﷺ کی ہے — مِری قسمت بھلا، کیا پوچھتے ہو
نبی ﷺ کے آگے عرضِ مُدعا کا — ہُوا جو حوصلہ، کیا پوچھتے ہو
ہے اُس کا نخلِ اُلفت مُصطفی ﷺ کی — شجر اسلام کا، کیا پوچھتے ہو
اُحُد، سرکار ﷺ ٹھوکر اور ارشاد — رُکا جو زلزلہ، کیا پوچھتے ہو
نبی ﷺ کا چھوڑ کر دامن، ترقّی؟ — فریبِ ارتقا، کیا پوچھتے ہو

فقط مدحِ رسُولِ پاک ﷺ لکھنا ہمارا مشغلہ، کیا پوچھتے ہو
دُرودِ مُصطفیٰ ﷺ پڑھتا رہُوں گا مِری رسمِ وفا، کیا پوچھتے ہو
نبی ﷺ کی یاد میں محمودؔ اِک شب
مُجھے کیا ہو گیا، کیا پوچھتے ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کو جتنی ہے مَسرّت حاصِل
ہے وہ آقا ﷺ کی بدولت حاصِل
جس کو ہے خوبیَ قسمت حاصل
اُس کو اُن ﷺ کی ہے مَحبّت حاصل
دیکھ کر قُبّہ اَخضر ہی کو
ہو گی تسکینِ طبیعت حاصل
صِرف بُوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ ہیں، جن کو
ہے نُبوّت کی رفاقت حاصل
اُس کو کون آنکھ اُٹھا کر دیکھے
جِس کو اُن ﷺ کی شَفاعت حاصل
حشر میں ہو گی گُنہگاروں کو
میرے آقا ﷺ کی اعانت حاصل
راہِ اُلفت پہ وُہی چلتے ہیں
جن کو ہے راہِ ہدایت حاصل
جس کو جب چاہیں، وہ ﷺ سب کچھ دے دیں
ایسی آقا ﷺ کو ہے قدرت حاصل
پاؤ طیبہ سے پتا خالق کا
ہو جو عرفانِ حقیقت حاصل
مُجھ پہ آقا ﷺ کا کرم ہے، جِس سے
ہیں سب اسبابِ مَسرّت حاصل
جب کرو حمد میں اور نعت میں فرق
ہو گا آئینۂ حیرت حاصل
مُجھ کو سرکار ﷺ کی رحمت سے ہے
دولتِ فقر و قناعت حاصل
وہ مدینے کی طرف جاتے ہیں
جن کو ہے اُن ﷺ کی اجازت حاصل
فضلِ خالق ہے کہ مُجھ کو بھی ہے
نعت کہنے کی سعادت حاصل
نعت محمودؔ وُہی کہتا ہے
ہو جِسے حُسنِ عقیدت حاصل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُشمنوں نے جب اُنھیں پتھّر دیئے
بدلے میں سرکار ﷺ نے گوہر دیئے

ہم پہ یہ اللہ کا احسان ہے
آقا و مولا ﷺ کرم گُستر دیئے

دِل میں در آئی ہے یادِ مُصطفیٰ ﷺ
بن گئے پلکوں پہ اشکِ تر دیئے

اڑ کے طیبہؔ تک پہنچ جاؤں گا مَیں
گر خُدا نے مُجھ کو بال و پر دیئے

آرزو مندی خُدا نے کی عطا
اور آقا ﷺ آرزو پرور دیئے

نعت کہتا ہوں اُنھی لمحات میں
جب جلاتی ہے یہ چشمِ تر دیئے

مومنوں پر ظلم جو کرتے رہے
بدلے آقا ﷺ نے اُنھیں بہتر دیئے

دُشمنِ جاں جو رہے سرکار ﷺ کے
جامِ رحمت اُن کو بھی بھر کر دیئے

عیدِ میلادُ النّبی ﷺ کا جشن ہے
جل اُٹھیں گے دیکھنا، گھر گھر دیئے

نعت گوؤں نے سخُن کی شکل میں
درسِ تعلیماتِ پیغمبر ﷺ دیئے

طیبہؔ جانے سے رُکا مَیں بھی نہیں
گو زمانے نے بہت چکّر دیئے

............ق............

مَیں تو اُن ﷺ کی یاد کا ممنُوں ہوں
جِس نے میری آنکھ کو گوہر دیئے

مدحِ آقا ﷺ کی مُجھے توفیق دی
یوں مرے حالات بہتر کر دیئے

تھی عداوت جِن کو محمودؔ آپ ﷺ سے
آپ ﷺ نے ایسوں کے بھی گھر بھر دیئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عالمِ انسانیت میں تو کہاں ملتا گواہ
رفعتِ سرکار ﷺ کا ہے عالمِ بالا گواہ

لُطف و اِکرام نبی ﷺ کی بارشیں ہر چیز پر
میرے آقا ﷺ کے کرم کا ایک اِک ذرّہ گواہ

کیسی اُلفت، کیا عقیدت اُن ﷺ سے تھی اصحابؓ کو
عشق کی تاریخ اِس بارے میں ہے پکا گواہ

فقرُ کو آقا ﷺ نے اپنے فخر کا باعث کہا
اِس پہ سرکارِ مدینہ ﷺ کا ہے اِستغنا گواہ

ہم بیاں اُن ﷺ کی صفاتِ پاک کیسے کر سکیں
بحر کی ہر اِک جہت کا کیس ہو قطرہ گواہ

میرے آقا ﷺ ساری اُمّت کے ہیں شاہد اور شہید
جس نے کچھ دیکھا نہ ہو، وہ ہو نہیں سکتا گواہ

کِس طرح سے سب قبائل کی لڑائی رُک گئی
حجرِ اَسوَدْ نصب کرنے کا تو ہے کعبہ گواہ

معصیت کوشی اِدھر تھی، معصیت پوشی اُدھر
اور نتائج کی فضائے طَیبہ ہے تنہا گواہ

لیلۃُ المعراج کیسا وَصل کا ہنگام تھا
ایک چہرے کا بنا تھا دُوسرا چہرہ گواہ

کچھ اِشارے شاہِد و مشہُود، دونوں نے دیے
وارداتِ عِشق کا ویسے نہیں ملتا گواہ

نُورِ آقا ﷺ پر خُدا کا نُور یوں چھایا رہا
پردہ در پردہ نشیں تھا، اور تھا پردہ گواہ

جو نہیں جھپکیں، اُن آنکھوں سے خُدا کو دیکھنا
کون ہو سکتا ہے اُن ﷺ سے اچھا اور سچّا گواہ

اُس سے آگے کی خُدا جانے یا محبُوبِ خُدا ﷺ
صِرف اِک سِدرہ تلک کا ہے فلک پیما گواہ

جو کہا خالق نے یا سرکار ﷺ نے، کافی ہے وہ
سِدرہ سے آگے کے منظر کا تو ہے عنقا گواہ

شہرِ پاکِ سرور و سردار ﷺ میں محمودؔ کی
کیفیت کا ڈھونڈ پائے گی نہ یہ دُنیا گواہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُصطفیٰ ﷺ کی ذی کمالی ہو مِرے پیشِ نظر
اور اُن ﷺ کی بے مثالی ہو مِرے پیشِ نظر

اُن ﷺ کے در کا ہر سوالی ہو مِرے پیشِ نظر
کوئی جاتا بھی ہے خالی؟ ہو مِرے پیشِ نظر

اے مِرے سرکار ﷺ! روز و شب کے سب لمحات میں
آپ ﷺ کا دربارِ عالی ہو مِرے پیشِ نظر

دَست بَستہ میں پڑھوں سرکارِ والا ﷺ پر دُرود
روضۂ انور کی جالی ہو مِرے پیشِ نظر

ہے دَھنَک دِل کے اُفُق پر یادِ طَیبہ کے سَبَب
کیوں نہ پھر رنگیں خیالی ہو مِرے پیشِ نظر

جب احادیثِ نبی ﷺ کا ہے ذخیرہ سامنے
اور کیا شیریں مقالی ہو مِرے پیشِ نظر

طَیبہ اب کی بار آؤں تو چلُوں پہلے دمشق
اور وہ بانگِ بلالی رضی اللہ عنہ ہو مِرے پیشِ نظر

جب کرُوں دِل کی زباں میں مدحِ زاہر بن حرام رضی اللہ عنہ
مُصطفیٰ ﷺ کی خوش جمالی ہو مِرے پیشِ نظر

جب خُدا بے مِثل ہے، آقا ﷺ بھی ہیں یکتا مِرے
کیوں نہ فُقدانِ مثالی ہو مِرے پیشِ نظر

قبرُ میں سرکار ﷺ آئیں، مَیں پڑھوں اُن پر دُرود
معصیت کی اِنفعالی ہو مِرے پیشِ نظر

اپنے آقا ﷺ کے کسی بھی اُمّتی سے جب مِلُوں
تو نبی ﷺ کی خُوش خِصالی ہو مِرے پیشِ نظر

عظمت و حُسنِ بلالِ پاک رضی اللہ عنہ یاد آئے مُجھے
جب بھی رنگت کوئی کالی ہو مِرے پیشِ نظر

مَیں ہوں قدمینِ حبیبِ کبریا ﷺ میں جب کھڑا
بارگاہِ ذوالجلالی ہو مِرے پیشِ نظر

ہر مہینے حاضری طیبہ کی ہو، پرچے کے ساتھ
ایسی اِک صُورت مثالی ہو مِرے پیشِ نظر

جب نظر محمودؔ اُٹھے لُطفِ آقا ﷺ کی طرف
میری سب آشُفتہ حالی ہو مِرے پیشِ نظر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پڑھتا نظر نہ آئے بظاہر درودِ پاک
تسبیحِ دل پہ پڑھتا ہو ذاکرِ درودِ پاک

سُنّت بھی ہے یہ اُس کی، ہے تعمیلِ حکم بھی
لاریب ہے وظیفۂ قادِر درودِ پاک

نظمِ حواسِ خمسہ کا ہوتا ہے اہتمام
پڑھتا ہے نظم میں جونہی شاعر درودِ پاک

واللہ! خوش نصیب ہے، عالی مقام ہے
پڑھتا ہے جو حضور ﷺ کی خاطر درودِ پاک

مایوسیوں میں جب کوئی جائے مفَرّ نہ ہو
بگڑی تری بنائے گا آخر درودِ پاک

مسلم پہ فرض کر دیا اللہ نے اِسے
پڑھتے نہیں ہیں کافِر و مُنکِر درودِ پاک

رہتی نہیں کثافتیں فکر و خیال میں
کرتا ہے یوں مُطہّر و طاہر درودِ پاکِ

دیتا ہے پڑھنے والے کے ہاتھوں میں، دوستو!
سب اِہتمام و نظمِ دوائر درودِ پاک

اللہ اور ملائکہ ، پھر اِنس و جن کے بعد
پڑھتے ہیں سب وحوش اور طائر درودِ پاک

جنّت میں وہ قریبِ نبی ﷺ ہو گا بالیقیں
بھیجے گا جو حضُور ﷺ پہ وافر درودِ پاک

فی الفور رحمتوں کا وہ حق دار ہو گیا
پڑھتا ہے طیبہ کا جو ہر زائر درودِ پاک

ہر رنج میں، بلا میں، مصیبت میں، حُزن میں
میرا ہُوا ہے یاوَر و ناصر درودِ پاک

پڑھتا بہ طِیبِ دِل ہے جو محمودؔ روز و شب
اُس فرد کے لیے ہے مُبشِّر درودِ پاک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کا کیجیے تذکار، چاہیے جتنا — پڑھاتے جایئے اُتنا، لکھایئے جتنا
خیال و فکر کی ہو بے بضاعتی ظاہر — مِرے حضُور ﷺ کی مدحت میں سوچیے جتنا
مِلے گی اِس کی خبر آخرش مدینے سے — پتا خُدا کا، زمانے سے پُوچھیے جتنا
کمی بھی کوئی نہیں ہے یہاں پہ ''نا'' بھی نہیں — درِ نبی ﷺ ہے، یہاں چاہے مانگیے جتنا
خُدا کی چاہتیں حاصِل اُسی قدر ہوں گی — یہ دِل حبیبِ خُدا ﷺ سے لگایئے جتنا
اُسی قدر ہو عُلُو، ارجمندیاں ہوں فزُوں — نبی ﷺ کے ذِکر میں سر کو جھکایئے جتنا
سکُوں جو نعت میں ہے، وہ کسی سخُن میں کہاں — غزل کی بھٹّی میں یوں بھاڑ جھونکیے جتنا
حضُور ﷺ کرتے چلے جائیں گے کرم پہ کرم — سوال کرنے میں تو آپ پھیلیے جتنا
رکھیں گے سر پہ محبت کا ہاتھ اُتنا ہی — قدم حضُور ﷺ کی جانب بڑھایئے جتنا
قسم ہے باری تعالیٰ کی، جی نہیں بھرتا — حبیبِ پاک ﷺ کے قریے کو دیکھیے جتنا
ملائکہ سے ملے گی اُسی قدر چاہت — نبی ﷺ کے شہرِ مُقدّس کو چاہیے، جتنا
جواب پایئے گا کیا زمینِ طَیبہ کا — تمام دُنیا میں دِل چاہے گُھومیے جتنا

خُدا کے سایۂ رحمت کو پایئے محمودؔ
مِرے حضُور ﷺ کے قریے میں آیئے جتنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ثنا جب اُن ﷺ کی بحدِّ کمال ہے ممکن — کہاں حضُور ﷺ کی کوئی مثال ہے ممکن!
ادا پہ جِس کی ہو خالق بھی والہ و شیدا — کِسی کا ایسا بھی حُسن و جمال ہے ممکن؟
سوائے کامل و اکمل حبیبِ خالق ﷺ کے — ہر ایک رُخ سے کِسی میں کمال ہے ممکن؟
کِسی نبی ﷺ کے، کِسی دیں کے جانثاروں میں — کہیں مثالِ صُہیب رضی اللہ عنہ و بلال رضی اللہ عنہ ہے ممکن؟
وہی ہے، جس کو تعلّق ذرا نہیں اُن سے — اُسی سے خواہشِ مال و منال ہے ممکن
سخی حضُور ﷺ سا دُنیا میں تُم نے دیکھا بھی؟ — رسُولِ پاک ﷺ سا بذل و نوال ہے ممکن؟
مخالفت بھی پیمبر ﷺ کی عین ممکن ہے — حواسِ خمسہ کا جو اِختلال ہے ممکن

فراقِ شہرِ نبی ﷺ کا علاج بھی ہو گا
ہر ایک زخم کا جو اِندمال ہے ممکن

نظام ہم اگر اپنائیں سرورِ دیں ﷺ کا
معاشرے کی بھی اصلاحِ حال ہے ممکن!

کلامِ حق میں ہو جِس کی اداؤں کی مدحت
جہاں میں ایسا کوئی خوش جمال ہے ممکن؟

یہ کیسے ہو کہ جہنّم رسید ہوں عاصی
شفیع وہ ﷺ ہیں تو کیسے یہ حال ہے ممکن!

فراق میں جو بنا مُشتِ اُستخواں کوئی
تو اور عِشق میں کیسا کمال ہے ممکنِ

کِیا اُوَیس رضی اللہ عنہ نے جو کچھ یَمَن میں رہ کر بھی
ارے، یہ پیار ہے، اِس کی مثال ہے ممکن؟

درود پڑھتے ہُوئے بارگاہِ عالی میں
شمارِ سَبحہ کا بھی ہو خیال ہے ممکن

صِفت بھی اُن کی ہے رحمت، وہ خُود بھی رحمت ہیں
اِس اِک طرح کی بھی کوئی مثال ہے ممکن؟

نبی ﷺ کے شہرِ کی محمودؔ ہے کہ ہے جاں کی
فقط یہی قَسَمِ ذُوالجلال ہے ممکن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حق شناس و حق نشان و حق نِگر طَیبہ کی خاک
میرا ایماں ہے کہ ہے وحدت اثر طَیبہ کی خاک

ہر جہاں کو مِل رہی ہے روشنی اِس خاک سے
باعثِ تابانیٔ شمس و قمر طَیبہ کی خاک

اِس سے مَس ہوتا ہے سرکارِ دو عالم ﷺ کا وجُود
کیوں کِشش رکھتی نہ ہو پھر اِس قدر طَیبہ کی خاک

نرگسِ بے نُور ہو یا بے بَصَر کوئی بھی شے
کر دِیا کرتی ہے اُس کو دیدہ ور طَیبہ کی خاک

اِس سے جذبِ کہربائی خوش نصیبوں کے لیے
گود میں لیتی ہے اُن کو کھینچ کر طَیبہ کی خاک

آسمانوں کی بُلندی اُس کی نظروں سے گرے
دیکھ لے جو زندگی میں اِک نظر طَیبہ کی خاک

اوّل و آخر خصائص اِس کے یکتا ہیں کہ ہے
بے نیازِ گردشِ شام و سحر طَیبہ کی خاک

دل تُمھارا نُورِ عرفاں سے جِلا پا جائے گا
چُوم لو نظریں بچھا کر تُم اگر طَیبہ کی خاک

باغِ رِضواں خیر مَقدَم کو ہے اُس کا منتظر
جس کا بھی ہے مطمحِ قلب و نظر طَیبہ کی خاک

سر پہ رکھ لے اور بنائے اِس کو سُرمہ آنکھ کا
پائے قسمت سے جو خُوش قسمت بشر طَیبہ کی خاک

اُن دنوں ہوتی ہے قسمت رشک کے قابل مِری
جبکہ رہتی ہے مِرے پیشِ نظر طَیبہ کی خاک

ایسی مٹّی اور دُنیا میں کہیں ملتی نہیں
ڈال کر آنکھوں میں دیکھے بے بَصَر طَیبہ کی خاک

آنکھ مُتَحَمِّل خُدا کی دید کی ہو گی وُہی
تا قیامت جِس کا ہو حُسنِ نظر طَیبہ کی خاک

روشنی اِس کی بہت پہلے چلی جاتی، اگر
دیکھتی رہتی نہ میری چشمِ تر طَیبہ کی خاک

جِتنے دن رہتا ہوں مَیں شہرِ رسُولِ پاک ﷺ میں
روح میں رہتی ہے سرگرمِ سفر طَیبہ کی خاک

کھینچتی ہے قُربت اور اپنائیت اِس کی مجھے
رفعتِ عرش اُس طرف ہے اور اِدھر طَیبہ کی خاک

ایک دن آغوش میں لے لے گی یہ محمودؔ کو
فضلِ رب سے یُوں نکالے گی کسر طَیبہ کی خاک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم بھی تھے اور خُدا بھی، لیکن نہ تھا تعارُف
سرکار ﷺ نے کرایا اللہ کا تعارُف

سرکارِ دو جہاں ﷺ کا ہو اور کیا تعارُف
اللہ کی زباں سے جب ہو چکا تعارُف

ارواحِ انبیا علیہم السلام سے روزِ ازل خُدا نے
میثاق لے لیا جب، تب ہو گیا تعارُف

سرکار ﷺ کی بشارت دیتے رہے تھے مُرسل
اُن کا کرا رہے تھے سب انبیاء علیہم السلام تعارُف

اللہ کے نبی ﷺ کا، محبُوبِ کبریا ﷺ کا
قرآن میں فَتَرْضٰی ہے رہنما تعارُف

کیا مرتبہ ہے اُن ﷺ کا مَا یَنطِقُ سے پوچھو
حرفِ نبی ﷺ ہے گویا قرآن کا تعارُف

جبرئیل نے لگائے آقا ﷺ کے در کے پھیرے
خود اُس کی شان کیا ہے، اِس کا ہُوا تعارُف

جس کو ہے اُنؐ سے اُلفت، اُلفت ہے مجُھ کو اُس سے
میرے لیے یہی ہے سب سے بڑا تعارُف

کیا رفعتیں ہیں اُن ﷺ کی، تم دیکھ لو گے خود ہی
محشر میں اُن سے ہو گا جب دُوسرا تعارُف

علمِ نبی ﷺ کی حدّیں کیوں ماپنے چلا ہے
ہم کو بھی تُو کرا دے اپنا ذرا تعارُف

خاطی تو ہے نبی ﷺ کا لیکن درود خواں ہے
اے کاش! یُوں ہو میرا روزِ جزا تعارُف

محمودؔ نعت گو ہے ممدوحِ کبریا ﷺ کا
ممکن نہیں ہے اِس سے کوئی بڑا تعارُف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں دن نہ رات کوئی اور کام کرتا ہوں
مدیحِ سرورِ عالی مقام ﷺ کرتا ہوں

ہے لب پہ نامِ نبی، دِل میں یادِ شہرِ نبی ﷺ
اِسی طرح سے بسر صبح و شام کرتا ہوں

خلوص و عجز و محبت سے، نرم خُوئی سے
نبی ﷺ کے فیضِ محبت کو عام کرتا ہوں

عیاں جہاں پہ ہُوئی ہے، مِری بھی بختی
کہ ذکرِ آقا (علیہ السّلام) کرتا ہوں

ہر ایک بات کا، اپنے تمام شعروں کا
میں اِنتساب پیمبر ﷺ کے نام کرتا ہوں

اِسی کے دم سے ہے قائم سلامتی میری
ادب سے روز میں اُن ﷺ کو سلام کرتا ہوں

فقط ادب سے عبارت ہے زندگی میری
نبی ﷺ کے کُتّوں کا بھی احترام کرتا ہوں

رسولِ پاک ﷺ کی سیرت کا تذکرہ کر کے
جو دل کے سخت ہُوں، اُن کو بھی رام کرتا ہوں

میں کِن ہواؤں میں رہتا ہوں، کہ نہیں سکتا
مدینے جانے کا جب اِہتمام کرتا ہوں

مِرے لیے ہیں مِری زندگی کے بیش بہا
جو چند روز میں طیبہ قیام کرتا ہوں

مَیں جِن دنوں میں مدینے سے دُور رہتا ہوں
تو ذکرِ شہرِ رسولِ انام ﷺ کرتا ہوں

ہو جس پہ خُلقِ پیمبر ﷺ کا کچھ اثر محمودؔ
اُسے نماز میں اپنا امام کرتا ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب نبیؐ سب ہیں آپ ﷺ کے تابع
اُمتی اُن کے بھی ہُوئے تابع

آپ ﷺ کو تو خیال سب کا ہے
آپ ﷺ کے ہیں بھلے بُرے تابع

ہیں نظامِ رسولِ عالم ﷺ کے
ساری دُنیا کے مسئلے تابع

اُن کے زیرِ نگیں ہوئی دُنیا
اور دُنیا کے سلسلے تابع

سارے عالم حضورِ والا ﷺ کے
خالقِ کُل نے کر دیئے تابع

دو جہاں اُن کے زیرِ فرماں ہیں
جِنّ و اِنس و مَلَک ہُوئے تابع

میرے محبوبِ کبریا ﷺ کے ہیں
حشر کے سارے فیصلے ﷺ

آب و باد و بہار و باغ و راغ
شہرِ سرکار ﷺ کے ہُوئے تابع

ہو گئے قریۂ شہِ دیں ﷺ کے — سارے جنّت کے راستے تابع
روزِ میثاق سے پیمبر ﷺ کے — انبیاء علیہم السلام سارے ہو چکے تابع
ہر جہاں کر دیا ہے خالق نے — میرے سرکار ﷺ کے لیے تابع
رنج سے پائیں گے نجات وہی — جتنے ہیں، ہوں گے اور ہُوئے تابع
جانور سب، چرند ہوں کہ پرند — ہیں ہمارے حضور ﷺ کے تابع
فرمانبردار انبیاء علیہم السلام بھی ہیں — سب فرشتے بھی آپ ﷺ کے تابع
ماننے والے اُن کے فرماں کے — سارے انساں بھی ہو گئے تابع
غارِ ثور و حرا کی سب راتیں — شبِ اِسرا کے مرحلے، تابع
سیر میں میرے سرورِ دیں ﷺ کی — لامکاں کے ہیں فاصلے تابع
نزدِ رب جب ہُوئے مِرے آقا ﷺ — اُدنُ مِنّیِ کے تھے مزے تابع
رب کی اپنائیت کے سب لمحے — شبِ معراج میں ہُوئے تابع
مرضیٔ حضرتِ رسول ﷺ کے ہیں — نعت کے سارے مشغلے تابع

میں نے محمودؔ کام سب اپنے
کر دیئے ہیں حضور ﷺ کے تابع

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عفو و رحمت کا رہا ہَر اِک سے حضرت ﷺ کا سلُوک — دُشمنانِ جان و دِیں سے بھی عنایت کا سلوک
فتحِ مکّہ پر زمانہ دیکھ کر ششدر ہُوا — ہِند اور وحشی سے سُلطانِ رسالت ﷺ کا سلوک
زندگی میں بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ ہمراہ تھے — اب بھی ہے دونوں رفیقوں سے رفاقت کا سلوک
کھیتیاں سرسبز روح و جان و دل کی ہو گئیں — سامنے آیا جُونہی بارانِ رحمت کا سلوک
ہر اِرادت مند کو پہنچائے گا سرکار ﷺ تک — سالکانِ منزلِ راہِ طریقت کا سلوک
نام لیوا مالکِ جنّت کے تھے، اِس واسطے — ہم سے تو اچّھا رہا نگرانِ جنّت کا سلوک
اُس سے اُلفت خالقِ کونین کو ہو جائے گی — جو کرے سرکارِ والا ﷺ سے اطاعت کا سلوک

عافیت کی سانس لیتے ہیں یہاں اچّھے بُرے
سائباں گویا بنا دامانِ رحمت کا سلوک

کوئی کیسا بھی روّیہ آپ ﷺ سے رکھتا رہا
میرے آقا ﷺ نے کِیا سب سے محبت کا سلوک

انبیاءِ سابقہ علیہم السلام ہو جائیں گے حیرت میں گُم
عاصیوں کے ساتھ جب ہو گا شفاعت کا سلوک

مدح گوئے سرورِ کونین ﷺ پر، اے ہم نشیں!
قہر ڈھا سکتا ہے کیا مِہرِ قیامت کا سلوک

والدہؒ کے ساتھ طیبہ تک مُجھے پہنچا دِیا
سَن نواسی(۸۹ء) میں یہ تھا مجھ سے مشیّت کا سلوک

کامرانی روزِ محشر نعت گوئی کی ملے
احقرِ خَلقِ خُدا پر ہو جو نُصرت کا سلوک

زندگی بھر جو رہا مشغولِ نعتِ مُصطفیٰ ﷺ
لُطف زا محمودؔ پر ہے اُس کی قسمت کا سلوک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرتے ہیں ہر کسی کو نبی ﷺ فیض یاب مُفت
جس طرح نُور بانٹتا ہے آفتاب مُفت

دُنیا کو اِس طرح دِیا ہے حضُور ﷺ نے
دیتا ہے جیسے آب جہاں کو سحاب مُفت

میں ڈالتا ہوں گُنبدِ اَخضر پہ جب نظر
کِھلتے ہیں آرزُوؤں کے دِل میں گلاب مُفت

دیدار کیا اُسی کا تھا مطلوب عرش پر؟
وہ جو نبی ﷺ کی ساتھ رہا ہم رکاب مُفت

آقائے کائنات ﷺ پر بھیجے نہ جو درود
پائے گا اضطراب، وہ لے گا عذاب مُفت

آئینہ دل کا عشق سے صَیقل ہے، سچ کہا!
نعتیں کہو تو ملتی ہے پھر آب و تاب مُفت

قرآں سے جس نے پائی ہے جاءُوک کی نوید
در پر وہ آ گیا، تو ہُوا بہرہ یاب مُفت

طیبہ سے لو سکینتِ قلبُ و قرارِ جاں
تُحفہ ہر اِک کو ملتا ہے یہ لاجواب مُفت

میں دیکھتے ہی دیکھتے طیبہ پہنچ گیا
انمول خواب تھا، تو ہے تعبیرِ خواب مُفت

قاسمؔ ہیں آپ، مُعطیٰ اگرچہ ہے کبریا
ملتا ہے سب کو، دیتے بھی ہیں آنجناب ﷺ مُفت

چھوڑے گا کون عِشقِ نبی ﷺ کی شراب کو
پینے کو مل گئی ہو جسے یہ شراب مُفت

عاصی کو، مُتقّی کو، غریب و امیر کو
لطف و کرم کا آپ ﷺ کے، کُھلتا ہے باب مُفت

حٰمٓ ہیں وہ طٰہٰ و یٰسٓ بھی ہیں وُہ
دیتا ہے ایسے کوئی کِسی کو خطاب مُفت؟

جنّت کے بدلے دوستو! اِک نعت بھی نہ دُوں — بخشش جو میری ہو گی تو روزِ حساب مُفت
جاؤں میں در پہ غیر کے محمودؔ کِس لیے
ہر شے مجھے حضور ﷺ سے ہے دستیاب مُفت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تُم نے پُوچھا ہے تو سُن لو، یہ ہے میرا اِعتقاد — سرورِ عالم ﷺ کا چہرہ کٰھیٰعٓصٓ
یہ مِرا اوجِ مُقدّر، حبّذا یہ زندگی — مرحبا شہرِ نبی ﷺ، یادِ پیمبر ﷺ زندہ باد
مَیں کبھی صَیدِ غم و اندوہ ہو سکتا نہیں — مُجھ کو جب رکھتے ہیں میرے مالک و مختار ﷺ شاد
جو مِرے سرکار والا ﷺ کی نظر میں آ گیا — خوش بیان و خوش قلم ہے، خوش نصیب و خوش نہاد
فضلِ ربّی اور اُس کی برکتوں کی ہے تلاش — محفلِ نعتِ حبیبِ کبریا ﷺ کا انعقاد
مکّہ سے افضل بہر عنوان ہے شہرِ نبی ﷺ — میں نے باور کر لیا عُشّاق کا یہ اجتہاد
مُجھ سے کہتا ہے کہ ''طیبہ میں بُلایا جاؤں گا'' — ہے مِرا حُسنِ عقیدت لائقِ صد اعتماد
میرے آقا ﷺ کو پسند آ جائے کوئی ایک شعر — یہ تمنّا، میری یہ خواہش مجھے رکھتی ہے شاد
بُھول جانے کا مریضِ کُہنہ ہوں، لیکن مُجھے — طیبۂ اقدس کا ہر لمحہ رہا کرتا ہے یاد
زائرِ طیبہ پہ خوش آقا ﷺ بھی ہیں، خالق بھی ہے — زائرِ طیبہ سے بڑھ کر کون ہو گا بامُراد
ہر گزارش کو پذیرائی عطا فرمائیں گے — شاد رکھتا ہے مُجھے میرا یہ حُسنِ اعتقاد
ہوں جو ارشاداتِ سرکارِ دو عالم ﷺ سامنے — کس لیے مومن نہیں چاہیں گے امن و اتّحاد
کہتا ہوں محمودؔ مَیں جب نعتِ پاکِ مُصطفیٰ ﷺ
یُوں مُجھے محسُوس ہوتا ہے، خُدا کرتا ہے صاد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو فرض کیسے ادا، کُچھ نظر نہیں آتا — کہوں مَیں نعت میں کیا، کُچھ نظر نہیں آتا
سوائے ذاتِ پیمبر ﷺ کی جلوہ زائی کے — میانِ ارض و سما کُچھ نظر نہیں آتا
نہ پھیلے نُور تو پھر ظُلمتیں مِٹیں کیوں کر — نبی ﷺ سے رہ کے جُدا کُچھ نظر نہیں آتا

دیارِ سرورِ دیں ﷺ جب تلک نہ آیا نظر
بصارتوں نے کہا، کچھ نظر نہیں آتا

مری نگاہ میں جلوے بسے ہیں طیبہ کے
مجھے تو اُن کے سوا کچھ نظر نہیں آیا

بجا کہ رونقِ دُنیا سے مُوند لیں آنکھیں
مدینہ دیکھ لِیا، کچھ نظر نہیں آتا

درِ حضور ﷺ پہ اشکوں سے تن گئی چادر
اُٹھے ہیں دستِ دُعا، کچھ نظر نہیں آتا

مَیں نعت پڑھتا ہوں، سچ ہے، مگر ہے یہ بھی سچ
کہاں پہ کیا ہے لکھا، کچھ نظر نہیں آتا

نبی ﷺ کے شہر میں سب کچھ ہے فضلِ خالق سے
نہ ہو جو فضلِ خُدا، کچھ نظر نہیں آتا

نگاہ اُن کی ہے لیکن ہے شپّرہ کی طرح
جنھیں وہ نُورِ خُدا کچھ نظر نہیں آتا

سوائے لُطفِ پیمبر ﷺ کے ، پُورے طیبہ میں
مُجھے تو تا بہ قُبا کچھ نظر نہیں آتا

اُسے حضور ﷺ کا شہرِ کریم دِکھلاؤ
جسے خُدا کا پتا کچھ نظر نہیں آتا

عجیب رنگ ہے محمودؔ تیری نعتوں کا
تُجھے تو اُن ﷺ کے سوا کچھ نظر نہیں آتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُدھر نبی ﷺ کے لیے ہے محبّتِ وہّاب
اِدھر حضور ﷺ کے محبوب حضرتِ وہّاب

خُدا نے خود یہ کتابِ مُبیں میں فرمایا
حضُور ﷺ کی ہے اطاعت، اطاعتِ وہّاب

سوائے صاحبِ معراج سرورِ دیں ﷺ کے
نہ کوئی جان سکا ہے حقیقتِ وہّاب

حجاب اِس سے جو سرکا تو مَنْ رَاٰنِیْ سے
وگرنہ دیکھی کِسی نے بھی صُورتِ وہّاب؟

حضُور ﷺ خلوتِ خالق میں بھی بُلائے گئے
جو بعثت آپ ﷺ کی ہے، وہ ہے جلوتِ وہّاب

غضب خُدا کا ہے اُس کے نبی ﷺ کی ناراضی
حضُور ﷺ کی ہے نوازش، عنایتِ وہّاب

حضُور ﷺ اُس کے ہیں حامد، وہ آپ کا محمُود
اِنھی کے واسطے مختص ہے اُلفتِ وہّاب

جو اُس کے پیارے نبی ﷺ سے نہیں رہا مُخلص
اُسے معاف نہ کرنا ہے عادتِ وہّاب

وُہ جس کو چاہیں نوازیں، ہیں بخششیں اُن ﷺ کی
مرے نبی ﷺ کے لیے ہے اجازتِ وہّاب

ملے گی (اُن کے لیے کیا سوالِ محرُومی)
نبی ﷺ کے مدح سراؤں کو جنّتِ وہّاب

نظامِ رب کی بِنا ٹھہری آپ ﷺ کے دم سے
ہیں عالمین کی خاطِر وہ رحمتِ وہّاب

علاوہ میرے رسولِ کریم ﷺ کے، کوئی
نہ کر سکا، نہ کرے گا زیارتِ وہّاب

جسے وہ خود کہے احسان، اُس کا بھی سوچو
جو کرتے رہتے ہو تحدیثِ نعمتِ وہّاب

نہ منع کرنا پڑا خود کریم خالق کو
جو کی شبوں کو نبی ﷺ نے عبادتِ وہّاب

مِرے نبی ﷺ کی اجازت مگر ضروری ہے
بِچھا ہے سب کے لیے خِوانِ نعمتِ وہّاب

خدا ہے مُعطِیٰ تو قاسِم حضور ﷺ ہیں میرے
وُہی تو بانٹتے رہتے ہیں دولتِ وہّاب

یہی ہے نعت تو محمودؔ حمد بھی ہے یہی
مِرے حضور ﷺ کی مِدحت ہے مِدحتِ وہّاب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَسرارِ کبریا شہِ عالی ہِمَم ﷺ سے پوچھ
ہر بات جو نبی ﷺ کی ہے، نُورِ قِدَم سے پوچھ

اِک واقعہ جو رفعتِ عرشِ بریں کا ہے
محبُوبِ کبریا ﷺ کے نقوشِ قدم سے پوچھ

کیسے ہُوا ہے، کِس کے سبب سے ہُوا ہے یہ
امکانِ ارتباطِ وجُود و عدم سے پوچھ

منّت پذیرِ سرورِ کون و مکاں ﷺ ہیں ہم
کیا ہے رسُولِ پاک ﷺ کی رحمت؟ یہ ہم سے پوچھ

جلتی ہے روز و شب مگر کِس کے فراق میں
یہ بھید جاننا ہے تو شمعِ حرم سے پوچھ

مت پوچھ اُن کی دَین کا، بخشش کا ماجرا
جو پوچھنا ہے، آپ ﷺ کے دستِ کرم سے پوچھ

اپنا بنایا کس کو، رِہا کر دیا کسے؟
شہرِ نبی ﷺ سے پوچھ یا بیتُ الحرم سے پوچھ

گر پُوچھنا ہے، کتنی کشِش اِس زمیں میں ہے
ارضِ مدینہ کی طرف اُٹھتے قدم سے پوچھ

سرکار ﷺ بخشوائیں گے اُمّت کو کس طرح
کیسے یہ ہو سکے گا، شَفیعِ اُمَم سے پوچھ

سُورہ بَلَدْ کی پہلی دو آیات میں جو ہے
کِس شہر کی ہے، کیسے ہے، یہ خُود قسم سے پوچھ

جو چاہتا ہے غم سے رِہائی، وُہ طَیبہ جائے
کیا اُس کی رائے ہے، یہ گرفتارِ غم سے پوچھ

وقتِ وداعِ طیبہ کا احوال کیا کہوں
گر کُچھ بتا سکے تو مِری چشمِ نم سے پوچھ

طیبَہ وہاں پہ ہے کہ نہیں ہے، ہمیں بتا!
آئیں یا ہم وہاں پہ نہ آئیں، اِرم سے پوچھ

توقیر کِس کی پیشِ نگاہِ خُدا رہی
محمودؔ بھید سارا یہ سُورہ قلم سے پوچھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر بحرِ غم سے پار وہ انساں ہُوا فقط | جِس کو رہا حضور ﷺ ہی کا آسرا فقط
سرتاجِ انبیاء علیہم السلام مِرے محبُوبِ کبریا ﷺ | ہیں میرے دِل کے، جان کے فرمانُروا فقط
یادِ رسُولِ پاک ﷺ میں پُرنم ہو تیری آنکھ | ذکرِ رسُولِ پاک ﷺ میں تُو مُسکرا فقط
آئے نہ وصف اور کِسی کا زبان پر | اپنے حضور ﷺ کا رہُوں مدحت سرا فقط
ہر سال مُجھ کو طیبہ بُلائیں حضُورِ پاک ﷺ | بس آرزو یہی ہے، یہی اِلتجا فقط
طیبہ میں ہر قدم پہ مِلیں خُوش نصیبیاں | بدبخت ہے وہ، کعبہ ہی کو جو گیا فقط
باقی کچھ اور قلب میں خواہش نہیں رہی | لاتی رہے پیامِ حضُوری صبا فقط
تخلیقِ نعتِ پاک یا تحقیقِ نعتِ پاک | میرا تو آج تک ہے یہی مشغلہ فقط
اُٹھوں جو حشر میں تو وہاں بھی پڑھوں درُود | مَرتے ہُوئے بھی لب پہ ہو صَلِّ علیٰ فقط
اگلوں میں صِرف ایک نبی علیہ السلام طُور تک گیا | خلوت تلک گئے تو گئے مُصطفیٰ ﷺ فقط

توفیقِ نعت مُجھ کو رہے حشر تک نصیب
بس یہ دُعا مری ہے، یہی التجا فقط

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت میں ہُوں مشغُول میں ایسا | حمد ہے میرے لب پر گویا
طَیبہ میں سرکار ﷺ کا روضہ | دُنیا میں جنّت کا نقشہ
کون امین ہُوا اُن ﷺ جیسا | کون ہُوا اُن ﷺ جیسا سچّا
بات اُن ﷺ کی، فرمان خُدا کا | اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحیٌ یُوْحیٰ
اُس نے گویا رب کو دیکھا | جس نے دیکھ لیا وہ چہرہ
جنّت تیری، میرا طَیبہ | مُجھ کو ہے منظُور یہ سودا

اُن ﷺ کی عظمت کو پائے گا — رکھتا ہے جو دیدۂ بینا
رؤیا میں سرکار ﷺ کا جلوہ — گویا جاگتی آنکھوں دیکھا
شافع اور کہاں آقا ﷺ سا — عاصی اور کہاں مُجھ جیسا
سب کچھ وہ حاصل کر لے گا — جو ہو گا مُجھ ایسا منگتا
نعت کی خدمت میرا حصّہ — آقا ﷺ نے اِعزاز یہ بخشا
ہاتھ میں میرے نعت کا پرچم — رحمت کا سر پر ہے سایہ
لب پر آقا، آقا، آقا ﷺ — دِل میں طَیبہ، طَیبہ، طَیبہ
کرم ہُوا سرکار ﷺ کا اِتنا — مَیں ہر سال مدینے پہنچا

قرآں میں بتلایا رب نے
رُتبہ جو محمودؔ ہے اُن ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو مدحِ مُصطفیٰ ﷺ دو ایک پل کی — توقُّع ہو گئی ہے ماحصل کی
نبی ﷺ کی اُمتّ اچھی ہے سبھی سے — یہ ہے تاریخ اقوام و مِلل کی!
ہُوئی تبلیغِ دیں خُلقِ حَسن سے — نہ تھی آقا ﷺ کی خُو جنگ و جدل کی
فقط گفتار لاحاصل ہے اصلاً — مِرے آقا ﷺ نے کی تلقین عمل کی
مکمّل دین ہے آقا ﷺ کا، اِس میں — ضرورت ہی نہیں ردّ و بدل کی
مِرے مولا ﷺ نے میری زندگی میں — ہُوئی پیدا کوئی مشکل، تو حل کی
بشر بن کر مِرے سرکار ﷺ آئے — نئی تجسیم ہے نورِ ازل کی
عقیدت اُن کی ہو قائد سے جتنی — اُسی سے حیثیت ہو گی مِلل کی
صحابہ رضی اللہ عنہم مانتے تھے حکمِ آقا ﷺ — عجب اِک بات تھی اُن کے عمل کی
مدینے کے لیے آیا بُلاوا — نہیں گُنجائش اسباب و عِلل کی
مدینے کے گلی کُوچوں کے اندر — تمنّا ہے مِرے دِل کو اجل کی

جو فصلِ نعت گوئی میں نے بوئی — توقُّع حشر میں ہے پُھول پھل کی
کیا مُہرِ نبُوّت کا نظّارہ — نبی ﷺ کے دوش سے چادر جو ڈھلکی
کرم ہم پر رسُولِ پاک ﷺ کا ہے — ہدایت کی ہمیں علم و عمل کی
نہ ہو ایماں نبی ﷺ پر جِن کا کامل — خوشامد وہ کریں اہلِ دُوَل کی
مگن ہُوں آج مَیں نعتِ نبی ﷺ میں
مُجھے کیا فکر ہو محمودؔ کل کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیسے نبی ﷺ کی مدح کرے یہ ادھوری سوچ — پرواز بھی کرے تو کہاں پہنچے اپنی سوچ
دل میں جو آئے، سر میں سمائے، وہ عرض کر — سرکار ﷺ مہربانی کریں گے، تُو کچھ بھی سوچ
سوچُوں شبانہ روز مضامین نعت کے — ایسی عطا کرے جو مُجھے فضلِ باری سوچ
نعتِ نبی ﷺ سے کُھل گئی رمزِ درُونِ دِل — میں نے اگرچہ دُنیا سے اپنی چُھپائی سوچ
پہنچا دماغ عرشِ بریں پر اِک آن میں — آئی ہے جب بھی نعتِ رسولِ خُدا ﷺ کی سوچ
اُس وقت مُنہ دِکھائے گا پیشِ رسُول ﷺ کیا — دیں گے جو دست و بازُوئے اِنسان گواہی، سوچ!
طیبہ کو فکرِ حاضریٔ در ہے رہنما — کعبے کو لے کے مجھ کو چلی استلامی سوچ
تُجھ کو جو دی ہیں حق نے تخیُّل کی نعمتیں — آقا ﷺ کی بارگہ میں رہِ باریابی سوچ
حکمِ نبی ﷺ پہ جُھوٹ سے نفرت کیا کرے — خالق عطا کرے اگر انسان کو سچّی سوچ
اُس نے عطا کی حقّ و صداقت کی روشنی — میرے کریم صَلِّ علیٰ نے جو بخشی سوچ
کِبر و غُرور و کینہ و نفرت کو چھوڑ دے — پرتُو فگن کسی پہ ہو جو مُصطفائی ﷺ سوچ
میں کیسے چاہوں، خواب میں آقا ﷺ کریں کرم — عصیاں شعار کو تو ہے یہ انتہائی سوچ
تقلید دُوسروں کی ضروری نہیں تجھے
محمودؔ نعت میں نئی طرزِ ادا کی سوچ!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چھا گیا ہے شہرِ آقا ﷺ میرے چشم و گوش پر
کیسا اندازِ کرم ہے مُجھ سے عصیاں کوش پر

اِس سے خالی زندگی کا ایک لمحہ بھی نہ ہو
جذبۂ عِشق رسُولِ ہاشمی ﷺ ہو جوش پر

سر پہ ہے تاجِ شَفاعت، بَر میں اَلطاف و کرم
ہم قدم رحمت ہے اور ہے بارِ اُمّت دوش پر

ہوش میں رہتے ہُوئے بھی ہوش کھوتا ہے یہاں
کتنے مشکل مرحلے آتے ہیں اہلِ ہوش پر

میں نے جو دیکھا ہے طیبہ میں، اُنھیں معلوم کیا
لوگ حیراں ہیں تو ہوں میرے وداعِ ہوش پر

رہ کے طیبہ میں پتا پائے نہ اپنی ذات کا
مرحلہ ایسا بھی آتا ہے کبھی ذی ہوش پر

آبِ زمزم مکہ اور طیبہ میں پلوایا مجھے
میرے آقا ﷺ نے کرم فرمائے مُجھ خُوش نوش پر

جو مِرے سرکار ﷺ کی تعریف میں کرتے ہیں بُخل
ایسے بدبختوں کو رکھنا چاہیے پاپوش پر

نعت میں محمودؔ کیسے ہو نہ جائے لب کُشا
جب کرم فرمائیں آقا ﷺ بندۂ خاموش پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لے گئے آخر بچا کر صاف وہ محبُوبِ پاک ﷺ
ورنہ کر دیتی ہمیں تو معصیت کاری ہلاک

مَیں تو ہُوں سرکارِ والا ﷺ کا گدائے در، مجھے
کیوں ہو فرعونوں کا ڈر، کیسے ہو شدّادوں سے پاک

مدحتِ آقا ﷺ مِرے ہونٹوں پہ ہے، دن ہو کہ رات
میرا مستقبل نظر آتا ہے مجھ کو تابناک

قُربتِ حق سے کرے گا آخر آخر مستفیض
نعتِ سرکارِ دو عالم ﷺ میں یہ میرا انہماک

کم نہیں جنّت سے اُس دن دیدِ آقا ﷺ دوستو!
اور ہیں، جن کو ہے محشر کا تصوُّر ہولناک

نااُمیدی کے دُھندلکوں سے بَرائَت ہو گئی
ہو گئی ہے جَیبِ صُبحِ آرزو آخر کو چاک

روز میں درخواست کرتا ہوں کہ بُلوا لیں مُجھے
اِس طرح چلتی ہی رہتی ہے مِری طیبہ کو ڈاک

مُدّعی جو اَب نُبوّت کے ہیں، سب کذّاب ہیں
لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ مِرے آقا ﷺ کا ہے ارشادِ پاک

جو نہ پڑھتا ہو نبی ﷺ کے نام کو سُن کر درود
وہ ہے بدبختی کا مظہر، اُس کی خاک آلُود ناک

ہے جسارت، پر کیے جاتا ہے محمُودِ جَسُور
نُورِ خلّاقِ دو عالم ﷺ کی ثنا اور مُشتِ خاک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُجھ کو دے جائے کوئی آ کر تسلّی ایک آدھ — ہو گی آقا ﷺ کی نظر مجھ پر کرم کی ایک آدھ
خوبئ قسمت پہ اُس کی، رشک سب کرنے لگیں — نعت آقا ﷺ کی ہو جس کے لب پہ جاری ایک آدھ
اُس بھی بخت آدمی کو سب مبارکباد دیں — جِس سے راضی ہو کوئی طیبہ کا باسی ایک آدھ
مُجھ کو پہنچاتی وہ طیبہ کے گُلستانوں تلک — دِل کے آنگن میں کلی کوئی جو کِھلتی ایک آدھ
میرے آقا ﷺ سال میں جب چاہیں، بُلوائیں مُجھے — بھیجتا رہتا ہوں خدمت میں یہ عرضی ایک آدھ
التفاتِ مُصطفیٰ ﷺ کے خواب جو آنے لگے — اب نظر آتی ہے میری بات بنتی ایک آدھ
میرے آقا ﷺ نے جو پودے خُود لگائے ہاتھ سے — اُن کھجوروں سے بھی میرے ہاتھ آتی ایک آدھ
میری آواز اِس طرح طیبہ پہنچ جاتی تو ہے — ہے وہاں سے آنے والا فون کافی ایک آدھ
طیبہ سے پہلے پہنچتا شام یا بغداد تک — میری خواہش بھی اگر ہو جاتی پُوری ایک آدھ
بار بار اِس پر چلتا رہوں، چلتا رہوں — مُجھ کو ملتا جائے طیبہ کا جو ساتھی ایک آدھ
مصطفیٰ ﷺ سے جس کو اِعزازِ پذیرائی ملے — نعت ایسی آپ بھی لکھیں تو کوئی ایک آدھ
پی لیے مشروب دُنیا بھر کے بھی، تو کچھ نہیں — زندگی میں پی نہیں گر تم نے ''شانی'' ایک آدھ

ہو گئے محمودؔ پر اِس کے سبب لُطف و کرم
رات جو یادِ نبی ﷺ میں اُس کی گزری ایک آدھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرے گا قصد جو آقا ﷺ کے پاس آئے گا — وہ لُطف پائے گا، بے رنج و یاس آئے گا
حیاتِ نو کا تسلسُل مُجھے ملے گا وہاں — مدینہ طیبہ ہر بار راس آئے گا
گزر الم کا نہیں ہے فضائے طیبہ میں — یہاں جو آئے گا، وہ بے ہراس آئے گا
مسرّتوں کو سمیٹے گا شہرِ سرور ﷺ سے — وہ دل زدہ جو یہاں پر اُداس آئے گا
مِرے خیال میں، یہ ممکنات ہی میں نہیں — نبی ﷺ کے در پہ خُدا ناشناس آئے گا
ملیں گی ساری مرادیں مِرے نبی ﷺ سے اُسے — جو اپنے لب پہ لیے التماس آئے گا
درِ نبی ﷺ سے پلٹ آئے بے مُراد کوئی — کِسی کے دل میں نہ ایسا قیاس آئے گا

ہے طیبہ قریۂ اِخلاص، آئے گا جو یہاں — خُدا گواہ، محبّت اَساس آئے گا
جسے ذرا سا بھی احساسِ لُطفِ سرور ﷺ ہے — لیے ہُوئے وہ وجوہِ سپاس آئے گا
وہ ہو گا صدق کا داعی، وہ ہو گا حق آگاہ — مِرے حضور ﷺ کا جو رُوشناس آئے گا
حواسِ خمسہ میں تسکین پائے گا وہ شخص — نبی ﷺ کے شہر میں جو بے حواس آئے گا
مجھے خبر ہے کہ پہلو میں دل نہیں، لیکن — نظر وہ طیبہ ہی کے آس پاس آئے گا
اَساس اُس کی مگر ہو گی مدحتِ آقا ﷺ — دماغ و دل میں جو فکر و قیاس آئے گا

نبی ﷺ کے در پہ یہ محمودؔ سر کے بل چل کر
بہ عاجزی و بصد اِلتماس آئے گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مضبُوط جس قدر ہو سرکار ﷺ سے تعلّق — اُتنا ہی ہو گا اُن ﷺ کے اذکار سے تعلّق
دُنیا کی خواہشوں سے بے گانگی ہے بہتر — کر اُستوار شاہِ اَبرار ﷺ سے تعلّق
گُزری حیات اُس کی، دُنیا کی ظلمتوں میں — جس کا نہیں نبی ﷺ کے انوار سے تعلّق
تسلیم ہے رسالت سرکار ﷺ کی سبھی کو — رُوحوں کا ہے ازل کے اِقرار سے تعلّق
ہو جاگزیں محبّت سرکار ﷺ کی دِلوں میں — ہوتا نہیں ضروری اِظہار سے تعلّق
جو شخص اُمّتی ہے سرکارِ دو جہاں ﷺ کا — رکھتا نہیں وہ ہرگز کُفّار سے تعلّق
دربارِ کبریا میں اُس کو ملے گی عزّت — رکھتا ہے جو نبی ﷺ کے دربار سے تعلّق
مُجھ کو کسی بھی شے کی حاجت نہیں ہے باقی — میرا رہا ہے اپنے مختار ﷺ سے تعلّق
کہتے ہیں، روزِ محشر ہو گی بڑی تمازت — اپنا تو ہے نبی ﷺ کے دیدار سے تعلّق
آقا ﷺ سے ہے علاقہ تو عاجزی ہے اچھی — باقی نہ رکھ ذرا بھی پندار سے تعلّق
آقا ﷺ سے میری نسبت کچھ اِس طرح ہے ٹھہری — مغموم کا ہو جیسے غم خوار سے تعلّق
ہر زائرِ مدینہ میرے لیے مُعزّز — اِعزاز کا ہے میرا زُوّار سے تعلّق
سرکار ﷺ کے کرم کا سایہ رہا ہے مجھ پر — نکبت سے ہے، نہ میرا اِدبار سے تعلّق

نعتِ نبی ﷺ کی خاطر میرا بنا ہُوا ہے
اللہ کے کرم سے، اشعار سے تعلّق
اُلفت نبی ﷺ سے ہونا ایماں کا ہے تقاضا
گر ہو نہ یہ تو دِیں کی اِقدار سے تعلّق؟
مدّاح ہیں نبی ﷺ کے، ممکن نہیں ہمارا
دُکھ سے، مُصیبتوں سے، آزار سے تعلّق
قائم خُدا رکھے گا محمودؔ میرے سر کا
اللہ کے نبی ﷺ کی پیزار سے تعلّق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسُولِ پاک ﷺ کا محبُوب ٹھہرا ایزاں واحِد
حبیب اُس کے بھی ہیں آخر شہِ ہر اِنس و جاں ﷺ واحِد
جہاں اِک رات تھے سرکار ﷺ بھی اور اُن کا خالق بھی
مقام ایسا ہے خالق کا حریمِ لامکاں واحِد
تمازت حشر میں سورج کی جس دم چار سُو ہو گی
رسُولِ پاک ﷺ کی رحمت کا ہو گا سائباں واحِد
پڑی ہو گی ہر اِک کو اپنی اپنی، یہ وہ دن ہو گا
قیامت میں نبی ﷺ ہوں شفیعِ عاصیاں واحِد
درِ آقا ﷺ پہ کرتا ہی رہوں گا جُبّہہ فرسائی
مِری تقدیر چمکائے گا سنگِ آستاں واحِد
سکینت اور طمانینت کی گر اُس کو ضرورت ہے
تو شہرِ مُصطفٰی ﷺ مُسلم کو ہے آرامِ جاں واحِد
مِری خواہش وہی طیبہ، تمنّا بھی وہی طیبہ
زمیں پر جس کی مٹّی ہو گئی عرش آستاں واحِد
مدینہ کے عُلوِ مرتبت کا کیا ہو اندازہ
جہاں سرکار ﷺ ہیں، وہ جا ہے رشکِ لامکاں واحِد
غرض اِس سے نہیں مُجھ کو، کہاں پر باغِ رضواں ہے
زمیں خُلدِ مدینہ کی ہے جب جنّت نشاں واحِد
مدینہ اُس کو کہتے ہیں، اُسی کا نام ہے طیبہ
محبت کا ہے اِک قریہ جو زیرِ آسماں واحِد
مثال اُس کی بھی ناممکن، نظیر اِن کی بھی ناممکن
رسُولِ پاک ﷺ واحد ہیں جو ہے ربِّ جہاں واحِد
اِسی توحید کی تبلیغ کی خاطر بنی ہر شے
اکیلے تھے جہاں مہماں، وہاں تھا میزباں واحِد
درود آقا ﷺ کے آبا پر اور اُن کی آلؑ پر بھیجو
ہے اِس عزّت کے قابل آپ ﷺ ہی کا خانداں واحِد
یہاں تو خود خُدا تک سلسلہ مدحت کا قائم ہے
نہیں محمودؔ ہی سرکار ﷺ کا اِک مدح خواں واحِد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَیں ہُوں نبی ﷺ کا شیدا، اِس میں نہیں ہے شُبہہ
یہ ہے کرم خدا کا، اِس میں نہیں ہے شُبہہ

جس جا پہ حاضری ہے خُوش قسمتی کا باعِث
سرکار ﷺ کا ہے روضہ، اِس میں نہیں ہے شُبہہ

طَیبہ میں جس کِسی نے جلوے خُدا کے دیکھے
آنکھیں ہیں اِس کی بِینا، اِس میں نہیں ہے شُبہہ

سرکار ﷺ جیسا کوئی پیدا ہُوا، نہ ہو گا
اُن ﷺ کا نہیں تھا سایہ، اِس میں نہیں ہے شُبہہ

بادِ صبا کا جھونکا، طیبہ سے جب بھی آیا
پیغامِ زیست لایا، اِس میں نہیں ہے شُبہہ

مرکز محبّتوں کا، سرکار ﷺ کا مدینہ
ہے لامکاں کا رستہ، اِس میں نہیں ہے شُبہہ

شاداب ہے مدینہ وصلِ نبی ﷺ کے باعِث
ہے ہجر پوش کعبہ، اِس میں نہیں ہے شُبہہ

میرے حضُور ﷺ کا ہے یہ قریۂ مُقدّس
ناظم ہیں اِس کے حمزہ رضی اللہ عنہ، اِس میں نہیں ہے شُبہہ

فرماں جو ہے نبی ﷺ کا، فرمان ہے خُدا کا
قرآن کا ہے دعویٰ، اِس میں نہیں ہے شُبہہ

روزِ ازل سے لے کر، محشر تلک چلے گا
سرکار ﷺ ہی کا سکّہ، اِس میں نہیں ہے شُبہہ

چودہ سو سال سے بھی قبل اُن ﷺ کی عظمتوں کا
ہاں! بج رہا تھا ڈنکا، اِس میں نہیں ہے شُبہہ

آقا ﷺ کی عظمتوں پر خم گردنیں ہیں لیکن
جائز نہیں ہے سجدہ، اِس میں نہیں ہے شُبہہ

عالَم نام اُن ﷺ کے باعِث ہُوئے ہیں پیدا
آقا ﷺ کا ہے یہ سجدہ، اِس میں نہیں ہے شُبہہ

جِس سمت کو ہے مکّہ، جِس طرف مدینہ
سورج اُدھر ہے جُھکتا، اِس میں نہیں ہے شُبہہ

اَلطافِ مُصطفیٰ ﷺ کا، اِکرامِ کبریا کا
محمودؔ ہے شناسا، اِس میں نہیں ہے شُبہہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرتے ہیں جیسے نعت میں لفظ و بیاں اِکٹھ
سب رازداں ہوں جمع، کریں ہم زباں اِکٹھ

حُکمِ نبی ﷺ پہ جِن کو اُخوّت کا دھیان ہے
وہ ہیں یہاں اکٹھے، کریں گے وہاں اکٹھ

سرکار ﷺ کی حفاظتِ ناموس کے لیے
مُسلم ہیں جس قدر، وہ کریں بے گماں اکٹھ

نعت و درود اِس کو ہیں وجہِ سلامتی
کر لیں گے آشیاں کے لیے بجلیاں اکٹھ

میدانِ حشر کی جگہ طَیبہ کی ہو فضا
جب صُور کی سنیں تو کریں ناگہاں اکٹھ

سُن کر زبانِ پاکِ نبی ﷺ سے انا لَهَا
کر لیں گے ساری اُمتوں کے کارواں اکٹھ

روزِ نشور بھی مگن ہوں گے اِسی طرح
جو ہیں درود خواں، وہ کریں گے وہاں اکٹھ

وہ ﷺ ہوں نہ ہوں کسی کے، مگر ہیں مِرے شفیع
کیسے کریں یقین اور وہم و گماں اکٹھ

ہیں نعت خواں ملائکہ و اِنس جب، تو ہے
بالائے فرشِ خاک و تہِ آسماں اکٹھ

میلاد کے مہینے میں طیبہ کو چل پڑیں
گر ہو سکے تو میرے کریں رازداں اکٹھ

حلقے میں بیٹھ کر پڑھو سرکار ﷺ پر درود
میرے غریب خانے پہ کر لو میاں اکٹھ

محمودؔ جن کو اپنے پیمبر ﷺ سے پیار ہے
کیوں اِس اَساس پر نہیں کرتے یہاں اکٹھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوتی رہے مُسلسل طیبہ میں باریابی
یا رب! تُو اِس سفر کا مُجھ کو بنا دے عادی

دیتا رہُوں سلامی میں اُن ﷺ کی عظمتوں کو
شیخین ہیں نبی ﷺ کے جنّت تلک کے ساتھی

مَیں مُفتخِر رہوں گا مدحت سرائیوں پر
روزِ نشُور مُجھ سے آقا ﷺ اگر ہوں راضی

شعر و سُخن کی غایت اور مُدعا یہی ہے
جب بھی لکھی ہے مَیں نے، نعتِ رسول ﷺ لکھی

آنکھوں پہ نُور چھایا، آیا سرُور دل میں
پہلے پہل جو مٹّی طیبہ کی مَیں نے دیکھی

پہنچتے ہیں کام میرے اُن ﷺ کی وساطتوں سے
فضلِ خدا ہے مُجھ پر، کرتا ہوں بات سچّی

اُس کے سِوا الٰہی، دِل میں نہ آرزو ہو
یہ نعت گوئی مُجھ کو ہو وجہِ نیک نامی

مُجھ کو بُلائیں آقا ﷺ ہر سال اپنے در پر
حاصل ہو مجھ کو اپنی قسمت کی ارجمندی

یہ بھی کرم خُدا کا، مُجھ کو بنایا انساں
اُمّت میں ہُوں نبی ﷺ کی، اِعزاز ایک یہ بھی

آقا ﷺ کا عہدِ بہتر، فائق ہے ہر زماں سے
سرکار ﷺ نے کہا خَیرُ القُرُونِ قَرنِی

جو روز و شب گُزارے اُن ﷺ پر درود پڑھتے
خُوش بخت ہے وہ بندہ، اُس کا مقام عالی

سارے علُوم حق نے اُن کو عطا کیے ہیں
یہ راز ہے کہ پھر بھی کہتا ہے اُن کی "اُمی"

اِن کا کہا ہے اُس کا، اِن کا کِیا ہے اُس کا
جو ہے اِشارتوں میں، وہ بات مَیں نے سمجھی

یا رب! طفیلِ سرور ﷺ کر دے عطا سبھوں کو شہرِ نبی ﷺ کی اُلفت مُجھ کو ملی ہے جیسی
دولت سرائے آقا ﷺ پہ بھیک مانگتا ہوں
مَیں صِرف اُن ﷺ کے در کا محمودؔ ہُوں بھکاری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ نے جو بات کی، ہرگز نہ تھی غلَط طاغُوت کی جو بات تھی، ثابِت ہُوئی غلَط
بے دیدِ طیبہ مُجھ کو ملی جو خوشی، غلَط بے عشقِ طَیبہ آنکھ میں ہو جو نمی، غلَط
گر ہو نہ آشناۓ توقیرِ مُصطفیٰ ﷺ خُود آگہی فریب، خُدا آگہی غلَط
مانا اِک ایک بات کو سچ دُشمنوں نے بھی اِک بات بھی نہ آپ ﷺ کی ثابِت ہُوئی غلَط
اُن ﷺ کے تصوُّرات سے توحید کا نشاں اُن ﷺ کا نہ واسطہ ہو تو ہے بندگی غلَط
رکھتی نہ ہو جو خواہشِ دیدِ دیارِ پاک گر یہ ہَوائے شوق چلی تو چلی غلَط
طیبَہ میں پا رہا ہوں مُسلسَل حیاتِ نو سب بے کسی غلَط ہے مِری بے بسی غلَط
جب تک کِیا گیا نہ پیمبر ﷺ کا ذکرِ خیر جو بات کی، وہ جُھوٹ تھی، اور جو سُنی، غلَط
مٹّی میں آقا ﷺ مِل گئے؟ اللہ کی پناہ! جس نے بھی کی ہے بات یہ، کی ہے بڑی غلَط
مسلک بھی اپنا یہ ہے تو ایمان بھی یہی
محمودؔ نعت کے سِوا سب شاعری غلَط

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غیر آقا ﷺ کا جو ہے، میرا غیر اُن ﷺ کا جو ہے، نہیں ہے اپنا غیر
اُن کو ایسی ملی ہے یکتائی خود بنا اُن کا اپنا سایہ غیر
رحمت و بخشش و کرم کے لیے ایک ہیں اُن کے آگے، اپنا، غیر
اُن کو اپنایا آپ ﷺ نے، جو تھے قاتل و وجہِ قتلِ حمزہ رضی اللہ عنہ غیر
وہ تو رحمت ہوئے ہر اِک کے لیے جیسا اُن کو ہے اپنا، ویسا غیر
بن کے سرکار ﷺ کا وہ لوٹ آیا اُن کے دروازے پر جو آیا غیر

جِس کے اپنے نہیں حبیبِ خدا ﷺ — اُس کا ماضی و حال و فردا غیر
دیکھتا، کیا دِیا خُدا نے اُنھیں — کوئی ہوتا جو وقتِ اِسرا غیر
جب سے اپنا لیا ہے طیبہ کو — مُجھ کو لگتی ہے ساری دُنیا غیر
نہ رہا غیر، بن گیا اُن کا — درِ آقا ﷺ پہ جو بھی آیا غیر
جو ہے آقا ﷺ کا، میرا اپنا ہے — جو نہیں اُن ﷺ کا، وہ ہے میرا غیر
نامِ آقا ﷺ پہ جو پڑھیں نہ درود — میں نے ایسوں کو دل سے سمجھا غیر

مُجھ پہ محمودؔ فضلِ آقا ﷺ ہے
صادِق القول میرا، جُھوٹا غیر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُحترم اپنے ٹھہرے چوپائے — طیبہ میں رہنے والے چوپائے
جِن کے دِل میں نہ ہو خیالِ نبی ﷺ — کہیں بہتر ہیں اُن سے چوپائے
لُطفِ آقا ﷺ کے ہیں تصرُّف میں — آدمی کی طرح سے چوپائے
آقا ﷺ اُن کے لیے بھی رحمت ہیں — جتنے دُنیا میں آئے چوپائے
دُکھ بتانے نبی ﷺ کو آتے تھے — کِس طرح گِرتے پڑتے چوپائے
جو تھے عہدِ رسُولِ اکرم ﷺ میں — کتنے اچھے وہ ہوں گے چوپائے
جو نبی ﷺ پر درود پڑھتے تھے — دیکھے لوگوں نے ایسے چوپائے
جِن پہ آقا ﷺ مِرے سوار ہوئے — کتنے خُوش بخت وہ تھے چوپائے
جو تھے مامُور حق تعالیٰ سے — حبّذا، وہ نبی ﷺ کے چوپائے
مرحبا، ابنِ اَکوع، اے سلمہ رضی اللہ عنہ! — تُو نے آقا ﷺ کے ڈُھونڈے چوپائے
کیا یہ کم ہے کہ ہَیں وہ طیبہ کے — یُوں تو ایسے ہیں جیسے چوپائے
بچ گئے ہیں تو اَنتَ فِیهِمْ سے — بد عمل ورنہ بنتے چوپائے

اُن پہ محمودؔ کیوں نہ رشک کرے
قریۂ مُصطفیٰ ﷺ کے چوپائے!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہاں پر جو چھائے ہیں رحمت کے بادَل — پیمبر ﷺ کے دم سے ہیں رحمت کے بادَل
کُھلا مُجھ پہ، آتے ہیں طَیبہ سے سارے — جو ہر سمت اُمڈے ہیں رحمت کے بادَل
نبی ﷺ کے کرم ہی سے ہستی ہے اِن کی — کہ شفقت کے نقشے ہیں رحمت کے بادَل
کرم کا اگر دائرہ نقشِ پا ہے — تو گیسُو کے حلقے ہیں رحمت کے بادَل
جو فرمانِ "الطّالِحُ لِی" ہے اُن ﷺ کا — تو عاصی کے اپنے ہیں رحمت کے بادَل
یہ بھیجے ہیں آقا ﷺ نے اپنے کرم سے — ہر اِک جا پہ برسے ہیں رحمت کے بادَل
جُدائی میں اُن ﷺ کی جو اُٹھتی ہیں آہیں — اُنہی سے تو بنتے ہیں رحمت کے بادَل
کہیں اور مل جائیں، ممکن نہیں ہے — جو طیبَہ میں ملتے ہیں رحمت کے بادَل
ہُوا مُستفید ایک اِک قریہ اِن سے — کہ ہر جا سے گزرے ہیں رحمت کے بادَل
کیا ہے تمتُّع جہاں بھر نے اِن سے — جہاں بھر میں گھومے ہیں رحمت کے بادَل
نگاہوں میں میری، لگائے ہیں ڈیرے — کہاں آ کے ٹھہرے ہیں رحمت کے بادَل
نبی ﷺ کے نگر سے یہ آئے ہیں سارے — خُدا نے جو بھیجے ہیں رحمت کے بادَل

میں محمودؔ کب سے اِنھیں جانتا ہُوں
یہ سارے نبی ﷺ کے ہیں رحمت کے بادَل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب ہُوا سرکار ﷺ کے روضے کا در اپنے قریب — ہو گیا بے شُبہَہ حُسنِ مُستقر اپنے قریب
ہم خدائے لَم یزَل کے ہوں گے قُربت آشنا — جب کریں گے ہم کو وہ خیر البشر ﷺ اپنے قریب
کر لیے طے فاصلے افلاک و جنّت کے وہیں — گُنبدِ اَخضر کو میں نے دیکھ کر اپنے قریب
ہم کو مل جائے گی دولت شفقت و اِخلاص کی — ہے عقیدت کا جو حُسنِ مُعتبر اپنے قریب

مَیں دُعا کرتا ہوں جب بھی، پڑھ کے آقا ﷺ پر درود
پاتا ہوں اُس وقت اُمیدِ اثر اپنے قریب

دِل کے اندر تک رسا ہیں قُبّہٗ اَخضر کے رنگ
اور کیا شے ہے، جو ہو گی اِس قدر اپنے قریب

آپ ﷺ کے جب یاد آئے ہیں کرم اور اِلتفات
ہو گئی ہے منزلِ قلب و نظر اپنے قریب

کیا تلطُّف، کیسی اپنائیتیں ظاہر ہُوئیں
کر لیے حضرت ﷺ نے بُوبکرؓ و عمرؓ اپنے قریب

سال میں اِک بار جاتا ہُوں مدینے کو، مگر
میں نے پایا ہے اُسے شام و سحر اپنے قریب

دُوریٔ منزِل کا جی کو خوف رہتا ہی نہیں
طَیبہٗ اقدس کی ہو جو رہ گزر اپنے قریب

کیا رسائی ہو گئی میری درِ سرکار ﷺ تک؟
کیوں نظر آتی ہے ہر حدِّ نظر اپنے قریب

نُورِ پاکِ مُصطفیٰ ﷺ مُجھ پر ضیا افگن ہُوا
دیکھتا ہُوں کُچھ نئے شمس و قمر اپنے قریب

اِستفادہ سیرتِ سرکار ﷺ سے کرتا رہُوں
نعت کے مجموعے رکھّوں عمر بھر اپنے قریب

ہم بڑھا لیں گے درودِ پاک کی تعداد کو
ہو گا جب میزان و محشر کا خطر اپنے قریب

ساتھ عکسِ گُنبدِ اخضر بھی ہو گا قبر میں
جو رکھا محمودؔ نے عمر بھر اپنے قریب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عجزِ مدحت (٦٣ اشعار)

مَیں اور میری مدح سرائی کی حیثیت؟
میرے خُدا نے آپ سراہا حضُور ﷺ کو

اِس بات پر بہشت اور دوزخ کا ہے مدار
کیا صِدقِ دل سے آپ نے چاہا حضُور ﷺ کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ سے نہ جس میں محبت کا ذِکر ہو
مَیں شعر اُس کلام کو گردانتا نہیں

علم اُس غریب کے نہیں پھٹکا قریب بھی
اللہ کے حبیب ﷺ کو جو جانتا نہیں

اُس کے لیے کُھلا ہے دریچہ عذاب کا
جو قبر میں حضُور ﷺ کو پہچانتا نہیں

اِنسانیت پہ اُن ﷺ کے جو احساں نہ مان لے
اِنسان ایسے شخص کو مَیں مانتا نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نتیجہ اِس قدر ہے، غور جب کرتا ہُوں مَیں خُود میں — کرم آقا ﷺ کا ہے میرے نَفَس کی آمد و شُد میں
سلام آقاؐ کی خدمت میں تو مَیں ویسے بھی کرتا ہُوں — جواب اُس کا نہیں پر جو مزا پایا تشہُد میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جِس کی طرف ہُوا ہے محبت کا اِرتکاز — کعبہ ہُوا یا شہرِ نبی ﷺ کی گلی ہُوئی
ہے سامنے مدیحِ پیمبر ﷺ کی شکل میں — سانچے میں ہے جو میری عقیدت ڈھلی ہُوئی
روزِ نشور ہو گا وہی چہرہ تابناک — خاکِ درِ حضور ﷺ ہو جس پر مَلی ہُوئی
مُجھ کو عطا ہُوئی ہے تمنّائے نعتِ پاک — آغوشِ اِلتفاتِ نبی ﷺ کی پلی ہُوئی
اُس پر نثار راحتیں دونوں جہان کی — یادِ نبی ﷺ میں کل جو مُجھے بے کلی ہُوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پائے گا سرمایۂ اَلطاف و اِکرام آپ ﷺ سے — آئے گا جب طالبِ لُطف و کرم پیشِ نبی ﷺ
رکھ توقُّع بارشِ رحمت کی اُس درگاہ سے — حاضری تیری ہو گر با چشمِ نم پیشِ نبی ﷺ
دیکھتے ہی دیکھتے مٹتے ہیں کیسے دیکھ لے — کر بیاں اپنے سبھی رنج و الم پیشِ نبی ﷺ
اے مِرے مالک! عقُوبت سے بچانا اِس طرح — معصیت کا میری، رکھ لینا بھرم پیشِ نبی ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُقدّم رکھ مِرے آقا ﷺ کی سیرت — کر اپنی رُوح کے تابع بدن کو
پہنچ جائے گا جو آقا ﷺ کے در تک — وہی مانے گا لُطفِ ذُوالمِنَن کو
بسا رہتا ہے جِس کے دِل میں طَیبہ — وہ کیا خاطر میں لائے گا مِحَن کو
یہ ہے نعتِ نبی ﷺ چلیے سنبھل کر — یہاں تنبیہ ہے اہلِ سُخَن کو
نہ ہو میرے نبی ﷺ کا ذکر جس میں — میں ویرانہ کہُوں اُس انجمن کو
نبی ﷺ کے نام پر حاصِل کیا ہے — نہ دِل سے کِس لیے چاہُوں وطن کو
رشیدؔ نعت گو! از راہِ مدحت — بڑھا لوگوں تلک فیضِ سُخَن کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صِرف اُن کے واسطے، اُن کی رِضا کے واسطے — کبریا نے مُصطفی ﷺ کے ذِکر کو بالا کیا
ڈال دی لُطف و کرم کی اِک نظر سرکار ﷺ نے — میری فردِ معصیت کو یُوں تہ و بالا کیا
جب خدا مُعطی، نبیُ الانبیاء ﷺ قاسم ہوئے — شُکرِ خالق، اُس نے مُجھ کو مانگنے والا کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ نبی ﷺ کی دِل سے جو تائید ہو گئی — پہنچی یہ بات رُوح کی گہرائیوں تلک
مالک ہیں مُجھ سے بڑھ کے مِری جان کے حضور ﷺ — محبُوب ہیں خُدا کے، نہیں اِس میں کوئی شک
یہ فضل تھا، عظیم تھا جو آپ پر ہُوا — سرکار ﷺ کو کہا جو خُدا نے "وَعَلَّمَک"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِک ایک گُل میں یہاں رنگ و بُوئے صبر و رِضا — حضُور ﷺ کا ہے جو بُستاں، ہے بوستانِ شکیب
قدم حضُور ﷺ کے طائف میں اِس طرح اُٹھے — کہ جیسے دِل میں چلی آئے کہکشانِ شکیب
حدیث جو بھی پڑھی، مِل گیا سکُوں آقا ﷺ — اِک ایک حرف ہُوا آپ ﷺ کا بیانِ شکیب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضُور ﷺ آپ کی رحمت ہے ہر کسی پہ محیط — نگاہِ لُطف و کرم، سب کی بے بسی پہ محیط
نبُوّت آپ ﷺ کی اُس وقت تھی کہ کُچھ بھی نہ تھا — رسالت آپ ﷺ کی ہے دَورِ آخری پہ محیط
نظر ہو آپ ﷺ کی تو بے اثر جہاں کے ستم — کرم ہے آپ ﷺ کا ہر نگہِ مُلتجی پہ محیط
جو ہو قبول درِ سرورِ دو عالم ﷺ پر — وہ ایک نعت، جہاں بھر کی شاعری پر محیط

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گدائے از گدایانِ نبی ﷺ ہُوں — غلامے از غلامانِ محبّت
دِیے پلکوں پہ ہیں یادِ نبی ﷺ کے — یہ ہے دِل میں چراغانِ محبّت
خمیر اُس سے مِرا گُوندھا گیا ہے — مِرا ایماں ہے ایمانِ محبّت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گُفتار میں آہنگ تو ہے مدحِ نبی ﷺ کا — کردار جو ہے، اُس میں بھی ہو رنگِ وفا کُچھ

محمودؔ کہے نعت بہ لب روزِ قیامت ''سرکار ﷺ عطا آج ہو مجھ کو بھی صِلہ کچھ''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُسوۂ کامل شہنشاہِ مدینہ ﷺ کا ہُوا قابلِ تقلید کردارِ رفیعُ المرتبت
اِس میں کچھ شُبہہ نہیں، جان و دِلِ محمودؔ پر لُطف فرماتے ہیں سرکارِ رفیعُ المرتبت ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تذکارِ پیمبر ﷺ ہے مِرے نُطق کا حاصِل کانوں کو مِرے، نعت لگی حُسنِ سماعت
سرکار ﷺ کی جو بات پڑھی، رُوحِ بیاں تھی سرکار ﷺ کی جو بات سُنی، حُسنِ سماعت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حاجت طلب کی ہے، نہ ہے موقع سوال کا منگتوں کی جھولیوں تلک خُود ہی رسا ہے فیض
دریُوزہ گر زمانہ ہُوا اُس کے سامنے اپنے کریم آقا ﷺ سے جو لے رہا ہے فیض
اُس پر چلو تو زندگی جنّت سے کم نہیں میرے حضُورِ پاک ﷺ کا جو نقشِ پا ہے فیض

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ملی فلاح اُسے بھی، وہ کامیاب ہُوا کسی نے لی اگر اُن ﷺ کے غلام کی چوکھٹ
یہاں بھی اور وہاں بھی فلاح یاب ہے وہ پکڑ کے رکھے جو اُن ﷺ کے نظام کی چوکھٹ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یاں کی مٹّی روگ جسموں کے بھی کر دیتی ہے دُور دافعِ امراضِ رُوحانی جو شہرِ نُور ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سِیَہ فردِ اعمال جو ڈھانپ لے گی وہ میرے پیمبر ﷺ کی کالی رِدا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دولت اور ثروت سے واسطہ نہیں اِس کا نعت کی جو ہے محفل، محفلِ محبّت ہے
مَیں ہُوں نعت گو اُن ﷺ کا، اِس لیے معزّز ہُوں اعتبار پایا ہے اعتبارِ آقا ﷺ سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نگاہ و دل و روح میں جھانک لینا ۔۔۔ چڑھا ہے عقیدت کا اِک رنگ پُختہ
کبھی ٹوٹ جائی؟ یہ ممکن کہاں ہے! ۔۔۔ تعلّق ہے سرکار ﷺ کے سنگ پُختہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُجھ کو شاید درِ آقا ﷺ پہ پذیرائی دے ۔۔۔ میرے ہونٹوں پہ ہمہ وقت سُخن طَیبہ کا
بعدِ مُردن یہ تمنّا ہے خدایا! میری ۔۔۔ مٹّی طَیبہ کی مِلے مُجھ کو، کفن طَیبہ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرے سرکار ﷺ کے دَر پہ جو دیکھو ۔۔۔ مُقدّر آزماؤں کی لگی بھیڑ
نبی ﷺ مُشکل کُشائی کے لیے ہیں ۔۔۔ جو روزِ حشر اُمّت پر پڑی بھیڑ
حضور ﷺ اِک بار پھر کر دیں منظم ۔۔۔ مسلماں ہیں؟ نہیں - - یہ ہے نِری بھیڑ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نُورِ آقا ﷺ سے روشنی مانگو
دِل کے اندر اگر اندھیرا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آٹھواں مجموعۂ نعت

قطعاتِ نعت

رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۸ء میں ۱۱۰ صفحات پر نعت کدہ' لاہور نے شائع کیا۔

انتساب

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی کنیز حضرت برکہ (اُم ایمن) رضی اللہ عنہا کے نام
جو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی منہ بولی ماں تھیں۔

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم
انك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم
انك حميد مجيد

حمد ونعت

دل کی وادی میں جمی ہے محفلِ حمدِ خُدا — بَس گیا ہے آنکھ میں آقا ﷺ کی یادوں کا جمال
جاری و ساری حریمِ فکُر میں ہے ہر گھڑی — ذکرِ خالق، ذکرِ محبُوبِ خُدائے ذُوالجلال ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب خُدا فرمائے اپنے آپ کو ربِّ کریم — تو یہ ارشادِ کلامِ پاک ہے حمدِ خُدا
جب کریم، آقا ﷺ کو فرمائے خُدائے ذُوالجلال — کون ہے وُہ، نعت اس کو جو نہ مانے کا بَھلا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کام لوگوں کے ہیں جتنے، جس قدر اَفعال ہیں — ہے خُدا بھی اُن سے واقِف اور رسُولُ اللہ ﷺ بھی
حمد ہے اُس جا، جہاں پر ہے خُدا کی یہ صِفت — اور جہاں اُنؐ کا حوالہ ہے، وہ ہے نعتِ نبی ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خالق و ربِّ عوالم ہے خُدائے عِزّ و جَل — رحمتٌ للعالمیں ہیں کون؟ خالق کے نبی ﷺ
سب عوالم کی ربُوبیّت ہے حمدِ کبریا — نعت ہے سب کائناتوں کی منظّم زندگی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب صفاتِ خالق و مالک یہ دو لارَیب ہیں — حمد کیسے ہو نہ ذکرِ رافت و رحمِ خُدا
ہوگئیں دونوں صفات آقا ﷺ سے پھر منسُوب یہ — سُورۂ تَوبَہٗ میں ہے گویا یہ نعتِ مُصطفیٰ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راز یہ اِفشا ہُوا مَا یَنطِقُ کے قول سے — بات ارشاداتِ محبُوبِ خُدا ﷺ کی ہو کہیں
کبریا کی بات ہو گی یہ بقول کبریا — اِس طرح نعتِ پیمبر ﷺ حمد بھی ہے بِالیقیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ خالق کرنے والوں کے بڑے درجات ہیں — لیکن اپنے ساتھ کرتا ہے خُدا ذکرِ نبی ﷺ
مطلب اِس کا یہ ہُوا، حمدِ خدا کے ساتھ ساتھ — نعتِ محبوبِ خُدائے پاک ﷺ بھی ہے لازِمی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ثنائے سرکار ﷺ

سوائے ذکرِ نبی ﷺ اور ذکر ہی کیا ہے — اِسی میں لُطف مِلا، شعر پھر کہا، نہ کہا
مقامِ سرورِ کونین ﷺ کی وضاحت میں — اُنھیں حبیبِ لبیبِ خُدا ﷺ کہا، خُدا نہ کہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُود بنا کر، کس پہ خالق آپ شیدا ہو گیا — ہو گیا خُوش وہ، تو کس کے خال و خد کو دیکھ کر
عالم استعجاب کا طاری ہُوا عالم پہ کیوں — گُم ہُوا حیرت میں سایہ کس کے قد کو دیکھ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہا مِرے حضُور ﷺ نے اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ — تو حق کہا حضُور ﷺ نے ، خُدا گواہ! سچ کہا
لگا نہ ایک اِتّہام جھُوٹ کا حضُور ﷺ پر — مخالفین تھے اگرچہ آپ ﷺ کے ہزارہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ ﷺ کی عظمت کا چرچا ہے فرازِ عرش پر — آپ ﷺ کا چہرہ جمالِ نُورِ خالق کی دلیل
آپ ﷺ کی اُلفت نہیں جس قلب پر پرتَو فگن — اُس کی بخشش کی نہ بن آئے گی پھر کوئی سبیل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روح بن کر دلوں میں اُتری ہے — ایک صاحب جمال کی صورت
حُسن و خُوبی میں بڑھ کے آقا ﷺ سے — کِس نے دیکھی کمال کی صورت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرورِ ہر دو جہاں ﷺ مُختارِ موجود و عدم — خالق و مخلوق کے ممدُوح، مدّاحِ خُدا
آپ احمد ﷺ، آپ حامِد، حمد بھی، حمّاد بھی — آپ ﷺ کی مدحت تشخّص آپ کے محمودؔ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خیال پہنچا ریاضِ رسولِ اکرم ﷺ تک — تو لایا پھول تلطُّف کو واں سے چُن چُن کے
جو بامِ عرش پر ڈالی کمند پھر اُس نے — تو ہاتھ آئے مُقدّس نُقوشِ پا اُن ﷺ کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کس لیے اللہ نے افلاک کی تخلیق کی
کیوں ربُوبیّت کو اپنی، اُس نے ظاہر کر دیا
بھید یہ سارے کُھلے ہیں معنیٔ لَوْلَاکَ سے
اُس نے محبوبِ مکرّم ﷺ کے لیے سب کچھ کِیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ساری تعریفوں کے لائق تو خُدا ٹھہرا، مگر
لائقِ توصیف اُس نے کر دیا محبوب ﷺ کو
جن کی بے حد کی گئی تعریف و توصیف و ثنا
نام پھر سرکارِ والا ﷺ کا "مُحَمَّدْ" کیوں نہ ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو رسُول ﷺ آئیں گے میرے بعد، عیسیٰ علیہ السلام نے کہا
احمد ﷺ اُن کا نام ہے، اللہ کے ہیں معتمِد
یہ بشارت دی تو خواہش دِل میں پیدا ہو گئی
اُمّتی محبوبِ خالق ﷺ کا بنُوں مَیں مُستنَد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُتبّع ہے کریم خالق کا
رنگِ مدحت دکھا رہا ہے کوئی
نعت کہتا ہے رب بھی، شاعر بھی
کیسا اِعزاز پا رہا ہے کوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آندھیوں میں چراغِ عِشق جلے
گرچہ سب دُشمنانِ پیغمبر ﷺ
میرے درپَے ہُوئے ہیں یُوں، جیسے
گرُدبادوں کے ہاتھ میں پتھر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دین و دانش بھی عطائے سرورِ کونین ﷺ ہے
شہرِ عِلم آیا تو کسبِ فیض سب نے کر لِیا
دین کے بھی، عِلم کے بھی آپ ﷺ معدن جب ہُوئے
کیوں نہ پھر ڈُھونڈیں گُہر اِس میں سے ہم سارے، سدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل و نگاہ کی پہنائیوں پہ چھائی ہے
رُخِ رسُول ﷺ سے نکلی حسِین قوسِ قُزح
مِری نِگاہ پہ تکوِین کے رمُوز کُھلے
اُفُق ہے حُرمتِ آقا ﷺ تو دین قوسِ قُزح

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو سراپا نُور ہو اور ہو سراسر مُعجزہ
رُتبہ کیوں معراج کا اس جسُم نے پایا نہ ہو

اِس پہ اِستعجاب کیسا، اِس سے ہو اِنکار کیا   لامکاں تک جسم وہ کیسے گیا، آیا نہ ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُعترِف اعدا بھی ہیں جن ﷺ کی صداقت کے رشیدؔ   دِیدۂ افلاک نے ایسا اَمیں ﷺ دیکھا نہیں
آنکھ بھی جھپکی نہ جن کی، دیکھ کر ذاتِ اَحد   نُور ہیں وہ سر بسر، اُن ﷺ کا کوئی سایہ نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بات کرنی ہے تو معراجِ مُبارک کی کرو   ذِکر اچھا ہے رسُولِ پاک ﷺ کے میلاد کا
سیرتِ اطہر کی باتیں، اُن ﷺ کی مدحت کا بیاں   ہے یہی حل بھی ہر اِک مُشکل کا، ہر اُفتاد کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بہاریں رقص کیوں کرتی ہیں میرے دل کے آنگن میں   نگاہوں میں یہ کیوں مہکا ہُوا گُلزار ہر سُو ہے
ہُوا ظاہر مگر آئینۂ ذوقِ لطافت میں   کہ اِن میں بھی بسی سرکار ﷺ کے قدموں کی خُوشبُو ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہیں محبوبِ خُدا ﷺ ممدُوح اپنے بھی ہیں وُہ   خالق و مخلوق ہیں اِک شخصیت کے مدّح گر
آئے، سَو سَو بار آئے دوستو، روزِ حساب   ہمنوایانِ خُدائے دو جہاں کو کیا خطر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت النبی المختار ﷺ

تعریف جن کی خالق و معبُود خُود کرے   مِدحت میں اُن ﷺ کی مَیں جو لکھوں بھی تو کیا لکھوں
خامہ عطا ہو، ہاں، پرِ جبریل علیہ السلام کا مُجھے   ہاں، اِذن کبریا کا ملے تو ثنا لکھوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غُنچۂ شعر جو کِھلتا ہے سرِ شاخِ خیال   عنبریں نعت کے ماحول کو کر جاتا ہے
مَیں کہاں اور کہاں مدحتِ آقا ﷺ لیکن   فن یہ سرکار ﷺ کے قدموں کے طفیل آتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

توفیقِ نعتِ سرورِ کونین ﷺ ہو نصیب — بس اِک یہ اِلتماس مِری اِلتماس ہے
مدحِ رسُول ﷺ میں رہیں مصرُوف روز و شب — پانچوں مِرے حواس، مِری اِلتماس ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تئیس سال پہلے جو اِک حادثہ ہُوا — اُس حادثے نے مُجھ کو دِکھایا ہے خاص موڑ
وہ دن تھا اور آج کا دن، وقفِ نعت ہُوں — غیرِ رسُولِ پاک ﷺ سے ناتا لِیا ہے توڑ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قلم اُٹھایا جو تقلیدِ کبریا میں کبھی — زمینِ نعت بنی آسمان معنیٰ کا
اِک ایک مصرع مفاہیم کا بنا قامُوس — اِک ایک حرف تھا گویا جہان معنیٰ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دولتِ مدحِ نبی ﷺ مُجھ کو میسّر ہو گئی — جان کھو سکتا ہوں، اِس ثروت کو کھو سکتا نہیں
یہ وہ دولت ہے کہ جس سے حشر کے دِن ایک پل — آتشِ دوزخ کا کھٹکا مجھ کو ہو سکتا نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ آقا ﷺ میں ہم رہے مشغُول — کی سُخَن گوئی اِک قرینے سے
ایسے ہر آدمی سے ہے پرخاش — جو محبت سے اُن ﷺ کا نام نہ لے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل کی دھڑکن جب کوئی اُسلُوب کر لے اِختیار — چشمِ گریہ سے سُخَن کہنے کا جب اِمکان ہو
جب نبی ﷺ کی چاہتوں میں دل پَر افشانی کرے — تب کہیں جا کر مدیحِ سرورِ ذی شان ﷺ ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سانس گُھٹتا ہے فصاحت اور بلاغت کا یہاں — رنگ اُڑتا ہے اشارات اور تشبیہات کا
شاعروں کے ہوش پرّاں ہیں، زبانیں گُنگ ہیں — کِس طرح سے ذکر ہو پھر فخرِ مَوجُودات ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”مرحبا“ کا لفظ جو کہتا ہے سامع برملا — ہُوک اُٹھتی ہے جو اِعماقِ قلُوبِ زار سے

تار جذباتِ عقیدت کے جو پاتے ہیں زباں
تو فقط مضرابِ نعتِ سیّدِ اَبرار ﷺ سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عظمت ملی قلَم کو تو شُہرت ملی مجھے
مِدحت سے اور حضُور ﷺ کے ذکرِ جمیل سے
یہ راستہ ہے منزلِ رفعت کا راستہ
ملتی ہے سرفرازی اِسی اِک سبیل سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گُلِ فشاں و عطر بیز و عنبر افشاں ہو گیا
وہ قلَم جو نغمۂ نعتِ نبی ﷺ گانے لگا
مدُح میں اُس کی ہوئے نغمہ سرا حُور و ملک
وہ زُباں جس پر نبی ﷺ کا نام جاری ہو گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زباں شُستہ، بیاں سِحر آفریں، تسلیم ہے مُجھ کو
یہ مانا، نعتِ سرکارِ دو عالم ﷺ آپ کہتے ہیں
چلو، ادنیٰ سہی، ہُوں تو اُنھی کا مدح خواں میں بھی
مِرے دِل پر بھی اُن کے نام کی ہے چھاپ، کہتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بوسے اُس نُطقِ مُقدّس کے لیے جبرئیل علیہ السلام نے
جس پہ نعتِ مُصطفیٰ صَلِّ عَلٰی جاری ہُوئی
جس زُباں پر ہو نہ ذکرِ رحمۃٌ للّعالمیں ﷺ
وہ زباں دراصل ہے تقدیر کی ماری ہُوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیسے ہو گی ایسے لوگوں سے ثنائے مُصطفیٰ ﷺ
کس طرح جانیں گے وہ بدبخت رُتبے آپ ﷺ کے
جب مشیّت کی طرف سے ازرہِ اِنصاف و عدل
گوش و دِل پر، اور نظر پر قُفل اُن کی، پڑ گئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں بے ہُنر ہُوں، مگر اُن ﷺ کی نعت کہنے کو
تلاشِ حُرمتِ معنیٰ و لفظ کرتا ہُوں
فلک کی رِفعتیں ہوتی ہیں گرُدِ پا مُجھ کو
میں لُطف و کیف کی دُنیا میں جا اُترتا ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درکار مُجھ کو اور کُچھ اِس کے سوا نہیں
خواہش جو تھی، وہ پُوری ہُوئی میری حبّذا
نعتِ نبی ﷺ کے واسطے مُجھ کو مِلا رشیدؔ
خامہ وُہ جس سے اور کبھی کُچھ نہیں لکھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے دل میں کیوں نہ ہو ارضِ مُقدّس کا خیال — کیوں نہ ہو میرے لبوں پر آپ ﷺ کی مدح و ثنا
کس لیے سمجھوں نہ مَیں افضل عبادت نعت کو — مَیں کہ ابنِ خانہ زادِ کُہنہ ہُوں سرکار ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شعر دستِ طلب بڑھاتا ہے — مدحِ سرکار ﷺ میں اُدھر ہر سُو
پھر بھی واللہ پا نہیں سکتا — اُن ﷺ کی تعریف پر اِدھر قابُو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حاضری دیتے ہوئے اُن ﷺ کے درِ اقدس پر — آج تک ایک بھی مَیں نعت نہ پڑھ پایا ہُوں
یا خدا! نعت کہلوا کوئی ایسی، جس کو — اپنے سرکار ﷺ کے قدموں میں کھڑا ہو کے پڑھوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کُتب لکھی ہیں کئی گرچہ اِس حوالے سے — مَیں حرفِ نعت نہ تحریر کر سکا اب تک
نہ آئے خالقِ کونین! یہ دُعا ہے میری — سوائے مدحِ نبی ﷺ ایک لفظ بھی لب تک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے نصیب میں ہو شفاعت بروزِ حشر — میرا بھی اوج پر ہو مُقدّر، خدا کرے
صَرفِ نظر گُناہوں سے کر کے خُدا مجھے — توفیقِ مدحِ ساقیِ کوثر ﷺ عطا کرے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں اُن میں سے نہیں جو نعت لکھ کر، نعت خواں ہو کر — محبت کیش لوگوں سے کراتے ہیں بڑی خدمت
کوئی لالچ، کوئی تحریکِ زر اِس میں نہیں حائل — کروں گا عُمر بھر فضلِ خُدا سے نعت کی خدمت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آدابِ نعت رسول ﷺ

نعتِ رسُولِ پاک ﷺ جو لکھنے کا ذوق ہے — دریا عقیدتوں کے، محبت سے پار کر
قِرطاس پر بہار کو سَو رنگ سے دکھا — سینے میں خُوشبوؤں کے اُجالے اُتار کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہنے کو جو چلا ہے تُو نعتِ نبی ﷺ تو سُن — قرآں کا جو بھی حرف ہے، وہ جانِ نعت ہے
جھگڑے سمیٹ، وحیٔ الٰہی کی بات کر — حق کا درود ہی فقط شایانِ نعت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چاہتے ہو تُم اگر کرنا ثنائے مُصطفیٰ ﷺ — ایسے موضوعات لو، جو کر دیئے خالق نے طے
لو، کیے دیتا ہوں یہ مُشکل بھی آسانی سے حل — ہر صِفَت سرکار ﷺ کی قرآن میں مرقُوم ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گر کوئی پیشِ نظر رکھے شریعت کی حدُود — جانتا ہو پھر محبت کے سبھی آداب کو
حدِّ جوش و ہوش سے بھی واقفیّت ہو اُسے — تب وہ بے شک شاغلِ نعتِ رسُولِ پاک ﷺ ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جذبۂ حُبِّ نبی ﷺ میں اور عِلمِ دین میں — ہو توازُن درمیاں، جب بھی کہو نعتِ نبی ﷺ
نعت وہ ہے جس کے اِک اِک حرف سے ہو آشکار — تازگی ایمان میں اور رُوح مَیں بالیدگی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ نبی ﷺ جو کہنا ہے اسے شاعرو، تُمھیں — سمجھو کہ ہے گزرنا تُمھیں پُلِ صِراط سے
آنکھیں بھی باوضو ہوں، دِلوں میں بھی سوز ہو — اک حرف بھی کہو، تو کہو احتیاط سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ملے گی منزلِ مدحت حضُور ﷺ کی نہ مُجھے — زباں پہ میری اگر اِھدِنَا الصِّراط نہیں
نبی ﷺ کے ذکر سے قائم ہیں اَنفُس و آفاق — نبی ﷺ کا ذکر کبھی رُو بہ اِنحطاط نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کہنے کے لیے لفظوں کو — اپنے اشکوں سے بھگونا ہو گا
حشر میں چاہو جو ہنسنا یارو — یادِ سرکار ﷺ میں رونا ہو گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سر میں سودا ہو دشتِ طیبہ کا — دِل ہو دُنیا کی خواہشوں سے پرے

اِس پہ کر لے یہ اِہتمام کوئی — اپنے آقا ﷺ کا ذِکر خُوب کرے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کا ذکر میں گر ہو خبر کہ تُو کیا ہے — تو تن بدن میں ترے، اِرتعاش پیدا ہو
''یہ مُنہ، یہ ذکرِ نبی ﷺ معصیت کا مَیں پُتلا'' — ہر ایک دل میں یہ اِحساس کاش پیدا ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''راعیٰ'' آقا ﷺ کو ''مُسدّس'' میں جو حالؔی نے کہا — ہو جو نادانستگی میں بھی تو گُستاخی ہے یہ
لازمی ٹھہرایا خالق نے جب اِس سے اِحتراز — حبطِ اعمالِ صحیحہ کے لیے کافی ہے یہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ سرکار ﷺ بہ اسلُوبِ کردگار

کس قدر محبت ہے اُس کو میرے آقا ﷺ سے — سچ ہے، کیوں نہ فرماتا آپ ﷺ پر کرم خالق
انتہائے اُلفت کی یہ ادائیں بھی دیکھو — کھا رہا ہے آقا ﷺ کی جان کی قسم خالق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہر جس کی میرا خالق آپ کھاتا ہے قسم — اوّل اوّل تھا وہ مکّہ، پھر مدینہ ہو گیا
کھائی سوگندِ بَلَدْ اِس واسطے اللہ نے — یہ شَرف آقا ﷺ کے قدموں کے سبب اُس کو ملا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہلے کھائی محترم محبوب ﷺ کے رب نے قسم — پھر خدا نے صاحبِ ایمان لوگوں سے کہا
اپنے ہر اِک کام میں مانیں وہ آقا ﷺ کو حَکَم — رنگ دیکھو دوستو، تکلیمِ حق کے ڈھنگ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لِعِبَادِیْ کے جو ہیں مِصداق، وہ خُوش بخت ہیں — اُن کو نومیدی ہو کیسے رحمتِ خلّاق سے
دیکھنا یہ ہے، کنھیں اِعزاز یہ بخشا گیا — صِرف اُن کو، جو مِرے سرکار ﷺ کے بندے ہُوئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُمّتیں پہلی جو تھیں، اُن پر عذاب آتے رہے — اُمّتِ سرکار ﷺ پر لیکن عذاب آتا نہیں
وجہ اِس کی یہ ہے کہ آقا ﷺ کی اُمّت کے سوا — اَنْتَ فِیْھِمْ سے کسی کا مستقل ناتا نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا نے نبی ﷺ کے علاوہ کسی کو — عَزِیْزٌ عَلَیْہِ کہا مَا عَنِتُّم؟
دیا اہلِ ایماں کو ساتھ اِس کے مُژدہ — وہی ہیں، وہی ہیں حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہماری خوش نصیبیوں کا ہو تو ہو شمار کیا — خُدا بھی ہے کریم تو حضور ﷺ بھی کریم ہیں
رؤف اور رحیم ہے خُدا جو سب کے واسطے — نبی ﷺ ہمارے واسطے رؤف اور رحیم ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چارلسؔ ہو یا مہندرؔ سنگھ ہو یا رامؔ داس — رحمت و رافت اُنھیں دے گا خُدائے ذُوالجلال
جو رفیقؔ و ناصرؔ و محمودؔ اور فیّاضؔ ہیں — وہ درِ سرکار ﷺ پر پھیلائیں گے دستِ سوال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فتحِ، مکّہ ہو چکا تو دشمنوں کے واسطے — میرے آقا ﷺ نے کیا اعلان لَا تَثْرِیْبَ کا
مُجرموں کے واسطے ”فرمانِ عفوِ عام“ یہ — نکتۂ اوّل رہا اِسلام کی تہذیب کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب نے بھیجا ہے بنا کر سرورِ کونین ﷺ کو — اک مُبَشّر، اک نذیر، اک شاہدِ عِلم و یقیں
پھر کہا، رب اور رسولِ پاک ﷺ پر ایمان لاؤ — اور کرو تعظیمِ پیغمبر ﷺ یہ ہے دینِ مُبیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سُورۂ نُورؔ اور اَلحُجرات میں آیا ہے یہ — مت بڑھو آگے خُدا سے اور رسُولِ پاک ﷺ سے
جس طرح اِک دُوسرے کو تُم بلاتے ہو، کہا — یُوں نہ آقا ﷺ کو پُکارو، کام لو اِدراک سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا کے ساتھ اُنْظُرْنَا کی بات — یہ بتائی ہے کہ کوئی لفظ ایسا مت کہو

جو فرو تر رُتبۂ محبوبِ حق ﷺ سے ہو ذرا
یا مطابق شانِ سرکارِ دو عالم ﷺ کے نہ ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ظُلم جانوں پر جو کر بیٹھیں، کہا اللہ نے
حاضر دربارِ سرکارِ دو عالم ﷺ ہوں اگر
عفوٗ پھر چاہیں، سفارش اُن کی فرمائیں حضُور ﷺ
پھر وہ دیکھیں گے کہ ہے توّاب خالق کس قدر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کی خواہش ہے کہ ہو اُلفت اُسے اللہ سے
نقشِ پائے مُصطفیٰ ﷺ اپنائے، رب نے یہ کہا
ہو گیا ایسا تو اِتنا ہو گیا خُوش بخت وہ
خُود محبت اُس سے خلّاقِ جہاں فرمائے گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو خُدا، یا مُصطفیٰ ﷺ دے دیں کسی انسان کو
اُس پہ راضی ہونا ہی ہر بات سے بہتر ہُوا
اِکتفا اُس پر کرو، جو سرورِ کونین ﷺ دیں
سُورۂ تَوْبَہْ میں یہ اِرشاد فرمایا گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَلنِّسَاء اور مَائِدَہْ میں نُور کا جو ذِکر ہے
کون ایسا ہے؟ کوئی ہے ماسوائے مُصطفیٰ ﷺ؟
وہ تو اک روشن دِیا بھی ہیں، کہا قرآن نے
کیوں نہ جِنّ و اِنس ہوں مدحت سرائے مُصطفیٰ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو کہا اپنے حبیبِ پاک ﷺ کو قرآن میں
عزّت اُس سے بڑھ کے، خالق سے کوئی کیا پائے گا
’’اُس سے راضی ہو ہی جائیں گے بالآخر آپ ﷺ بھی
آپ ﷺ کا رب آپ ﷺ کو اتنا عطا فرمائے گا‘‘

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَیں نے چاہا بھی، تو قبلہ کیوں نہیں بدلا ابھی
سَر اُٹھا کر مُصطفیٰ ﷺ یوں دیکھتے تھے بار بار
’’جِس طرف جی چاہتا ہے، مُنہ اُدھر کو پھیر لے‘‘
میرے خالق نے کہا، محبوب ﷺ! مت ہو بے قرار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جاری و ساری ہے جو ہر عالمِ ایجاد میں
مرضئ آقا ﷺ، رِضائے سیّدِ اَبرار ﷺ ہے
ذِکر کی رفعت ہو یا تبدیل ہو قبلے کا رُخ
مقصدِ خالق فقط خُوشنودئ سرکار ﷺ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ آقا ﷺ کو عطا کی ہیں خُدا نے رفعتیں
ساتھ ہی اِس کا سبب بھی سب پہ ظاہر کر دیا
ہے اہم اِس آیۂ رفعت میں حرف ''ل ک''
کبریا نے کام یہ صرف ''آپ ﷺ کی خاطر'' کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خالقِ کُل نے لیا پیمان سب نبیوں علیہم السلام سے یہ
گر تُمھارے عہد میں آ جائیں وہ رحمت پناہ ﷺ
اُن پہ ایماں لاؤ گے؟ دو گے اُنھیں امداد بھی؟
وعدہ سب نے کر لیا تو رب ہُوا اُس پر گواہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راہِ مُسلِم سے جُدا ہو کر چلا جو رَہ نَوَرد
راندۂ درگاہِ سرکارِ دو عالم ﷺ ہو گیا
وہ مخالف ہے نبی ﷺ کا، جو چلا اُن کے خلاف
اَلنِّسَاء میں ہے کہ وہ ایندھن بنے گا نار کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے یہ فرمانِ خُدا، مرضی سے اپنی یہ نبی ﷺ
جو کہیں، ہوتا ہے وہ جو وحی کرتا ہوں اِنھیں
اِس لیے اِن کا کہا دراصل ہے میرا کہا
اختیارات ایسے دیتا ہوں مَیں روز افزوں اِنھیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَلَوْ اَنَّھُمْ جو کہا کبریا نے
دِیا ہم سے عصیاں شعاروں کو مُژدہ
سِفارش ہماری کریں گے پیمبر ﷺ
قبولِ خدا لازماً ہو گی توبہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے آقا ﷺ کو کہا مجنون جب اِک شخص نے
سُورۂ ن اُس کے بارے میں خدا نے بھیج دی
دس عدد بدبختیاں اُس شخص کی ظاہر ہُوئیں
رب نے پھر فرما دیا، بد اصل ہے یہ آدمی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُس نے جب اللہ کے محبوب ﷺ کی توہین کی
تو ''زَنِیم'' ابنِ مغیرہ کو خدا نے کہ دِیا
پیش گوئی بھی یہ فرمائی کہ اُس کی سُونڈ پر
داغ عبرت کا لگے گا، جو بہرِ صورت لگا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بُولَہَب بھی، سچ تو یہ ہے ، تھا چچا سرکار ﷺ کا
کیوں مِلی اُس کو وعیدِ آیۂ تَبَّتْ یَدَا؟

تھی بِنا اِس کی، اہانت احمدِ مُختار ﷺ کی — اِس لیے مغضوبِ حق تھا، قہر و ظلمت میں رہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کانٹے بکھیرتی تھی جو راہِ رسول ﷺ میں — آقا ﷺ کی تھی چچی، جو تھی حَمَّالَۃَ الْحَطَب
اُس کے گلے میں چھال کا رَسّا پڑا وُہی — پہلے ہی جس کے بارے میں فرما چکا تھا رب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بیعتِ رِضواں تھی آقا ﷺ سے کہ تھی اللہ سے — ہاتھ جو اَصحاب رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں پہ تھا، وہ کِس کا تھا؟
بھید یہ معلوم تھا کس کو، سِوا اللہ کے — اور اُس نے راز یہ قرآں میں اِفشا کر دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُٹھی بھر وُہ سنگریزے آپ ﷺ نے پھینکے نہ تھے — بدْر کی جنگاہ میں پھینکے تھی جو سرکار ﷺ نے
یہ عمل مَیں نے کِیا تھا، آپ کہتا ہے خُدا — جس کے باعث زَک اُٹھائی لشکرِ کُفّار نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جانبِ کُفّار کنکر جس نے پھینکے بدْر میں — بیعتِ رِضواں ہُوئی جس پر بہ آئینِ وفا
ہاتھ کس کا تھا؟ وہ خالق کا تھا یا آقا ﷺ کا ہاتھ — دیکھنے والوں نے کیا دیکھا، خُدا نے کیا کہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُکمِ خالق ہے، کوئی آقا ﷺ کو مَت آواز دے — گھر سے جب آ جائیں باہر، اپنی حاجت تب کہو
رُوح ہے ایمان کی، تکریمِ ذاتِ مُصطفیٰ ﷺ — یہ نہیں تو حبْط کروا لو گے سب اعمال کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چیخ کر اُن ﷺ کو پکارو تُم، نہ تُم آواز دو — پست آوازیں رکھو سرکار ﷺ کی آواز سے
احترامِ سرورِ ہر دو جہاں ﷺ کے درْس میں — کبریا نے حکم فرمایا ہے خاص انداز سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ آشنا ہیں اَوْ اَدْنٰی کے راز سے — اور سرِّ لَنْ تَرَانیٔ طُور آپ ﷺ ہی تو ہیں
مُجھ کو قَسم ہے مَا طَغٰی کے نُورِ پاک کی — دانندۂ غیاب و حضُور آپ ﷺ ہی تو ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرآں کو چُوم چُوم کے، آنکھوں سے مَس کرو — قرآن میں ہے مدحتِ رُوئے حبیبِ پاک ﷺ
احسن اِک ایک شے سے ہے، افضل بھی ہے یہی — کرتے رہو تلاوتِ رُوئے حبیبِ پاک ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبتِ رسول کریم ﷺ

جانتے ہو، وجہِ تخلیقِ عوالم کیا ہُوئی؟ — علم بھی ہے کیا تمھیں، سب کائناتیں کیوں بنیں؟
یُوں کہ محبوبِ خدا ﷺ کو دیکھ لے ہر ایک شے — جان لے ہر چیز شانِ رحمۃٌ للّعالمیں ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُود نبی الانبیاء محبوبِ حق ﷺ نے کہہ دِیا — مُجھ سے بڑھ کر تم کو ہو محبوب مَت کوئی بھی شے
والدین، اولاد سے بھی بڑھ کے اُلفت مُجھ سے ہو — صاحبِ ایمان ہونے کی یہ واحِد شرطُ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے دل سے تُم پوچھو، مُجھ پہ وا ہے یہ عُقدہ — چیز ہے عقیدہ کیا، دین کی بِنا کیا ہے؟
صِرف یہ پَرَکھ لینا، جاننا فقط اِتنا — ذاتِ پاکِ سرور ﷺ سے، عشق تُم کو کِتنا ہَے؟

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ سے مِہر و محبت کا راز کِس سے چُھپا — اگرچہ اہلِ بصیرت نے لب تو اپنے سِیے
نظر کی پُتلی پہ بھی نقش روضہ ہی نکلا — دِلوں کے بھید نگاہوں نے کھول کھول دیئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا کیا نہیں ملی ہیں مُجھے سرفرازیاں — خُود اپنا مَیں نے عرش پر پایا سرِ نیاز
مُجھ کو مِرے خُدا نے نہ جُھکنے دیا کہیں — آگے نبی ﷺ کے، جب سے جُھکایا سرِ نیاز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو وہ کرتا ہے، وہ کوئی اور کر سکتا نہیں — ہو نہیں سکتا مِرے خالق کا کوئی بھی شریک
ہاں، مگر اُس کو محبت ہے نبی ﷺ سے، ہم کو بھی — اِس میں تو اُس نے ہمیں بھی کر لیا خُود ہی شریک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جن پر نگاہِ پاکِ حبیبِ خُدا ﷺ ہُوئی — پائی اُنھوں نے سطوتِ ارژنگ بے طَلَب
ملتے ہیں ہر غلامِ رسولِ امین ﷺ کو — تاج و سریر و افسر و اورنگ بے طلب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی دریُوزہ گری کا بھی کوئی باعِث تو ہے — کام کوئی ہو نہیں سکتا ہے ہم سے بے سبَب
ذوقِ فنِّ شعر مانگا نعت کہنے کے لیے — قُربِ آقا ﷺ کے لیے کرتے ہیں جنّت کی طلب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُس کی نگاہ ارض و سما کو ہُوئی محیط — جس پر نگاہِ پاکِ رسولِ انام ﷺ ہے
دُنیا کی نعمتیں ہیں سب اُس کی نظر میں ہیچ — جو شخص دِل سے سرورِ دیں ﷺ کا غُلام ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے والد میرے آقا ﷺ کے غلامِ خانہ زاد — والدہ میری کنیزِ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں بے گماں
بیوی بچّے بھی مِرے، آقا ﷺ کے ٹکڑوں پر پلے — اُن ﷺ پہ قرباں سب یہ رشتے اور تصدُّق میری جاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ دل کیوں قبلہ گاہِ قُدسیاں ہو گا نہ عالَم میں — مکِیں جس دِل میں میرے سَیّدِ کون و مکاں ہوں گے
مُقدّر اُن کا ہے، جن کے دلوں میں آپ ﷺ کا گھر ہے — جو اِس دولت سے ہیں محرُوم، وہ اہلِ زیاں ہوں گے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لب پر نبی ﷺ کا ذکر ہو، اور بس اُنھی کا ذکر — دل میں بسا ہُوا کوئی اُن کے سوا نہ ہو
مجھ کو نفَس کی آمد و شُد کے لیے رشیدؔ — غیر از ہوائے شہرِ پیمبر ﷺ ہَوا نہ ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دلِ روشن پہ تیرے، نقش ہو گر قُبّۂ خضرا — اگر سرکار ﷺ کا ذکرِ مبارک ہو ترے لب پر
تو کیوں عرشِ بریں پر ہوں نہ چرچے تیری عظمت کے — نہ کیوں تعظیم و عزّت ہو فرشتوں سے تری بڑھ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کبھی جو ختم ہونے میں نہ آیا ہے، نہ آئے گا — خدا شاہد کہ ایسا سلسلہ آقا ﷺ کی باتیں ہیں

دِل اپنا مسکنِ سرکار ﷺ بن جاتا نہ کیوں آخر
لبوں پر رات دن، صُبح و مَسا آقا ﷺ کی باتیں ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو خُدا کے ہیں محبوب ﷺ اُن کے لیے
دل کی دھڑکن کو مومن نے مُختص کیا
اُس کے ایمان کی روشنی بھی گئی
جس کا دُھندلا گیا اُنس کا آئنہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کِس کِس کا عمل اچھا ہے، کِس کِس کا بُرا ہے
ہم ادنیٰ ہوں، اعلیٰ ہوں، بُرے ہوں کہ بھلے ہوں
دربارِ رسالت میں، رہے اِتنا تو ملحُوظ
سر اپنا جُھکائے ہوں، مؤدّب تو کھڑے ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شرطِ ایمان ہے اوّل، تو دُوم اُلفت ہے
کوئی فاسِق ہو تو ہو، ہو نہ مُنافِق، کافِر
درِ سرکار ﷺ پہ پہنچے تو وہ حاصِل کر لے
یاں سے مِلتی ہے سکینت کی جو دولت وافِر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ بات کیا ہے، یہ اِسلام کیا ہے، مسلک کیا
نبی ﷺ سے عشُق نہ ہو، پیرویٔ دین رہے
خُدا سے اِس کا تعلّق ہو؟ غیر ممکن ہے!
رسولِ پاک ﷺ نہ جس قلب میں مکین رہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دولتِ عشقِ سرورِ عالَم ﷺ
جس بھی بخت کو میسّر ہے
صاحبِ جاہ ہے، وہ ہے مُنعِم
فی الحقیقت وہی تونگر ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تکریمِ محبوب کبریا ﷺ

تھے اُبو مَحذُورہ رضی اللہ عنہ اِک ساتھی مِرے سرکار ﷺ کے
سامنے تھی سَر میں لَٹ بالوں کی، کَٹواتے نہ تھے
اُس کے بارے میں کِسی نے اُن سے پوچھا تو کہا
ایک دن اِس کو چُھوا تھا پیار سے سرکار ﷺ نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عُمرُ پوچھی اِک صحابی سے کسی نے اِس طرح
تم بڑے ہو یا نبیٔ پاک ﷺ بتلاؤ ذرا

بولے، اِس میں شک نہیں، آقا و مولا ﷺ ہیں بڑے — مُجھ سا چھوٹا شخص کچھ پہلے مگر پیدا ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قیدِ کُفّارِ ستم پیشہ میں تھے حضرت خُبَیب رضی اللہ عنہ — قتل کرتے وقت اُن کو، اک شقی کہنے لگا
''اب تو کہتے ہو گے تُم، میری جگہ ہوتے نبی ﷺ'' — بولے،''لاکھوں جانیں اُن ﷺ کے پائے اقدس پر فدا!''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو گئے تھے جن کے بھائی، باپ اور شوہر شہید — وہ صحابیہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کو ڈھونڈتی پھرتی رہیں
دیکھا آقا ﷺ کو بخیر و عافیت جب، تو کہا — اب کسی نقصان کی پروا مجھے ہرگز نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خوف کیا کھاتے کسی شے سے بھی خالِد بن ولید رضی اللہ عنہ — میرے آقا ﷺ کا جو اِک مُوئے مُبارک پاس تھا
معرکہ جو بھی ہُوا، اِس میں تھے خالد رضی اللہ عنہ کامیاب — یوں، کہ تھا مُوئے مُبارک اُن کی ٹوپی میں سِلا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قیس رضی اللہ عنہ تھے فرزندِ سعد ابنِ عبادہ رضی اللہ عنہ اور وہ — ایک دن سرکارِ ہر عالم ﷺ کی ہمراہی میں تھے
''اونٹ پر آ جاؤ یا گھر جاؤ'' آقا ﷺ نے کہا — وہ برابر تو نہ بیٹھے اور گھر واپس ہوئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس جگہ سرکار ﷺ بیٹھے، بیٹھتے تھے وہ وہیں — جو کِیا آقا ﷺ نے، کرتے تھے وہی ابنِ عمر رضی اللہ عنہ
جس کے نیچے سرورِ دیں ﷺ نے ادا کی اِک نماز — اُس شجر کی آپ رضی اللہ عنہ نے کی آبیاری عُمر بھر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یادسرورکائنات ﷺ

ذرا جو تم کبھی یادِ حضور ﷺ میں روتے — جو تھوڑی دیر کو آنکھوں میں اشک بھر لیتے
تو مِلتیں دونوں جہاں کی مسرّتیں تم کو — تو لطفِ خالقِ کونین کا اثر لیتے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب کوئی غم خِوار و مُونس ہو، نہ کوئی رازدار — شدّتِ یاس و الم میں کِس سے دِل کی بات ہو

مَیں کِہ انسانوں کی بستی میں بھی تنہا ہوں رشیدؔ
مَر ہی جاؤں، گر نہ یاد آقا ﷺ کی، میرے ساتھ ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جسم کی تطہیر تو لازم ہے ہر انسان کو
ہے مَزا اُس میں، کرے جب روح بھی اکثر وضو
سچ کہوں، پاکیزگی کی انتہا ہے یہ رشیدؔ
آنکھ کے رستے کرائے ذکرِ پیغمبر ﷺ وضو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نگاہیں ہو گئیں خِیرہ، عجب کُھلا منظر
نہ آئی پھر کوئی آواز میرے کانوں تک
تھا بڑھ کے مِہر سے اِک ایک نقش روضے کا
سحابِ یادِ پیمبر ﷺ کی بَرق وَش تھی چمک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یاد جب نشتر چبھوتی ہے تو اے ہمدم مِرے!
اشکِ خُوں سے جگمگا جاتا ہے دِل کا کینوس
دائرے بُنتا ہے ہجرِ طَیبۂ اقدس کا غم
جذب کی وادی میں چھا جاتا ہے دِل کا کینوس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گُلشنِ تسکین میں پَھل پُھول آئے، جب ہُوئی
رحمتُ للعالمیں ﷺ کی بارشِ لُطف و کرم
دم قدم سے حضرتِ محبوبِ خالق ﷺ کے، گئی
ظُلمتِ کُفر و ضلالت، کُلفتِ ظلم و ستم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وقتِ مَولود و شبِ اِسرَا و ہنگامِ وصال
رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ سرکار ﷺ فرماتے رہے
یادِ آقا ﷺ حرزِ جاں کرتے، یہ سب کا فرض تھا
ہم تو اُن ﷺ سے بُعد کی ہر راگنی گاتے رہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سَراپائے پیمبر ﷺ

کم، بہت کم ہیں روایاتِ سراپائے نبی ﷺ
آنکھ بھر کر دیکھنا سرکار ﷺ کو، ممکن نہ تھا
کِس کو یارا تھا، کرے سرکار ﷺ کا حلیہ بیاں
مُہر بر لب ہو گئے سارے حقیقت آشنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُمِّ معبد رضی اللہ عنہا، ابنِ عازِب رضی اللہ عنہ، ہند رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ
راویانِ حلیۂ سرکار ﷺ یہ چاروں ہُوئے

رہ گئے یہ بھی اُدھورے چند نکتے کھول کر — کس سے ممکن ہے، سراپا آپ ﷺ کا دُہرا سکے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے محبت سے زیادہ یہ عقیدت کا اثر — ماں کا حلیہ کر نہیں سکتا کوئی بیٹا بیاں
تھی صحابہ رضی اللہ عنہم کو عقیدت ماؤں سے بھی جب فزوں — پھر سراپا کِس سے ہوتا میرے آقا ﷺ کا بیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بن رواحہ رضی اللہ عنہ حضرتِ حسّان رضی اللہ عنہ اور ابنِ زُہیر رضی اللہ عنہ — حلیۂ آقا و مولا ﷺ کو نہ کر پائے بیاں
شعر کے پردے میں کہتے ہیں سراپائے نبی ﷺ — وہ جنھیں حاصل نہیں دیدارِ سرکارِ جہاں ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عمرُو ابنُ العاص رضی اللہ عنہ نے یُوں اپنے بیٹے سے کہا — مُجھ سے مَت پوچھے کوئی حلیہ مِرے سرکار ﷺ کا
مُجھ سے مُمکن ہی نہیں، اِس باب میں کُچھ کہہ سکُوں — میں نظر بھر کر اُنھیں ﷺ تو دیکھ ہی سکتا نہ تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ ﷺ کا سایہ کسی کو بھی نظر آتا نہ تھا — اِک خصوصیّت مِرے سرکار ﷺ کی یہ بھی رہی
جب سراپا آپ ﷺ کا ہونا تھا آپ اپنی نظیر — اکملیّت یُوں ہُوئی، سائے کی صُورت بھی مِٹی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک یہ بات مِرے دل کو لگی ہے کتنی — اِک یہ احساس مِرے ذہن پہ چھایا کیسا
میرے خالق نے جنھیں نُور بنا کر بھیجا — نُور جب اُن ﷺ کا سراپا ہے، تو سایہ کیسا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حفظِ ناموسِ نبی ﷺ

داعیہ ہے دین پر جاں وار دینے کا مجھے — احترامِ سرورِ کونین ﷺ میرا دِین ہے
آبرو و عزّت و تکریمِ سرکارِ جہاں ﷺ — جانِ ایمان و یقیں ہے، عین میرا دِین ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِٹ نہیں سکتے کبھی تُم، مَر نہیں سکتے کبھی — تُم پہ غالِب آ نہیں سکتی جہاں کی کوئی شے

دل میں روشن ہے اگر آقا ﷺ کی اُلفت کا چراغ　　حِفظِ ناموسِ نبی ﷺ کا داعیہ گر دل میں ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کو ہو اِدراک اُن ﷺ کے مرتبے کا، حق یہ ہے　　وہ مُقدّر کا سکندر ہے، وہ قِسمت کا دَھنی
ہو گیا وہ بارگاہِ ایزدی میں سرفراز　　سرورِ کونین ﷺ کی حُرمت پہ جس نے جان دی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ محبت کا تقاضا ہے کہ جو محبوب کو　　نظرِ بد سے دیکھ لے، تم اُس کے دیدے پھوڑ دو
با حمیّت اہلِ دیں سے بھی یہی کہتا ہُوں میں　　وہ فنا فی النّار کر دیں شاتمِ سرکار ﷺ کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بہشت پاؤں پڑے اور فلک سلام کرے　　بسا ہُوا جو نگاہوں میں ہو نبی ﷺ کا جمال
جو ہو محبتِ سرکار ﷺ ضَوفگن دل میں　　جو ہو تحفُّظِ ناموسِ مُصطفی ﷺ کا خیال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فِدا ہو عزّت و ناموسِ سرکارِ دو عالم ﷺ پر　　وہ ہو اولاد میری، یا مرے ماں باپ کی ہستی
نبی ﷺ کی ذاتِ اقدس سے ہماری ہستیاں قائم　　بِنا ٹھہری ہماری ہستیوں کی، آپ ﷺ کی ہستی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حَبَّذا، حُرمتِ سرکار ﷺ پہ قُرباں ہونا　　وار دُوں کیوں نہ ابھی جان کو، سُبحانَ اللہ
زندگی مُجھ کو ملی ہے تو اُنھی ﷺ کے صدقے　　یہ جو اُن ﷺ پر ہی تصدُّق ہو تو سُبحانَ اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بارگاہِ مُصطفی ﷺ میں جو بھی گُستاخی کرے　　وہ ہے کافر، قتل اُس بدبخت کا واجب ہُوا
ابنِ مُنذرؒ، فاسیؒ، و حنبلؒ ہوں یا قاضی عیاضؒ　　ذِکر سب کرتے ہیں اِس بارے میں اِک اِجماع کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شانِ آقا ﷺ میں ہُوا تنقیص کا جو مرتکب　　دینِ قیّم میں نہیں ہے اُس کی توبہ بھی قبول
اِس کی تفصیلات ہیں "اَلصّارِم اَلمسلُوْل" میں　　ابنِ تیمیّہ نے یُوں کی ہے بیاں شانِ رسول ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مولانا دربھنگوی نے یہ لکھا ہے صاف صاف — انبیاء علیہم السلام کی جس نے کی توہین، وہ کافِر ہُوا
جو اُسے کافِر سمجھنے میں کرے گا پیش و پس — وہ بھی کافر ہے، یہی ہے فیصلہ اِسلام کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کو ہو اِدراکِ وجہِ خِلقتِ ہر این و آں — لائقِ تکریم ہے وہ ماہ و اختر کے لیے
جان لے وہ دین کا مقصد، سمجھ لے مُدّعا — مَر مٹے وہ حِفظِ نامُوسِ پیمبر ﷺ کے لیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عیدِ میلادِ سرکار ﷺ

ساعتِ مسعُود و محمود و مبارک آ گئی — ہو گئی تشریف ارزانی مِرے سرکار ﷺ کی
آپ ﷺ کے میلاد کے جاں بخش لمحے نے رشیدؔ — بخششِ انسان کی جو راہ تھی، ہموار کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لوگ تو واقف نہ اپنے آپ سے بھی تھے ذرا — خالق و مالک کو کیا پہچانتے، کیا مانتے
معرفت اپنی بھی اور اللہ کی بھی مل گئی — اِس جہاں میں جب وہ سرکارِ دو عالم ﷺ آ گئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ نہ آتے تو زمین و آسماں معدُوم تھے — ہوتا اوطان و ممالک کا، نہ قوموں کا سوال
کون ہوتا شاغلِ تحمیدِ اللّٰہُ الصَّمَدُ — یہ ہے فیضِ آمدِ محبوبِ ربِّ ذُوالجلال ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آمدِ سرکار ﷺ تھی دُنیا میں رحمت کی گھٹا — جب وُہ برسی، خشک اور بنجر زمیں جَل تھل ہُوئی
ختم تھے جھگڑے ضلالت کے، ستم کے گرد باد — دُھول بیٹھی بے حیائی کی، مِٹی بے ہُودگی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مطلعِ مکّہ سے خُورشید نبُوّت کا طلُوع — نُور سامانِ زمین و آسماں تھا، اور رہا
ذکر، میلادِ حبیبِ خالق و مخلوق ﷺ کا — بے نیازِ خامہ و لفظ و بیاں تھا، اور رہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اہتمام محفلِ میلادِ پاکِ مُصطفیٰ ﷺ　　ہو بفضلِ کبریا جب بھی کسی انسان سے
رحمتیں گھیرے میں لے لیتی ہیں اُس خُوش بخت کو　　خالق اُس کو دیکھتا ہے نگہِ اِستحسان سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عیدِ مِیلادُ النّبی ﷺ آئی ہے کیا　　دَور دَورہ ہے خُوشی کا آج کل
جلوتوں میں ذکر ہے سرکار ﷺ کا　　خلوتوں کے تُو بھی گنبد سے نکل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معراج النبی ﷺ

آپ ﷺ کو شاہد کہا قرآن میں اللہ نے　　آپ ﷺ ہیں ہر فرد کے اِک اِک عمل کو جانتے
کاملیّت اِس شہادت کو ملی پھر اِس طرح　　ظاہری آنکھوں سے بھی خالق کو دیکھا آپ ﷺ نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لَنْ تَرَانِیْ دُوریوں کی، فاصلوں کی ترجمان　　اُدْنُ مِنِّیْ میں ہے چاہت قُربتوں کی آشکار
بند اِمکانِ زیارت کا وہاں پر باب تھا　　اپنے محبوبِ مکرّم ﷺ کا یہاں ہے انتظار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گھر میں داخل بے اجازت ہو نہ سکتا تھا کوئی　　حکم تھا، کوئی اُنھیں باہر سے آوازیں نہ دے
جبرئیل علیہ السلام آقا ﷺ کو سوتے میں جگاتے کِس طرح؟　　اِس لیے اِسرا کی شب سرکار ﷺ اپنے گھر نہ تھے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیروں پر آقا ﷺ کے، پَر مَل کر جگایا نیند سے　　کس نے؟ سَرخیلِ ملائک جبرئیلِ پاک علیہ السلام نے
پھر بھی کہتے ہیں کہ وہ خالق نہ تھا، جبرئیل علیہ السلام تھا　　لامکاں میں جس کو دیکھا تھا شہِ لالوک ﷺ نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خالق نے بخشی دوستی　　اور مُوسیٰ علیہ السلام کو کلیمُ اللہ کا بخشا خطاب
ہے روایت حضرت عَبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی　　یہ کہا آقا ﷺ نے ، دیکھا میں نے رب کو بے حجاب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَبدُہٗ کو سیر کروائی خُدا نے ایک رات — اِس کا مطلب ہی یہ ہے، معراج جسمانی ہُوئی
اہتمامِ وصلِ سرور ﷺ خُود کیا اللہ نے — آنے جانے کے سفر میں ایسے آسانی ہُوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب نے بُلوایا حریمِ لامکاں میں آپ ﷺ کو — لائے تھے پیغام جبریلِ امیں علیہ السلام سرکار ﷺ تک
اہلِ ایماں نے کہا، سچّا ہے دعویٰ آپ ﷺ کا — بات جب کُفّار تک پہنچی، گئی اِنکار تک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بات اِستعجاب کی یہ ہے کہ معراجِ رسُول ﷺ — آج بھی کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جسمانی نہ تھی
یہ اگر اِک خواب تھا یا رُوح کا تھا اِک سفر — تو ضرورت ہی نہ تھی کُفّار کو اِنکار کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کارخانہ دار تھا وہ، آ گیا جب اُس کا دوست — اُس خُوشی میں بند اُس نے کارخانہ کر دیا
جس جگہ پر تھا کوئی پُرزہ، وہیں پر رُک گیا — دوست جب واپس ہُوا، ہر پُرزہ پھر سے چل پڑا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جان ہیں سرکار ﷺ عالَم کی، گئے جب عرش کو — جان نکلی تو کہاں حرکت کسی شے میں رہی
عرصۂ وصلِ خُدا کے بعد جب واپس ہُوئے — جس طرح جو چیز چھوڑی تھی، وہ ویسی ہی ملی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کب تلک آقا ﷺ رہے سرشارِ وصلِ کبریا — راز کی باتیں تھیں کیا مابینِ محبوب ﷺ و خدا
کیا ضروری ہے کہ یہ اَسرار ہم پر بھی کُھلیں — آؤ، یہ دیکھیں کہ اِس شب ہم نے کیا کُچھ پا لِیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ختمِ نُبوّت

زندگی آقا ﷺ کی جب کامل نمونہ ہو گئی — اِنتہا تک جب نظامِ خُلق بھی پہنچا گئے
جب وہی سارے عوالَم کے لیے رحمت بھی ہیں — پھر نیا ہادی مِرا رب بھیجتا کِس واسطے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَن گِنت ہیں میرے سرور ﷺ کے خصائص، اُن پہ پھر — منفرِد ہے ہر خصوصیّت مِرے سرکار ﷺ کی
ہونا ختمِ المرسلیں، اللہ کی مُجھ کو قسم! — مومنوں پر خاص ہے رحمت مِرے سرکار ﷺ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دارمی میں حضرتِ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حدیث — مُرسلوں کا رہنما ہوں، اور نہیں کرتا ہوں فخر
حشر تک کوئی نہ میرے بعد آئے گا نبی — ایسا ختمِ الانبیا ہوں، اور نہیں کرتا ہوں فخر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دی ہے آقا ﷺ نے نبُوّت کی عمارت کی مثال — جو بہت آراستہ پیراستہ کر دی گئی
رہ گئی تھی اُس میں بس اِک اینٹ کی باقی جگہ — سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا، وہ مُجھ سے پُر ہُوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ختم ہے اُن پر نبُوّت، بعد میں سرکار ﷺ کے — مُدّعی جتنے ہیں، سب دجّال اور کذّاب ہیں
یہ لکھا ہے ترمذی میں اور ابُوداؤد میں — قول جن کے مستند ہیں، اور بھی اصحاب ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مومنو! آیا ہوں سارے انبیاء علیہم السلام کے بعد مَیں — یاد رکھو! تُم ہو ساری اُمّتوں میں آخری
اِبنِ ماجہ میں ہے یہ اِرشادِ پاکِ مُصطفیٰ ﷺ — تُف ہے اُس پر، جو نبُوّت کا ہو اب بھی مُدّعی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مائدہ میں دین کی تکمیل کا اعلان ہے — مطمئن دِل جس سے ہو جاتا ہے حق آگاہ کا
بعد ازاں دعویٰ نبُوّت کا سراسر کِذب ہے — اسودِ عنسی کا، مرزا کا، بہاءُ اللہ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرمِ سرکارِ ابد قرار ﷺ

دو عالم آپ ﷺ کی چشمِ کرم کے طالِب ہیں — نگاہ آپ ﷺ کی رب کے کرم کا دروازہ
بس اِک نظر کی طلب ہے گُناہگار کو بھی — حضُور ﷺ! کھولیے اب کے کرم کا دروازہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نااُمیدی کا کام کیا دِل میں — میرے احوال سے ہیں وُہ محرم
مَیں سُناتا رہا تو سُن لیں گے — میرے سرکار ﷺ اِلتجائے کرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حوصلہ دیتا ہے قولِ اَلطَّالِحُ لِیْ کا ہمیں — آپ ﷺ کی رحمت ہے پردہ پوشِ عاصی بے گماں
ماسوائے آپ ﷺ کے، ہے ہم گنہگاروں کا کون — آپ ﷺ کا در چھوڑ کر جائیں تو ہم جائیں کہاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیوں نہ پُوری سب مُرادیں اب مِری ہو جائیں گی — اب نہ کیوں زیرِ قدم پاؤں گا ہر اوجِ کمال
اب کرم مُجھ پر نہ کیوں فرمائے گا میرا خدا — سامنے سرکار ﷺ کے، وا ہے مِرا دستِ سوال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حالات کے ستم کا، زمانے کے جَور کا — بارِ گراں جو سر پہ ہے، کم کیجیے حضُور ﷺ
دل کی طلب یہی ہے، گزارش بھی ہے یہی — احقر پہ اِک نگاہِ کرم کیجیے حضُور ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھ لیں آقا ﷺ نگاہِ لُطف سے، پہلے مُجھے — مُنضبط ہو حشر کے دن نظم کاش اَعصاب کا
ڈال دیں پھر میری جانب اِک شَفاعت کی نظر — یُوں مٹا دیں خوف دِل کا، اِرتعاش اعصاب کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جیسے برف نے ڈھانپیں چوٹیاں پہاڑیوں کی — اور دِکھائی دیتا ہے دِل رُبا حسِیں منظر
کاش یُوں مِرے عَیبوں، اور مِری خطاؤں کو — سایہ اُن ﷺ کی رحمت کا ڈھانپ لے سرِ محشر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زَید ؓ کے بیٹے اُسامہ ؓ پر مرے آقا حضور ﷺ — کتنی رافت، کتنی شفقت روز فرماتے رہے
جو کرم اُن پر کیا کرتے تھے سرکارِ جہاں ﷺ — اِبنِ اُمِّ ایمن ؓ اِس پر خُوب اِتراتے رہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بارگاہِ رب میں ہے وہ لائقِ صد اِلتفات — مُلتفِت جس پر ہُوئے آقا ﷺ، ہُوئی نظرِ کرم

حشر میں مسدُود جس پر ہو گئی راہِ نجات اُس کو کافی ہے نبی ﷺ کی ایک ہی نظرِ کرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قادرِ مُطلق کا تھا کُچھ اور ہی پہلے سلُوک اور عصیاں کار بندے سے تھا وہ بالکل بجا
جب کِیا سرکار ﷺ کا مَیں نے توسُّل اختیار ہر دُعا کے ماتھے پہ جُھومر اِجابت کا سجا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ظُلمت کی دستبُرد میں ہے یہ معاشرہ لگتا ہے، جیسے ہم ہُوئے بیگانۂ مآل
مصروفِ کاروبار ہیں یاں تاجرانِ شب سرکار ﷺ صُبحِ نو کے اُجالے کا ہے سوال!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اختیاراتِ حبیبِ غفار ﷺ

جہاں کی ایک اِک شے پر ہے سارا اختیار اُن ﷺ کا کہ ہیں جاگیر یہ سارے زمین و آسماں اُن ﷺ کی
یہ حق ہے اور یہی شایانِ سرکارِ دو عالم ﷺ ہے کہ ہے مدّاح خُود ذاتِ خداوندِ جہاں اُن ﷺ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قاسم ہیں آپ ﷺ مُعطی خُدائے کریم ہے جِس کو خدا سے جو بھی مِلا، آپ ﷺ نے دیا
عرفانِ حق کا، سچ ہے، سبب آپ ﷺ ہی بنے اللہ کا بھی ہم کو پتا آپ ﷺ نے دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے آقا ﷺ کبھی عرضِ تمنّا تو کریں کیسے ممکن ہے، نہ ہو آپ کی پُوری اُمید
وہی مختارِ دو عالم ﷺ ہیں، بھکاری ہم ہیں ہم کو آقا ﷺ سے یہاں بھی ہے، وہاں بھی اُمید

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ذکرِ عُقبیٰ ہے مطلُوب دوستو، تو سنو مِرے حضُور ﷺ ہیں کافی، مرا خُدا ہے بہت
نہیں ہے خوف قیامت کا، روزِ محشر کا مُجھے تو صِرف شفاعت کا آسرا ہے بہت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سفارش میرے فرمائے گا میرا خالق و مالک
کرم فرمائیں گے مُجھ پر شفیعُ المذنبیں ﷺ میرے
بالآخر بند ہو جائے گا غُرفہ رنج و فُرقت کا
کُھلے گا مُجھ سے عاصی پر بھی دروازہ شَفاعت کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُلتفِت ہر حال میں سرکار ﷺ ہونے چاہئیں
کیا بگاڑے گا مِرا یہ آفتابِ روزِ حشر
مُجھ سے پُوچھو تو یہی سَو بات کی ہے ایک بات
سایہ افگن ہو مِرے سر پر جو نخلِ اِلتفات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چُھپے گا جسْم نہ تشکیک کی رِدا سے کبھی
اگر یقین ہو آقا ﷺ کی رحمتوں کا تمھیں
پَھٹا ذرا سا کہیں سے اگر لباسِ یقیں
تو روزِ حشْر کی گرمی کا پھر گُماں بھی نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ کی رِضا پہ ہے مَوقُوف فیصلہ
چشمِ کرم سے اُن ﷺ کی جو ہو گا مِرے لیے
کیا فرْق اِس میں دوستو! وہ آج ہو یا کل
ہو گا بروزِ حشرْ وُہی نافِذُ العمل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے عصیاں کیا دکھائیں گے مُجھے یومُ النّشُور
ڈر نہیں ہے عدل کا اب، خوف میزاں کا نہیں
لرزہ بر اندام رہتا تھا بایں خوف و خطر
لُطفِ سرکارِ دو عالم ﷺ جب سے ہے پیشِ نظر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُصطفیٰ ﷺ کی رحمتیں اُتریں حریمِ شوق میں
حشر کے دن سب سے پہلے ہے شفاعت آپ ﷺ کی
مُصطفیٰ ﷺ ہر بات سُنتے ہیں سرِ بزمِ طلب
آپ ﷺ ہی دُنیا میں میرے ہیں سرِ بزمِ طلب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس سخی کے در سے مِلتی ہے ہر اِک نعمت مُجھے
قاسِمِ نعمت وہی ہیں، آہ، وہ انساں مگر
اُس سخی کے در پہ ہُوں مَیں آج تک بیٹھا ہُوا
جِس کے دل میں اِس حوالے سے ہو شک بیٹھا ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تیر اُحُد کی جنگ میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے لگا
آنکھ نکلی یُوں کہ ہاتھوں میں اُنھوں نے تھام لی

پھر وہ ڈھیلا آنکھ میں آقا ﷺ نے واپس رکھ دِیا　　آنکھ اچھی ہو گئی اور روشنی بھی تیز تھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بارگاہِ مُصطفیٰ ﷺ میں عرض کی اَنصار نے　　روز مکّہ والے کر سکتے ہیں عُمرہ، ہم نہیں
جو قُبا میں نفل پڑھتا ہے، کہا سرکار ﷺ نے　　اُس کا عُمرہ مکّہ کے عُمرے سے کُچھ بھی کم نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چل رہا ہے ایک نظمِ خاصِ رحمت کے سبب　　دُور تک پھیلے ہوئے سارے عوالم کا نظام
اختیار و قبضۂ قدرت میں ہے اللہ کے　　رحمتِ عالم ﷺ کے لیکن نام سے چلتا ہے کام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چاند ہم کو چاندنی دیتا ہے، سُورج روشنی　　چل رہی ہے اک مُرتّب شکل میں ہر کائنات
دوسروں سے کوئی سیّارہ بھی ٹکراتا نہیں　　اس کا باعِث ہے تو واحد رحمتِ عالم ﷺ کی ذات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ملا، جِس کو ملا، اُس کا سبب سرکار ﷺ ہیں　　پائی ہے ایک ایک شے نے زندگی اُن ﷺ کے طفیل
جو جہاں پہنچا، ہیں باعث اُس کے آقا ﷺ ہی مِرے　　معرفت خالق کی بھی حاصِل ہُوئی اُن ﷺ کے طفیل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تُم مُجھے کُچھ ہی کہو، جو نام دینا ہو، سو دو　　میرے دِل پر تو اثر جِس کا ہے اور جو ہے، سو ہے
کیوں نہ مانگوں مَیں اُنہی سے، جو بھی کُچھ درکار ہو　　مُجھ کو اُن کے در سے ہر اِک چیز مل جاتی جو ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کو جو چاہیں، عطا فرمائیں میرے مُصطفیٰ ﷺ　　اُن ﷺ کو خالق نے عطا فرمائے ایسے اختیار
جب یہ صُورت ہے تو آقا ﷺ نعت گو محمودؔ پر　　کیوں نہ پھر فرمائیں گے الطاف بے حدّ و شمار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اختیاراتِ رسُول اللہ ﷺ کی کیا بات ہے　　جو بھی مانگا مَیں نے، وہ مُجھ کو عطا فرما دِیا
سب سے بڑھ کر ہے کرم سرکارِ والا ﷺ کا یہی　　مُجھ کو ذوقِ حاضریٔ طیبہ و بطحا دِیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینۃ النبی ﷺ کا ذکر

مرجعِ خاص و عام ہونا تھی — بارگاہِ رسولِ عالمیاں ﷺ
سب اُسی در سے فیض پاتے ہیں — حُور و افرشتہ ہوں کہ اِنس و جاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمیں طیبہ سے اُلفت ہے کہیں اولاد سے بڑھ کر — یہاں کا ذرّہ ذرّہ ہے درخشاں تر مَہ و خُور سے
یہ یثرب تھا، بنا جن کے قدومِ پاک سے طیبہ — مقام اُن ﷺ کا نہ پھر ہو ماورا کیونکر تصوُّر سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گُلستاں ہیں نثار اُن ﷺ پر، تصدُّق اُن پہ اَنجم ہیں — گُل و ریحان وسُنبُل سے ہیں بڑھ کر خار طیبہ کے
ہزاروں جنّتیں قلب و نظر کی، اُن سے پیدا ہیں — ہماری آنکھ سے دیکھے کوئی اشجار طیبہ کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سکُونِ دل، مسرّت اور طمانینت اگر چاہو — اگر چاہو، نہ پاس آئیں تُمھارے، رنج دُنیا کے
تو دِل کے کینوس پر جذب کے دستِ نگاریں سے — بناؤ گُنبدِ اَخضر کے ہر صُبح و مسا خاکے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل و نظر کے اُفُق پر مثالِ مہرِ مُنیر — ضیا فروز ہُوئی ہے محبّتِ طیبہ
زباں پہ ہوں گے درود و سلام کے نغمے — بہشت مُجھ کو ملے گی بصُورتِ طیبہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہر جس کی میرا خالق آپ کھاتا ہے قسم — اوّل اوّل تھا وہ مکّہ، پھر مدینہ ہو گیا
کھائی سو گنبد بَلَدۡ اِس واسطے اللہ نے — یہ شرف آقا ﷺ کے قدموں کے سبب اُس کو ملا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ روشن سبزُ گُنبد ہو کہ اُس کا عکسِ رخشندہ — رہے گا یہ نظارہ رُوح پرور رہتی دُنیا تک
اِسی کے فیض سے، اس کے توسُّط سے، وسیلے سے — ضیا افگن رہیں گے ماہ و اختر رہتی دُنیا تک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بہاریں رُوح پرور بن کے نظروں میں سمائی ہیں — بچھی ہے ایک ہریالی کی چادر دِل کے آنگن میں
خوشا قسمت کہ اِک شب پا لیا اپنی مُرادوں کو — زیارت سبزؔ گُنبد کی ہُوئی رُویائے روشن میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے مسافِر! سُرخ بتّی گُمرہی کا نام ہے — سبز بتی سے ملی ہے راہ داری کی خبر
زندگی میں کامیابی سے بڑھا جاتا ہُوں مَیں — نُور کا اِک سبزؔ ہالہ ہے مِرے پیشِ نظر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رنگ ہے جو سُرخ، وہ ہے قتل و غارت کی دلیل — زرد ہے تو وہ ہے پت جَھڑ کا، خزاؤں کا نشاں
اور نیلا ہو تو حِدّت خُون کی ہوتی نہیں — سبزؔ رنگ ایسا ہے جس سے ہیں بہاریں گُل فشاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سراسر رنگ و نکہت ہے، گلاب آسا، سُرور آگیں — لیے ہے اپنے اندر ایک نورِ آگہی مٹّی
بنائے آنکھ کا سُرمہ، اگر چشمِ فلک دیکھے — وہ نعلینِ نبی ﷺ کے ساتھ مَس کرتی ہوئی مٹّی!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُحُد سے ہے مِرے آقا حضور ﷺ کو اُلفت — مَیں اُس کے ذرّوں پہ جاں کیوں نہ پھر نثار کروں
مَیں سر بلند ہُوں آقا ﷺ! مُجھے عُروج ملے — اُحُد پہاڑ کا مَیں بھی جو سنگ ریزہ بنُوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب تک بہ پیشِ خالق و مالک دُعائیں کیں — لگتا تھا، گویا نالہ مِرا رائیگاں گیا
جب شہرِ التفات کا در مل گیا مُجھے — میری نوا کا سلسلہ تا آسماں گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دوستوں سے جب بھی کوئی بات مَیں کرنے لگوں — جب بھی طاری مجھ پہ ہو کیفیتِ فکرِ سخن
یادِ طیبہ ہی سے پاتا ہُوں مَیں لُطفِ آگہی — ذکرِ طیبہ ہی کی اپنے دل میں رکھتا ہُوں لگن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے شہر کو دارُالفنائے دُنیا میں — عزیز رکھتا ہوں، دارُالبقا سمجھتا ہُوں

در حضور ﷺ پہ حاضر نہ ہو ہوں سکوں جس سال   مَیں خود کو مُفلس و بیمار سا سمجھتا ہُوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینہ کریمہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) سے دُوری

ذہن پر سُرخی تو زردی چھا گئی جذبات پر   آنکھ میں اب ناچتے ہیں لاجوردی دائرے
اب خُدا! مُجھ کو عطا کر سبز گُنبد کی بہار   کِشت جذبوں کی ہوائے طیبہ سے پھُولے پھَلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اشکِ ہجرِ طیبہ سے تر ہُوا مِرا دامن   صدمے اُس سے دُوری کے سہ رہا ہُوں، جتنے ہیں
سر بہ سر ہے سنّاٹا، سُو بہ سُو ہے ویرانی   ہَونکتی بلائیں ہیں، بھُوت پریت فِتنے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ اذنِ دید میں جو تاخیر ہو رہی   یہ ٹمٹما رہا ہے دِیا جو اُمید کا
ایسا نہ ہو کہ ڈال لے مُنہ پر نقاب چاند   ایسا نہ ہو، پیام ہی آئے نہ عِید کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

احساس یُوں ہے جیسے اِک بیکار چیز ہو   جذبے ہیں سرد، ذہن پہ چھایا غُبار ہے
آنکھوں کا نُور مُجھ سے تکلّف برَت گیا   طیبہ پہنچنے کو جو یہ دِل بے قرار ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک ہے مِرا یارو جب یہ ظاہر و باطن   اِس لیے اُداسی ہے، دُور ہوں مدینے سے
چھا گئی ہے مایُوسی، حُزن ہے طبیعت میں   کیفیت جو اندر ہے، آئنہ ہے چہرے سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گھُلا ہوں شمع سا کل رات نعت کہنے میں   یہ ہے وفورِ تپ ہجرِ مُصطفیٰ ﷺ کا ثمر
یہ دُوریاں، یہ جُدائی ہے اِک نظر کی بات   بنامِ حق، مِرے سرکار ﷺ! مُجھ پہ ایک نظر!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اک دہکتا ہُوا خُورشید ہے مجبُوری کا   وائے قسمت، جو مِرے صحنِ مکاں میں اُترا

کیسے زندہ ہوں، میں کیوں زندہ ہوں یارو، جب سے — ناوکِ ہجرِ مدینہ رگِ جاں میں اُترا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو اشارہ تو پھر چلوں طَیبہ — میں تو بس آپ ﷺ ہی کے بس میں ہُوں
مُجھ پہ ہو جائے پھر کرم آقا ﷺ — نااُمیدی کی دسترس میں ہُوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چُھپ گیا اندھیروں میں پھر ستارۂ قسمت — دُوری مدینہ کا دِل میں درد پھر چمکا
ہو گئی ہیں پھر غائب گرم جوشیاں دِل کی — رہ گیا ہے اِک پیکر سرد مہریٔ غم کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۹۰ء اور ۹۴ء میں مَیں بہ امرِ مجبوری
جا نہیں سکا طَیبہ وائے ظلمِ مجبُوری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُوریٔ مدینہ میں سال بھر تڑپتا ہُوں — پھر کہیں مُقدّر سے چند روز ملتے ہیں
خارِ زارِ مجبُوری دِل کو چھید دیتا ہے — غنچے تب بشاشت کے، خُرّمی کے کِھلتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ رحمت (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کی تمنّا

سبز بَتّی جلے گی آنکھوں میں — گنبدِ پاک ہو گا نُور افزا
پھر مِرے دل کی شاہراہوں سے — خواہشوں کا جُلوس گزرے گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہی دُعا ہے مِری، اور یہی تمنّا ہے — دِیا اُمید کا دِل میں نہ مَیں بُجھا دیکھوں
طلوعِ دیدِ مدینہ کی آس باقی ہو — درِ حضور ﷺ پر جب تک نہ مَیں پہنچ جاؤں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینہ جانے کی صُورت نہ ہو اگر کوئی
وہاں پہنچنے کی خواہش تو بے پناہ رہے
میسّر آئے نہ جب تک زیارتِ طیبہ
خیال میں تو پیمبر ﷺ کی بارگاہ رہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ دن گئے کہ مِرا دِل خزاں رسیدہ تھا
مَیں تشنہ لب تھا، مِری آنکھ میں تھے زرد سے رنگ
ملی ہے اب مُجھے طیبہ سے راحتوں کی نوِید
بکھر گئے ہیں تمنّا پہ اب گُلاب کے رنگ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے آقا ﷺ کے الطاف و اِکرام سے
مُجھ کو حصّہ بقدرِ کفایت ملے
دُور ہوں سب گراں باریاں سانس کی
پھر حضُوری کی بھی مُجھ کو ساعت ملے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چمکے مِرا نصیب بھی، مَیں بھی ہُوں کامگار
نسبت ہو اُستوار خُدا کے رسُول ﷺ سے
دُنیا و آخرت میں الٰہی، ہُوں سُرخرو
چہرہ مِرا اَٹے رہِ طیبہ کی دُھول سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِک ایک لمحہ گزرتا ہے میرا جنّت میں
اِک ایک لحظہ مُجھے آپ ﷺ کا تصوُّر ہے
مُجھے ہو اِذن، کہ آؤں دیارِ طیبہ میں
رفیق جذب مِرا، رہنما تصوُّر ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سچ کہا، ہر کام سے وابستہ ہے اُس کا سبب
بے سبب کر ہی نہیں سکتا ہے کوئی بھاگ دوڑ
آشکارا دل کی دھڑکن، نبض کی تیزی سے ہے
طیبہ جانے کی لگن میں ہے یہ ساری بھاگ دوڑ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھیں، خُدا دِکھاتا ہے وہ روز کب ہمیں
جس دن کہ موت سے بھی روا ہم کو جنگ ہے
بس اِک لگن لگی ہے کہ طیبہ رسائی ہو
دل کو نہ اور آس، نہ کوئی اُمنگ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل میں یادِ شہِ والا ﷺ ہو فزُوں ، اور فزُوں
سبز گنبد کو نگاہوں میں سمائے رکھنا

شہرِ طیبہ کی زیارت نہیں ہوتی جب تک   آرزوؤں کا حسیں شہر بسائے رکھنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عرشِ اعظم سے بڑھ کے حاصِل ہے   مرقدِ سرورِ جہاں ﷺ کو شرف
دِل کی گہرائیوں سے ہے یہ دُعا   ہو نگہ مَرتے وقت اُسی کی طرف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نام کو سبزہ نہیں، ہیں بے ثمر اَشجار بھی   شاید آئی ہی نہیں اِس بار طَیبہ سے ہَوا
صحنِ باغ و راغ میں شادابیاں تو اُس سے ہیں   رمزؔ کی یہ بات کہتا ہے دلِ حق آشنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جنّت کی آرزو، نہ مجُھے حُور سے غرض   آقا ﷺ یہ بات حُسنِ طلب کی ہے، پیار کی
ہر سال ہو غلام کی طَیبہ میں حاضری   مٹّی بھی ہو نصیب مجُھے اُس دیار کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو موت آئے مدینے کی راہ میں ہم کو   تو زندگی بہ صعوبت کمال سستی ہے
حضور ﷺ آپ کے قدموں سے ہے حیات ، حیات   حضور ﷺ آپ کے دم سے ہماری ہستی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل مرا حُسنِ تخیُّل کا مُقلِدّ ہے، مگر   اِس سے بڑھ کر بھی تو کوئی شے ہے اِس پر عکس ریز
لمبیاں لیتا ہے طَیبہ کو وہ کیسے شوق میں   راہبر آہستہ رَو ہے اور رہرو تیز تیز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نشیب یہ ہے ، کوئی دُور ہو مدینے سے   فراز یہ ہے کہ اُس در پہ ہو جبینِ نیاز
خراب و خستہ جسے آج کہ رہے ہو رشیدؔ   یہ کل ہی دیکھنا، ہو گی حیات سرافراز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرسراہٹ سنسناہٹ کی ادا   دوستو! مجُھ کو نوِیدِ عید ہے
لائی ہے جو یہ مدینے سے ہَوا   بازگشتِ آرزُوئے دید ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رکاوٹو! مِرے رستے سے دُور ہٹ جاؤ — مَیں شہرِ سرورِ کونین ﷺ کا مسافِر ہُوں
دُعا ہے، سر ہو نِگوں اور چشم پُرنم ہو — بہ طِیب دل مَیں درِ مُصطفٰی ﷺ پہ حاضِر ہُوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرے نصیب میں کب ہو گی صُبحِ طَیبہ کی — کٹے گی کون سے دِن انتظار کی ساعت
نظر میں ہو گا مِری کب وہ گُنبدِ خَضرا — نگاہیں دیکھیں گی کِس دن بہار کی ساعت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چاہتا ہُوں، طَیبہ جاؤں آؤں، اور پھر جاؤں مَیں — میرا مستقبل اگر گزرے تو بس اِس حال میں
اِس تگ و دو میں میسّر ہو نہ فُرصت کی گھڑی — مَیں رہُوں مانندِ قیدی خِواہشوں کے جال میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُجلۂ دِل میں دستک دی ہے ٹھنڈک نے — رُوح کے روشن دان سے آئی سرد ہَوا
یاد کِیا لو، شہرِ مَحبّت نے مُجھ کو — ہجر کے چہرے کا رنگ آخر زرد ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا کرے کہ مَیں پہنچُوں دیارِ آقا ﷺ میں — خُدا کرے کہ نہ یہ فاصلے کی دُوری ہو
دماغ عرش پہ ہو، سر ہو اُن ﷺ کے قدموں میں — نویدِ دید ملے، لمحۂ حضُوری ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے آگے ہے سب ہیچ شخصیت کا طِلسم — مدینہ جاؤں تو مَیں شخصیت کو کھو جاؤں
زمانے بھر کے نِعَم کو اُلٹ کے ٹھوکر سے — گدائے کُوئے رسولِ کریم ﷺ ہو جاؤں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنکھ تو شب بھر سُلگتی ہے، مگر لگتی نہیں — گوشۂ چشمِ تمنّا دیدۂ کوکب ہُوا
باز دیدِ شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا خیال — دِل کی خلوت میں نہاں تھا، اب سوالِ لب ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سفر کا شوق جو وافر ہے ہم کو — مدینے کے سوا جاتے کہاں ہیں

وہاں راتوں کو آنکھیں بند رہتیں — ہم ایسے نیند کے ماتے کہاں ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ نبی ﷺ تک جا پہنچوں گا آخر میں — پا جاؤں گا جنّت اپنے خوابوں کی
خوشیاں اِستقبال کریں گی بڑھ بڑھ کر — تعبیروں کی حُوریں ناز دکھائیں گی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کسی نے مُجھ کو نوِید دی ہے — کہ جا سکوں گا دیارِ طیبہ
دل و نظر میں ہے پھر سمایا — سرُور خوشیوں بھری فضا کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ اُلفت سے ہَوائے لُطف کی ہیں مُنتظِر — ساعتیں دِن کی ہوں یا لمحات میری رات کے
ایک عرصے سے کُھلے ہیں اِس کے استقبال کو — غُرفے نظروں کے، جھروکے میرے احساسات کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جان چُھوٹے گی مِری کب تک مِرے ماحول سے — کب وہ دِن آئے گا جب جاؤں گا طیبَہ کی طرف
میرے آقا ﷺ مُجھ سِیہ رُو کو بُلائیں گے ضرُور — حاضِری کا لطف پاؤں گا، حضُوری کا شرف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے دِل کے حال سے واقِف ہے خلاّقِ جہاں — اور کیفِیت نہیں مخفی کوئی سرکار ﷺ سے
کلبۂ جاں سال بھر پُر نُور رہتا ہے مرا — خواہشاتِ حاضرِیٔ شہرِ پُر انوار سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نیند میں جو چِھ مہینوں سے نظر آتے تھے خواب — آج کل وہ جاگتے میں بھی نظر آنے لگے
یا خُدا! تعبیر ہو مُجھ کو بھی خوابوں کی عطا — آشنا عُمرے پہ طیبَہ کی طرف جانے لگے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ نُور (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) میں حاضری

قدم قدم اُلفت کی رَہ پر — طیبہ تک جو چل کر پہنچیں

اہلِ نظر سب آئیں، دیکھیں ڈھول اَٹی روشن تصویریں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے خُوشا قسمت، گیا جو شخص طَیبہ کی طرف — وُہ مُقدّر کا دھنی تھا، تھا وہی منزلِ نصیب
وہ طمانینت شناسا پا گیا رازِ سکُوں — بس اُسی خوش بخت کو ہو گا قرارِ دل نصیب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرِ کُہسار آتی ہیں نظر جو دودھیا لہریں — اور اُن پر دُھوپ پڑنے سے جو کیفیّت اُبھرتی ہے
مُجھے معلُوم ہوتا ہے کہ روضے کی تجلّی سے — مِرے دل پر بھی ویسی نُور کی چادر اُترتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبّت کا تقاضا ہے کہ ہوں آنکھوں میں آنسُو بھی — ہو طاری دِل میں رِقّت بھی، یہی آئینِ خاطِر ہے
جو دیکھا اُن ﷺ کا روضہ، دِل پسیجا، آ گئے آنسُو — یہی اِک کیفیت تو باعثِ تسکینِ خاطِر ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَیں ہُوں آقا ﷺ سے تمنّائے لُطف و مرحمت — گرچہ اب تک زندگانی میری عصیاں کوش ہے
دیکھتا ہُوں سامنے اب گُنبدِ خضرا رشیدؔ — میری نظریں ہیں سوالی، اور زباں خاموش ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرزمیں طَیبہ کی ہے دولت سرا سرکار ﷺ کی — مَیں وہاں جاتا ہوں جب بھی، میرا یہ ہوتا ہے حال
قلب مُضطر، چشم پُرنم، رُوح خنداں، جاں گداز — دل سراسر اِک تمنّا، آنکھ یکسر اِک سوال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُلکِ سرکار ﷺ میں پہنچے تو ملا ہے آرام — تھا وطن میں تو بہت شور شرابا دِل کا
سبز گنبد کے اثر سے ہے بہاروں کا سماں — کیسا آباد ہُوا ہے یہ خرابہ دل کا!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظر اُٹھی جو گُلِ اِلتفات کی جانب — کِھنچا ہُوا مَیں مدینہ کی سمت چلتا گیا
رسائیوں میں وہاں کی، بڑا تلطُّف ہے — جو اور دِل سے اُٹھی آرزو، مسلتا گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معصیت کی راکھ آخر یہ نہ جاتی کِس طرح
جب مِرے اشکِ خجالت کا رواں جیحوں رہا
جا ہی پہنچا مَیں مدینے، کیفیت بدلی مِری
اب غمِ دُنیا و دیں سے ہو گیا مَیں ہُوں رہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُوریٔ طَیبہ کی حِدّت اب نہیں
جو تصوُّر ہے، وہ جلوہ بیز ہے
جس میں بہتا جا رہا ہُوں اِن دِنوں
رحمتوں کی جُوئے دل آویز ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَیں شہرِ نور سے تھا دُور، تو مِرے دل میں
الاؤ ہجرِ مدینہ کا اِک سُلگتا تھا
مگر نصیب ہوئیں حاضری کی جب خُوشیاں
فسانہ دُوریوں کا پھر سُنا نہ سکتا تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرے گا جسم کو بھی پاک حرصِ دُنیا سے
جو شہرِ نُور مِری رُوح کو اُجالے گا
یہ قلبؔ ہو گا جو معمُور اُن ﷺ کی شفقت سے
تو یہ دماغ مزا اُن ﷺ کے لُطف کا لے گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُستنیرِ مرحمت بختِ سِیَہ ایسا ہُوا
راستے ہی میں مِٹا حرماں نصیبی کا خیال
رُوح سرشارِ کرم ہائے فراواں ہو گئی
زندگی طَیبہ پہنچتے ہی بنی دستِ سوال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب تک نہ کی تھی میرے مُقدّر نے یاوری
جب تک مَیں شہرِ سرورِ عالم ﷺ گیا نہ تھا
جب تک نہ تھا مَیں لذّتِ سجدہ سے آشنا
میرا کسی خوشی سے کوئی واسطہ نہ تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو وہاں حاضِر تھے، اُن کے تن پہ تھے اُجلے لباس
مَیں چلا تھا معصیت کی دھجّیاں اوڑھے ہُوئے
مُجھ کو اُس دربار سے پھر بھی نہ دُھتکارا گیا
کیا کہُوں ، مُجھ پر کرم سرکار ﷺ کے کتنے ہُوئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری کوئی بات خُود مُجھ سے تو پوشیدہ نہیں
مَیں کہ اپنی خامیوں سے آپ خُوب آگاہ ہُوں

جالیوں کو چُومنا خواہش کسی کی ہو تو ہو
مُجھ کو تو ہاتھوں سے مَس کرنا بھی لگتا ہے جنُوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بارگاہِ سرور ﷺ میں دست بستہ حاضِر ہو
حاضری کا اُس جا پر یہ قرینہ، یہ ڈھب ہے
دیکھتا ہے صِرف اِتنا میرا خالق و مالک
جو ہے زائرِ طَیبہ، کِس قدر مؤدّب ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سر آنکھوں پہ رکھنا ہر اِک شے یہاں کی
مدینے کی ہر ایک شے محترم ہے
جو ہو با ادب تو سمجھ لو کہ تُم پر
خُدا کا اور اُس کے نبی ﷺ کا کرم ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دنگ ہیں احباب سب میرا مُقدّر دیکھ کر
اِس طرح پوری تمنّائے جبیں سائی ہُوئی
کُھل گیا میری دُعاؤں کے لیے بابِ قبُول
مادرِ سرکار ﷺ کے در پر پذیرائی ہُوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ سرکار (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) سے واپسی

کب خُدا پہنچائے گا، کیسے وہاں پہنچُوں گا مَیں
تھا بہت بے چَین طَیبہ دیکھنے کے واسطے
جا کے لَوٹ آیا تو پہلے سے فزُوں ہے اِضطراب
اب کہاں ہے چَین ممکن، اب تو دیکھ آیا اُسے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک یہ احساس نیندیں ہی چُرا کر لے گیا
دُور مُجھ سے کیوں ہُوا شہرِ شہِ ہر خُشک و تر ﷺ
میرے سینے میں کسک سی بن گیا ہے یہ خیال
طَیبہ جا کر، پھر چلا آیا ہُوں کیسے لوٹ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھیلتی بڑھتی ہُوئی میری تمنّاؤں کی بیل
قلب کی دیوار پر نشوونما پاتی ہے کیوں
خِواہشِ دیدارِ طَیبہ تو مِری پُوری ہُوئی
آنکھ کی حسرت کو مِٹنا تھا، بڑھی جاتی ہے کیوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مسجدِ و منبر، ریاضُ الجنّہ اور قدمینِ پاک — جالیاں وہ نُور کی، وہ سبز گنبد اور وہ گھر
رہ گیا ہے دل وہیں، خُود تو چلا آیا ہُوں مَیں — حال کیا سب کا یہی ہوتا ہے طَیبہ دیکھ کر؟

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لوٹ کر طَیبہ سے جب آیا تو یاروں نے کہا — ’’کچھ بتائیں، آپ کے احوال کی صُورت تھی کیا؟‘‘
ماجرا دِل کا بتاتا کس طرح، بے خُود تھا مَیں — آنکھ تھی پُرنم، زباں پر مُہر تھی، سر تھا جُھکا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کُھل کے برسا اب کے، ابرِ لُطفِ سرکارِ جہاں ﷺ — بارشِ رحمت نے سر سے پاؤں تک نہلا دِیا
آ کے طَیبہ سے بھی ہُوں سرشارِ فیضِ مرحمت — دِل میں روشن ہو گیا پُر کیف یادوں کا دِیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تُبّع ﷺ سے، ہاں مومنِ اوّل سے پوچھو راز یہ — اہلِ یثرب کا معاندِ تھا کہ وہ مہمان تھا؟
زائرینِ ’’۹۲‘‘ سے پُوچھنا پھر کیا ضرُور — اُن سے اہلِ طَیبہ نے کتنا سلوک اچھا کِیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آ گئیں رعنائیاں اِس میں بھری برسات کی — دیدِ طَیبہ سے ہُوئی ہے چشمِ پُرنم مستفِید
اب ہُوئی رِقّت کی دولت یاد کے باعث نصیب — یُوں ہُوئے لُطفِ شہِ کونین ﷺ سے ہم مستفِید

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رات کالی ہے، ڈراتی ہے ہیولوں سے مُجھے — زرد رُو مہر چمکتا ہے مِرے آنگن میں
جب سے اُس شہرِ مُقدّس سے ہُوا ہُوں واپس — اِک کسک سی ہے دلِ زار کی ہر دھڑکن میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گزر رہی ہے محبت میں اپنی ہر ساعت — بسا ہے یاد کی خوشبو میں اپنا ہر لمحہ
ہُوئی ہے واپسی طیبَہ سے اپنی جس دِن سے — دِکھا رہا ہے نیا ایک سپنا ہر لمحہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَیں جب سے آیا ہُوں اُس سرزمین سے واپَس — ملے ہیں مُجھ کو کئی بار کارواں غم کے

دیا ہے یادِ مدینہ نے قلب کو اِک داغ — چَراغ چشمِ وفا میں جلے ہیں شبنم کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر خُوشی غمی دیکھی، جو بھی شئے ہے دُنیا کی — بُھول بُھول جاتا ہوں، یادداشت ایسی ہے
فصل یادِ طیبہ کی پھلتی پُھولتی پائی — حافظے کی کھیتی پر اِک یہ کاشت ایسی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس سفر سے بھی ہُوئی ہے واپسی گھر کی طرف — اِک مسرّت، اِک خوشی ہر مرتبہ ہمراہ تھی
واپسی طیبہ سے لیکن جب ہُوئی ، یہ حال تھا — جسم لرزیدہ، قدم لغزیدہ، آنکھوں میں نمی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

واپس آتا ہوں مدینے سے تو رنج و خُرّمی — ساتھ دیتے ہیں، دوبارہ جب تلک جاتا نہیں
رنج دوری کا، خوشی یادوں کی، دونوں ہیں رفیق — انتظارِ حاضری میں اور کچھ بھاتا نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ سرکار ﷺ سے آتا ہوں مَیں جب بھی واپَس — ساتھ لاتا ہوں تیقُّن کہ مَیں پھر جاؤں گا
یہ یقیں میرا سہارا جو نہ ہوتا ہر بار — ہجرِ طَیبہ نے مُجھے مار ہی ڈالا ہوتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود و سلام

ہو نہیں سکتا اثر ابلیس کا — کیا بگاڑے گا مِرا چَرخِ کبُود
اوٹ سے حرفوں کی، کرتا ہوں سلام — یاد کی پوروں پہ پڑھتا ہوں درود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو وظیفہ کبریا کا بھی، ملائک کا بھی ہے — فرض ہم پر بھی جسے اللہ نے فرما دِیا
وہ پڑھا جائے ریا سے بھی تو ہوتا ہے قبول — ہے درودِ پاک سے بہتر عبادت اور کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آدمی گر چاہتا ہے اپنے مقصد کا حصُول — اُس پہ لازم ہے کہ وہ کوشش کرے، ہمّت کرے

قُربتِ سرکار ﷺ جنّت میں جسے درکار ہو
زندگی میں وہ درودِ پاک کی کثرت کرے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھیجے آقا ﷺ پر اگر اِک مرتبہ کوئی درود
رحمتیں دس اُس پہ نازِل کبریا فرمائے گا
دس گناہوں کی معافی بھی اُسے مل جائے گی
اور دس درجے بلندی پر ترّقی پائے گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خالقِ کونین کو شکوہ نہیں سرکار ﷺ سے
پھر گِلہ اُن ﷺ سے نہیں سے قُدسیانِ عرش کو
رازِ تلقینِ درودِ پاک یُوں اِفشا کرُوں
ہے درود اُس کے لیے جس سے کوئی شکوہ نہ ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ساکنانِ عالَمِ سفلی بھی پڑھتے ہیں درود
اِس وظیفے کا اثر ہے عالمِ علوی میں بھی
فرش سے تا عرش اِک اِک گوش سُنتا ہے اُسے
ہے محیطِ ہر دو عالم گُونج اِن الفاظ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مومنوں کے واسطے جاری ہُوا حُکمِ درود
پہلے اِک اعلان لیکن لازِمی سمجھا گیا
خالق اور اُس کے فرشتے بھی ہیں مصروفِ عمل
اُمّتی اِس راستے پر کب کوئی تنہا گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو درودِ پاک بھیجے گا نبی ﷺ پر صُبح و شام
اُس کے سارے کام اپنے ذمّے لے لے گا خُدا
میرے آقا ﷺ نے کہا، مل جائے گی اُس شخص کو
روزِ محشر سایۂ عرشِ الٰہی میں جگہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُود کِیا اللہ نے، اور حُکم ہم کو دے دِیا
مَیں بھی پڑھتا ہُوں دورد اُن ﷺ پر، پڑھو تم لوگ بھی
جو عمل پیرا ہُوا اللہ کے اِس حکم پر
اُس کو حاصل ہوں گی اسنادِ کمالِ بندگی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھیجتا ہے رب نبی کہ کر پیمبر ﷺ پر درود
اور نبی سرکار ﷺ تھے اُس وقت جب آدمؑ نہ تھے
معنیٰ اِس کا یہ ہُوا، روزِ ازل سے تا اَبَد
رب کے یہ تحفے نبی ﷺ کے واسطے جاری رہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب نے آدم علیہ السلام کو فرشتوں سے کرایا تھا سجود
اور پڑھوایا رسولِ پاک ﷺ پر اُن سے درود
سجدہ تو اِک بار تھا، عامل ملائک تھے فقط
ہے دورد اِک تو مسلسل، ساتھ شامل ہے ودود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب نے اَلْاَحْزَاب میں جو کچھ کہا، مطلب یہ ہے
تم سے بڑھ کر ہیں تمھاری جان کے مالک نبی ﷺ
ہیں حِکَم اور اِختتام اُن ﷺ پر نُبوُّت کا ہوا
مَیں بھی پڑھتا ہوں، درود اُن ﷺ پر پڑھیں سب اُمّتی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب وظیفہ یہ خُدا کا بھی، فرشتوں کا بھی ہے
اِس سے بڑھ کر اور ہو کیا عزّت و جاہِ صلوٰۃ
قُربِ آقا ﷺ اُس کو جنّت میں ملے گا بے گماں
مستقل انداز میں لی جس نے بھی راہِ صلوٰۃ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بخششِ اُمّت ہی مقصودِ درودِ پاک ہے
صاحبِ لطف و کرم ہیں صاحبِ جاہِ صلوٰۃ ﷺ
میرے آقا ﷺ پر تو خُود خالق ہے مصروفِ درود
جو ہے آگاہِ مقامِ رب، ہے آگاہِ صلوٰۃ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَیں بھی پڑھتا ہوں، کہا خالق نے، مومن بھی پڑھیں
ہم کہیں پھر بھی، دُرود اُن ﷺ پر خدایا بھیج تُو
کیا کریں گے، گر کہا اُس نے کہ کہتے ہو مُجھے
تم بھی تو مصرُوف ہو اِس میں، بڑھاؤ آبرُو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے صلوٰۃ اللہ اور اُس کے فرشتوں کا عمل
میرے آقا ﷺ کے سبھی اصحاب رضی اللہ عنہم کا یہ تھا شعار
یہ وظیفہ انبیاء علیہم السلام و اولیا رحمہم اللہ کا بھی ہُوا
ایسا پاکیزہ عمل پھر کیوں نہ ہو میرا شعار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غور جو کیجیے تو یہ وِردِ درودِ پاک ہے
سُنّتِ ربّ و ملائک، اولیاء کا اِتباع
اِس سے بڑھ کر کچھ پسندِ خاطرِ خالق نہیں
اور سب دُنیا کی باتیں وقت کا گویا ضیاع

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہُوئی ہے شوقِ فراواں میں بارہا اپنی
خیالِ سرورِ عالم ﷺ سے گفتگو پہروں

درود جب بھی پڑھا اپنے گھر میں ہم نے رشیدؔ ۔۔۔ دل و نظر کا بنے جُزو رنگ و بُو پہروں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

برگزیدہ ہستیوں پر رب نے بھیجا ہے سلام ۔۔۔ اُن کو یہ اِعزاز بس اک مرتبہ بخشا گیا
میرے آقا ﷺ پر دوردِ پاک کا ہے التزام ۔۔۔ اور خالق اِس میں ہے مشغول تا روزِ جزا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب کریں درودِ پاک تو ہم سوچ لیں ۔۔۔ سَلِّمُوْا کے ساتھ تَسْلِیْمًا کا ہے خاص اِہتمام
مُصطفیٰ ﷺ کی عظمت و تکریم و اَحکامات کو ۔۔۔ ہم کریں تسلیم صِدْق دل سے تو ہو گا سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیش کرتے ہیں سلام اُن ﷺ پر تشہُّد میں جو لوگ ۔۔۔ وہ ہیں اِس لائق کہ اپنے آپ پر بھیجیں سلام
اَلْعِبَادُ الصَّالِحِیْن، اور لوگ دائیں بائیں کے ۔۔۔ ہے بجا، پھر ہو سلام اُن پر بھی، اور بِالْاِلتزام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل ہی دِل میں طَیبہ تک جا پہنچتا ہُوں پل میں ۔۔۔ اُن ﷺ کا نام لے لے کر جُھوم جُھوم جاتا ہُوں
جب سلام پڑھتا ہوں درمیاں تشہُّد کے ۔۔۔ پیشِ حضرتِ داور جُھوم جُھوم جاتا ہُوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رازیؔ خُوش فکر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ہے یُوں ۔۔۔ مت ہو مُستغفِر، تو بھیج آقا و مولا ﷺ پر صلوٰۃ
پھر جو فرمائیں گے استغفار وہ ﷺ تیرے لیے ۔۔۔ رد وہ ہو سکتا نہیں، سَو بات کی ہے ایک بات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حِدّت سے بُھن رہے تھے جو، وہ اور لوگ تھے ۔۔۔ ظاہِر تھا فرق حشر کو اصْل اور کھوٹ میں
ہونٹوں پہ تھی درود کی تسبیح اور ہم ۔۔۔ سَستا رہے تھے سایۂ رحمت کی اوٹ میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہَیں تو مصروف انتظاماتِ قیامت میں ملک ۔۔۔ پَر وہ غافِل رہ نہیں سکتے درودِ پاک سے
ہمنواؤں سے رعایت تو کریں گے کُچھ نہ کُچھ ۔۔۔ اُن کو بھی، ہم کو ابھی اُلفت ہے شہِ لولاک ﷺ سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''نام میرا سُن کے جو پڑھتا نہیں مُجھ پر درود'' میرے آقا ﷺ نے کہا ''بدبخت ہے وہ آدمی''
جو ہُوا مشغول تقلیدِ خُدائے پاک میں ہر سفر پر مستعد، خُوش رُخت ہے وہ آدمی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو نبی ﷺ کا نام سُن کر بھی نہ پڑھتا ہو درود وہ ذلیل و خوار ہے، ظالم ہے اور بدبخت ہے
کہتے ہیں آقا ﷺ، مِرا اُس سے تعلّق کُچھ نہیں جو چُھٹا اُن ﷺ سے چُھٹا خالق سے، یہ کُلیہ ہے طے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرورِ کونین ﷺ کا اِرشاد یہ مشہُور ہے بُھولنا مت، نام سُننا جب مِرا، پڑھنا درود
بُھول ہے یہ مُختلف دُنیا کی ہر اِک بُھول سے راستہ جنّت کا وُہ بُھولے گا جو بُھولا درود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ترمذی میں اور نسائی میں، ابُوداوُد میں اِک حدیثِ پاک کہ مشہُور ہے، منقُول بھی
مانگنے والا جو مانگے گا، وہ پائے گا، اگر ہو وہ دورانِ دُعا صلوات میں مشغول بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی ہو بیمار، کیسے ہی مَرَض کا ہو شکار یا معاشی طور پر نادار ہو، بدحال ہو
وہ اگر درودِ پاک کر لے اختیار ہر مصیبت، ہر پریشانی کا اِستیصال ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مشکلوں کا وقت ہو، یا ہو مصائب کی گھڑی فکر کی کیا بات، جب ہو ساتھ لُطفِ کِردگار
پڑھیے تعداد اِک مُعیّن کر کے روزانہ درود اُنگلیوں پر گِن کے یا تسبیح پر کر کے شُمار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چند مومن جمع ہو، ہوں مجلسیں برپا کہیں دُنیوی مقصد ہی ہو پیشِ نظر چاہے کوئی
کم سے کم اِک مرتبہ پڑھ لیں درودِ پاک وہ ورنہ ہو سکتے ہیں وہ حُضّار سارے دوزخی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قبرُ میں پہنچے گا جب عامل درودِ پاک کا روشنی پائے گا اَنوارِ رسُولِ پاک ﷺ سے

گھیر لے گی اُس کو جنّت کی فضائے مُشکبار　　یُوں مُشرّف ہو گا دیدارِ رسولِ پاک ﷺ سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دارمی میں اور نسائی میں لکھی ہے یہ حدیث　　کُچھ ملائک پھرتے رہتے ہیں زمیں پر جا بجا
جب وہ پاتے ہیں کہ پڑھتا ہے کوئی مومن درود　　یہ خبر لے کر درِ آقا ﷺ پہ ہوتے ہیں رسا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نقل ہے عمّارِ یاسر رضی اللہ عنہ اور اَنس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث　　اک فرشتہ، ہے مقرّر جو درِ سرکار ﷺ پر
عرض کرتا ہے کہ آقا ﷺ اب فُلاں ابنِ فُلاں　　نذر کرتا ہے درودِ پاک کے لعل و گہر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُسوۂ سرکار ﷺ

پیروی سرکارِ والا ﷺ کی نہ گر کرتے شعار　　طالبانِ حق حقیقت کو نہ پا سکتے کبھی
کامرانی نقشِ پائے مُصطفیٰ ﷺ کا فیض ہے　　کامیابی اُسوۂ سرکار ﷺ کے باعث ملی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم کو آقا ﷺ نے دِیا کُچھ ایسا اُسلُوبِ حیات　　راز مضمر جس میں ہے انسان کی بہبُود کا
کامیابی دین و دُنیا میں کوئی چاہے اگر　　ہو مقلِد دِل سے وہ پیغمبرِ معبود ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس میں صفاتِ ذات کی واضح جھلک ملے　　دیکھے جو کوئی اُسوۂ کامل کا آئنہ
لیکن یہ شرط ہے، سُنے گوشِ نیوش سے　　صَیقل کرے خُود آپ کوئی دِل کا آئنہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم سبھوں کو پیار ہے بے انتہا سرکار ﷺ سے　　اور، دِلوں میں بھی اِرادت کا ہے اِک گہرا اثر
کاش مُنتج ہو یہ اُلفت، یہ اِرادت، اے خُدا　　اُسوۂ سرکار ﷺ کی تقلید کے اِحساس پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب عمل اپنا نہیں سرکار ﷺ کے اَحکام پر　　مانتے ہیں اُن ﷺ کو اپنے پاس ہم موجود کیوں
ہے اگر دعویٰ ہمیں عشقِ رُسول اللہ ﷺ کا　　اپنے چہرے معصیت سے ہیں غُبار آلُود کیوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عُدوئے جاں جو رہے، اُن کے واسطے بھی رشیدؔ　　مِرے حضُور ﷺ نے بابِ کرم کُشادہ رکھا
بڑا ہے وہ، جو چلا اِس روش پہ آقا ﷺ کی　　وہ کامیاب ہے جس نے یہی اِرادہ رکھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شک کی گنجائش نہ اب ہے، اور نہ تھی اِس میں کبھی　　خالق و مالک نے جب یہ بات کر رکھی ہے طے
سارے کاموں کے لیے دیکھیں گے ہم سرکار ﷺ کو　　اُن ﷺ کا اُسوہ ہی جہاں میں لائقِ تقلید ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیرتِ سَیِدِ ابرار ﷺ

ذہنِ انساں اور تہذیب و تمدُّن میں کبھی　　انقلاب آ ہی نہ سکتا تھا بغیرِ مُصطفیٰ ﷺ
اُن ﷺ کی تعلیمات و ارشادات ہی کا فیض ہے　　ارتقا انسانیت کا یہ جو دُنیا میں ہوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ تو قسمت تھی کہ بعثت ہو گئی سرکار ﷺ کی　　ورنہ باندھے بیٹھی تھی انسانیت رختِ سفر
بحرِ زخّارِ ضلالت سے نکلتے کِس طرح　　دستگیری آپ ﷺ کی سیرت نہ فرماتی اگر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُلق جن سے بڑھ کے دُنیا میں کسی کا بھی نہیں　　مُسندِ اَحمد میں ہے، وہ بھی یہ کرتے تھے دُعا
جس طرح تخلیق فرمائی گئی احسن مِری　　اِس طرح اَخلاق بھی اَحسن عطا کر، اے خُدا!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُکھ بہت کُفّارِ مکہ نے دیئے سرکار ﷺ کو　　بددُعا کا پھر بھی اِس جانب سے اندیشہ نہ تھا
رحمتٌ للعالمیں ﷺ تھے مُحسنِ انسانیت　　اِھْدِ قَوْمِی میرے آقا ﷺ کی رہی دائم دُعا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِک روایت کی ہے جُندُب بن جُنادہ رضی اللہ عنہ نے رشید
یہ کہا آقا ﷺ نے، ہو جائے جو سونے کا اُحُد
تین راتیں بھی نہ گزری ہوں تو مَیں سب بانٹ دوں
اور، اِس سب کُچھ سے اِک دینار بھی رکھوں نہ خُود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھوکے رہتے آپ ﷺ یا کھا لیتے اِک آدھی کھجور
اپنا سب کُچھ روز مسکینوں میں دیتے تھے لُٹا
ہفتوں چُولھا ہی نہ جلتا تھا مِرے آقا ﷺ کے گھر
یہ مِرے سرکار ﷺ کا خُود اختیاری فقر تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن ﷺ کی خدمت میں گزارے تھے انَس رضی اللہ عنہ نے سات سال
وہ یہ کہتے ہیں کہ اِس دوران میں اِک بار بھی
یہ نہ فرمایا نبی ﷺ نے، کیوں کِیا تُم نے یہ کام
یہ فُلاں تو کام کر لیتے کہ وُہ تھا لازِمی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سُنّتِ رسول انام ﷺ

سُنّتیں سرکارِ والا ﷺ کی ہیں ساری محترم
عالمانِ دیں کو لیکن ایک سُنّت یاد ہے
میں یہ کہتا ہوں کہ مُشکل سُنّتیں جو چھوڑ دے
اُس کی دُنیا رائیگاں ہے، عاقبت برباد ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا نہ تھے آقا ﷺ سہارا ناتوانوں کے لیے؟
کام اپنے ہاتھ سے اُن کے، کِیا کرتے نہ تھے؟
کیا اُٹھاتے تھے نہ کاندھوں پر وہ ناداروں کا بوجھ
یہ عمل جن کا نہیں، وہ تارکِ سُنّت ہُوئے!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مسجدِ سرکار ﷺ میں کافر کرے بَول و براز
صاف کرنے میں تامُّل کُچھ نہ ہو سرکار ﷺ کو
کچھ سزا اُس کو نہ دیں آپ ﷺ اور نہ کچھ شکوہ کریں
یہ ہے سُنّت دوستو! اپناؤ اِس کردار کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بخششوں کے آپ ﷺ داعی، فقر شیوہ آپ ﷺ کا
اپنا دے دیتے تھے سب کُچھ وہ خُدا کی راہ میں
اپنے دِل کو اور شکم کو تم ٹٹولو، دوستو!
فضل کتنا تُم میں ہے اور مُصطفیٰ ﷺ کی راہ میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہفتوں کھاتے تھے نہ کچھ آقا ﷺ کھجوروں کے سِوا
یہ بھی ہے سُنّت نبی ﷺ کی واعظو، اے مفتیو!
ایک ہی سُنّت کی کرتے ہو مگر تبلیغ تم
زندگی میں چار دن ایسا بھی کر کے دیکھ لو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غزوۂ خندق سے ملتا ہے مشقّت کا سبق
باندھے پتّھر پیٹ پر سرکار ﷺ نے، بُھوکے رہے
یہ بھی تو سُنّت ہے آقا ﷺ کی فقیہو، عالمو!
پیٹ اِس حد میں رہے جس پر کہ پتّھر بندھ سکے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مسجدِ تقویٰ بنی یا مسجدِ طیبہ بنی
مٹّی گارا آپ سرکارِ جہاں ﷺ ڈھوتے رہے
مولوی ایسا بھی دیکھا ہے کِسی نے آج تک
جس کو یہ سُنّت مِرے سرکار ﷺ کی اچھی لگے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنوں بیگانوں میں تھا جُود و سخا کا غلغلہ
تھی مُسلّم ہر طرف سرکار ﷺ کی داد و دہش
تم کہاں کے عاملِ سُنّت ہو، سوچا بھی کبھی!
تم تو خود سائل بنے ہو، ہو سخا سے دستکش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی جیبوں کو کُھلا رکھتے ہو ہدیوں کے لیے
کون سی سُنّت ہے جس پر تم عمل کرتے ہو یُوں
ہدیہ گر لیتے تو اُس سے بڑھ کے دیتے تھے نبی ﷺ
پھر بھی تم سُنّت کے داعی ہو تو میں حیران ہُوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اک بڑا رومال کاندھوں پر، عصا ہاتھوں میں ہے
تم عمامہ پوش ہو، مسواک مُنہ میں لائے ہو
تارکِ سُنّت کو منبر پر ابھی کوسو گے تم
کیا کبھی آقا ﷺ نے بھی شلوار پہنی تھی؟ بتاؤ!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مولوی ڈاڑھی کی سُنّت کا تو کرتا ہے خیال
اُس سے پوچھو، یہ کلاشنکوف بھی سنت ہے کیا
جان کِس دن میرے آقا ﷺ کو عزیز اِتنی ہوئی
کب حفاظت کے لیے سرکار ﷺ نے ایسا کِیا؟

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تعلیماتِ حضور ﷺ

اِک شرف انسانیت کا ہے تو بس وہ علم ہے
علم ادراکِ حقیقت ہی کا ہے اسمِ جلی
مَہد سے تم کو لحد تک جستجو ہو علم کی
صاحبِ ایمان لوگوں کو ہے ارشادِ نبی ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ عَرفجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، مِرے سرکار ﷺ نے
اِتحاد و اِرتباطِ قوم کی تعلیم دی
تفرقہ ڈالے جو تُم میں، جو ہو وجہِ انتشار
اُس کی گردن کو اُڑا دو، چاہے جتنا ہو قوی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُمتِ آقا ﷺ کا ہے مُفلِس ترین انسان، جو
حشر میں لایا نماز و روزہ و حجّ و زکوٰۃ
لیکن اُس نے مال کھایا، خوں بہایا تھا کوئی
یہ کہا سرکار ﷺ نے، اُس کی نہیں ہوئی نَجات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے بیاں مُسلم میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی حدیث
دوستو! محمودؔ کے دِل کو جو بھائی ہے بہت
”سمجھے وہ اپنے کسی مُسلم برادر کو حقیر
ایک اِنساں کے لیے اِتنی بُرائی ہے بہت“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رحم جو کرتا ہے مخلوقِ خُدا کے حال پر
رحم فرماتا ہے اُس بندے پہ خلّاقِ جہاں
ہے یہ ارشادِ نبی ﷺ جو رحم خُود کرتا نہ ہو
رحم اس بدبخت پر خالق بھی کرتا ہے کہاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اک روایت کی ہے یوں نوّاس بن سمعان رضی اللہ عنہ نے
میرے آقا ﷺ نے کہا، نیکی تو حُسنِ خُلق ہے
معصیت وہ ہے کہ لوگوں سے تجھے آئے حجاب
جس سے پیدا ہو ترے اندر خلش سی پے بہ پے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کون طاقتور ہے، فرمایا مِرے سرکار ﷺ نے
وہ نہیں ہے جو کسی اِنساں کو کُشتی میں گرائے
وہ ہے زور آور، اُسی کو لوگ طاقتور کہیں
حالتِ غیظ و غضب میں نفس پر قابُو جو پائے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یُوں روایت کی ہے عبداللہ ابنِ عَمرو رضی اللہ عنہ نے
میرے آقا ﷺ نے کہا، وہ ہے منافق آدمی
جُھوٹ بولے، پاسداری عہد کی کرتا نہ ہو
ہو امانت میں خیانت جِس کا رازِ زندگی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے آقا ﷺ نے کہا، مومن حقیقت میں وہ ہے
مبتلائے رنج مومن ہو تو وہ اُس کو بچائے
ایسا کرنے سے وہ گویا کر رہا ہے اہتمام
حکم خالق اُس کو ہر دکھ سے رِہائی کا سُنائے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس لیے برباد پہلی اُمتّیں ہوتی رہیں
ہے بُخاری میں کہ اُن میں عدل کا فُقدان تھا
صاحبِ ثروت سے تو پُرسش نہ ہوتی تھی کوئی
اور غریبوں کے لیے قانون کا زِندان تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُکمِ حاکِم مان لو، چاہے وہ ہو حبشی غلام
جس کا سر انگُور کے مانند چھوٹا سا بھی ہو
لیکن آقا ﷺ نے کہا، جو معصیت کا حُکم دے
تم کبھی اِس باب میں اُس کی اطاعت مَت کرو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُسنِد احمد میں یہ فرمانِ سرور ﷺ نقل ہے
خالق و مالک کے محبوبِ مکرّم ﷺ نے کہا
پہنچیں اپنی انتہا کو خوبیاں اخلاق کی
اِس لیے مُجھ کو یہاں مَبعُوث فرمایا گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نقل ہے یہ ترمذی میں اور ابوداؤد میں
خُلق میزانِ عمل کی سب سے بھاری چیز ہے
خُلقِ خلّاقِ جہاں کے ساتھ خوش خُلقی کرو
ایسا ارشادِ مبارک بیہقی میں نیز ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ترمذی، مُسلم، بُخاری اور ابُوداؤد میں
ماں کی خدمت کے حوالے سے یہی مذکُور ہے
جو سلوک اچھا ہے، پہلی مستحق اُس کی ہے ماں
جانتے ہیں سب، یہ ارشادِ نبی ﷺ مشہُور ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَمروٗ ابنُ العاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے پائی یہ حدیث
چاہیے اولاد کو، چاہے رِضا وہ باپ کی

یہ رِضا جُوئی رِضا مندیٔ خالق ہی تو ہے — ترمذی میں نقل فرمائی گئی بات آپ ﷺ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابنِ ماجہ میں ہے، یہ سرکار ﷺ سے پُوچھا گیا — کتنا حق اولاد پر ماں باپ کا ہے یا نبی ﷺ
''وہ تمھارے واسطے جنّت بھی ہیں، دوزخ بھی ہیں'' — مجملاً اللہ کے محبوب ﷺ نے یہ بات کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذلّت و خواری مُقدّر ہو گئی اُس شخص کا — پایا جس بندے نے اپنے بُوڑھے ماں اور باپ کو
جب بھی خدمت کی نہ اُن کی، تو کہا سرکار ﷺ نے — لازماً اُس کو سزا نارِ جہنّم کی تو ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم کو آقا ﷺ نے معیشت کے بتائے وہ اُصول — ہوں عمل پیرا جو اُن پر، ہم کو حاصل ہو ثمر
اِکتناز و اِحتکارِ زر کبھی ممکن نہ ہو — ہم رکھیں پیشِ نظر تعلیمِ آقا ﷺ کو اگر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے آقا ﷺ نے بتائی ہیں کمائی کی حدُود — خرچ کرنے میں بھی کی ہے رہنمائی آپ ﷺ نے
سب سے بہتر خرچ کرنا ہے خُدا کی راہ میں — راہ یہ اپنے عمل سے خُود دِکھائی آپ ﷺ نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بعض واقعاتِ سیرت

ایک ماں بیمار بیٹے کو جو لائی اُن ﷺ کے پاس — اِک کُھلے برتن میں پانی میرے آقا ﷺ نے لِیا
اُس میں کُلّی کرکے پانی دے دیا خاتون کو — وہ پِیا بچّے نے اور اچھا ہوا، اچھا رہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک شخص آیا مرے سرکار ﷺ کے دربار میں — بکریوں کے ایک ریوڑ کا کِیا اُس نے سوال
جانور جتنے تھے اِک گھاٹی میں، اُس کو دے دیئے — مرحبا حُسنِ سخاوت، حبّذا جُود و نوال!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اک صحابی رضی اللہ عنہ تحفے دیتے تھے مرے سرکار ﷺ کو — تھے غریب اور تحفے سارے لے کے آتے تھے اُدھار

بعد میں دُکّان والے کو بھی لے آتے تھے وہ   اور، اُدھار اُن کا مِرے سرکار ﷺ دیتے تھے اُتار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بدر میں حضرت عُکاشہ ؓ سے جو ٹُوٹی اُن کی سَیف   اُن کو اِک ٹُہنی عطا کر دی مِرے سرکار ﷺ نے
ہاتھ میں آئی عُکاشہ ؓ کے، تو وہ تلوار تھی   پھر اُسی سے مار کھائی عُمر بھر کُفّار نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سر سے پاؤں تک زِرہ میں تھا عُبَیدہ بن سعید   آنکھ میں اُس کی، ترازُو ایک نیزہ ہو گیا
نیزہ یہ عوّام کے بیٹے ؓ نے مارا تھا اُسے   جو بطورِ یادگار آقا ﷺ نے اُن ؓ سے لے لِیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُشک نے صفراء کو عرصے تک رکھا آغوش میں   جس جگہ پر تھی عُبَیدہ ابن حارِث ؓ کی لحد
بدر میں پاؤں کٹا اور بعد میں پائی وفات   میرے آقا ﷺ نے کہا اُن کو شہیدِ مُستند

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بے نیام آقا ﷺ نے کی تلوار اُحد کی جنگ میں   اور کہا، وہ کون ہے، حق جو کرے اِس کا ادا
چہرۂ کُفّار پر ایسی لگے، ٹیڑھی ہو یہ   بُو دُجانہ ؓ نے یہ لی، پھر حق ادا اُس کا کِیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طلحہ ؓ تنہا تھے حفاظت کے لیے سرکار ﷺ کی   کہتے ہیں صدِیق ؓ (محبوبِ حبیبِ کبریا ﷺ)
یہ کہا سرکار ﷺ نے طلحہ ؓ کے بارے میں مُجھے   اِس نے اپنے آپ پر جنّت کو واجب کر لِیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُنگلیاں اُن کی ہوئیں شل، آئے اُنتالیس زخم   یہ اُحد میں طلحہ ؓ تھے، بیٹے عُبَیداللہ کے
چلتا پھرتا دیکھنا چاہے کوئی انساں شہید   ترمذی میں ہے، کہا آقا ﷺ نے، اِن کو دیکھ لے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے آقا ﷺ کی حفاظت کو زیادِ ابنِ سکن ؓ   بعدِ مُصعب ؓ یوں اُحد کی جنگ میں آگے بڑھے
کافروں کا حلقہ توڑا، ہو گئے زخموں سے چُور   سر رکھا آقا ﷺ کے قدموں پر، خُدا سے جا ملے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بیٹیاں حضرت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ کی تھیں
بُوالبنات اُن کی کُنیت تھی اُن سے الفت کے سبب
گھر چلے جاتے تھے میدانِ اُحد سے بار بار
لڑتے لڑتے جان دی، تنہا ہوئے سرکار ﷺ جب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دانت آقا ﷺ کا ہُوا جنگِ اُحد میں جب شہید
خُود جو تھا، کُھب گیا وہ بھی رسُولِ پاک ﷺ کے
بُوعُبیدہ رضی اللہ عنہ نے نکالی میخ دانتوں سے جُونہی
سامنے کے دانت دو اُن کے بھی قرباں ہو گئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو مسلماں دوڑ اُٹھے تھے اُحد کی جنگ سے
اُن کو اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا آگے سے مِلیں آتی ہُوئی
یوں لگیں کہنے اُنھیں للکار کر، اے بُزدِلو!
تکلے لے لو، اور تلواریں ہمیں دے دو ابھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فاطمہ رضی اللہ عنہا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی، ڈھونڈتی تھیں باپ کو
جب اُحد کے بعد آقا ﷺ شہر میں داخِل ہُوئے
فاطمہ رضی اللہ عنہا نے باپ کے بارے میں پوچھا آپ ﷺ سے
"مَیں ہُوں تیرا باپ" یہ فرما دیا سرکار ﷺ نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہاتھ رکھ کر اُن کی آنکھوں پر، کہا سرکار ﷺ نے
کون ہے وہ، جو خریدے، آج بِکتا ہے غلام
اِس پہ بولے، مَیں ہوں کم قیمت، تو آقا ﷺ نے کہا
قیمتی ہے بارگاہِ حق میں زاہر بن حرام رضی اللہ عنہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بادشاہوں کو مرے سرکار ﷺ نے لکھے خطُوط
تاکہ ظاہر اُن پہ ہو حقّانیت اسلام کی
پھاڑ ڈالا شاہِ ایراں نے جو مکتُوبِ حضُور ﷺ
سلطنت اُس کی بہ سُرعت پارہ پارہ ہو گئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حارثہ بن عَمرُو کے لوگوں کو مکتُوبِ رسُول ﷺ
جب ملا تو جُرم اُن سے ہو گیا تضحیک کا
سلب فرمائی خُدا نے عقل اُن کی اِس طرح
فرد مخبُوطُ الحواس اُن میں ہر اِک اَب تک ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُوسروں سے بات کرتا ہے پسِ پردہ خدا
یہ کہا آقا ﷺ نے، ابنِ عمرو رضی اللہ عنہ سے کی رُوبرُو

پیشِ رب ہو کر بھی جو یہ التجا کرتے رہے ۔۔۔ بھیج دنیا میں، بہاؤں پھر تری رہ میں لہُو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آخری حج، اُونٹ پر سرکار ﷺ کوڑا ہاتھ میں ۔۔۔ لگ گیا وہ اِک صحابی کو جو لپٹے پاؤں سے
ہے یہ کوڑا، آقا ﷺ بولے، اِس سے بدلہ مُجھ سے لو ۔۔۔ لے کے کوڑا ہاتھ میں، وہ پاؤں کو چُوما کِیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تربیت یافتگانِ رسولِ پاک ﷺ

جن سے راضی ہو گیا خالق، وہ راضی اُس سے ہیں ۔۔۔ اُن ﷺ کی خاکِ پا سے کم تر ہیں سب انسانوں کے سر
مل گئیں یہ عزّتیں، یہ رفعتیں، یہ عظمتیں ۔۔۔ ایک بار ایمان کی آنکھوں سے اُن ﷺ کو دیکھ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب کِیا جبّار نے ابنِ فُہیرہ ؓ کو شہید ۔۔۔ آخری الفاظ اُن کے تھے کہ پا لی ہے مُراد
جانبِ افلاک نعش اُن کی روزانہ پھر ہُوئی ۔۔۔ یُوں ہوئی گویا پذیرائی حُسنِ اعتقاد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِک صحابی ؓ ہی کا نام آیا فقط قرآن میں ۔۔۔ زید ابنِ حارثہ ؓ کا یہ تخصّص ہو گیا
اِک شہید ایسا ہے جس کی نعش غائب ہو گئی ۔۔۔ صرف عامر بن فُہیرہ ؓ ہی کو یہ تمغا ملا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عمر سولہ سال، خواہش جنگ کی، حضرت عُمیر ؓ ۔۔۔ پہلے تو آقا ﷺ نے واپس بھیجنا چاہا اُنھیں
پھر اِجازت دی تو وہ بے اِنتہا خُوش ہو گئے ۔۔۔ اور، آخر مل گیا رُتبہ شہادت کا اُنھیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے آقا ﷺ کی کفالت میں رہے حضرت حُسین ؓ ۔۔۔ اور رہے حضرت علی ؓ بھی اُن ﷺ کی زیرِ تربیت
شہرِ علم آقا ﷺ تھے، باب اس کا ہُوئے زوجِ بتول ؓ ۔۔۔ اور ہُوا شبّیر ؓ کو ذوقِ شہادت مرحمت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روز کرتے تھے دُعائیں دِل سے ابنِ مَخرمہ ؓ ۔۔۔ جوڑ جوڑ اُن کا ہو زخمی، وہ کریں ایسے جہاد

بارہ ہجری میں، یمامہ میں شہادت یُوں ہوئی
جوڑ سب زخمی تھے، ابنِ مَخرمہ ؓ پایندہ باد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ مہِ ہُدیٰ ہیں تو تارے بڑے بڑے
بُوبکر ؓ یا عمر ؓ ہیں، یا عثمان ؓ یا علی ؓ

اوّل نبی ﷺ کا نعرہ ہو، پھر ''حق چہار یار''
بعد اس کے، کہ دیں سارے مسلمان ''یا علی ؓ''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نواں مجموعۂ نعت

حی علی الصلوٰۃ

مئی ۱۹۹۸ میں شاعر نے اپنے ادارے نعت کدہ٬ لاہور سے ۱۵۴ صفحات پر مشتمل یہ مجموعہ شائع کیا۔

دُنیائے نعت میں یہ پہلا مجموعہ ہے جس کے ہر شعر میں درودِ پاک کا ذکر ہے

انتساب

شہرِ کرم مدینۂ منورہ کے رُوحانی گورنر

سیّد الشہدا سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے نام

جو چاہیں تو مجھے سال میں ایک سے زیادہ بار حاضری کی سعادت مرحمت فرما دیا کریں

(اور عرصے تک شاعر کو یہ سعادت نصیب رہی)

مجموعۂ نعت میں ایک حمد٬ ۶۳ نعتیں اور ۶۳ فردیات ہیں (قریباً بارہ سو اشعار)

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
إنك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
إنك حميد مجيد

حمد باری تعالیٰ

ذوقِ صلوات گزاری دِیا ہم کو کس نے ۔۔۔ اِس رہِ راست پہ دوڑایا قلم کو کِس نے
کر دیا اپنی محبت کے سبب، قُدرت سے ۔۔۔ لائق صَلِّ عَلٰی نُورِ قِدم کو کس نے
ہم سے پڑھوا کے صلوٰۃ آقا و مولا ﷺ پہ، کیا ۔۔۔ مائلِ لُطف شہِ عرب و عجم ﷺ کو کس نے
ذوق کیا ہم کو دیا صَلِّ عَلٰی کہنے کا ۔۔۔ عام اس طرح کِیا اپنے کرم کو کس نے
باغِ صلوات میں یہ کس نے کہا تھا، چہکُوں ۔۔۔ مِلک مومن کی، کِیا باغِ ارم کو کس نے
وِردِ صلوات میں تسکین کی صُورت دے دی ۔۔۔ دُور فرمایا غم و رنج و الم کو کس نے
جو درود آپ ﷺ پہ بھیجے، اُسے رحمت گھیرے ۔۔۔ مرتبے بخشے ہیں یہ شاہِ اُمم ﷺ کو کس نے
پڑھ کر صلوات، یہ چلتا ہی چلا جاتا ہے ۔۔۔ سرنگوں ایسے کیا میرے قلم کو کس نے
کس جگہ پہلے ہوئی صَلِّ عَلٰی کی محفل ۔۔۔ یُوں اٹھایا تھا محبت کے علَم کو کس نے
جب کہے صَلِّ عَلٰی چرخ کو جُھک کر دیکھے ۔۔۔ ایسی بخشی ہے بلندی سرِ خم کو کس نے
کون خود بھیجتا ہے سرورِ عالم ﷺ پہ درود ۔۔۔ لامکاں بخشا ہے آقا ﷺ کے قدم کو کس نے
جب درود آقا ﷺ پہ بھیجا کسی رنجیدہ نے ۔۔۔ اُس کی قسمت سے کیا دُور الم کو کس نے
ہاتھ پھیلے ہوں، جُھکا سر ہو، لبوں پر ہو درود ۔۔۔ ادب اِس طرح سکھا رکھا ہے ہم کو کس نے

کس نے محمودؔ کے ہونٹوں کو دیا ذوقِ درود
وید کا شوق دیا دیدۂ نم کو کس نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوا جو عُقدہ کُشا ہدیۂ درود و سلام ۔۔۔ مِرا عقیدہ رہا ہدیۂ درود و سلام
ہمارے واسطے فرضِ مؤکّدہ ٹھہرا ۔۔۔ زِ روئے وحیٔ ہدیۂ درود و سلام
مِرے لبوں پہ مُقدّر سے روز رہتا ہے ۔۔۔ بہ اعتنائے خُدا ہدیۂ درود و سلام
رفیق جس کی رہی معصیت کی بیماری ۔۔۔ اسے ہے حرفِ شفا ہدیۂ درود و سلام
حضورِ سرورِ کونین ﷺ پیش کرتا ہُوں ۔۔۔ بہ استجابِ دُعا ہدیۂ درود و سلام

ملا نُجوم و مہ و مِہر کا سلام اُسے — وظیفہ جس کا ہُوا ہدیۂ درود و سلام
ہمارے ہونٹ رہیں ناعتِ حبیبِ خدا ﷺ — رہے دلوں کی صدا ہدیۂ درود و سلام
خدا جو نورِ بصیرت عطا کرے، تو کریں — بہ ذوق و شوق ادا ہدیۂ درود و سلام
قبول ہوگا کہ توبہ قبول جس کی ہُوئی — بعہدِ ترکِ خطا ہدیۂ درود و سلام
یہ کام کرتا ہے اللہ بھی، فرشتے بھی — میں کیا ہوں، کیا ہے مِرا ہدیۂ درود و سلام
سَنَد ملی مجھے فوراً جنابِ باری سے — جو میں نے پیش کیا ہدیۂ درود و سلام
بنی ہے روح مِری مدحتِ نبی ﷺ کے لیے — ہے میری جاں کی نوا ہدیۂ درود و سلام
رسائی ہو جو دیارِ حضُور ﷺ میں اپنی — ہو دست بستہ ادا ہدیۂ درود و سلام
کِیا تھا پیش تو لاہور کی فضاؤں میں — ہُوا مدینے رسا ہدیۂ درود و سلام
مِرے عزیز! تجھے ہے جو پیار آقا ﷺ سے — تو پیش کرتے ہیں، آ، ہدیۂ درود و سلام
وہ امتحانِ لحد ہی میں ہو گیا نا کام — کہ جس کے لب پہ نہ تھا ہدیۂ درود و سلام
کہاں ملے گا ہمیں خُلد کے لذائذ میں — جو دے رہا ہے مزا ہدیۂ درود و سلام
میں پیش کرتا رہا بارگاہِ سرور ﷺ میں — قبول ہوتا رہا ہدیۂ درود و سلام
مِرے کریم ﷺ جو فرمائیں کچھ کرم مجھ پر — کریں قبول مِرا ہدیۂ درود و سلام
مَیں پیش کرتا چلا رہا تھا طَیبہ میں — حرم سے تا بہ قُبا ہدیۂ درود و سلام

زمانہ دیکھے گا محمودؔ کے مقدّر کو
شعار جس کا ہوا ہدیہ درود و سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درودوسلام

پڑھیں نہ کس لیے اہلِ وفا درود و سلام — نبی ﷺ کے پیار کا ہے اِقتضا درود و سلام
اُسی کو کیسے نہ ہم اپنا رہنما مانیں — کہ سب سے پہلے خدا نے پڑھا درود و سلام
محبتّیں اسی صُورت میں رنگ لاتی ہیں — کہ ہے ہدیّۂ اہلِ وفا درود و سلام

وہی حیات مقامِ نبی ﷺ سے واقف ہے
کہ جس حیات سے ہے آشنا درود و سلام

کرم نُما ہوا الطافِ خالق و مالک
حضورِ شاہ ﷺ میں جب بھی پڑھا درود و سلام

نمازِ عشق کی دی ہے اذان جب مَیں نے
اک ایک شعر مِرا بن گیا درود و سلام

بروئے پاکِ نبی ﷺ پیش کرتا رہتا ہے
ہمارا یہ دلِ درد آشنا درود و سلام

شمار جتنا ہے اعداد کا زمانے میں
مِری طرف سے ہو اُس سے سوا درود و سلام

لحد میں جاؤں تو ان پر نگاہ پڑتے ہی
پڑھوں بہ پیشِ نبی ﷺ برملا درود و سلام

مجھ ایسے عاصی و خاطی کو بھی، قسم رب کی
نبی ﷺ کے شہر میں لے کر گیا درود و سلام

حضورِ شافعِ روزِ شمار ﷺ جب بھی پڑھا
ہوا ہے دافعِ رنج و بلا درود و سلام

بجا نہ لاؤں میں خالق کا شکر کیوں، کہ ہوئی
جوارِ شعر کی ساری فضا درود و سلام

میں جا کے پڑھتا رہوں عمر بھر مدینے میں
ببارگاہِ حبیبِ خدا ﷺ درود و سلام

وصالِ حق نہ ہُوا الفتِ نبی ﷺ کے بغیر
رہِ سلوک کی ہے ابتدا درود و سلام

یہی صلوٰۃ ہے معراج مومنوں کے لیے
پڑھیں نہ کیسے یہ صبح و مسا درود و سلام

ہم ایسے، ان کا مقامِ رفیع کیا سمجھیں
خدائے پاک نے جن پر پڑھا درود و سلام

ہاں! خوش نصیب تھے پہلے اکابرِ ملّت
وظیفہ جن کا شب و روز تھا درود و سلام

سیاہ فردِ اُس کی، صاف ہو پل میں
کرے جو پیش بہ صدق و صفا درود و سلام

سعادتوں کا یہی ورد ہے تو باعث ہے
عقیدتوں کا ہُوا منتہا درود و سلام

خطر رہے نہ قیامت کا کچھ، حبیبِ خدا ﷺ
کریں قبول جو محمودؔ کا درود و سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود ہی نے ہمیں زندگی سے پیار دیا
اسی وظیفے نے عرفانِ کردگار دیا

حجابِ ذات اُٹھا جس کے واسطے، اس نے
درود پڑھنے کو خوش قسمتی قرار دیا

پڑھا درود رسولِ خدا ﷺ پہ صبح و مسا
کچھ اِس طرح سے عبادت کو اِختصار دیا

شمارِ سجۂ صلوات تھا ہمارا شعار
مگر حضور ﷺ نے اہم کو تو بے شمار دیا

یہ کام اُس کا، اُسی ذاتِ کبریا کا ہے
ہمیں تو ذوقِ درود اُس نے مستعار دیا

درود جب بھی بُروئے رسولِ پاک ﷺ پڑھا
تو ہاتھ ہم نے بُروئے خدا پَسار دیا

جب امتحانِ درودِ حضُور ﷺ میں بیٹھے
نتیجہ اُس نے تو ہر بار خوشگوار دیا

نہ بے قرار ہوئے ہم جو طمعِ دنیا میں
ہمیں اشاعتِ صلوات نے قرار دیا

اسی سے ہو گئی اُمیّدِ مغفرت کی ہمیں
شمارِ صَلِّ عَلٰی نے جو اِنکسار دیا

ہمیں شدائدِ حالات سے خطر کیسا
درودِ پاکِ پیمبر ﷺ نے جب حصار دیا

درود پڑھنے میں پھر ہو سکی نہ کوتاہی
ہمیں خُدا نے عمل پر جو اختیار دیا

درود پڑھتا ہے جا جا کے وہ مدینے میں
خدا نے جس کو تخیُّل کا راہوار دیا

مذاقِ صَلِّ علی کیا دِیا خدا نے ہمیں
حدیثِ پاکِ پیمبر ﷺ پہ اعتبار دیا

وہ بے وقار نہ ہوگا، خدائے برتر نے
درودِ پاک کے صدقے جسے وقار دیا

سکھا کے صَلِّ علٰی، دی لگن مدینے کی
قرار دے کے مجھے، قلبِ بے قرار دیا

خدا کی ذات نے دنیا میں اور عُقبٰی میں
مجھے درودِ پیمبر ﷺ پہ انحصار دیا

درود اُن پہ ...... وہ اصلاحِ حال کو آئے
وگرنہ لوگوں نے تو حوصلہ تھا ہار دیا

درود پڑھتے رہے، روشنی نظر کو ملی
رہِ دیارِ نبی ﷺ نے جو کچھ غبار دیا

کِیا خدا نے جو ہم کو درود میں مصروف
تو گویا خُلد میں جانے کا اختیار دیا

ہماری قبر پہ پڑھنا درود کی تسبیح
نہ پھول، اور نہ رکھنا سرِ مزاد دیا

مجھے درُود میں محمودؔ کر دیا مشغول
تو میرے بخت کو اللہ نے سُدھار دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم کریم اگر تیرے حال پر کر دے
درودِ پاک ترا مطمحِ نظر کر دے

ترا درود رسا ہو حریمِ آقا ﷺ میں
صبا کے طَیر کو اپنا پیام بر کر دے

مِرے خدا! مُجھے شغلِ درود کے صدقے — رسولِ پاک ﷺ کی الفت سے بہرہ ور کر دے!

پڑھوں درود تو اتنا درود اُن پہ پڑھوں — جو قلب و روح کو سرکار ﷺ کا نگر کر دے

اُسے نصیب ہو عرفان اسمِ اعظم کا — درودِ پاک میں جو زندگی بسر کر دے

درود پڑھ وہی جس میں سلام شامل ہو — جو صیغہ ہے، اُسے چاہے تو مختصر کر دے

اے ذوالجلال! نبی ﷺ پر درود کے صدقے — دلوں سے دُور زمانے کے سارے ڈر کر دے

ہو دل شگفتہ تو ہو روح بھی مِری سیراب — جو ابرِ صَلِّ عَلٰی میری چشم تر کر دے

رسا ببارگہِ حضرتِ حبیبِ خُدا ﷺ — مِری نگاہ کو یہ وِردِ حق نِگر کر دے

درود پڑھتا ہے، روتا ہے ہجرِ طَیبہ میں — کوئی نبی ﷺ کو مِرے حال کی خبر کر دے

درِ رسول ﷺ پہ اشکوں سے ہو درود و سلام — خدایا! یُوں مِری آنکھوں کو مُعتبر کر دے

تجھے بھی شغلِ درودِ حضور ﷺ میں رکھے — کرم جو شوق ترا، ترے حال پر کر دے

درود ورد ہے ایسا کہ اپنی کثرت سے — شبیہِ روضہ کو آئینۂ نظر کر دے

یقیں کے ساتھ جو پڑھیے تو ہے یقیں مجھ کو — گناہ گاری کا زائل یہ سب اثر کر دے

یہ دیکھ، تیرا مُقلِد درود پڑھتا ہے — خدایا! اس کے مقدّر کو اوج پر کر دے

مٹائے سے بھی یہ دل سے نہ مٹ سکے اے دوست! — درودِ پاک کو یُوں نقش کالحجر کر دے

ہوں بعدِ موت کی آسان مُشکلیں ساری — مدد مِری ، مِرا ذوقِ درود اگر کر دے

وہ جا رہے ہیں دیارِ حضور ﷺ کو زائر — درودِ پاک کچھ اِن کا بھی ہم سفر کر دے

نہ طور اور طریقے کا ہے گھمنڈ وہاں — کرم درود کا جس کو بھی نُکتہ ور کر دے

درودِ پاک سے اِس سر زمینِ پاک میں بھی — ہماری تیرہ شبوں کی خدا سحر کر دے

تو نظم و نثر میں محمودؔ سعیٔ پیہم سے
درودِ پاک کا چرچا نگر نگر کر دے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُود آگہی یہی ہے تو رب آگہی یہی — پڑھنا درود، میرے لیے ہے شہی یہی

تنہائی میں بھی روز رہا شاغلِ درود ‎ موقع ملا تو بات بھی میں نے کہی یہی
نامِ نبی ﷺ کو سُن کے نہ پڑھنا درودِ پاک ‎ بدبختیاں یہی تو ہیں، ہے گمرہی یہی
عظمت درود کی جو کُھلی، دل نے دی صدا ‎ بڑھ کر ہر آگہی سے ہے اک آگہی یہی
غفلت شعار کرنا درودِ رسول ﷺ سے ‎ دیں سے گریز ہے یہی، پہلو تہی یہی
حلقہ درود کا ہُوا قائم یہاں، تو ہے ‎ اُمیّد گاہِ نفع و جہانِ بہی یہی
جو بات ہے مِری، نہیں خالی درود سے ‎ خامی جو کہ رہے ہو تو خامی سہی یہی
قدمین میں حضور ﷺ کے، پڑھنا درودِ پاک ‎ سوچو تو ہے جہاں کی شاہنشہی یہی
آواز آئے، ''کون تھا، پڑھتا تھا جو درود''؟ ‎ فرمائیں مُجھ کو دیکھ کے آقا ﷺ ''بھی یہی''
دیدِ رسولِ پاک ﷺ کی حالت میں ہو درود ‎ خواہش ہمیشہ سے مِرے دل میں رہی یہی
بُھولا درود، یا نہیں بُھولا تجھے درود ‎ نا آگہی یہی ہے تِری، آگہی یہی
عصیاں شعار تو ہے، مگر ہے دورد خواں ‎ فرمائیں گے حضور ﷺ مِری دلدہی یہی

محمودؔ میرے دل میں ہے عظمت درود کی
ہر ذکرِ غیر سے تو رہا ہے تہی یہی

....

کس نے کہا ہے صَلُّوا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوا ‎ حکمِ خدا ہے صَلُّوا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوا
اُلفت کی مملکت کا، محبت کے دیس کا ‎ فرمانروا ہے صَلُّوا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوا
اُمّت کی مغفرت کی لیے جو کِیا گیا ‎ وہ فیصلہ ہے صَلُّوا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوا
صِرف اُس کو علم عظمتِ انسانیت کا ہے ‎ جو جانتا ہے صَلُّوا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوا
اَحکام تو خدا نے بہت اور بھی دیئے ‎ سب سے جُدا ہے صَلُّوا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوا
جس نے دکھائی مومنوں کو راہِ مغفرت ‎ وہ رہنُما ہے صَلُّوا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوا
مومن کِھنچے ہُوئے چلے آتے ہیں اِس طرف ‎ اک کہرُبا ہے صَلُّوا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوا
حل اُس کے مسئلے ہوئے، جو ہے درود خواں ‎ عُقدہ کشا ہے صَلُّوا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوا

بندے کے اور خالق و مالک کے درمیاں — اک واسطہ ہے صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا
جنّت میں قُربِ سرورِ عالم ﷺ ہے انتہا — اور ابتدا ہے صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا
جس میں درود پڑھتا نظر آ رہا ہے رب — وہ آئنہ ہے صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا
دُنیائے بے ثبات کی فانی ہر ایک شے! — رازِ بقا ہے صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا
اِس پر عمل ہمارے لیے نا گزیر ہے — حکمِ خُدا ہے صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا
کرتا ہوں مَیں بھی صَلِّ عَلَی الْمُصْطَفٰی کا وِرد — جب سے پڑھا ہے صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا

محمودؔ جانتے ہو، وہ خود ہے درود خواں
جس نے کہا ہے صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الفت کا ہے عنواں "وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ" — صلوات کی بُرہاں "وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"
بندے کی عقیدت ہے درود آپ ﷺ پہ پڑھنا — خالق کا ہے فرماں "وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"
ہے "نعت" ستارہ تو قمر "صَلِّ عَلٰی" ہے — خُورشیدِ درخشاں "وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"
پڑھتا ہُوں کبھی "صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا" جب — کہ اُٹھتا ہے وِجداں "وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"
لکھوں گا مقالہ جو درودِ نبوی ﷺ پر — باندھوں گا مَیں عنوان "وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"
پڑھتا ہے درود آقا و مولا ﷺ پہ خُدا بھی — کہتے ہُوئے ہاں ہاں! "وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"
ہر پُھول کے لب پر ہے سُخن کا — ہے سِرِ گُلستاں "وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"
لب پر جو مِرے "صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی" ہے — تو قلب میں پنہاں "وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"
حامل ہے درود عظمت و شوکت کا اگرچہ — ہے آپ ﷺ کے شایاں "وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"
آوازۂ صلوات جو پھیلا ہے جہاں میں — ہے اس کا سبب، ہاں! "وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"
کیوں ہو نہ درود اپنی عقیدت کا ہدیّہ — ہے اُلفتِ رحماں "وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"
میں صَلِّ علیٰ پڑھتے ہُوئے خُلد کو جاؤں — ہو مرکزِ ایماں "وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"
پڑھتا ہے درود آقا و مولا ﷺ پہ جب انساں — فرماتا ہے رحماں "وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"

تعمیرِ محبت کی جو بُنیاد ہے صلوات — عنواں ہے نمایاں "وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَک"
محمودؔ دورد آپ ﷺ پہ پڑھتا ہے وہ، جس کا
قرآں میں ہے فرماں "وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَک"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود خواں کو یہ محشر میں فائدہ ہو گا — کہ اُس پہ سایہ فگن عرشِ کبریا ہو گا
عبادتوں پہ بھروسا کریں گے اہلِ وَرَع — ہمیں درودِ پیمبر ﷺ کا آسرا ہو گا
خدا کا سامنا کرتے ہُوئے قیامت میں — مَیں جب درود پڑھوں گا تو کیا مزا ہو گا
درود لب پہ، عمل میں ہو اتبّاعِ نبی ﷺ — تو خضرِ راہ نہ کیوں اُن کا نقشِ پا ہو گا
درود خوانوں کو اپنے، وہ بخشوا لیں گے — یہ معجزہ بھی قیامت میں رُونُما ہو گا
کروں گا تا دمِ آخر درودِ پاک کا ورد — مِرے لبوں سے وظیفہ نہ یہ جُدا ہو گا
میں ایسی نعت پڑھوں گا، درود ہو جس میں — اک ایک شعر مِرے دل کا آئنہ ہو گا
بروزِ حشر، بہ پیشِ خُدا، بوقتِ حساب — درودِ پاکِ نبی ﷺ پر ہی فیصلہ ہو گا
وہاں درود کی عادت ہی فائدہ دے گی — لحد میں جب کہ پیمبر ﷺ کا سامنا ہو گا
مِری زباں سے درود و سلام جاری ہے — یہ خوف ہی نہیں، روزِ نشُور کیا ہو گا
جو روز و شب ہے شُمارِ درود میں مشغول — حسابِ روزِ قیامت سے ماورا ہو گا
صلوٰۃ لب پہ ہمارے تو دل میں حُبِّ صلوٰۃ — ہمارے آگے یہ باغِ بہشت کیا ہو گا
ملے گی فردِ عمل دستِ راست میں تُجھ کو — اگر درود یہاں اِس سے لکھ چُکا ہو گا
جو پائے گا تجھے محشر میں وہ درود بہ لب — تو کیوں نہ تیری عقیدت سے خوش خُدا ہو گا
کشائشیں ہیں اُسی کی، درود جس نے پڑھا — ہر آدمی اُسے حیرت سے دیکھتا ہو گا
دورد ہی تو ہے واحِد ذریعۂ بخشش — سروشِ خُلد نے وِجدان سے کہا ہو گا
درو پڑھتے رہیں گے بِلا توقُّف ہم — ہمارا حشر میں جس وقت ''وائیوا'' ہو گا
بہشت میں بھی محافلِ درود کی ہوں گی — پہنچ گئے جو وہاں، اور کام کیا ہو گا

شبانہ روز جو صلوات بھیجے گا محمودؔ
وہی رمُوزِ محبت سے آشنا ہو گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود اُن پر، زیادہ جس کسی نے بھی پڑھا ہوگا
وُہی خوش بخت جنّت میں قریبِ مُصطفیٰ ﷺ ہوگا

ندامت کا جو آنسو میرے دامن پر گرا ہوگا
درودِ پاک کی خاتم کا گوہر بن گیا ہوگا

درودِ پاک کن کیفیّتوں میں پڑھ رہا ہوگا
درِ آقا ﷺ پہ جب محمودؔ خوش قسمت پڑا ہوگا

لبوں پر مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ ہوگا تو کس کے؟
وہ جس پر فضلِ خالق اور لُطفِ مصطفی ﷺ ہوگا

تجھے کہتا ہے جُملے خیر مقدم کے جو خود رضواں
کبھی حرفِ درود آقا ﷺ پہ تُونے پڑھ لیا ہوگا

صلوٰۃِ پاک کی ہوں گی ضیائیں میری نظروں میں
فروزاں میرے دل میں یادِ طَیبہ کا دِیا ہوگا

جو قبلِ وِردِ صَلَّی اللہ تھا تعزیر کا جُملہ
اشارہ مغفرت کا پھر وہی فقرہ بنا ہوگا

رہے گا جس کے ہونٹوں پر درودِ مُصطفیٰ ﷺ جاری
کرم اُس پر خدائے پاک کا بے انتہا ہوگا

وہی پائے گا عرفانِ حقیقت کی منازِل کو
رہِ صَلِّ عَلٰی پر جو عقیدت سے چلا ہوگا

درودِ پاک پڑھنے میں نہ غفلت ہو ذرا سی بھی
وظیفہ ہے یہی، جو دافعِ رنج و بلا ہوگا

مَیں پڑھتا ہوں درود آقا ﷺ پہ، محشر میں جو دیکھو گے
مِرا رنگِ پذیرائی عجب حیرت فزا ہوگا

نبی ﷺ کے نام کو سُنتے ہی تُم صَلِّی عَلٰی پڑھنا
جو ہوگا سہو تو فی الفور سجدہ بھی ادا ہوگا

درود اپن پر، مِری امداد کو پہنچیں گے خود سرور ﷺ
فرشتوں کی طرف سے لفظِ پُرسِش جب ادا ہوگا

بنے گا آخرش اُس کا درودِ پاک سرنامہ
محبت کی ریاست کا جو آئینِ وفا ہوگا

رہے گا رشتۂ صلواتِ پیغمبر ﷺ فقط باقی
کسی شئے سے تعلُّق، رابطہ جو ہے، فنا ہوگا

گدا ہیں ہم، سکی تجھ کو سمجھتے ہیں، دعا دیں گے
درودِ تاج، لے بابا سُنا، تیرا بھلا ہوگا

درود آقا ﷺ پہ ہم پڑھتے رہے روزِ قیامت بھی
ہمیں جو ڈھونڈتا پھرتا ہے، وہ رِضواں رہا ہوگا

کوئی ہر شعر میں اپنے، درودِ پاک کہتا ہے
کسی انساں نے دنیا میں نہ یہ پہلے سُنا ہوگا

قسم کھا کر درودِ پاک کی، محمودؔ کہتا ہوں
کرے گا وِرد جو اِس کا وہ طیبہ تک رسا ہوگا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو چاہو خود کو خلاّقِ جہاں کا ہم نوا رکھنا — درودِ سرورِ کونین ﷺ ہی سے واسطہ رکھنا
سمجھ لو، یہ زمانہ خاص ہے ورد و وظائف کا — وظیفہ تم درودِ پاک کا صبح و مسا رکھنا
صلوٰۃِ پاک پڑھنا تم بہر ساعت بہر حالت — اور اپنی ذات کو اِس وِرد ہی سے آشنا رکھنا
جو لب وا ہوں تو آوازِ درود اُن سے نکلتی ہو — خدا کے سامنے پھیلائے دامانِ دُعا رکھنا
درود آقا ﷺ پہ سب سے بڑھ کے پڑھنے والے کہلاؤ — تم اپنا مطمحِ قلب و نظر اِس طور کا رکھنا
جو ہے حکمِ درود اُس کا، کرو تعمیل پھر اُس کی — اگر چاہو خدائے لم یزل سے رابطہ رکھنا
اُسی کو واقفیت ہے درودِ پاکِ آقا ﷺ سے — جسے آتا ہو اُن کے در پہ خود کو جُبّہہ سا رکھنا
لبوں کو تر کیے رکھنا درودِ پاکِ سرور ﷺ سے — تخیُّل کو رسولِ پاک ﷺ کی مدحت سرا رکھنا
نکیرین آ کے جب پُوچھیں تو گھبراہٹ نہ ہو دل میں — لبوں کو تم فقط صَرفِ درودِ مُصطفیٰ رکھنا
''خدا کا ایک بندہ تھا'' ''درود آقا ﷺ پہ پڑھتا تھا'' — یہ دو فقرے تم اپنے لوحِ تربت پر لکھا رکھنا
درود آقا و مولا ﷺ کا، بنے ہونٹوں کی زیبائش — دلِ مجبُور کو یادِ نبی ﷺ میں نغمہ زا رکھنا
حیاتِ مُستعار اللہ نے تم کو عطا کی ہے — درودِ پاک کا تم صرف اِس سے مشغلہ رکھنا
درودِ پاک سے بے اعتنائی؟ اے معاذَ اللہ! — عزیزانِ گرامی! خود کو پابندِ وفا رکھنا
محبت دل میں ہو اُن کی، لبوں پر ہو درود اُن کا — رسُولِ پاک ﷺ کا دستار میں تم نقشِ پا رکھنا
لبوں کو صرفِ تکرارِ درود پاک کر لینا — سر آنکھوں پر مرے سرکار ﷺ کی تم خاکِ پا رکھنا
اگر حسنات کا پلڑا تمھیں محسوس ہو ہلکا — تو روزِ حشر ہونٹوں پر رواں صَلِّ علیٰ رکھنا
نبی ﷺ کا نام سُن کر بھی نہیں پڑھا درود اُن پر — کوئی بدبخت ایسا ہو تو اُس سے ربط کیا رکھنا
عمل حکمِ درودِ پاک پر کرنا عقیدت سے — مگر اِس باب میں تم شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو رہنما رکھنا

کوئی دن بھی نہ خالی ہو درودِ پاک پڑھنے سے
دلِ محمودؔ کو یا رب! تو پابندِ وفا رکھنا!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود صُبحِ تجلّی تو حُسنِ شام درود
پڑھو نبیِ مُکرّم ﷺ پہ تم مُدام درود

کسی نے دیکھی کہیں قدرِ مشترک ایسی؟
خدا کا کام درود، اور میرا کام درود

تمام عمر فراغت رہی اُنھیں غم سے
کہ پڑھنے والوں کو رکھتا ہے شاد کام درود

نبی ﷺ کا نام اِدھر لو، پڑھو درود اُدھر
ہے اسمِ سرورِ عالم ﷺ کا التزام درود

قبولیت نہ ہو اس کی؟ یہ غیر ممکن ہے
وظیفے جتنے ہیں، اُن سب کا ہے امام درود

نہ اس سے زیست کا خالی ہو ایک لمحہ بھی
حضورِ شاہِ مدینہ ﷺ ہو صبح و شام درود

حضُورِ پاک ﷺ کی نِظر کرم ہوئی، تو ہُوا
قبولِ خاطرِ خلّاقِ ذُوالکرام درود

اَبد کے بعد بھی ممکن نہیں کہ ختم ہو یہ
کہ پا گیا ہے کچھ اِس طرح سے دوام درود

بہ پیشِ خالقِ کونین حمد ہے لب پر
رسُولِ پاک ﷺ کی خدمت میں ہے سلام، درود

قبولیت کی سَنَد اُس کو بھیجتے ہیں نبی ﷺ
جو بھیجتا ہے کوئی آپ کا غلام درود

خدا کرے کہ ہو ہر شخص اِس کا دلدادہ
مِرے حضُور ﷺ کی اُلفت کا ہے پیام درود

رسولِ پاک ﷺ کے قدموں میں ہے جبیں سائی
مَوَاجَہَہ میں ہے اپنا جو استلام درود

اگرچہ کرتے ہیں دونوں ہی ایک کام، مگر
ہے عجز اپنا تو خالق کا اِبتسام درود!

عُمق سے دل کی، نہ اُبھریں اگر الفاظ
تو گویا پڑھتے ہیں ہم سب برائے نام درود

نہ ختم وہ ہے، نہ محمودؔ ختم یہ ہوگا
عطا ہے کام نبی ﷺ کا، تو میرا کام درود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا و بندہ، پیمبر ﷺ اور مَیں
وہ، درودِ پاک ان پر، اور مَیں

لب، دُرود، اِکرامِ ابرِ التفات
یادِ طیبہ، آنکھ، گوہر اور میں

حشر، حِدّت، پیاس میں وردِ صلوٰۃ — نہر، ساقی، جامِ کوثر اور میں
میری نعمتوں کا ہے پس منظر درود — نُور کا ہے پیش منظر اور میں
جب سے ہے شغلِ درودِ مُصطفیٰ ﷺ — ہے رَوِش میری مؤقر، اور میں
روزِ احسانِ شَفاعت اور درود — عرصۂ میزان و محشر اور میں
لب پہ ہو درود مُصطفیٰ ﷺ — طَیبہ کے ہوں پاک منظر اور میں
میری خوش بختی کہ ہے لب پر درود — سایہ، سر، نعلینِ اطہر اور میں
جلوہ بار و ضو فگن احساس پر — ہے درود (اَللّٰہُ اَکبرُ) اور میں
ملتجی آنکھیں، نظارہ اور درود — طَیبہ، کُوچہ، میرا بستر اور میں
ہے درودِ مصطفیٰ ﷺ حُسنِ مآل — نیکیوں کا ہے یہ جوہر اور میں
نُطق اور صَلِّ عَلٰی اور اِذنِ دید — طَیبہ، سندیسہ، کبوتر اور میں
اب ہوئے الطاف و اِکرامِ درود — پہلے تھا دوزخ کا منظر اور میں
شافعؐ دکھلا گئے راہِ درود — پھر چلوں اس پر نہ کیونکر اور میں
صدقۂ صَلِّ عَلٰی طیبۂ رسا — ہو گئے شہناز، اظہر اور میں

لطفِ آقا ﷺ اور محمودؔ و درود
وہ نگاہِ بندہ پرور اور مَیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زمزمے صَلِّ عَلٰی کے ، روزِ محشر اور مَیں — میرے حامی، میرے ناصر، میرے یاور ﷺ اور میں
لائقِ صلوات وہ ہیں اور مَیں صلوات گو — ناعِت و منعُوت دونوں کون؟ سرور ﷺ اور میں
مُستنیرِ نُورِ رحمت ہیں درودِ پاک سے — ذرّہ ہائے شہر، آقا ﷺ ماہِ انور اور میں
مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ پڑھنے والوں پر کرم! — خواب، بیماری، شفا، سرکار ﷺ چادر اور میں
وہ درودِ پاک کے مِصداق اور میرا درود — مُصطفیٰ ﷺ (خلّاقِ ہر عالم کے مظہر) اور میں
لال ہیں دردِ صلوٰۃِ مُصطفیٰ ﷺ سے میرے لب — منتظر رحمت کے، میری جان مضطر اور میں

مَیں بڑھا لُوں گا درودِ پاک کی تعداد کو
اس طرح ہوں گے مِرے اعمال بہتر اور میں

فضلِ خالق، بذلِ آقا، حوضِ کوثر اور درود
صاحبِ تسنیم و کوثر، جامِ کوثر اور میں

کام آئے گا فَقَط وہ، جو پڑھا مَیں نے درود
دفترِ اعمال، پُرسش، روزِ محشر، اور میں

”وہ خفی انداز میں، اور میں جلی اُسلوب میں
ایک کرتے ہیں وظیفہ، ربِّ اکبر اور میں

صدقۂ صلِّ عَلٰی محمودؔ بخشے جائیں گے
نعت گوئی کے ہُوئے جتنے سخنور، اور میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ترِ دل سے جو کوئی فرد مُشتاقِ زیارت ہے
تو واحد راستہ صَلِّ عَلٰی اَحمَدْ کی کثرت ہے

جہاں صَلِّ عَلٰی سرمایۂ عِزّ و فضیلت ہے
وہاں یہ وجہِ استیصالِ افلاس و فلاکت ہے

وجوبِ وِرد صَلّی اللہ اِسمِ مصطفی ﷺ سُن کر
بلاشُبہہ احادیثِ پیمبر ﷺ سے عبارت ہے

جو پڑھتے ہیں درودِ پاک، ان پر ابے اثر ٹھہری
بروزِ حشر خورشیدِ قیامت کی تمازت ہے

لحد میں، حشُر میں، پُل پر وہی تو کام آئے گی
درودِ پاکِ سرور ﷺ سے کسی کو جتنی نسبت ہے

مقلّدِ کبریا کا خُلد میں درجات پائے گا
یہی رازِ مشیّت ہے، یہی قانُونِ قُدرت ہے

اُدھر صَلِّ علیٰ ہو اور چھلک جائیں اِدھر آنکھیں
تو سمجھو، مزرعِ اعمال پر بارانِ رحمت ہے

سعادت اس کو ملتی ہے درودِ پاک پڑھنے کی
مِرے سرکار ﷺ کی جس شخص پر چشمِ عنایت ہے

مِری مصروفیت بے انتہا ہے، اس پہ بھی یارو!
درودِ پاک پڑھنے کی مجھے فرصت ہی فرصت ہے

مُداوائے الم کہیے درودِ پاکِ آقا ﷺ کو
وظیفہ ہے یہی جو وجہِ تسکینِ طبیعت ہے

خُدا کا ہم نوا ہو کر درودِ پاک کا پڑھنا
یہی حُسنِ تدبُّر ہے، یہی حُسنِ فراست ہے

وہاں بھی اہتمامِ حلقۂ صلوات ہو جائے
ملے مجھ کو اجازت حشر میں، یہ دل کی چاہت ہے

وہی تو ہے جو دنیا میں درودِ پاک پڑھتا تھا
میسّر حشر میں جس کو خُدا کے عرش کی چھت ہے

درِ توبہ پہ دستک دیجیے صَلِّ عَلٰی کہ کر
اگر اعمالِ بد پر اپنے، احساسِ ندامت ہے

صلوٰہ آقا ﷺ پہ پڑھنے میں الگ احوال ہیں سب کے
تمہاری اپنی قسمت ہے تو میری اپنی قسمت ہے

نبی ﷺ ہیں وجہِ خِلقت، بھیجتے رہنا درود اُن پر
نہ کُفرانِ کرم کرنا، اگر تم میں بصیرت ہے

نہیں ملتی ہے اوراد و وظائف میں، قسم رب کی
صلوٰۃ پاکِ محبوبِ خُدا ﷺ میں جو حلاوت ہے

نہ پڑھنا نامِ احمد پر درودِ پاک کی آیت
مِرے نزدیک تو خلّاقِ عالم سے بغاوت ہے

کرے گا وا وہی صَلِّ عَلٰی کے معنی و مطلب
اگر کوئی یہاں دانندۂ اَسرارِ حکمت ہے

صلوٰۃِ مُصطفیٰ ﷺ معمول جس کا ہو گیا، سمجھو
بہی بخت آدمی ہے، واقفِ سرِّ حقیقت ہے

نہ اک لحظہ رہے غافل درودِ پاک پڑھنے سے
اگر فی الواقعہ بندے کو کچھ شوقِ عبادت ہے

شمولیّت کرو تم حلقۂ صلواتِ آقا ﷺ سے
تو دیکھو، جوش پر کس درجہ پھر دریائے رحمت ہے

ذرا غافل نہ تُم ہونا درودِ پاکِ سرور ﷺ سے
اگر ایمان باقی ہے، اگر باقی شرافت ہے

نہیں پڑھتے درودِ پاک خود، اوروں سے کہتے ہیں
یہ گُفتار و عمل میں بُعد تو لوگوں کی عادت ہے

درود اُن پر، سلام ان پر کہ ہے مجھ پر کرم اُن کا
مِرے دل میں بصیرت، آنکھ میں نورِ بصارت ہے

بندے ہاتھوں درود آقا ﷺ پہ اُن کے روبرو پڑھنا
یہی اک خواب تو میرے لیے خوابِ مَسرّت ہے

درود آقا و مولا ﷺ پر نہ چلّا کر کبھی پڑھنا
خطا یہ عفو کے قابل نہیں ہے، یہ جسارت ہے

جو اس سے روکتے ہیں، اُن کا مسلک کچھ بھی ہو، لیکن
درودِ پاک چلتے پھرتے پڑھنے کی اجازت ہے

ضرر محمودؔ کیا پہنچا سکے گی مجھ کو یہ دُنیا
سپر میری درودِ پاک ہے، سدِّ حفاظت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیا میں روز و شب ہے اگر آرزُو درُود
ہوگا بزورِ حشر مِری آبرو درود

ہو کاروبارِ زیست میں ہر آرزو درود
یوں دوڑتا ہو بن کے رگوں میں لہو درود

بگڑی بنے گی، کل بھی سنور جائے گا ترا
کر لے شعار آج کے دن سے جو تُو درود

کُھلتا ہے اِس سے معرفتِ عَبدُہٗ کا راز
ہوتا ہے یعنی باعثِ عرفان، ھُو درود

حکمت کا، پارسائی کا در جن پہ کُھل گیا
پڑھتے ہیں صبح و شام وہی پاک خُو درود

غافل نہ ہونا دوستو! گرچہ وضُو نہ ہو
بہتر مگر یہی ہے، پڑھو با وضو درود

اخلاص روح میں ہو تو ہو ذوق قلب میں — طیبہ کو رُخ کرو کہ پڑھو قبلہ رُو درود
فضلِ خُدا سے ہو گیا معمول اب مرا — پڑھتا ہُوں محفلوں میں سرِ گُفتگو درود
اب اَن کہی بھی ہو گئی میری، کہی ہُوئی — خاموشیاں درود، مری گفتگو درود
محشر کا دن ہو اور ہوں سرکار ﷺ سامنے — میں دست بستہ ہو کے، پڑھوں رُوبرو درود

محمودؔ جب بھی دیکھا عقیدت کی آنکھ سے
پڑھتے ملے ہیں طیبہ کے سب کاخ و کُو درُود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود آقا ﷺ پہ، جو عِزّ و شان والے ہیں — اُنھی کے زیرِ نگیں سب جہان والے ہیں
درود بھیج رہے ہیں نبی ﷺ پہ صبح و مسا — زمین والے ہیں یا آسمان والے ہیں
درود کیسے میں اُن کی جناب میں نہ پڑھوں — مرے حضور ﷺ بلند آستان والے ہیں
بجا کہا کہ ہمارے درود کے حق دار — نبی ﷺ اور اُن کے سبھی خاندان والے ہیں
بتا رہے ہیں زمانے کو ہم خواصِ درود — ہمیں ملی ہے اجازت، بیان والے ہیں
درود جو نہیں پڑھتے، حقیر ہیں سارے — درود پڑھتے ہیں جتنے، وہ شان والے ہیں
مرے حضُور ﷺ پہ صلوٰۃ سامنے اُن کے — جُھکے ہوئے بڑے نام و نشان والے ہیں
درود پڑھتے ہوئے تم بھی تو چلو طیبہ — عُلُو مقام یہاں کاروان والے ہیں
جہاں درود کے حلقے کا اہتمام ہُوا — وہیں تو مُہر بہ لب سب زبان والے ہیں
درود اُن پہ جو دُشمن پہ بھی شفیق رہے — وہ جو رحیم ہیں، امن و امان والے ہیں
درود گو تھے، ثنائے حضُور ﷺ کرتے تھے — بروزِ حشر کہ جو سائباں والے ہیں
بغیرِ صَلِّ علٰی بخششیں کہاں ممکن؟ — وہ دوزخی ہیں جو ایسے گمان والے ہیں
درود خوانوں کو کیسے ہو خوفِ غرقابی — جہاز عشق کے یہ بادبان والے ہیں
درِ نبی ﷺ کو چلیں سب درود پڑھتے ہُوئے — وہ جتنے غم زدہ، آہ و فغان والے ہیں
درود طیبہ میں تم لوگ با ادب پڑھنا — کہ سر خمیدہ وہاں آسمان والے ہیں

یقین والے بنیں گے دورد پڑھ پڑھ کر — شکوک والے کہ وہم و گمان والے ہیں
درود خواں کو تو نا کام کر نہیں سکتے — فرشتے قبر کے جو امتحان والے ہیں
مِرے حضور ﷺ تو محمودؔ (ہو درود اُن پر)
محبتوں کی عجب داستان والے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود لب پہ لیے جب کوئی غلام آئے — تو اس کے واسطے اِعلانِ عَفوِ عام آئے
درود ہم نے پڑھا جب حضورِ انور ﷺ پر — ملائکہ کی طرف سے ہمیں سلام آئے
وہ جن کے ہونٹ درودِ نبی ﷺ سے لال ہُوئے — اُنھیں بہشتِ بریں سے کئی پیام آئے
درِ نبی ﷺ پہ جو جائے درود پڑھتے ہوئے — غلَط ہے ، لوٹ کے آئے تو تشنہ کام آئے
جسے خبر ہے کہ حاصل درود کا ہے کیا — تو اس کے ہونٹوں پہ کیسے نہ اِبتسام آئے
صلوٰۃِ سرورِ دیں ﷺ ہو زباں پر اُس کی — جو شخص شہرِ پیمبر ﷺ کو چند گام آئے
درود پڑھتے ہُوئے جو گئے مدینے کو — وہ غم زدہ تھے، جو لَوٹے تو شاد کام آئے
کرم ہے جن پہ خدا کا، نبی ﷺ کی ہے رحمت — وہی درود کے پڑھنے میں نیک نام آئے
درود پڑھتے تھے حلقے میں بیٹھ کر جو لوگ — دیارِ پاکِ نبی ﷺ سے بہ احترام آئے
وہ جن میں میرے لبوں پر رہا درود و سلام — رہِ حیات میں ایسے بھی صبح و شام آئے
پڑھے درود جو آقا ﷺ پہ اہتمام کے ساتھ — اسی کے واسطے تو دل میں احترام آئے
شبانہ روز جو بندہ درود بر لب ہو — دیارِ طَیبہ میں جائے، فلک مقام آئے
درود لب پہ ہو، دیوانِ نعت ہاتھوں میں — کچھ ایسے، حشر میں سرکار ﷺ کا غلام آئے
ثباتِ صبح درودِ نبی ﷺ سے ہے محمودؔ
یہی ہے وِرد جو وجہِ شکستِ شام آئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درودِ پاک کے صدقے میں رب کو اس پہ پیار آئے — اگر اعمالِ بد پر کوئی بندہ شرمسار آئے

وہ ممنونِ تلطُّف ہیں، وہ ممنونِ کرم ہوں گے
جنھیں فرضیّتِ صَلِّ علیٰ کا اعتبار آئے

نوائیں رائیگاں، کھوٹے عمل، باتیں عَبَث تیری
سوا صلوات کے، جتنا بھی تُو رب کو پُکار آئے

جسے منظور ہو، اپنی رضا خالق سے مَنوائے
درودِ پاک کے حلقے میں آئے، بار بار آئے

جو صَلِّ اللہ کی آواز پر چٹکے گُلستاں میں
خَزاں نا آشنا وہ پُھول ہو، اُس پر بہار آئے

پڑھا صَلِّ عَلی در پر رسُولِ پاک ﷺ کے جا کر
تو گویا بوجھ ہم اپنے گُناہوں کا اتار آئے

ہو تعویذِ درودِ پاک ہر تارِ رگِ جاں میں
جو آئے تو اِسی ترکیب سے جاں کو قرار آئے

جسے احساس ہو جائے، درودِ مصطفی ﷺ کیا ہے
حصارِ معرفت میں فرد وہ عالی تبار آئے

جو بھیجے پیار سے سرکار ﷺ کو ہدیے درودوں کے
مجھے بے ساختہ اُس محترم ہستی پہ پیار آئے

درود آقا ﷺ پہ پڑھتے جا رہے ہیں، اِس کا گِننا کیا
کوئی کھٹکا نہیں جی کو، اگر روزِ شمار آئے

اِدھر ہونٹوں سے اَلفاظِ درودِ مصطفی ﷺ نکلے
اِدھر دل میں مدینہ طیّبہ کے شہر یار ﷺ آئے

دلِ مضطر کو چین آئے درودِ پاک پڑھنے سے
تمنّاؤں کے سرکش اُونٹ کے مُنہ میں مِہار آئے

مِرے لب پر درودِ پاک ہو، نعتوں کے نغمے ہوں
یہ کیفیّت مِری تقدیر میں لیل و نہار آئے

قبولیت اُنھی کی ہے فَقط دربارِ آقا ﷺ میں
درود و نعت پڑھتے جو بعجز و انکسار آئے

وہ بے شک مست پڑھے صلوات نامِ مصطفی ﷺ سُن کر
احادیثِ نبی ﷺ پر ہی پر نہ جس کو اعتبار آئے

نبی ﷺ کے لُطف سے، رحمت سے کب محروم رہتا ہے
درودِ پاک کے حلقے میں جو شب زندہ دار آئے

کِیا ہو ذکرِ صَلَّی اللہ اِک اِک شعر میں جس نے
کوئی تو سامنے محمودؔ کے معجز نگار آئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیسے نہ پیش کرتا رہُوں بیش تر درود
نخلِ ثنائے مصطفی کا ہے ثمر درود

کر لیں قبول جو شہِ والا گہر ﷺ درود
معلوم ہو، مفید رہا کس قدر درود

ضائع نہ کیجیے اِسے، نعمت ہے زندگی
ہر وقت نعتِ پاک ہو، شام و سحر درود

حاصل اُدھر رضائے خُدا ہوگی، گر پڑھو
خوشنودیٔ نبی ﷺ کے لیے تم اِدھر درود

اُس نے جو مومنوں پہ کِیا ہے کرم کے ساتھ
احسانِ کبریا کی ہے پہلی خبر درود

ٹھہرا ہے لازمی مِرا جانا بہشت کو
جس دن سے ہو گیا مِرا راہبر درود

خلاّقِ دو جہاں کی نظر میں رہا کرو
اِخلاصِ قلب و جاں سے پڑھو اِس قدر درود

اِس کے سبب سے سُکھ ملے، خُوشحالیاں ملیں
رنج و الم کے آگے بنا ہے سپَر درود

کیونکر نہ مُستنیر جہاں کو کریں یہ سب
آخر ہے وردِ شمس و نجُوم و قمر درود

سرکار ﷺ صاد کرتے ہیں طَیبہ کی حاضری
درخواست لے کے جاتا ہے پیغامبر درود

جب وقت ہو تو تم پڑھو صیغے طویل تر
نامِ نبی ﷺ سنُو تو پڑھو مختصر درود

اُس قریۂ خلوص کی ہر شئے ہے نعت گو
پڑھتے ہیں شہرِ نور کے دیوار و در درود

منزل ملی اُسے شہِ طیبہ ﷺ کے شہر کی
جس خوش نصیب کا ہُوا رختِ سفر درود

ہونٹوں ہی پہ نہیں رہا جاری یہ زمزمہ
پڑھتی ہے فضلِ حق سے مِری چشمِ تر درود

کم ہے، بہت ہی کم ہے یہ تعداد، دوستو!
اُن ﷺ پر جو بھیجتا رہوں میں عمر بھر درود

اُس کو نہ ہوتا عشق جو اپنے حبیب ﷺ سے
خالق نہ بھیجتا مِرے سرکار ﷺ پر درود

محمودؔ پیش کرتے رہو از رہِ خلوص
صبح و مسا بخدمتِ خیر البشر ﷺ درود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیسے ہماری سمت نہ ہو اِعتنا کا رُخ
ہے جانبِ درود جو ما و شما کا رُخ

صَلِّ علیٰ کی سمت ہے میری وفا کا رُخ
سرکار ﷺ دیکھیے مِرے دستِ دُعا کا رُخ

جس سمت سارے لوگ درودِ نبی ﷺ پڑھیں
بے شک ہے اُس طرف کرمِ کبریا کا رُخ

دم میں درود کے ہے یہ اکسیر، دیکھنا
بدلے گی اِک پُھونک ہجومِ بلا کا رُخ

پڑھیے اگر درود تو کیجیے ملاحظہ
کیا سطحِ مُرتَفِع کو ہے بختِ رسا کا رُخ

ہم کیوں نہ رُخ درودِ نبی ﷺ کی طرف کریں
ہر وقت ہے درود کی جانب خُدا کا رُخ

بھیجا درود میں نے نبی ﷺ پر، تو ہو گیا
میری طرف ملائکہ کی ''واہ وا'' کا رُخ

اُٹھتا ہے جس مقام سے آوازۂ درود — اُس سمت ہو گیا ہے رضائے خُدا کا رُخ

پڑھ کر درود، دیکھا جو اوجِ رسول ﷺ کو — پایا ہے لامکاں کی طرف نقشِ پا کا رُخ

اللہ نے درود کی دیں جس کو نعمتیں — طَیبہ کی سمت ہو گیا اُس باصفا کا رُخ

سرکار ﷺ کیجیے گا برائے خدائے پاک — مُجھ سے درود خواں کی طرف اِعتنا کا رُخ

شرمندگی کے ساتھ پڑھا جب درودِ پاک — بدلا جزا کی شکل میں میری سزا کا رُخ

رہتا ہے جو درود بہ لب ان کا اُمتی — کرتا ہے پھر وہ وادیٔ اُمُّ القُریٰ کا رُخ

دیکھو تو، جب سے عاملِ صلوات ہو گیا — کیسا پھرا ہے میری طرف سے بلا کا رُخ

لکھا مقدّروں کا مٹائے یہی درود — ہے پھیرتا یہی تو خدنگِ قضا کا رُخ

ہوں گی جدھر صلوٰۃ گزاروں کی ٹولیاں — روزِ نشور ہوگا اُدھر کو عطا کا رُخ

مائل کیا درود نے بخشش کو اِس طرف — پہلے مِری طرف کو رہا ہر خطا کا رُخ

وردِ درودِ پاکِ پیمبر ﷺ نے بے طرح — اُلٹی طرف کو پھیر دیا ابتلا کا رُخ

محمودؔ شہرِ پاک میں صَلِّ عَلٰی کے ساتھ
کرتا تھا بعد فجر میں پیدل قُبا کا رُخ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہلے تو جانتا نہ تھا، کیا ہے سرُور و حَظ — مجھ کو درود ہی نے دیا ہے سرُور و حَظ

بہجت مِرے لیے ہے، مَسرّت مِرے لیے — میرے لیے درود بنا ہے سرُور و حَظ

وردِ صلوٰۃ لب پہ ہے میرے بہ حکمِ رب — میرے شریکِ حال رہا ہے سرُور و حَظ

جاری زبانِ دل پہ ہُوا ہے درود پاک — مجھ پر کرم نُما جو رہا ہے سرُور و حَظ

روزِ نشور بھی رہا شاداں درودِ خواں — صَلِّ عَلَی النَّبِیؐ کا صلہ ہے سرُور و حَظ

نامِ نبی ﷺ کو سُن کے جو پڑھنے لگے درود — خوش بخت ہے وہ، اُس کو ملا ہے سرُور و حَظ

مُسرور تھا درود سے محفوظ ہو کے مَیں — اک لطف و فضلِ ربِّ عُلا ہے سرُور و حَظ

حرفِ درود لوحِ دل و جاں پہ نقش ہے — قسمت میں یوں ہماری، لکھا ہے سرُور و حَظ

دل سب لگائیں وِرد درودِ رسول ﷺ میں
اس میں برائے شاہ و گدا ہے سرُور و حَظ

طیبہ رسائی کا ہُوا باعث درودِ پاک
ہم کو اسی طرح سے ملا ہے سرُور و حَظ

جب جا کے شہرِ نور میں صَلِّ عَلٰی پڑھا
اپنے لیے کچھ اور بڑھا ہے سرُور و حَظ

وردِ درودِ پاک نبیٔ کریم ﷺ سے
ہر ہر مشامِ قلب بنا ہے سرُور و حَظ

ہم بھیجتے رہیں نہ کیوں سرکار ﷺ پر درود
اِس ورد میں تو سب سے جدا ہے سرُور و حَظ

صبح و مسا مگن رہیں وردِ صلوٰۃ میں
اہلِ وفا کو پھر تو سوا ہے سرُور و حَظ

بے کیف تھی، غموں کا مرقّع تھی زندگی
پر اب بوجہِ صَلِّ عَلٰی ہے سرُور و حَظ

زیرِ اثر رہوں گا اِسی کے، بہشت تک
یارو! درود نے جو دیا ہے سرُور و حَظ

میری طرح ہیں ربّ و ملائک درود گو
ان ہمنوائیوں کا صلہ ہے سرُور و حَظ

وردِ درودِ پاک میں، ذکرِ حضور ﷺ سے
لوگوں نے کیسا کیسا لِیا ہے سرُور و حَظ

حاصل مجھے نہ کیسے رہے، صدقۂ درود
قسمت کی لوح پر جو لکھا ہے سرُور و حَظ

شام و پگاہ جو بھی صلوٰۃ آشنا رہا
پاتا وہی تو صبح و مسا ہے سرُور و حَظ

ملتا ہے جو درودِ رسولِ کریم ﷺ میں
دنیا کی ہر خوشی سے سوا ہے سرُور و حَظ

مشغول کیسے میں نہ رہوں گا درود میں
اپنے لیے تو اس کی جزا ہے سرُور و حَظ

اب ہم ہیں اور حلقۂ صَلِّ عَلَی النَّبِیْ
کیسا محیطِ ارض و سما ہے سرُور و حَظ

محمودؔ ہے درودِ نبی ﷺ، قصّہ مختصر
ایسا وظیفہ جس کی عطا ہے سرُور و حَظ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم نُما ہُوا اُن پر مرا خُدا کیا کیا
رہے درود میں جو لوگ نغمہ زا کیا کیا

خدا کے حکُم کی تعمیل میں خلُوص کے ساتھ
درودِ پاکِ حبیبِ خُدا ﷺ پڑھا کیا کیا

وضو تھا اشکوں سے، نیّت درود سے کی تھی
نمازِ عشق و محبّت ہُوئی ادا کیا کیا

لحد سے حشر کے سارے کڑے مراحل میں
ملا صلوٰۃ گزاروں کو حوصلہ کیا کیا

ادا کِیا ہے جنھوں نے بھی فرضِ صَلِّ عَلٰی
عطا کریں گے اُنھیں میرے مُصطفیٰ ﷺ کیا کیا

درود ہی کے سبب زیرِ بارِ احساں ہوں
مِرے حضور ﷺ نے مجھ پر کرم کِیا کیا کیا

گیا جو خواب میں طیبہ درود پڑھتے ہُوئے
نہ جانے ایسے میں مَیں نے کہا سُنا کیا کیا

درودِ پاک نے صحّت بحال فرما دی
ملی مریضِ غمِ ہجرؔ کو شفا کیا کیا

نہ پوچھیے کہ مجھے بھی درود کے باعث
جنابِ سرورِ کونین ﷺ سے ملا کیا کیا

درود اُن پہ، خُدا نے جنھیں کریم کِیا
نوازے آقا ﷺ نے مجھ سے کئی گدا کیا کیا

پڑھا درود، و جن کو سوال کرنا تھے
اُنھی نے قبرؔ میں پُوچھا ہے مُدعا کیا کیا

درود ہم نے جو سیکھا تھا آپ خالق سے
تو اِس حوالے سے کرتے رہے دُعا کیا کیا

درودِ پاک کے صدقے، مِلا ہے کیا کیا کچھ
رہا تھا دستِ طلب پہلے نارسا کیا کیا

بروزِ حشر کُھلے گا درود کا فیضان
پتا چلے گا کہ اِس کا ملا صلہ کیا کیا

مِری حیات میں در آیا جو درودِ نبی ﷺ
مِری نجات کا ضامن وہ بن گیا کیا کیا

درود خواں کو تو سُرعت سے لے گیا رضواں
وہ جا رہا تھا پئے خُلد جھومتا کیا کیا

درودِ پاکِ رسولِ کریم ﷺ کے صدقے
ہُوا ہم ایسے بُروں تک کا بھی بھلا کیا کیا

ملا ہے خالقِ کُل سے ہمارے آقا ﷺ کو
درود خوانئ مومن سے ماورا کیا کیا

طلب تو کم ہی تھی لیکن درود کے باعث
ہمارا کاسۂ خواہش بھرا گیا کیا کیا

درودِ پاک کا جب بھی خیال آیا ہے
خدا ہی جانتا ہے، ہم نے کہ دِیا کیا کیا

بروزِ حشرؔ بتاؤں گا پیشِ داورِ حشرؔ
درودِ پاک کی تعریف میں لکھا کیا کیا

درودِ پاک نے مجھ کر کرم کیے لاکھوں
قبولیت سے نوازی گئی نوا کیا کیا

بُرے تھے یا تھے بھلے، پر درود پڑھتے تھے
ملیں نہ حشر میں تحفے ہمیں بھلا کیا کیا

رہائی ہم کو ملی ہے درود پڑھنے سے
وگرنہ ملتی قیامت کے دن سزا کیا کیا

بتاؤں کس طرح محمودؔ مَیں زمانے کو
درودِ پاکِ نبی ﷺ میں ملا مزا کیا کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُٹھتی رہیں جو دل سے صدائیں درود کی — طیبہ میں جی کو بھائیں فضائیں درود کی
رحمت کی بارشوں کا تسلسل وہاں رہے — وہ بستی جس پہ بدلیاں چھائیں درود کی
جاتی ہیں عرش تک، یہ خبر قدسیوں کو ہے — دل سے جو اُٹھ رہی ہیں نوائیں درود کی
دُنیا و آخرت میں مِلیں سرخروئیاں — یارو! ہیں بے حساب عطائیں درود کی
آنکھوں نے وردِ صلِّ علٰی میں بہائے اشک — اُمڈیں جو میرے سر پہ گھٹائیں درود کی
ذکرِ نبی ﷺ سے بادِ بہاری ہے مُشک بار — چلتی ہیں روح و بدن پہ ہوائیں درود کی
ہر صُبح ہو رہی ہے اِسی ورد سے طلُوع — ہر شام کیسے ہم نہ منائیں درود کی
ممکن ہے کب ہے، ہم کو وہاں پر ہو روک ٹوک — گونجیں گی حشر میں بھی صدائیں درود کی
لو مان لو کہ ایک یہی ہے رہِ نجات — لو سُن لو، بات ہم جو بتائیں درود کی
مومن ہیں جتنے، سب ہیں ملائک کے ہم نوا — آؤ تو، بزم مل کے جمائیں درود کی
ہر لمحۂ حیات جب اِن کا گواہ ہے — بھولیں گی پھر نہ ہم کو عطائیں درود کی
دامن تلک بھی آتشِ دوزخ نہ آئے گی — ظاہر وہاں پہ ہوں گی وفائیں درود کی
ایسے بھی لوگ کم تو نہیں ہیں جہان میں — جن کو محافل رات دن بھائیں درود کی
یادِ رسُولِ پاک ﷺ کی محفل ہو پیر کو — ہر بارہویں کو بزمِ سجائیں درود کی

محمودؔ ہوگی ہم کو عطا بُردۂ حضور ﷺ
ہاں، اوڑھ لی ہیں ہم ردائیں درود کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلوٰت میں مصروف اگر کوئی بشر ہو — کیسے نہ ہو وہ اللہ کا منظورِ نظر ہو
لب پر ہے ترے صلِّ علٰی صلِّ علٰی جب — پھر کیوں نہ تُو طیبہ کی طرف گرمِ سفر ہو
دل کیوں نہ جُھکے صلِّ علٰی سیّدِنا پر — جب گُنبدِ سرکار ﷺ ہی عُنوانِ نظر ہو
گر پڑھتے ہوئے صلِّ علٰی سرورِ دیں ﷺ پر — اپنی نہ خبر ہو تو جہاں بھر کی خبر ہو
جو پڑھتا ہے صلوات دُعا کرتے ہوئے بھی — پھر کیسے نہ اُس فرد کو ایقانِ اثر ہو

سرکار ﷺ کے دربار میں جس وقت بھی پہنچوں ۔۔۔ لب پر ہو درود، اور نگوں اپنا یہ سر ہو
ہے قدر بھی، قیمت بھی اِسی صَلِّ عَلٰی سے ۔۔۔ یہ وِرد تمھارا جو نہیں ہے تو صِفر ہو
ہم پر ہے کرم وِردِ درودِ نبوی ﷺ کا ۔۔۔ کیوں روزِ قیامت کا ہمیں کچھ بھی خطر ہو
جب صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی ورد ہے تیرا ۔۔۔ کیوں عرشِ عُلا تک نہ تری حدِّ نظر ہو
پڑھ سرورِ عالم ﷺ پہ درود اور زیادہ ۔۔۔ جو شہرِ پیمبر ﷺ تیرا مقصودِ سفر ہو
ہو ذکرِ درود اس میں، اگر نعت کہوں مَیں ۔۔۔ یہ میرا تخصّص ہی مِرا حُسنِ ہُنر ہو
پھر معجزۂ صَلِّ عَلٰی جان سکو گے ۔۔۔ گر کچھ بھی تمھیں علمِ تواریخ و سِیَر ہو
صلوات کی کثرت سے نکل جائے گی لاریب ۔۔۔ میزان پہ حسنات کی جتنی بھی کسر ہو
پڑھ آقا و مولا ﷺ پہ درود اور مِری جاں! ۔۔۔ سرگرمِ سفر طَیبہ کو با دیدۂ تر ہو!
غافل نہ ہو اِک پل کے لیے صَلِّ عَلٰی سے ۔۔۔ تجھ پر جو مِرے سرورِ عالم ﷺ کی نظر ہو
پڑھتا جو درود آقا و مولا ﷺ پہ نہیں ہے ۔۔۔ اِسلام کی بنیاد کی کیا اُس کو خبر ہو
مجھ پر بھی سدا لطف رہے صَلِّ عَلٰی کا ۔۔۔ میرا بھی یہی وِرد اگر شام و سحر ہو
صلواتِ پیمبر ﷺ کے سوا، سارے جہاں میں ۔۔۔ ہم کو بھی بتانا جو کوئی جائے مَفَر ہو
جب چاہُوں، درود ان پہ پڑھوں اور پہنچ جاؤں ۔۔۔ یا رب! ترے محبوب ﷺ کے قریے میں جو گھر ہو

لب پر ہو درود اِس کی، نگاہوں میں عقیدت
محمودؔ ہو طیبہ میں تو کیوں خاک بسر ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس نے درود نام کو سُن کر پڑھا نہ ہو ۔۔۔ اُس کی طرف ہمارا ذرا اِعتنا نہ ہو
ذکرِ دورِدِ پاک نہ ہو نظم جب تلک ۔۔۔ حق تو یہ ہے کہ شاعری کا حق ادا نہ ہو
اَحزاب میں ہے حکمِ خدا جب، پڑھو درود ۔۔۔ تعمیلِ حکم میں ذرا چُون و چَرا نہ ہو
اُن کے سوا کسی پہ خدا نے پڑھا درود؟ ۔۔۔ میرے حضور ﷺ سا نہ کوئی ہے، نہ تھا، نہ ہو
وہ ہ کس طرح سے چھوڑیں گے دامن درود کا ۔۔۔ جن کو سوا نبی ﷺ کے، کوئی آسرا نہ ہو

اللہ! مُجھ کو نُطق کا یارا نہ پھر ملے
ہونٹوں پہ گر درودِ رسُولِ خُدا ﷺ نہ ہو

لمحاتِ زندگی میں سکینت کا دخل کیا
وردِ درودِ پاک جو صبح و مسا نہ ہو

مُجھ کو بھی مل سکے نہ سعادت درود کی
اے میرے ہم نشیں! اگر فضلِ خُدا نہ ہو

ہم تو درودِ پاک میں کرتے نہیں کمی
ایسا کرے وہ شخص، جو کچھ جانتا نہ ہو

اَعصاب کو تھکن نہیں ہوتی درود سے
بیزارِ اِس سے جو ہُوا، اُس کا بھلا نہ ہو

کچھ لوگ یوں نفُور ہیں وردِ درود سے
صَلُّوْا عَلَیْہِ جیسے کلامِ خدا نہ ہو

وردِ درودِ پاک نہ کم ہو بروزِ حشر
یہ کون جانتا ہے، وہاں کیا ہو، کیا نہ ہو

میری حیات میں تو نہ آیا، نہ آئے گا
وہ دن کہ جبرئیل مِرا ہم نوا نہ ہو

یا رب! مِری کوئی بھی عبادت نہ ہو قبول
لب پر اگر وظیفۂ صَلِّ عَلٰی نہ ہو

اُس وقت تک درود سے غافل نہ ہو، عزیز!
جب تک بروزِ حشر ترا فیصلہ نہ ہو

محمودؔ کیسے پائے مزا وُہ درود میں
سرکار ﷺ کے خیال میں جو جُبہہ سا نہ ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فضل خُدا و لُطفِ شہِ انبیا ﷺ ہُوا
مُجھ سے درود جب سرِ محشر ادا ہُوا

دُنیا میں وہ درود خواں سب سے ہے باوقار
چوکھٹ پہ ہے جو میرے نبی ﷺ کی، پڑا ہُوا

دل سے اک ایک خواہشِ دُنیا چلی گئی
محمودؔ جب درودِ نبی ﷺ مُدعا ہُوا

دستِ دُعا اٹھائے جو، پڑھ کر درودِ پاک
کیسے نہ اُس کا دستِ طلب ہو بھرا ہُوا

اِس کے طفیل مجھ کو مِلیں راحتیں تمام
ہر دُکھ مِرا درود کے صدقے ہَوا ہُوا

جب بھی پڑھا درود پیمبر ﷺ کی ذات پر
میں بے نیازِ حیطۂ ارض و سما ہُوا

ہمدم ہے جب درودِ پیمبر ﷺ تو کیا خطر
دُشمن اگر زمانہ ہُوا بھی تو کیا ہُوا

''مَیں بھی درود پڑھتا ہوں'' خالق نے جب کہا
وہ لمحہ میرے واسطے حیرت فزا ہُوا

جب اِنحصار ٹھہرا درودِ رسول ﷺ پر
فی الفور سب مصیبتوں کا خاتمہ ہُوا

راحت میں جب بدل گیا ہر دُکھ درود سے
حیرت میں ہے جہاں، کہ یہ کیا ماجرا ہُوا

منکَر نَکیر آئے اور واپس چلے گئے
کام آ گیا درود ہمارا پڑھا ہُوا

طَیبہ میں شال بعد میں جا کر پڑھوں درود
عرصہ یہ اب مِرے لیے صبر آزما ہُوا

”جنت میں میری پاس رہے گا درود خواں“
فرمان ہے جو یہ، تو جو فرما دیا، ہُوا

دس رحمتیں خدا کی، ملیں گی صلوٰۃ پر
مجھ کو حدیثِ پاک سے یہ آسرا ہُوا

کیا حلقۂ درود میں شامل ہر ایک شخص
دربار مصطفی ﷺ میں نہیں ہے رسا ہُوا؟

جب قُبّہ حضور ﷺ پہ میری نظر پڑی
پڑھتا رہا درود، اُسے دیکھتا ہُوا

نامی نبی ﷺ جو سُن کے بھی پڑھتا نہیں درود
بہروپیا ہے، گرچہ ہے مومن بنا ہُوا

پہنچا وہاں جو پڑھتے ہوئے مَیں درودِ پاک
طَیبہ میں سب مَسرّتوں سے آشنا ہُوا

اُن ﷺ پر درود پڑھتا رہے گا شبانہ روز
ہر خوش نصیب اُن کی گلی تک گیا ہُوا

پڑھتے ہوئے درود میں جاؤں گا عرش تک
سرکار ﷺ کے نقوشِ قدم ڈھونڈتا ہُوا

دولت درودِ پاک کی رکھتا ہے یہ فقیر
سب کُچھ ہے اِس کے پاس نبی ﷺ کا دِیا ہُوا

محشر میں جب درود پڑھا میں نے زیرِ لب
ہنگامِ خامشی بہت ہنگامہ زا ہُوا

پہلے سلام پڑھ کے، پڑھا پھر درودِ پاک
یوں اپنا سجدہ وقتِ تشہُّد ادا ہُوا

برپا کریں گے حشر میں محفل درود کی
اربابِ التجا کا تقاضا نیا ہُوا

ہو اختتامِ بزم درود و سلام پر
اس میں ہر اک شریک اُٹھے جھومتا ہُوا

محمودؔ ہو شمول مِرا ان میں روزِ حشر
دل پر درودِ پاک ہو جن کے لکھا ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلوات سے اعلیٰ نہ ہوا، اور نہ ہوگا
ایسا تو وظیفہ نہ ہُوا اور نہ ہوگا

جو صبح و مسا شاغلِ صلوات ہوا ہے
اُس کو غمِ دنیا نہ ہُوا اور نہ ہوگا

پڑھتا ہے درود آقا و مولا ﷺ پہ خدا بھی
یہ رتبہ کیا کا نہ ہُوا اور نہ ہوگا

آقا ﷺ پہ درود ...... ان کے سوا اور کوئی بھی — مُزَّمِّل و طٰہٰ نہ ہُوا اور نہ ہوگا
حق یہ ہے، سوا رب کے، قسم صَلِّ عَلٰی کی — مدّاح نبی ﷺ کا نہ ہُوا اور نہ ہوگا
تا حشر یہی آپ ﷺ کی صلوات کا سکّہ — چلتا ہُوا ایسا نہ ہُوا اور نہ ہوگا
جب صَلِّ عَلٰی ربِّ جہاں کا ہے وظیفہ — ورد اس سے تو اچھا نہ ہُوا اور نہ ہوگا
اندازِ درود ان پہ ہے کیا خالقِ کل کا — یہ راز تو اِفشا نہ ہُوا اور نہ ہوگا
جب لوگ درود اس کے سرھانے نہ پڑھیں گے — بیمار تو اچھا نہ ہُوا اور نہ ہوگا
آقا ﷺ کے گھرانے کے سوا جس پہ ہو صلوات — پھر ایسا گھرانا نہ ہُوا اور نہ ہوگا
ہنگامۂ محشر میں سوا صلِّ عَلٰی کے — بخشش کا وسیلہ نہ ہُوا اور نہ ہوگا
طَیبہ کو جو جانا ہے تو صلوات پڑھے جاؤ — ہاں، ایسا طریقہ نہ ہُوا اور نہ ہوگا
جو حلقۂ صلوات گزاراں میں ہے شامل — رنجیدہ ذرا سا نہ ہُوا اور نہ ہوگا
ہم آئیں گے کیوں باز درودِ نبوی ﷺ سے — شیطان کا چاہا نہ ہُوا اور نہ ہوگا
مجھ سے تو سوا صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی کے — آقا ﷺ کا قصیدہ نہ ہُوا اور نہ ہوگا
کافی ہے ہمیں سایۂ صلواتِ پیمبر ﷺ — سرکار ﷺ کا سایہ نہ ہُوا اور نہ ہوگا
اک ورد میں مشغول ہے مخلوق بھی، رب بھی — ایسا تو تماشا نہ ہُوا اور نہ ہوگا
ہو اُن ﷺ کے سوا جس پر درود آپ خُدا کا — ایسا رُخِ زیبا نہ ہُوا اور نہ ہوگا
جس پلڑے میں رکھتے ہیں درودِ نبوی ﷺ کو — پلڑا تو وہ ہلکا نہ ہُوا اور نہ ہوگا
ہے شاملِ صلوات خدا، اور فرشتے — بندے کا اجارہ نہ ہُوا اور نہ ہوگا
پڑھتا ہوں درود اپنے پیمبر ﷺ پہ شب و روز — حق پھر بھی تو پورا نہ ہُوا اور نہ ہوگا

محمودؔ سوا صَلِّ عَلٰی سیِّدنا کے
ہر غم کا مُداوا نہ ہُوا اور نہ ہو گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر حرف میرے دل پہ رقم ہے درود کا
اور وِرد میری رُوح میں ضم ہے درود کا

عالم تمام عاملِ حکمِ خُدا ہوا
قائل جو سارا عرب و عجم ہے درود کا

ظلِّ درود میں ہیں نبی ﷺ و ولی علیہ السلام تمام
دستِ ملائکہ میں علَم ہے درود کا

قندیل اِس میں جلتی ہے عشقِ رسُول ﷺ کی
مومن کا قلب گویا حرم ہے درود کا

میری حیات کا ہر اک لمحہ ہے مُستنیر
یُوں ہے کہ میرا ایک اِک دم ہے درود کا

ہے زندگی مِری جو سکینت سے بہرہ یاب
اِکرام یہ خدا کی قسم ہے درود کا

پیشِ خدا تُلیں گے جب میزان پر عمل
قائم رہے گا جو، وہ بھرم ہے درود کا

لب پر دُعائے حاضریٔ شہرِ نُور ہے
سینے میں میرے، شعلۂ نم ہے درود کا

کیا کھو دیا ہے اُس نے، وہ کل جان جائے گا
ذوق آج جس کے قلب میں کم ہے درود کا

اُس سے وہ استفادہ کرے گا نہ کس لیے
مؤمن کو صیغہ جو بھی بہم ہے درود کا

اربابِ عشق و اہلِ محبت جو ہیں، اُنھیں
بخشیدہ تُحفہ باغِ اِرم ہے درود کا

لیکن درودِ تاج کی ہے بات ہی کچھ اور
صیغہ تو ایک ایک اَہم ہے درود کا

ہوں گے بروزِ حشر بھی ہم اس سے مُستفید
پھیلا ہُوا جو فیضِ اَتم ہے درود کا

ناکامیوں کا اِس سے تعلّق نہیں کوئی
محمودؔ پر جو دیکھو، کرم ہے درود کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نے درود پڑھ کے، نبی ﷺ کی دُہائی دی
تو رنج و غم سے مُجھ کو خُدا نے رِہائی دی

صیغے اُسی نے مُجھ کو سِکھائے درود کے
جس نے مجھے حضُور ﷺ کی مدحت سرائی دی

سرمایۂ درود سے رب نے نواز کر
مال و منال سے مُجھے بے اعتنائی دی

آئینہ اس پہ ہو گئی رمزِ درودِ پاک
جس کو خُدائے پاک نے حق آشنائی دی

پڑھ کر درود اُن ﷺ پہ خُدائے کریم نے
آقا ﷺ کے اختیار میں ساری خُدائی دی

اُس کی زباں پہ ہیں تو ہیں نغمے درود کے
جس کو خدا نے در پہ نبی ﷺ کے، رسائی دی

پڑھتا ہے خُود بھی، کہتا ہے، تم بھی پڑھا کرو
ایسی خدائے پاک نے ہم کو بڑائی دی

رب نے سُجھا کے ہم کو حقیقت درود کی
سرکار ﷺ آشنائی کیا دی، حق نُمائی دی

ہم سے بھی قبل جب ہیں ملائک درود خِواں
تو پھر ملائکہ نے ہمیں رہنمائی دی

پڑھتے رہیں درود، پہنچتے رہیں حجاز
ہم کو تو خود خُدا نے کلیدِ رسائی دی

مَیں بھی درود خواں ہوں، شرف یہ بھی کم نہیں
زاہد کو کبریا نے اگر پارسائی دی

نعت و درود کی رہی میری وہی رَوِش
اہلِ جہاں نے گرچہ مجھے ہر بُرائی دی

آیا درود لب پہ، گرے اشک آنکھ سے
مُجھ کو جُونہی زمینِ مدینہ دکھائی دی

محمودؔ آنکھیں مُوند، جھکا سر، درود پڑھ!
پھر سوچ، رب نے اپنی تجھے ہم نوائی دی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حکمِ فرضیّتِ صلوات جو قرآنی ہے
اس کی تعمیل میں چہروں کی درخشانی ہے

میں درود آقا ﷺ پہ پڑھتا بھی ہوں، سُنتا بھی ہوں
وہ سُخَن گوئی ہے میری، یہ سُخَن دانی ہے

جس کے اعمال کا حاصل ہے درودِ نبوی ﷺ
اُس کی دنیا میں، نہ عقبیٰ میں پریشانی ہے

آیۂ صَلِّ عَلٰی جس کا وظیفہ ٹھہرا
اس کی قسمت میں پیمبر ﷺ کی ثنا خوانی ہے

ابرِ اِکرام نبی ﷺ اُس پہ برس جائے گا
وردِ صلوات سے جس آنکھ میں بھی پانی ہے

گونجتا جس میں نہیں صَلِّ علٰی کا نغمہ
ایسے گھر کے تو مقدّر ہی میں ویرانی ہے

باقی اوراد ہیں تقلید میں اِس کی، اُس کی
اک درود ایسا ہے جو سُنّتِ ربّانی ہے

چھوڑ سکتا ہی نہیں وردِ درودِ سرور ﷺ
قدر اِس وِرد کی جس فردْ نے بھی جانی ہے

اُس کے اعمال میں ہے سب سے نمایاں صلوات
رمز اسلام کی جس شخص نے پہچانی ہے

حشر میں سب سے بڑا مسئلہ ہے بخشش کا
جس میں صلوات کے باعث بہت آسانی ہے

میری فطرت سے ہے مربوط صلوٰۃِ سرور ﷺ
کارگر اِس میں مِرا جذبۂ ایمانی ہے

آپ سے آپ درود اس کے لبوں سے ہو ادا
پیشِ روضہ جھکی جس شخص کی پیشانی ہے

اور کیا میرے عمل میں ہے بغیرِ صلوات — رُستگاری کی یہی وجہ اک امکانی ہے
کام خالق کا ہے جب وِردِ صلوٰۃِ آقا ﷺ — یہ عمل وہ ہے کہ ہر حال میں لاثانی ہے
چہرہ پُرنُور ہو گیا، جب نہ کِیا وردِ درود — دشتِ طَیبہ کی بھی جب خاک نہیں چھانی ہے
روح سرشار ہوئی لطف و کرم سے اِس کے — ذوقِ ترسیلِ درود اپنا تو روحانی ہے
روزِ میزان، عمل اُس کا ہی بھاری ہوگا — وردِ صلوات میں جس جس کی گُل افشانی ہے
مَر مٹے پڑھتا ہُوا صَلِّ عَلٰی طَیبہ میں — دل میں مؤمن کے اگر ذوقِ جہانبانی ہے
دل جو پڑتا ہے مِرا صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا — دستگیر اپنی یہ کیفیّتِ وجدانی ہے
سیکڑوں شعر کہے جاتا ہوں صلوات پہ مَیں — فکر میں جوش ہے، جذبات میں طغیانی ہے
بعدِ مُرون بھی پڑھے جاؤں گا آقا ﷺ پہ درود — مجھ کو راحت ہے اِسی کام میں، آسانی ہے
میرے ہونٹوں پہ ہیں بس صَلِّ عَلٰی کے نغمے — اور سرکار کی چوکھٹ پہ یہ پیشانی ہے

کام دے گا یہ قیامت میں بھی محمودؔ ہمیں
جذبہ ''صَلِّ عَلٰی سَیِّدِیْ'' لافانی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زیبا مِرے حضور ﷺ کو ہے سروری کا روپ — اُن پر درودِ پاک مِری بہتری کا روپ
آقا ﷺ پہ بھیجتے رہو صلوات رات دن — بندے ہو جب تو دھار لو پھر بندگی کا روپ
پہلا ہے نعت گو، جو ہے پہلا درود خواں — جو ربِّ ذُوالجلال ہے، یہ ہے اُسی کا روپ
بخشش نے خود صلوٰۃ پہ ہم کو لگا دیا — اُلفت نے اختیار کیا شاعری کا روپ
نُورِ درودِ پاک سے پیدا ہے صُبحِ نَو — غائب ہُوا ہے دل سے مِرے، تیرگی کا روپ
ہاتھوں کو باندھے، سر کو جُھکائے پڑھے درود — حاضر ہو آدمی تو بھرے حاضری کا روپ
دعوٰی ہے یہ کہ پڑھتے ہیں سرکار ﷺ پر درود — ہو مُدعا علیہ کا یا مُدّعی کا روپ
وِردِ درود معصیت کاروں کے لب یہ ہے — رنج و الم نے لے لیا ہے سرخوشی کا روپ
طَیبہ پہنچ کے ، صَلِّ عَلٰی ہم نے جب کہا — خشک آنکھ نے بدل لِیا فوراً نمی کا روپ

ہو چودھویں کا چاند تو پڑھنا درودِ پاک / دیکھو، کُھلے گا اور ہی پھر چاندنی کا روپ
غم گیں تھی، پڑھ کے صلِّ علیٰ کِھل اُٹھی وہیں / تبدیل گُل میں ہو گیا آخر کلی کا روپ
مُنہ موڑ کر درودِ رسولِ کریم ﷺ سے / کیوں اختیار کرتے ہو بے گانگی کا روپ
یہ سچ ہے، یہ حقیقتِ اولیٰ ہے دوستو / بخشا گیا درود کو خالق رسی کا روپ
اُلفت کی ہے اَساس درودِ رسولِ پاک ﷺ / اِس سے، مخاصمت نے بھرا آشتی کا روپ
ہر اُمّتی نبی ﷺ کا فَنا فِی الصَّلٰوۃ ہے / دیکھو، مُحبّتوں نے بھرا آدمی کا روپ
لی ہے جو بھیک، پڑھ کے نبی ﷺ پر دوردِ پاک / بدلا ہے مفلسی نے بھی دریا دِلی کا روپ
کہتے ہیں سب، خدایا! نبی ﷺ پر درود بھیج / ہوتا ہے ہر کسی میں اُسی ایک ہی کا روپ
اُن میں مغائرت مِٹی، جو ہیں صلوٰۃ گو / تبدیل دوستی میں ہُوا بے حسی کا روپ
دریوزہ گر نبی ﷺ کے ہُوئے جب درود خواں / اُن کو پسند ہی نہیں فخرِ شہی کا روپ
ہم پر کُھلی ہیں صلِّ علیٰ کی حقیقتیں / اصل ان ﷺ کی نُورِ پاک ہے اور آدمی کا روپ

محمودؔ جس کو پایا ہے عامل درود کا
اچھا لگا ہے دل کو ہمارے اُسی کا روپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ بتاتا ہے کلامِ حق میں فرمانِ صلوٰۃ / ذاتِ والا ہے مِرے آقا ﷺ کی شایانِ صلوٰۃ
غیر سے ہو بے تعلّق اور نبی ﷺ سے اُنس ہو / اِس رَوِش سے ہے فقط امکانِ عرفانِ صلوٰۃ
اُن میں شامل ہے خدا بھی، اور فرشتے بھی سبھی / عاشقانِ مُصطفیٰ ﷺ ہیں پاسدارانِ صلوٰۃ
رمز جو فرمانِ حق میں ہے، اُسے سمجھیں ہیں یہ / راز دارانِ خُدا ہیں راز دارانِ صلوٰۃ
رنج راحت میں بدل جاتے ہیں دُکھ ہوتے ہیں دُور / ایسے منظر روز دکھلاتا ہے ایقانِ صلوٰۃ
خاص ہو اُن پر کرم تیرا خُدائے ذُوالجلال / جتنے پائے جائیں دنیا میں مُحبّانِ صلوٰۃ
ہو توجّہ مُرتکز سرکار ﷺ کی جانب فقط / کیوں نظر اٹھے کسی جانب بھی دورانِ صلوٰۃ
اِس کے باعث دو جہاں میں کامرانی مل گئی / کر زبانِ حال سے تو شکرِ احسانِ صلوٰۃ

سایۂ رحمت میں رہتا ہوں جبھی صبح و مسا   رحمۃ اللعالمیں ہے جو عُنوانِ صلوٰۃ
قابلِ صد رشک اُن کی زندگانی ہو گئی   ہو گیا ہے جن بہی بختوں کو عرفانِ صلوٰۃ
دست بستہ ہم پڑھیں گے سامنے سرکار ﷺ کے   حشر کے میدان میں نکلیں گے ارمانِ صلوٰۃ
شافعی رحمۃ اللہ علیہ ابن قیّم رحمۃ اللہ علیہ اور صیہانی رحمۃ اللہ علیہ ہوئے   نکتہ دان و عاملان و منقبت خوانِ صلوٰۃ

ناصرؔ و فیاضؔ و نجم الدّینؔ و محمودؔ و رفیق
فضلِ خلاّقِ جہاں سے ہیں سبق خوانِ صلوٰۃ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرد وہ فرطِ مَسرّت سے نہ کیوں جائے گا پھُول   ہو گیا جس کا درود آقا ﷺ کی خدمت میں قبُول
جو خدا کے حکم کی تعمیل میں مشغُول ہیں   خُوش خدا ہوتا ہے اُن سے، اور کرم فرما رسول ﷺ
آیتیں عشقِ نبی ﷺ کی، دل پہ نازِل ہو گئیں   اور درودِ کبریا اِن کی ہُوئی شانِ نزُول
تم صلوٰۃ آقا ﷺ پہ پڑھ کر مانگ لو دل کی مُراد   اِس طریقے سے اک اک خواہش ہوئی سہلُ الحصُول
لب پہ جاری کیوں نہ ہو پھر نغمۂ صَلِّ عَلٰی   سر پہ پڑ جائے اگر شہرِ نبی ﷺ کی خاک دھول
زندگی بھر جن کے ہونٹوں پر رہا صَلِّ عَلٰی   اُن بہی بختوں میں روزِ حشرُ ہو میرا شمُول
بھیجتا ہے جو درود آقا ﷺ پہ ہر صبح و مسا   دُنیا و عقبٰی میں وہ خوش بخت ہو کیونکر ملول
ہم دوردِ پاک کی صُورت میں کرتے ہی رہیں   بندگیٔ سَیّد و سرور ﷺ جو ہے اصلُ الاصُول
''پڑھ درود آقا ﷺ پہ تو'' ''آقا ﷺ پہ پڑھتا رہ درود''   مُجھ پہ ہوتا ہے اِن آیاتِ محبت کا نزُول
یادِ طیبہ میں یہاں کرتے رہو وِردِ صلوٰۃ   جا کے طیبہ میں صلہ اس کام کا کر لو وصول
وُسعتِ صَلِّ عَلٰی کے آگے ہیں عُشرِ عشیر   خواہشاتِ زندگی کا جتنا بھی ہو عرض و طُول
راستہ جنّت کا بھولے گا، جو بُھولے گا درود   ہے الگ دنیا کی ہر اک بھول سے یہ ایک بُھول
مَیں کروں وجہِ تبلیغِ درودِ پاک سے   اک غلامی کی سَنَدَ آقا ﷺ کے ہاتھوں سے وصول

ہدیۂ احقر درودِ پاک کی صُورت میں ہے
کاش ہو محمودؔ دربارِ رسالت میں قبُول!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پڑھتے ہُوئے درود، نگاہیں جھکائیے
نظروں سے ہر فرازِ جہاں کو گرائیے

صَلِّ علیٰ کو دل سے لبوں تک تو لائیے
پھر حق کی نعمتوں کو تواتُر سے پائیے

بے شُبہہ کبریا کی نگاہوں میں آیئے
صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ کے اگر گیت گایئے

اے دوست! جب درود کی محفل میں جایئے
باقی اک ایک چیز کو دل سے بُھلایئے

پڑھیے درود جذب و عقیدت سے اس طرح
آنکھوں کو مُوند لیجیے، سر جھکائے

آواز آئے ہر بُنِ مُو سے درود کی
صَلِّ عَلٰی کو ایسا وظیفہ بنایئے

صیقل ہو دل درودِ پیمبر ﷺ سے اِس طرح
آلودگیٔ دہر سے پیچھا چھڑایئے

فن کا نہیں ہے، یہ تو عقیدت کا ہے سُخن
ممکن ہو تو صلوٰۃ پہ مصرع اُٹھایئے

لکھیے دلوں پہ، جتنے ہیں صیغے دورد کے
یوں نقشِ معصیت کو دلوں سے مٹایئے

پہلے تو شہر یارِ مدینہ ﷺ پہ ہو درود
پھر اُس دیارِ پاک کی باتیں سنایئے

ثابت قدم جو رہیے رہِ اشتیاق میں
راہِ صلوٰہ میں نہ کبھی ڈگمگایئے

ہوگا کبھی تو کوئی مقالہ درود پر
اب تک تو ہم نے لکھے ہیں سب ابتدایئے

پڑھتے ہُوئے درود، نگاہیں ہوں با وضو
آنکھوں سے اُن ﷺ کے ذکر پہ دریا بہایئے

شعروں میں لکھ رہا ہوں تاثُّر درود کے
کیوں وارداتِ قلب و نظر کو چھپایئے

وردِ درودِ پاک ہے خالق کا اِتّباع
سُنّت خدا کی ہے، اِسے رہبر بنایئے

محمودؔ کرتے جایئے ذکرِ دورِدِ پاک
جو خُفتگانِ خواب ہیں، اُن کو جگایئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اشکوں سے تُو بصُورتِ گوہر درود بھیج
یادِ نبی ﷺ میں ایسے نبی ﷺ پر درود بھیج

مشغول اِس وظیفے میں ہیں سب ملائکہ
تُو بھی ببارگاہِ پیمبر ﷺ درود بھیج

حلقے میں بیٹھ، شہر نبی ﷺ کا خیال کر
نظروں کو مُوند اور جُھکا سر، درود بھیج

پھر دیکھ، کس طرح سے مدینے بلاتے ہیں
اک مرتبہ تو با دلِ مضطر درود بھیج

یہ ہے نیاز مندی تو خُوش قسمتی بھی ہے — میرے حضور سرورِ دیں ﷺ پر درود بھیج
سُن لے تُو اسمِ سرور و سرکار ﷺ جس گھڑی — بَن عجز و انکسار کا پیکر، درود بھیج
مسرُور ہوں گے ایسے تنُوع سے مُصطفیٰ ﷺ — تُو بار بار صیغے بدل کر درود بھیج
تُو چاہتا ہے اپنا اگر حُسنِ عاقبت — پیشِ حبیبِ خالق اکبر ﷺ درود بھیج
تسلیم کر کہ رحمتِ عالم حضور ﷺ ہیں — کر لے گا تو جہاں کو مسخّر، درود بھیج
مصروف ہے اِسی میں خُدائے کریم بھی — تُو بھی بُروئے سیّد و سرور ﷺ درود بھیج
ٹھہرا بہ فضلِ قادرِ مُطلق تُو نعت گو — محبوبِ کبریا ﷺ کے ثنا گر! درود بھیج
گر چاہتا ہے، قُربتیں آقا ﷺ کی ہوں نصیب — شہرِ نبیٔ پاک ﷺ میں جا کر درود بھیج
دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں وہ گونجا مرا سلام — تُو بھی حضورِ شافعِ محشر ﷺ درود بھیج
عُقبیٰ میں سُرخروئی اگر چاہتا ہے تُو — تقلیدِ رب شعار کر، اکثر درود بھیج

محمودؔ بھیک دیں گے، ملے گی تونگری
سرکار ﷺ ہیں بڑے کرم گُستر، درود بھیج!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وِردِ درودِ پاک ہے رحمت کا راستہ — آقا حضور ﷺ کے درِ دولت کا راستہ
جس نے بہ دل درود پڑھا، مل گیا اُسے — گنجینۂ مسرّت و بہجت کا راستہ
میں جادۂ درود نہ چھوڑوں گا موت تک — یہ راستہ ہے منزلِ الفت کا راستہ
صَلِّ عَلٰی وظیفۂ ربّ و ملائکہ! — لاریب ہے یہ حقّ و صداقت کا راستہ
شہرِ درود، شہرِ نبی ﷺ کا کیا ہے قصد — نظروں کے سامنے ہے ہدایت کا راستہ
ممکن نہیں کہ چھوڑ دوں راہِ درود کو — سیدھا ہے یہ رسا جنّت کا راستہ
جب حرزِ جاں کرو گے، وظیفہ جو رب کا ہے — پاؤ گے تب سکُونِ طبیعت کا راستہ
صَلِّ عَلَی النّبی نے بچایا ہے روزِ حشر — تھا اک یہی حصُولِ شفاعت کا راستہ
پڑھ کر درود جو کرے خالق سے التجا — پائے گا بالیقیں وہ حقیقت کا راستہ

اپناتے ہیں مظاہرِ فطرت یہی رَوِش — نذرانۂ درود ہے فطرت کا راستہ
جس کا شعار صَلِّ عَلٰی الْمُصْطَفٰی ﷺ ہوا — اُس کو ملا ہے نورِ طریقت کا راستہ
میں نے بھی اختیار کیا ہے درود سے — تعبیر ہائے خوابِ مَسرّت کا راستہ
جس جا پہ رنج و درد و الم کا گزر نہیں — وِردِ صلوٰۃ ایسا ہے راحت کا راستہ
ایسا درود گو ہوں کہ آقا ﷺ کو ہے خبر — جاتا ہے کس طرف مِری نیّت کا راستہ
ہر وقت ہونا صَلِّ عَلَی الْمُصْطَفٰی ﷺ کا وِرد — تدبیر کا ہے، فہم و فراست کا راستہ
میری اِسی وسیلے سے تو مغفرت ہُوئی — صَلِّ عَلٰی ہے حُسنِ ندامت کا راستہ
چل کر رہِ صلوٰۃ پہ دیکھا کہ ہے یہی — تکریم و احترام کا، عزّت کا راستہ
وِردِ درودِ پاک بارگاہِ مُصطفٰی ﷺ — ہے حاضریٔ شہرِ محبت کا راستہ
خالق نے حکمِ صَلُّوْ عَلَیْہِ دِیا ہمیں — یہ ہے قبولِ حرفِ اطاعت کا راستہ

آخر کو ہم نے پا ہی لِیا صُورتِ درود
محمودؔ انتہائے عقیدت کا راستہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وِردِ درودِ پاک ہُوا ہم نشینِ شوق — عظمت کا آسمان بنی ہے زمینِ شوق
شام و پگاہ وردِ درودِ حضور ﷺ ہے — اک وارداتِ دل تو یہی ہے قرینِ شوق
ہوگا درودِ پاک جو اس پر لکھا ہُوا — پُرنُور ہوگا حشر میں رُوئے حسینِ شوق
در پر بُلا رہے ہیں صدقۂ درود — میرے حضور ﷺ کو جو ہُوا یقینِ شوق
پیشِ حضور ﷺ صَلِّ عَلٰی کی ہیں ڈالیاں — پھَل پھُول دے رہی ہے مِری سر زمینِ شوق
آتی رہی گی لب سے صدائے درودِ پاک — اُٹھے گی ان کے در سے کہاں یہ جبینِ شوق
اِن پر قدومِ سرورِ کونین ﷺ آئیں گے — دل میں درود گوؤں کے، عرشِ برینِ شوق
طَیبہ میں جا کے پھر کہیں پڑھتا ہُوں میں درود — رہتا ہے سال بھر جو مِرا دل امینِ شوق
ہے اشتیاقِ "صَلِّ عَلٰی سَیِّدیٰ" مجھے — اور عادتیں مِری ہیں سبھی خوشہ چینِ شوق

کم ہوگا شوقِ وردِ درودِ حضور ﷺ کیا
ہم نے بھگت لیے ہیں بڑے نکتہ چینِ شوق

تا حشر اِن پہ صَلِّ عَلَی الْمُصْطَفٰی رہے
سرکار ﷺ دیکھ لیجیے، لب ہیں امینِ شوق

ہر حال میں ہے شائقِ وردِ درودِ پاک
عازمِ رہِ مدینہ کا ہے ہم نشینِ شوق

کہتے رہے صَلِّ عَلٰی پڑھ کے آیتیں
قرآن میں جو پائے ہیں نقشِ و نگینِ شوق

پڑھتے ہُوئے درود، مدینے کو جائیں گے
جذبے ہمارے سارے رہے ہیں رہینِ شوق

ہوتا نہیں درود سے غفلت کا مرتکب
محمودؔ گو حقیقتاً ہے کمترینِ شوق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اثر درودِ نبی ﷺ کا یہ دیکھا بھالا ہے
مُقدّرات کو صَلِّ عَلٰی نے ٹالا ہے

زمیں سے تا بہ فلک اور ازل سے تا بہ ابد
درودِ پاکِ پیمبر ﷺ کا بول بالا ہے

کہوں گا صَلِّ عَلٰی ہر سوالِ پُرسش پر
کہ رُستگاری کو کافی یہی حوالہ ہے

درود کا جو ضیا پاش ہے شہِ خاور
جہانِ دل پہ اُسی نور سے اُجالا ہے

صلوٰۃ سے مری نسبت ہُوئی ہے مستحکم
دیارِ نُور کی حسرت کو جب سے پالا ہے

ملے گی خُلد میں قربت اسے پیمبر ﷺ کی
درودِ سرورِ عالم ﷺ جو پڑھنے والا ہے

سوائے وِردِ درودِ رسولِ اکرم ﷺ کے
کسی نے گرتے ہُوؤں کو کہاں سنبھالا ہے

فروتنی ہے عطیہ درودِ آقا ﷺ کا
مجھے تو عجز کے سانچے میں اس نے ڈھالا ہے

مجھے درودِ نبی ﷺ سے جو ہو گئی نسبت
نہ ماسوا کی محبت کا روگ پالا ہے

درود ہی میں ہے تاثیرِ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہ
نہیں تو دُوریِٔ طیبہ نے مار ڈالا ہے

بکھیر دے گا اسے ریزہ ریزہ کرکے درود
مرے حساب میں عصیاں کا جو ہِمالہ ہے

درود لُطفِ پیمبر ﷺ کے دم سے پڑھتے ہیں
زباں عجز پہ ورنہ گُنہ کا تالا ہے

جو اشک آنکھوں میں ہیں اور درود ہونٹوں پر
تو گویا خُلد کا ہاتھوں میں اک قبالہ ہے

ملی ہے حق سے یہ توفیق بھی کہ احقر نے
غزل میں صَلِّ عَلٰی کا بھی ڈول ڈالا ہے

ہے وجہ ''نعت'' کے اِجرا و اِرتقا کی درود گیارہ سال سے جاری جو یہ رسالہ ہے
درود کی جو ہے محمودؔ ہاتھ میں تسبیح
تو میرے زیبِ گلو نعت ہی کی مالا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھاتی ہے ہم کو تو فقط لذّت درود کی — اللہ جانتا ہے حقیقت درود کی
جنّت میں جن کو قُربِ پیمبر ﷺ کی ہے طلب — رکھتے ہیں اپنے دل میں محبت درود کی
اِس کے طفیل پوری ہوئیں سب ضرورتیں — سب کچھ ملا ہے ہم کو، بدولت درود کی
رب اور فرشتے مومنوں کے رہنما ہُوئے — کہتی ہے حرف حرف یہ آیت درود کی
فکرِ زمانہ اُس کو ستائے؟ غلَط غلَط! — حاصل رہی ہے جس کو اعانت درود کی
لگتا ہے اب صلوٰۃ بنی ہے مِری صلوٰۃ — میں نے جو کی نماز میں نیّت درود کی
منظور اس سے مغفرتِ مومنین ہے — سرکار ﷺ کو نہیں کوئی حاجت درود کی
خالق بھی ساتھ ساتھ ہے مخلوق کے، یہاں — کیا ہے طلسم بندئ حیرت درود کی
شغلِ درود میں جو ہی، وہ خوش نصیب ہے — بدبخت ہے، نہیں جسے فُرصت درود کی
کرتا رہوں گا شکرِ خُدا و رسُول ﷺ مَیں — عادت جو ہو گئی ہے ودیعت درود کی
تقلید بھی خدا کی ہے، تعمیلِ حُکم بھی — رد کیسے ہو سکے گی عبادت درود کی
اس میں سلام کا بھی ضروری ہے اہتمام — مقبول اس طرح سے ہے صُورت درود کی
رہتا ہوں زیرِ سایۂ اَلطافِ کبریا — برکت درود کی ہے یہ رحمت درود کی
مومن نہ کیسے شکر کے سجدے کِیا کریں — بخشی ہے ان کو رب نے جو نعمت درود کی
معراج مومنوں کے لیے ہے یہی صلوٰۃ — میری سمجھ میں آگئی حکمت درود کی
فردِ عمل کی جانچ جب ہوگی، تو دیکھنا — کیسے کُھلے گی حشر میں وَقعت درود کی
طَیبہ میں حاضری کی سعادت نہ پائے کیوں — حاصل ہُوئی ہے جس کو سعادت درود کی
مطلب یہ ہے کہ آؤ درودِ رسول ﷺ کو — حیَّ علَی الصَّلوٰۃ ہے مدحت درود کی

آئے صدا جو نام کی یا رب! بروزِ حشر ہو ساتھ میرے نام کے، نسبت درود کی
کرتے رہو، خدا اگر توفیق دے تُمھیں
محمودؔ جس قدر ہو اشاعت درود کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود ہی نہ پڑھا جب تو زندگی بے سُود — بغیر اس کے جو گزری ہے، وہ گھڑی بے سود
عبادتیں مِرے خالق کی ہیں، قسم مجھ کو — بغیرِ وردِ صلوٰۃِ پیمبری ﷺ بے سود
ہُوا نہ تم پہ اگر منکشف درود کا راز — تو جان لو، ہے جہاں کی ہر آگہی بے سود
درود اُن ﷺ کو تو خالق کو ہے سُجود ردا — نہ مانے کوئی جو اِس کو تو بات ہی بے سود
پڑھا درود نہ اُن ﷺ پر تو جان لے غافل! — حیاتِ عارضی تیری گزر گئی بے سود
وسیلہ اس میں درودِ حضور ﷺ کا جو نہیں — یہ آرزُو، یہ دُعا، یہ طلب، سبھی بے سود
درود صدق سے پڑھ، دیکھ قُبّۂ خضرا — نہیں تو تیری نظر کی ہے روشنی بے سود
سُنے درود کے نغمے جو گوشِ محرم سے — ہو اس کے سامنے ہر شئے کی نغمگی بے سود
تعلّق اس کا درودِ حضور ﷺ سے جو نہیں — کہی تو وہ ہے زیاں، اور جو سُنی بے سود
سوائے عظمتِ صلوات مُصطفائی کے — جبیں تری جو کہیں بھی جُھکی، جُھکی بے سود
درود جتنا پڑھا تھا، اسی سے بات بنی — علاوہ اس کے سبھی حشر میں گئی بے سود
سوا درود کے، سُنتا نہیں دعا خالق — بغیر اس کے، گزارش ہو کوئی بھی ...... بے سود
بغیر صَلِّ عَلٰی اُلفتِ نبی ﷺ کیسی — جو یہ نہیں ہے تو دعوائے عاشقی بے سود
گئے مدینے کو ہر سال ہم درود بہ لب — رہی نہ اپنی کبھی نگہِ مُلتجی بے سود
پڑھا درود نہ اک بار بھی جو روزانہ — تو تم نے اپنے ہاں تسبیح کیوں رکھی بے سود
نہ ہو جو اوّل و آخر درودِ پاک کا ورد — تو ہے خدائے یگانہ کی بندگی بے سود
درودِ پاک بھی بے فائدہ رہا ہے کبھی؟ — ہَوائے یادِ مدینہ کبھی چلی بے سود؟
گزارنی ہے یہ وردِ درود میں مجھ کو — نہیں ملی ہے خدا سے یہ زندگی بے سود

یہی مشاہدہ بھی ہے تو تجربہ بھی یہی
کہ یہ درود تو جاتا نہیں کبھی بے سود

بغیرِ صَلِّ عَلٰی رب سے مانگ کر دیکھا؟
اک اک طلب تری، ہر ہر دُعا رہی بے سود

جو شے وسیلۂ صلوات کے بغیر ملی
وہ بے حقیقت و بے مایہ و تہی، بے سود

درود فرض ہے ہم پر تو ہے ہمارے لیے
سوا نبی ﷺ کے، کسی کی بھی پیروی بے سود

درودِ پاکِ رسُولِ خدا ﷺ نے سمجھایا
بغیرِ نعت ہے محمودؔ شاعری بے سود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انعام اگر حشر کے ہنگام دیا جائے
صلوات گزاروں میں مِرا نام دیا جائے

ہر شعر میں تذکارِ درودِ نبوی ﷺ ہو
جذباتِ محبّت کو جو اِرقام دیا جائے

آئی یہ صدا، صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی پڑھ
جب بھی یہ کہا میں نے، مجھے کام دیا جائے

واصل ہو مِری رُوح درودِ نبوی ﷺ سے
افسانۂ الفت کو یہ انجام دیا جائے

جب جامِ درود اپنے لبوں سے نہ ہٹایا
کوثر کا نہ کیوں حشر میں پھر جام دیا جائے

اٹھلاتی ہُوئی جاتی ہیں طَیبہ کو صبائیں
کیوں اِن کو نہ صلوات کا پیغام دیا جائے

جب صَلِّ عَلٰی پڑھنے کی توفیق عطا کی
کیوں اور کسی طرح کا انعام دیا جائے

ہم لوگ درود آقا ﷺ پہ بھیجیں سحر و شام
اب ہم کو یہی کارِ خوش انجام دیا جائے

اللہ! وہ محشر میں بھی صلوات بہ لب ہو
جس کو بھی وہاں تمغۂ اِکرام دیا جائے

پڑھ ”صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا“ نیند سے پہلے
اس طرح سے اَعصاب کو آرام دیا جائے

کم پڑھتے تھے دنیا میں جو صلوات نبی ﷺ پر
بے شک اُنھیں کوتاہی کا الزام دیا جائے

جو صلِّ عَلٰی کہتا تھا سُنّت میں خُدا کی
اللہ کہے گا، اِسے انعام دیا جائے

ہم منعقد اک محفلِ صلوات کریں گے
محشر میں اگر اِذن ہمیں عام دیا جائے

جانا ہے درود آقا ﷺ پہ پڑھتے ہُوئے طَیبہ
یہ تحفہ محبت کا بہ ہر گام دیا جائے

ہے سعی و طواف اور درود اپنی بھی خواہش
تن ڈھانپنے کو عشق کا اِحرام دیا جائے

لب شاغلِ صلوات ہوں، مُنہ طَیبہ کی جانب   اِس عُمرُ کو جب کالُبدُ شام دیا جائے

صلوات کی تبلیغ و اشاعت کا اک اعزاز
محمودؔ کو منجملۂ خُدّام دیا جائے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب اور ملائکہ سے ملا کر صدا ذرا   اپنے عُلو کو اپنے تصوُّر میں لا ذرا
اُس کی رسائی منزلِ طَیبہ پہ ہو گئی   صَلِّ عَلٰی کا جس کو ملا راستہ ذرا
پڑھ عجز و انکسار سے سرکار ﷺ پر درود   حلقے میں با ادب ہُوئے سر کو جُھکا ذرا
حل کر لیا ہے مَیں نے درودِ حضور ﷺ سے   پیدا ہُوا ہے جب بھی کوئی مسئلہ ذرا
میں نے پڑھا درود، کہی نعتِ مصطفیٰ ﷺ   فضلِ خدا سے جب بھی ہُوا لب کُشا ذرا
محفوظ لوحِ دل پہ ہُوا ہے درودِ پاک   باقی جو ہیں سُخن، وہ نہیں دیرپا ذرا
مشغول ہو درودِ پیمبر ﷺ میں رات دِن   ہو جائے اُمّتی پہ جو فضلِ خدا ذرا
سرکار ﷺ پر درود و ثنا کے سوا کبھی   کرتا نہیں ہُوں اور کوئی تذکرہ ذرا
وردِ درودِ پاک کو اپنا کے دیکھ لو   طیبہ کا جان و دل سے نہیں فاصلہ ذرا
تقلیدِ کبریا کا جو دل میں خیال ہے   آنکھوں کو مُوند شوق میں، گردن جُھکا ذرا
پڑھتا ہے رب درود جو اُن ﷺ پر، تو کس طرح   تعریف کا ہو اُمّتی سے حق ادا ذرا
لب پر درود، دل میں حضُوری کی ہو تڑپ   اس کیفیت میں ہاتھ تُو اپنے اٹھا ذرا
بس، اک درود خوانِ نبی ﷺ ہوں، اگرچہ میں   پُتلا ہوں معصیت کا، نہیں پارسا ذرا

محمودؔ ہوگی نعت مِرے لب پہ حشر میں
مُجھ کو دِیا درود نے جو آسرا ذرا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کسی نے جب لِیا نامِ نبی ﷺ، درود پڑھا   اِدھر جو نعت بھی میں نے کہی، درود پڑھا
حضور ﷺ ہی پہ پڑھا، جب کوئی درود پڑھا   بروئے پاکِ حیات النبی ﷺ درود پڑھا

کرم کی ایک نظر حشر میں کریں گے نبی ﷺ
کہ اُن پہ ہم نے بھی تو جیتے جی درود پڑھا

ہو کیوں نہ فخر ہمیں، کیوں نہ اس پہ ناز کریں
خدا کی ہم نے بھی تقلید کی، درود پڑھا

پڑھا درود، ہُوئی کام کی نہ جب تکمیل
جب آرزو مری پوری ہوئی، درود پڑھا

نہ بُھولے اِس کو کسی کام میں بھی گُم ہو کر
کہ باوجود عدم فُرصتی درود پڑھا

وہیں پہ چترِ کرم ہو گیا ہے سایہ فگن
ادب سے بیٹھ کر میں نے جونہی درود پڑھا

نبی ﷺ کو یاد کیا، ظلمتوں نے گھیرا جب
جو دل میں شمع سی روشن ہوئی، درود پڑھا

خدا نے چاہا تو غافل نہ ہوں گے مَر کر بھی
اگر بفضلِ خدا جیتے جی درود پڑھا

خدا کا خاص کرم اِس کو مَیں سمجھتا ہوں
کہ جب بھی بات نبی ﷺ کی ہوئی، درود پڑھا

کرم کے ، لُطف کے سائے مِرا نصیب رہے
کہیں بھی، جب کبھی، میں نے کوئی درود پڑھا

ہُوئی ہے لیلیٰ فطرت بھی ہم نوا میری
سکوتِ لب سے جو میں نے کبھی درود پڑھا

پذیرا ہوگا یہاں بھی تو حشُر کے دن بھی
جو تم نے از رہِ عشق نبی ﷺ درود پڑھا

نبی ﷺ کے ذکر میں طیبہ کے فکر میں مجھ پر
جو طاری ہو گئی وارفتگی درود پڑھا

کلامِ حق میں جو تاکید ہے تو پھر میں نے
سلام جس میں ہو شامل، وہی درود پڑھا

بُھلائے میں نے سبھی جب علائقِ دُنیا
تو دل نے دی یہ صدا، واقعی درود پڑھا

وتیرہ میرا ہمیشہ سے یہ رہا ہے رشیدؔ
نبی ﷺ کے شہر کی یاد آتے ہی درود پڑھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی آنکھیں وِردِ صَلّی اللّٰہ میں نم کیجیے
یوں مُداوائے الم، درمانِ ہر غم کیجیے

نا سُنتے ہی نبیّ پاک ﷺ کا، پڑھیے درود
ایسا موقع جب بھی آ جائے، تو سر خم کیجیے

شاغلِ وِردِ درودِ پاک رہیّے روز و شب
دُنیوی مصروفیت کو اپنی، کچھ کم کیجیے

وہ بھی پڑھتا ہے، درودِ پاک پڑھیے آپ بھی
اِس طرح سے اِتّباعِ ربِّ اکرم کیجیے

تر زباں رہیے درودِ سرورِ کونین ﷺ میں
جب بھی ذکرِ شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ کیجیے

دیکھیے گا منفعت بخشی درودِ پاک کی
شرط ہے، اس کو ہمہ اوقات ہمدم کیجیے

ذکرِ شہرِ نُور ہے، وِردِ درودِ پاک سے
حدّتِ مہجوریٔ طَیبہ کو مدھم کیجیے

ہر مَرَض ، ہر ایک بیماری کا استیصال ہو
مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ پڑھ کے جو دم کیجیے

لال رکھیے کثرتِ صلوات سے اپنی زباں
ماسوائے مُصطفی ﷺ ہر ذکر کم کم کیجیے

تذکرہ صَلِّ عَلٰی کا کیجیے جب بھی اِدھر
بہتے اشکوں کو اِدھر گُلرنگِ شبنم کیجیے

نامِ آقا ﷺ پر نہ پڑھیے گر دورد اک مرتبہ
سیکڑوں بار اپنی بدبختی پہ ماتم کیجیے

آپ آ جائے خدائے پاک کو پیار آپ پر
اس طرح وردِ درودِ پاک پیہم کیجیے

لوگ جتنے بھی ہیں شیدائے درودِ مُصطفی ﷺ
دل کے دروازے پہ سب کا خیر مقدم کیجیے

اپنی عادت ہی بنا لیجیے درودِ پاک کو
اور، اِس عادت کو پھر کچھ اور مُحکم کیجیے

اسمِ اعظم جانیے صَلِّ عَلٰی کے ورد کو
زندگی بھر کے لیے پھر خود کو بے غم کیجیے

جتنے پڑھنے والے ہیں سرکارِ والا ﷺ پر درود
ہو سکے محمودؔ تو اُن کو منظم کیجیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کے لب پر نغمۂ صَلِّ عَلٰی آیا نہیں
اُس کو خلّاقِ جہاں نے طَیبہ پہنچایا نہیں

جو ملائک کا ہُوا ہے ہم زباں صلوات میں!
بارگاہِ لم یزل سے اُس نے کیا پایا نہیں!

پڑھ کے آقا ﷺ پر درودِ پاک، اپنے آپ کو
”مدح گوئے مصطفی ﷺ“ کیا ہم نے منوایا نہیں؟

بھیجتا ہے کیا فقط وہ آپ ہی اُن ﷺ پر درود
کیا خُدا نے مؤمنوں کو بھی یہ فرمایا نہیں؟

باوجودِ مصیبت لب پر درودِ پاک ہے
یُوں مُجھے دوزخ کے لائق رب نے ٹھہرایا نہیں

پڑھ درودِ پاک ذوق و شوق سے ، پھر دیکھ لے
چترِ رحمت کا ترے سر پر تنا سایہ نہیں؟

ہم پیے جاتے ہیں جس سے مئے حُبِّ صلوٰۃ
غم اسی کے فضل سے ہم نے کوئی کھایا نہیں

لُطفِ آقا ﷺ متّقی لوگوں سے کیا مخصوص ہے؟
عاصیوں سے کیا درود آقا ﷺ نے پڑھوایا نہیں؟

ہے درودِ پاک ہی میری متاعِ زندگی
ماسوا اس کے مِرا کوئی بھی سرمایہ نہیں

ایک ہستی کے سوا، جس پر کروڑوں ہیں درود — اِس دِل حق آشنا میں اور کوئی آیا نہیں
پڑھنے والا ہوں درودِ پاک کا، ہُوں سر بلند — ہاتھ دنیا میں کسی کے در پہ پھیلایا نہیں
جو نبی ﷺ کے نام کو سُن کر نہیں پڑھتا درود — وہ خدائے لم یزل کو ہمدمو! بھایا نہیں
اُس کے ہونٹوں پر صلوٰۃِ مصطفی ﷺ کیسے سجے — ہدیے اشکوں کے، نبی ﷺ کے در پہ جو لایا نہیں
میں درودِ پاک کی نعمت کا قائل ہوں، مجھے — بار بار آقا ﷺ نے کیا طیبہ میں بُلوایا نہیں

نعت ہے محمودؔ یا نغمہ درودِ پاک کا
بس یہی دو کام ہیں جن سے مَیں باز آیا نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے وِردِ درود ایک ہی عادت مِرے رب کی — کیا جانیئے، کیا اس میں ہے حکمت مِرے رب کی
پڑھنا جو دورد اُن ﷺ پہ ہے سُنّت مِرے رب کی — سرکار ﷺ کے بندوں پہ ہے شفقت مِرے رب کی
حضرت ﷺ پہ درود اُس کا شعارِ ازلی ہے — تعریف کِیا کرتے ہیں حضرت ﷺ مِرے رب کی
وہ ہوتی ہے متعلقِ صلواتِ پیمبر ﷺ — جو بات مِرے لب پہ ہو بابت مِرے رب کی
اک کام میں ہم کو بھی شریک اُس کی کِیا ہے — کیا اِس سے بڑی ہے کوئی نعمت مِرے رب کی
جو صَلِّ علیٰ کا ہے وظیفہ — ہے بخششِ اُمّت کو، یہ حکمت مِرے رب کی
بن جائے وہاں حلقۂ صلوات گزاراں — کچھ لوگوں پہ ہو جائے جو رحمت مِرے رب کی
جو کام وہ خود کرتا ہے، کہتا ہے، کروں مَیں — ہے درجۂ اولیٰ پہ عنایت مِرے رب کی
جو حکمِ صلوٰۃ اس کا، نہ مانے گا سیہ بخت — دیکھے گا نہ صُورت کسی صُورت مِرے رب کی
جس میں ہے درود آقا ﷺ پہ پڑھنے کی ہدایت — واضح ہے اُس آیت سے محبت مِرے رب کی
تخلیق کِیا آپ، درود آپ پڑھا ہے — سرکار ﷺ پہ مائل ہے طبیعت مِرے رب کی
غافل نہ رہے بندہ درودِ نبوی ﷺ سے — یہ بھی ہے حقیقت میں عبادت مِرے رب کی
وہ وردِ صلوٰۃِ شہِ والا ﷺ میں مگن ہو — جس شخص کو مل جائے ہدایت مِرے رب کی
رہتا ہے مِرے لب پہ درود اُس کے نبی ﷺ کا — نعمت سی یہ نعمت ہے ودیعت مِرے رب کی

رکھتا ہے وہ خود کو جو یُصَلُّوْن کی صف میں — معلوم ہوئی مجھ کو یہ عادت مِرے رب کی
ترسیلِ صلوٰۃ آقا و مولا ﷺ پہ کیے جا — بخشش کا وسیلہ ہے یہ نعمت مِرے رب کی
کیوں حکمِ درود اُس کا میں مانُوں گا نہ جی سے — دل پر جو ہے محمودؔ حکومت مِرے رب کی

محمودؔ درود اس کے پیمبر ﷺ پہ پڑھوں گا
چھوٹے گی کبھی مجھ سے نہ سُنّت مِرے رب کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو جان لو، ہے کہاں تک رسا درود شریف — تو پڑھتے جاؤ تا روزِ جزا درود شریف
نبی ﷺ سے حق کی جو محبوبیت کا رشتہ ہے — اُسی کا نام ہُوا دُوسرا درود شریف
زمانے بھر کے پریشان حال یہ سُن لیں — ہر اک مَرض کی ہے واحد دوا درود شریف
شَفاعتوں کے طلب گار کی زباں پر ہے — بہ پیشِ شافعِ روزِ جزا ﷺ درود شریف
ہُوئی ہے سمت مِری راست شہرِ آقا ﷺ تک — بنا ہے جب سے مِرا رہنُما درود شریف
الم سے، رنج و مصیبت سے، یاس و حرماں سے — بچا چکا ہے مُجھے بارہا درود شریف
جو ہم نشیں ہے مِرا تُو، تو ذکرِ طَیبہ کر — سُنا درود مجھے پھر سُنا درود شریف
الم کے، یاس کے، چھٹتے ہیں کس طرح بادل — یہ دیکھنا ہے تو پڑھ لے ذرا درود شریف
لو، ہم سے پوچھو کہ ہم پر عیاں ہے یہ نُکتہ — مدینہ جانے کا ہے راستہ درود شریف
کسی بھی اور نبی پر خُدا نہیں پڑھتا — فَقَط حضور ﷺ ہی کو ہے رَوا درود شریف
مُجھ ایسے معصیت پیشہ کا شغل بھی ہے یہی — جو اُن ﷺ پہ بھیجتے ہیں پارسا درود شریف
لِیا جو نامِ نبی ﷺ جب پڑھا، لکھا جب بھی — کمالِ عجز سے میں نے پڑھا درود شریف
ہمیشہ جو درِ خالق پہ مُستجاب ہُوئی — مِری دعا ہے، مِری التجا درود شریف
ہو کیوں نہ نعتِ پیمبر ﷺ میں تر زباں میری — مِرے لبوں سے رہا آشنا درود شریف
وہاں سے آیا جو پیغامِ اِلتفات مجھے — درِ حضور ﷺ پہ پہنچا مِرا درود شریف
ہر اِک نفس مِرا ممنونِ لُطفِ آقا ﷺ ہے — ہے اِمتنان و سکُوں کی بِنا درود شریف

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

یہی ہے فخر و مباہات کا سبب محمودؔ
یہ ہم زبانیٔ خالق ہُوا درود شریف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہماری زندگی سے غم کا رشتہ تو مسلسل ہے
مُداوائے الم لیکن درودِ پاکِ مُرسل ﷺ ہے
ہے ارشاداتِ محبوبِ خُدائے پاک ﷺ سے ظاہر
سب اوراد و وظائف میں درودِ پاک افضل ہے
درودوں کا ہدیہّ بارگاہِ شاہ والا ﷺ میں
دُکھوں کا ہے یہی درماں تو عُقدوں کا یہی حل ہے
اُسے قُربت خُدائے لم یزل کی ہو گئی حاصل
درودِ سرورِ عالم ﷺ میں جو مصروف ہر پل ہے
یہ آئی ہے صدا دل سے، مِرا وِجدان کہتا ہے
کہ محشر میں درودِ پاک کی پُرسش ہی اوّل ہے
افادیت سے اس کی، کون کافِر ہے جو منکِر ہو
درودِ پاک ہی تو منہجِ دینِ مکمّل ہے
جو ہے ارشادِ صَلُّوْا سَلِّمُوْا بھی ساتھ فرمایا
درودِ پاک وہ جس میں اسلام آئے، مکمّل ہے
وہی ہے صِرف صلواتِ رسولُ اللہ ﷺ سے غافل
حواسِ خمسہ میں اک ایک حِس جس جس کی مُختل ہے
گناہوں کے توافر سے تھی بنجر سر زمیں دل کی
درودِ پاک پڑھتا ہوں تو کِشتِ جاں میں جل تھل ہے
جو ہے تُو آج مصروفِ درودِ پاکِ پیغمبر ﷺ
سمجھ لے ہم نشیں میرے، ضیا افگن تری کل ہے
نہیں پڑھتا درود اُن پر، تو اُن کا ہے، نہ خالق کا
مِرے سرکار ﷺ کا ارشادِ والا قولِ فیصل ہے
اِسی سے حاضری ہر سال ہوتی ہے مدینے میں
درودِ پاک پڑھنے سے مِرے جذبوں میں ہلچل ہے
درودِ مصطفی صَلِّ عَلٰی ہے میرے ہونٹوں پر
رسُولِ پاک ﷺ کی مدحت کی روشن دل میں مشعل ہے
یہ نکتہ مل گیا ہم کو احادیثِ پیمبر ﷺ سے
کہ ہے مزرع درودِ پاک، قُربِ مصطفی ﷺ پھل ہے

تمازت اس کے عصیاں کی، جلا سکتی نہیں اِس کو
سرِ محمودؔ پر صلواتِ پیغمبر ﷺ کا بادل ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لب پہ ہے جو درود کہ مَشعل
دل میں روشن رہے وُہی مَشعل
وِردِ صَلِّ عَلَی الرَّسُوْل کیا
ضوفگن دل میں ہو گئی مَشعل

لَو دِلائے درود کی دل میں ہاتھ آئی ہے نعت کی مشعل

ہم نے آقا ﷺ پہ جب درود پڑھا دیکھتے دیکھتے جلی مشعل

ہے درودِ رسول ﷺ کی صُورت اک ضیا ریز دائمی مشعل

عالَم عالَم درود کے اَنوار شمعِ آقا ﷺ ہے ایزدی مشعل

وِردِ صلواتِ پاک سے ہم نے قلب کے طاق میں دھری مشعل

ماسوائے صلوٰۃِ آقا ﷺ کے ہم نے دیکھی نہیں کوئی مشعل

قلبِ مومن نہ مُستنیر ہو کیوں جب ہے صَلِّ عَلَی النَّبِی مشعل

خلد تک راستہ دکھائے گی ہے جو وِردِ صلوٰۃ کی مشعل

نُورِ صَلِّ علٰی ہو کیوں مدّھم دل میں روشن ہے ہاشمی مشعل

جب درودِ نبی ﷺ سے جلتی ہے ختم کر دے گی تیرگی مشعل

نُورِ صلوات کے تصرُّف سے میری اُفتادگی بنی مشعل

دل سے پھُوٹی شعاعِ مہرِ درود چشمِ حیرت نے دیکھ لی مشعل

روشنی چار سُو درود کی ہے ہاتھ میرے یہ لگ گئی مشعل

میرے دل میں درود کا نیرّ! میری آنکھوں میں سرمدی مشعل

کبریا نے بشکلِ صَلِّ عَلٰی اُمّتِ مُسلمہ کو دی مشعل

دیکھی شیدائیوں کے حلقے میں وِردِ صلواتِ پاک کی مشعل

جس کا منبع درودِ سرور ﷺ ہے نُور سے اُس کے ہی جلی مشعل

دم ہے ایسا درودِ نبوی ﷺ کا جس سے طاغوت کی بُجھی مشعل

گھر میں وِردِ درود سے اپنے روز جلتی ہے اک نئی مشعل

ہونٹ محمودؔ کے مُنوّر ہیں
جل رہی ہے درود کی مَشعل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درودِ پاک پڑھنا جن کا ٹھہرا امتیاز اکثر
رہے الواثِ دنیا سے وہی تو بے نیاز اکثر

زباں پر جن کے، رہتی ہے درودِ پاک کی کثرت
درِ رحم و کرم اُن کے لیے رہتا ہے باز اکثر

اِسی کا نام تو صَلِّ عَلٰی کی ہے اثر ریزی
مِرے احساس پر ہوتی ہے جو جلوہ طراز اکثر

درودِ پاک پڑھتے ہو تو پھر بے چارگی کیسی
کہ ہے آمادۂ چارہ گری خود چارہ ساز اکثر

نیاز آگیں ہُوں، پڑھتا ہوں درود اور نعت کہتا ہوں
مِری امداد کرتا ہے مِرا عجز و نیاز اکثر

درودِ پاک پڑھنے میں جُھکا رہتا ہے سر جس کا
ہُوا وہ بارگاہِ کبریا میں سرفراز اکثر

کِیا کرتے ہیں جن کے لب درودِ پاک کی کثرت
تو اُن کے کام کرتا ہے کریم و کارساز اکثر

ہے جاری سلسلہ فیضِ درودِ پاک کا ایسے
کرم بندے پہ فرماتے ہیں وہ بندہ نواز ﷺ اکثر

میں شہرِ نُور میں صَلِّ عَلٰی بر لب پہنچتا ہُوں
مجھے طَیبہ میں پہنچاتا ہے یُوں ذوقِ نیاز اکثر

درود پاک پڑھنے سے کشائش دل میں ہوتی ہے
ادا کرتا ہوں ان کیفیّتوں ہی میں نماز اکثر

کوئی کہہ دے اُنھیں جا کر، رَوِشِ اپنی بدل ڈالیں
درود آقا ﷺ پہ جو پڑھتے نہیں مدحت طراز اکثر

اثر محمودؔ جو صَلِّ عَلٰی کا دل پہ ہوتا ہے
بطُونِ شعر سے اُس کا ہُوا اِفشائے راز اکثر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مقبول بارگاہ عمل ہدیّہ درود
ہے سب سعادتوں کا بدل ہدیۂ درود

کرتے ہیں پیش حُسنِ عقیدت لیے ہُوئے
نادار ہوں کہ اہلِ دُوَل ہدیۂ دورد

وردِ ملائکہ بھی یہی ہے شبانہ روز
ہے خالقِ جہاں کا عمل ہدیۂ درود

قبلہ جو راست ہے تو سب اَصناف میں لکھو
تخمیس و قطعہ ہوں کہ غزل، ہدیۂ درود

کی جائے اِس کے ساتھ دعا جو، قبول ہو
سارے وظیفوں میں ہے اٹل ہدیۂ درود

درمانِ درد و رنج و الم ہے فَقَط یہی
ہیں عُقدے جتنے، اُن کا ہے حل ہدیۂ درود

اِس میں تو کچھ ریا کا تصوُّر بھی ہے محال
ہے بے نیازِ مکر و دَغل ہدیۂ درود

جن کو رہی محبتِ محبوبِ کبریا ﷺ
تھا اُن کی زندگی کا عمل ہدیۂ درود

ہے ابتدائے علم و عمل شکرِ کبریا — اور انتہائے علم و عمل ہدیۂ درود
اس کے اثر سے ختم ہُوئی ہیں عداوتیں — کرتا ہے الفتوں کو سپھل ہدیۂ درود
تقدیر کے لکھے میں بھی کرتا ہے بے دریغ — فضلِ خُدا سے ردّ و بدل ہدیۂ درود
ہم اُمتّی حضور ﷺ کے ٹھہرے جو دوستو! — اِس اعتراف کا ہے محل ہدیۂ درود
محمودؔ یہ جو اپنا وظیفہ ہے آج کا
محشر میں کام آئے گا کل ہدیۂ درود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم نے صلوات کو جب حُسنِ ہُنر جانا ہے — تو اِسی رُخ سے مُقدّر کو سنور جانا ہے
جن کو معلوم ہُوئی منزلِ مقصُودِ درود — اُن کو اِس رستے پہ پھر شام و سحر جانا ہے
پڑھ درود آقا ﷺ پہ دن رات بہ طیبِ خاطر — تجھ کو گر میرے پیمبر ﷺ کے نگر جانا ہے
نہ خُدا ہیں، نہ بشر ہم سے، ہو اُن پر صلوات — جن کو محبوبِ خُدا، خیرِ بشر ﷺ جانا ہے
یہ کرم صَلِّ عَلٰی کا ہے کہ طَیبہ پہنچے — اپنی آہوں کا نہیں اِس کا اثر جانا ہے
خوفِ دنیا نہیں ہم کو، نہ خطرِ محشر کا — راہِ صلوات پہ بے خوف و خطر جانا ہے
نکل آئے ہیں جو پڑھتے ہُوئے آقا ﷺ پہ درود — ہم نے اُن اشکوں کو صد رشکِ گہر جانا ہے
ہم نے بھٹکیں گے رہِ صَلِّ عَلٰی سے، ہم نے — شہرِ الفت کی اسے راہ گزر جانا ہے
بھیگتی آنکھ، درود، آقا ﷺ کا در، پہلی نظر — ہم نے اس لمحے کو تکمیلِ نظر جانا ہے
شب وہی شب ہے پڑھیں جس میں درود آقا ﷺ پر — اور ایسی ہی سحر کو تو سحر جانا ہے
جب دعا کرنی ہے پڑھ کر صلواتِ نبوی ﷺ — دل میں رکھتے ہوئے اُمّیدِ اثر جانا ہے
لب پہ صلوات لیے، دل میں مدینہ رکھ کر — حشر میں ہم نے بہ اندازِ دگر جانا ہے
کچھ تعلّق نہیں اِس سے، وہ سفر ہو کہ حَضَر — ہم نے پڑھنا ہے درود اُن پہ، جدھر جانا ہے
اشک کیوں صَلِّ عَلٰی یاد میں اُن کی نہ پڑھیں — خاکِ طَیبہ کو اگر کُحلِ بصر جانا ہے
جو درود آقا ﷺ پر پڑھتا ہے مسلماں، اس کو — ہم نے مِنجملۂ اربابِ نظر جانا ہے

ہے یہی طَیبہ رسائی کا طریقہ اپنا
وردِ صلوات کو ہی سیم و گہر جانا ہے

معرفت اس کو ہُوئی صَلِّ عَلٰی کی حاصل
جس نے سرکار ﷺ کا گھر جائے مَفر جانا ہے

بے پر و بال سہی فکر کا طائر، پھر بھی
اسے صلوات کی منزل پہ اُتر جانا ہے

حاضری ہوتی ہی رہتی ہے درِ سرور ﷺ پر
جب سے صلوات نبی ﷺ میرِ سفر جانا ہے

جتنے دن طَیبہ میں پڑھتے ہیں درود آقا ﷺ پر
یاد رہتا ہی نہیں ہے، ہمیں گھر جانا ہے

اسمِ آقا ﷺ پہ ہے صلوات کا پڑھنا واجب
ہم نے ہر لمحہ اِسے پیشِ نظر جانا ہے

آخری وقت مِرے لب پہ ہو محمودؔ درود
یُوں تو جو آیا جہاں میں، اسے مَر جانا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو صلوٰۃِ مُصطفیٰ ﷺ کے گیت ہی گاتا رہا
داد و تحسیں وہ فرشتوں تک سے بھی پاتا رہا

دل میں جو پڑھتا رہا آہستہ آہستہ درود
ہر سعادت کو وہ اپنے نام لکھواتا رہا

تہ بہ تہ جتنے حجابِ ذات تھے، اُٹھتے گئے
اک وظیفہ تھا کہ جو پردوں کو سرکاتا رہا

وہ خوشی حاصل ہُوئی وِردِ درودِ پاک سے
رنج کا، اندوہ کا، احساس تک جاتا رہا

زندگی میں بس درود آقا و مولا ﷺ پر پڑھا
وِرد اربابِ عقیدت کو یہی بھاتا رہا

میں رہا غافل نہ اُس عرصے میں بھی صلوات سے
ہجرِ طَیبہ مجھ کو جتنی دیر تڑپاتا رہا

کیوں نہ زیرِ سایۂ رحمت رہوں گا حشر میں
مَیں جو لوگوں سے درودِ پاک پڑھواتا رہا

نیند کی آغوش میں جانے سے پہلے پڑھ درود
ہاتفِ غیبی سے رب یہ مجھ کو سُنواتا رہا

اب اُمیدِ مغفرت ہے اِس وظیفے سے مُجھے
عمر بھر اپنے عمل پر تو میں شرماتا رہا

اک مُقدّر کا دَھنی پڑھتے ہُوئے صَلِّ عَلٰی
سامنے گُنبد کے بیٹھا، اشک برساتا رہا

تھا مِرے وجدان کا اَلطاف، راتوں کو مجھے
جو ملائک سے درودِ پاک سُنواتا رہا

ہو طمانیّت شناسا حشر میں مجھ سا کوئی!
کیا درودِ پاک کا سر پر مرے، چھاتا رہا!

لُطف و اِکرامِ خُدا کرتا رہا مُجھ کو غنی
مَیں درود آقا ﷺ پہ پڑھتا، ہاتھ پھیلاتا رہا

مل گئی اُس کو حضُوری بھی درودِ پاک سے
دُوریٔ طَیبہ کا جو انسان غم کھاتا رہا

کس لیے غفلت ہُوئی وِردِ درودِ پاک سے
دل تمھارا جب تمھیں ہر بات سمجھاتا رہا

مار کھائی اُس نے تو صَلِّ عَلٰی کے وِرد سے
ورنہ تو ابلیس ہم سے اپنی مَنواتا رہا

جو وظیفہ خالق و مالک کا ہے، اِس کا بھی ہے
اپنے اِس اِعزاز پر محمودؔ اِترانا رہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود اپنا شناسا ہو گیا ہے
ہمیں یُوں حوصلہ سا ہو گیا ہے

درودِ پاک پڑھنے سے مِرا دل
حریمِ عرش کا سا ہو گیا ہے

مکیں صَلِّ عَلٰی پڑھتے ہیں جس کے
وہ گھر دولت سرا سا ہو گیا ہے

درود آقا ﷺ پہ جو ہر روز بھیجے
وہ اربابِ وفا سا ہو گیا ہے

پڑھا شب کو درود آقا ﷺ پہ جس دم
اجالا صبح کا سا ہو گیا ہے

درودِ پاک ہم پڑھتے رہیں گے
یہ دل سے فیصلہ سا ہو گیا ہے

مِرا دل شاغلِ صلوات ہو کر
زمانے سے جُدا سا ہو گیا ہے

وظیفہ ہے صلوٰۃِ مُصطفیٰ ﷺ کا
جو آوازِ درا سا ہو گیا ہے

جونہی آیا درود آقا ﷺ پہ پڑھنا
الم کا خاتمہ سا ہو گیا ہے

جو پڑھتا ہے درود آقا ﷺ پہ دن رات
وہ ڈر سے ماورا سا ہو گیا ہے

درودِ پاک پڑھنا اور سُننا
ہمارا مشغلہ سا ہو گیا ہے

طلب آبِ صلوٰۃِ پاک کی ہے
دل اپنا پھر پیاسا ہو گیا ہے

درود آقا ﷺ پہ بھیجو، یہ نہ سمجھو
کہ اُن کا حق ادا سا ہو گیا ہے

جنھیں صَلِّ علٰی سے کم تھی نسبت
اُنھیں بھی اِعتنا سا ہو گیا ہے

ملا قُربِ صلوٰۃ پاکِ آقا ﷺ
وظیفہ گُہریا سا ہو گیا ہے

سکوں ایسا ملا ہے پڑھ کے صلوات — کہ دل بے مُدّعا سا ہو گیا ہے
کلامِ پاکِ خالق کا ہر اک لفظ — درودِ پاک کا سا ہو گیا ہے
درودِ پاک سے محمودؔ خاطی
بہر حالت شناسا ہو گیا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس درجہ ہے محبت اثر حلقۂ درود — رکھتا ہے لُطف و کیف دگر حلقۂ درود
دوزخ کا خوف دل سے مٹاتا ہے بے دریغ — کرتا ہے بے نیازِ خطر حلقۂ درود
خالق کا لُطف، رحمتِ محبوب کبریا ﷺ — ہے ذوق و شوقِ قلبُ و نظر حلقۂ درود
پرتَو فگن اُدھر سے ہُوا ہالۂ عطا — قائم کِیا جو ہم نے اِدھر حلقۂ درود
سائے میں اس کے، لیتے ہیں ہم عافیت کی سانس — ایسا ہے سایہ دار شجر حلقۂ درود
بابِ حقیقت اہلِ بصیرت پہ وا ہُوا — ہے اِرتقائے قلب و نظر حلقۂ درود
ہم پر ہیں خاص رحمتیں آقا حضُور ﷺ کی — قائم ہے اُن کے زیرِ اثر حلقۂ درود
موجود خود ہیں اِس میں نبی ﷺ مانتے، ہیں سب — جب دیکھتے ہیں اہلِ بصر حلقۂ درود
جو حلقۂ اثر ہے کسی کا، وہاں کریں — برپا تمام اہلِ نظر حلقۂ درود
تم پاؤ گے نگاہِ کرم کی لطافتیں — جاری رکھو جو شام و سحر حلقۂ درود
دنیائے دُوں کو بھول کر بیٹھو گے جب یہاں — دے گا جہان بھر کی خبر حلقۂ درود
حِفظ و اماں کی، عافیت کی اک فصیل ہے — ہے سب مصیبتوں میں سپر حلقۂ درود
رحمت خدا کی ہوگی تمھارے قریب تر — قائم کرو عزیزو! اگر حلقۂ درود
پڑھنا درودِ پاک بدرگاہِ مُصطفیٰ ﷺ — احسن ہے، اور بجا ہے مگر حلقۂ درود
رکھتے ہیں قائم رات دن نورانیت سمیت
محمودؔ آفتاب و قمر حلقۂ درود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبت وجہِ خُوشحالی بھی ہے، غم کا مُداوا بھی — صلوٰۃ آقا ﷺ پہ پڑھنے کا سکھاتی ہے سلیقہ بھی
زباں پر کیوں نہ ہو صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی ہر دم — یہ ہدیہ بھی عقیدت کا ہے اور اپنا فریضہ بھی
بنے ہیں جس کے باعث مُتّقی اَقطاب دنیا میں — وہی ہے ہم سے دُنیا دار لوگوں کا وظیفہ بھی
ہمیں کیا ڈر جہنّم کا کہ رکھتے ہیں سرِ محشر — بھروسا رحمتِ حق پر، درودِ پاک ہدیہ بھی
یہ اِستفہام آقا ﷺ پر درودِ پاک پڑھوائے — کہیں نام اپنا اُن کے چاہنے والوں میں ہوگا بھی؟
مِرے ہونٹوں پہ رہتا ہے درودِ پاک کا نغمہ — مِری آنکھوں میں بستا ہے مِرے آقا ﷺ کا روضہ بھی
اُسی پر ہوں عمل پیرا، جو کرتا ہے مِرا خالق — مَیں تقلیدِ خُدا کا اس طرح کرتا ہوں دعویٰ بھی
درودِ پاک سے حق آشنائی سب سے آساں ہے — بتاؤ ، ماسوا اِس کے، ہے کوئی اور رستہ بھی؟
سوا صَلِّ عَلٰی کے، اور علاوہ ذکرِ طیبہ کے — مِرے ہونٹوں پہ کب تذکار آیا ہے ذرا سا بھی
درودِ پاک حلقے میں بھی پڑھتا ہُوں محبت سے — مگن رہتا ہوں اِس میں، جب میں ہوتا ہُوں اکیلا بھی
نبی ﷺ کی نعت ہوگی حشر کے دن میرے ہونٹوں پر — درودِ پاک کا ہوگا مِرے ہاتھوں میں جھنڈا بھی
نہ پوچھو لُطف سامانی درودِ پاک کی اُس دم — جب آقا ﷺ آپ ہو گے حشر کے دن جلوہ آرا بھی
کرم آقا ﷺ کا ہوتا ہے جو پڑھتا ہوں درود اُن پر — مَیں حلقے میں بھی، گھر میں بیٹھ کر بھی، اور تنہا بھی
درود پاک کی کثرت سے اِک دن آ ہی جائے گا — مدینے سے بُلاوے کی ہَوا کا ایک جھونکا بھی

مِرے سرکار ﷺ ہیں محمودؔ میری جان کے مالک
صلوٰۃ اُن پر، سلام اُن پر، مِری جاں کا تقاضا بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھیجے درود صاحبِ قرآن ﷺ کے لیے — فرمان ہے یہ صاحبِ ایماں کے لیے
مَیں بھی ہوں اور ملائکہ بھی ہیں درود گو — کیسی طمانیت ہے یہ وِجدان کے لیے
اس سے، فقط اِسی سے ملا رُوح کو قرار — وجہِ سکُوں ہے صَلِّ عَلٰی جان کے لیے
جو کام ہے خُدا کا، وُہی کر رہا ہے یہ — اعزاز یہ بہت نہیں انسان کے لیے
توصیفِ مُصطفیٰ ﷺ اگر منظور ہو تمھیں — ”اللہ کا درود“ ہے عُنوان کے لیے

وہ جا رہا ہے اپنے نبی ﷺ کا درود خواں
مُجھ کو کہیں یہ حشر میں پہچان کے لیے

صلِّ عَلٰی کا وِرد نبی ﷺ کے حضُور میں
اک واسطہ ہے ذات کے عرفان کے لیے

خالق جو بھیجتا ہے درود اُن ﷺ کی ذات پر
ہے اُن کی منزلت کے لیے، شان کے لیے

پلڑا خطاؤں کا بہت اُونچا چلا گیا
وِردِ درود لائے جو میزان کے لیے

جنّت میں لے کے جائے گا پڑھنا درود کا
تشویق زا یہ بات ہے رِضوانِ کے لیے

نعتیں کہیں، درود پڑھا ہم نے رات دن
لَتّے کچھ اِس طریق سے شیطان کے لیے

صدقے میں ہو درود کے، اپنے لیے وہی
کی جو دعا حضُور ﷺ نے حسّان رضی اللہ عنہ کے لیے

سرنامہ جن کا صرف درود و سلام ہے
نعتیں ہیں یہ مِرے نویں دیوان کے لیے

محمودؔ شغل اپنا جو، ہر صبح و شام ہے
اک مشغلہ وہی تو ہے رحمان کے لیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لب پر ہو درودِ شہِ اَبرارِ ﷺ عزیزو!
کرتے رہو اِس ورد کی تکرار عزیزو!

کیوں بات نہ ہر بار کروں صلِّ عَلٰی کی
سرکار ﷺ سے ہے مجھ کو سرکار عزیزو!

لب پر ہے درود آج اگر یادِ نبی ﷺ میں
مل جائے گی کل لذتِ دیدار عزیزو!

کرتے ہوئے تبلیغ درودِ نبوی ﷺ کی
کیونکر نہ عقیدے کا ہو اظہار عزیزو!

پہنچو جو مدینے تو ہو صلوات لبوں پر
رکھنا یہ وظیفہ سرِ دربار عزیزو!

پڑھتا ہے درود اپنے نبی ﷺ پر جو ہمیشہ
ہو جائے گا جنّت کا سزاوار عزیزو!

محشر میں لگاؤں گا میں اک نعرۂ صلوات
مجھ کو جو ملی رُخصتِ گفتار عزیزو!

کیوں جھینپتے ہو صلِّ عَلٰی کہتے ہوئے تم
کرتے نہیں کیوں اُنس کا اظہار عزیزو!

ایسے میں بھی مَیں فرض سے غافل نہیں رہتا
پڑھتا ہوں اگر نعت کے اشعار عزیزو!

مصروف رہو صلِّ عَلٰی پڑھنے میں کھُل کر
کرنا ہے جو سرکار ﷺ کا دیدار عزیزو!

اُس دن بھی بندھے ہاتھوں درود اُن پہ پڑھوں گا
آئیں گے نظر جب مِرے سرکار ﷺ عزیزو!

رکھتے ہو محبت جو درودِ نبوی ﷺ سے — کردار سے بھی اس کا ہو اقرار عزیزو!
پڑھتے رہے صلوات تو اُن کو بھی نہیں غم — رکھتے ہیں گناہوں کے جو انبار عزیزو!
پڑھتا ہے درود آقا ﷺ پہ محمودؔ شب و روز
کام آئے گا محشر میں یہ کردار عزیزو!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیسے نہ کبریا سے ہو واصلِ درود خواں — عُشاقِ مصطفی ﷺ میں ہے شامل درود خواں
عُشاقِ مصطفی ﷺ میں ہے شامل درود خواں — تقلید پر جو اُس کی ہے مائل درود خواں
تقلید پر جو اُس کی ہے مائل درود خواں — خوشنودئ خُدا کا ہے حامل درود خواں
لیتے ہیں اُس کو سایۂ رحمت میں مُصطفی ﷺ — رکھتا ہے ایسا جذبۂ کامل درود خواں
اربابِ عشق اِس میں در آئیں بلا جھجک — یُوں کھولتا ہے اپنا درِ دل درود خواں
زندہ رہے زمیں پہ یا زیرِ زمیں رہے — طَیبہ کی سر زمیں کے ہے قابل درود خواں
محفل کو چار چاند لگیں گے، خُدا گواہ — جس وقت ہوگا زینتِ محفل درود خواں
پاتا ہر ایک شئے ہے، مگر مانگتا نہیں — آقا ﷺ کے در کا ایسا ہے سائل درود خواں
جب گام زن رہا ہے رہِ مُستقیم پر — ہوگا ضرور واصلِ منزل درود خواں
اُس دن سے اِس میں بس گئے سرکارِ دو جہاں — جس دے سے ہو گیا ہے مِرا دل درود خواں
صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ وَسَلِّمْ عَلَی النَّبِیْ — رکھتا ہے یہ نقوشِ تہِ دل درود خواں
اپنائیت حضور ﷺ سے یا ہے غیریت — ہے اُن کے درمیاں حدِ فاصل درود خواں
دنیا و آخرت کے ہیں جتنے معاملات — پاتا ہے ان میں کب کوئی مشکل درود خواں
جلوے محبتوں کے نظر آئیں گے اسے — دیکھے اٹھا کے پردۂ حائل درود خواں
جب بھی تھا یہ فضائلِ سرور ﷺ کا مُعترف — کرتا ہے اب بھی وصفِ شمائل درود خواں
جو کچھ اِسے ملا ہے، اُسے بانٹتا ہے یہ — ایسا سخی ہے، ایسا ہے باذِل درود خواں
حیرت سے دیکھتے ہیں فلک پر ملائکہ — رکھتا ہے کچھ عجیب خصائل درود خواں

پڑھتا ہے ہر مصیبت و تکلیف میں درود　　پاتا ہے اس کو مُرشدِ کامل درود خواں
محمودؔ ہے خُدا کے فرامین مان کر
سرکار ﷺ کی بڑائی کا قائل درود خواں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درودِ پاک کو جب رہبرِ کامل سمجھتے ہیں　　کوئی مشکل سی مشکل ہو تو کب مشکل سمجھتے ہیں
اَہم اُن سب میں پاتے ہیں صلوٰۃِ مصطفیٰ ﷺ کو ہم　　کہ جن اوراد کو وجہِ سکونِ دل سمجھتے ہیں
دوردِ مُصطفیٰ (صَلِّ عَلٰی) کا جو ہُوا عامل　　تو ایسے شخص کو ہم مومنِ کامل سمجھتے ہیں
ہے عُشّاقِ حبیبِ کبریا ﷺ میں منزلت اُن کی　　درودِ پاک کو جو عشق کا حاصل سمجھتے ہیں
درودِ پاک سے کرتے ہیں سر، گردشِ زمانے کی　　کہ اِس کو اپنا ماضی، حال، مُستقبل سمجھتے ہیں
درودِ پاک کے رستے سے کب ہٹتے ہیں وہ راہی　　رسُولُ اللہ ﷺ کے قریے کو جو منزل سمجھتے ہیں
میانِ کُفر و ایماں اپنا مسلک ہے بہت واضح　　درودِ پاک ہی کو ہم حدِ فاصل سمجھتے ہیں
نبی ﷺ کی بارگہ میں بھیجتے ہیں ہم درود اکثر　　اُنھیں بندوں سے اور اللہ سے واصل سمجھتے ہیں
درودِ پاک پڑھتا ہے جو نامِ مُصطفیٰ ﷺ سن کر　　ہر ایسے شخص کو حلقے میں ہم شامل سمجھتے ہیں
درود آقا ﷺ پہ پڑھ کر نعت کے اشعار کہتے ہیں　　غزل کہنے کو اب ہم سعئ لا حاصل سمجھتے ہیں
درودِ پاک ہم ہونٹوں کی جُنبش سے نہیں پڑھتے　　کہ ہم اس کو ''حسابِ دوستاں در دل'' سمجھتے ہیں
جو تقلیدِ خُدا کرتے ہیں محمودؔ اُن کو جائز ہے
کہ اپنے آپ کو اِعزاز کے قابل سمجھتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضُور ﷺ اُن کا مُقدّر اُجال دیتے ہیں　　درود خوانوں کو اوجِ کمال دیتے ہیں
درود اُن پر جو فرما کے اَیُّکُمْ مِثْلِیْ　　جہاں کو آپ ہی اپنی مثال دیتے ہیں
اُس سکھاتے ہیں صَلِّ عَلٰی کا پڑھنا بھی　　جسے سلیقۂ حُسنِ مقال دیتے ہیں
درود جب بھی مَیں پڑھتا ہوں اُن کی خدمت میں　　ہر ایک شے مِری جھولی میں ڈال دیتے ہیں

حضور ﷺ خود ہی تو اپنے درود خوانوں کو — رسائی تا بہ حریمِ جمال دیتے ہیں
دل آئنہ بنے، بھیجو درود آقا ﷺ پر — وہ رُوح و قلب و نظر کو اجال دیتے ہیں
درود خوانوں کو جب دیکھتے ہیں غرقِ گُنہ — حضور ﷺ اُنھیں عرقِ انفعال دیتے ہیں
رہوں درود کی تبلیغ میں سدا مصرُوف — حضُور ﷺ خود مُجھے ایسا خیال دیتے ہیں
حقیقتاً تو صلوٰۃِ رسول ﷺ کے نغمے — سبھی جراحتوں کو اِندمال دیتے ہیں
درود پڑھتا ہو، جو اِتبّاع کرتا ہو — اُسی کو مُصحفِ فکر و خیال دیتے ہیں
یہ انعقادِ محافل، یہ حلقہ ہائے درود — طبیعتوں کو بڑا اعتدال دیتے ہیں
جدھر سے آتے ہیں ہدیئے درود کے، آقا ﷺ — مَحبتّیں اُسی جانب اُچھال دیتے ہیں
روا ہے صرف نبی ﷺ کو درود بندوں کا — حضور ﷺ آئی قضا کو بھی ٹال دیتے ہیں
اہم درود کو کم جو سمجھتے ہیں بندے — تو اپنے ذہن کو وہ اِختلال دیتے ہیں

درود بھیجوں نہ کیوں اُن کی ذات پر محمودؔ
جو نعت کہنے کی مُجھ کو مجال دیتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم جو صلوات کے نغمات سُناتے پھرتے — اپنے کھاتے ہیں سعادات لکھاتے پھرتے
ہوتا سرمایۂ صلوات جو کچھ کیسے میں — دولتِ عشقِ پیمبر ﷺ کو لُٹاتے پھرتے
چلتے پھرتے جو، درود آقا ﷺ پہ پڑھتے رہتے — اپنے اندوہ و غم و رنج مٹاتے پھرتے
وردِ صلوات سے قسمت جو بناتے اپنی — ہاتھ کیوں دستِ شناسوں کو دکھاتے پھرتے
چند دن پڑھتے نہ جو اسمِ محمد ﷺ پہ درود — سال ہا سال یہی قرض چکاتے پھرتے
واسطہ پڑتا سوالاتِ اَدَق سے کیسے — حشر میں گیت جو صلوات کے گاتے پھرتے
فضلِ حق سے جو ملی صَلِّ عَلٰی کی دولت — کیوں کسی اور کا احسان اٹھاتے پھرتے
مُرتَسم صَلِّ عَلٰی جن کے لبوں پر رہتا — حشر میں ہاتھ وہ لوگوں سے مِلاتے پھرتے
ہو جو پاتی کہیں تعمیلِ فَسِیۡرُوۡا ہم سے — وصفِ صلواتِ پیمبر ﷺ کے، سُناتے پھرتے

چھوڑ کر وِردِ درود، اور جو باتیں کرتے — اپنے اَعصاب کو بے وجہ تھکاتے پھرتے
یہ عمل صِرف درودِ نبی ﷺ میں ہوتا — اور کسی بات پہ کیا اشک بہاتے پھرتے
ہوں گے میزاں پہ عَدو صَلِّ عَلٰی کے بھاری — کیوں نہیں راز یہ ہم سب کو بتاتے پھرتے
سر بلندی ہمیں دی صَلِّ عَلٰی نے کیا خوب — جا بجا ورنہ سرِ عجز جھکاتے پھرتے
دست بستہ جو پڑھا کرتے درو آقا ﷺ پر — آگے ہر شخص کے، کیوں ہاتھ بڑھاتے پھرتے
ہوتے جو لرزہ براندام، وہ ہوتے ہم تو — جشنِ صلوات قیامت میں مناتے پھرتے
نیند آنکھوں میں نہ ہو، اور ہو لب پر صلوات — کیوں مدینے میں کوئی نیند کے ماتے پھرتے
درس آ آ کے سُنا کرتے فرشتے خُود بھی — ہم، سبق صَلِّ عَلٰی کا جو پڑھاتے پھرتے

لب پہ محمودؔ جو صلوات کے نغمے ہوتے
ہر قدم دولتِ تسکین لٹاتے پھرتے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وِردِ راسخ جب درودِ پاک کا ہوتا گیا — دل سے ہر اندیشۂ فردا ہَوا ہوتا گیا
بندہ جُوں جُوں عاملِ صَلِّ عَلٰی ہوتا گیا — اُس کا دل نُورِ نبی ﷺ کا آئنہ ہوتا گیا
ابتدا فرمائی جس کی خود خدائے پاک نے — وہ وظیفہ زینتِ ہر دوسرا ہوتا گیا
پھیلتی بڑھتی گئی صَلِّ عَلٰی کی روشنی — اِس طرح اِفشائے اَسرارِ بقا ہوتا گیا
ہُوک بھی اُٹھتی رہی وِردِ درودِ پاک سے — درد بھی عشقِ مدینہ کا سوا ہوتا گیا
بخششیں ہوتی گئیں اُن کی، جو پڑھتے تھے درود — حشُر کے دن بھی پیمبر ﷺ کا کہا ہوتا گیا
اَشنائے ذاتِ برحق ہے، اِسے حق جانئے — جو درودِ مصطفی ﷺ سے آشنا ہوتا گیا
کیوں نہ پڑھتا وہ تواتُر سے درودِ پاک کو — جس کو جُوں جُوں اعتبارِ اِعتنا ہوتا گیا
رات کا پچھلا پہر، نعتِ پیمبر ﷺ اور درود — وقت اُنھی کیفیتوں میں صُبح کا ہوتا گیا
جب اکیلے میں درود پاک مَیں پڑھتا رہا — نقش جو دل پر دُوئی کا تھا، فنا ہوتا گیا
پیش جو کرتا رہا آقا ﷺ کی خدمت میں درود — اُس کا دنیا اور عقبیٰ میں بھلا ہوتا گیا

زندگی بہتر سے بہتر خود بخود ہوتی گئی — وردِ صلوات پیمبر ﷺ مُدعا ہوتا گیا
جب تہِ دل سے کوئی پڑھتا رہا صَلِّ علٰی — قرض جتنا تھا محبت کا، ادا ہوتا گیا
میری تسبیحِ صلوٰۃِ مُصطفیٰ ﷺ بڑھتی گئی — پیار میں دل جیسے جیسے مُبتلا ہوتا گیا
خود مُقدّر بنتا جاتا ہے درودِ پاک سے — کون کہتا ہے کہ قسمت کا لکھا ہوتا گیا
طَیبہ کا جاتا رہا صَلِّ علٰی کہتا ہُوا — جس کی جانب مُصطفیٰ ﷺ کا اِعتنا ہوتا گیا
چند تھے پہلے تو بندے حلقۂ صلوات میں — حیطہ یہ آہستہ آہستہ بڑا ہوتا گیا
حاضری ہر سال طَیبہ میں مِری ہوتی رہی — پُختہ تر ذوقِ درودِ مُصطفیٰ ﷺ ہوتا گیا
مَیں تو ہر ہر شعر میں صَلِّ عَلٰی کہتا رہا — یوں، مذاقِ فن مِرا سب سے جُدا ہوتا گیا
رب، فرشتے، انبیاء علیہم السلام، و اولیاء رحمۃ اللہ علیہم مَیں، اور درود — اک تعلّق سلسلہ در سلسلہ ہوتا گیا

ہے ترشّح وِردِ صَلّی اللہ کا محمودؔ پر
یوں ثمرور ایک بے برگ و نوا ہوتا گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہے گونج صَلِّ عَلٰی کی غزل میں — نبی ﷺ جانتے ہیں کہ لاہور کی ہے
درود ان ﷺ پہ پڑھتا ہے ربِّ عُلا بھی — یہی بات ہے ایک، جو غور کی ہے
دعا، اور درود اور نبی ﷺ کا وسیلہ — جو کی آرزو تو اِسی طَور کی ہے
تمنّا جو کی وردِ صلوات کر کے — وہ پُوری مِرے رب نے فی الفور کی ہے
صحابہ رضی اللہ عنہم کی آنکھیں تھیں مصروفِ صلوات — جو اچھا تھا، یہ بات اُس دور کی ہے
پڑھا ہے درود اِس جگہ بھی پہنچ کر — محبت حِرا کی ہے، اور ثَور کی ہے
زباں پر درودِ نبی ﷺ ہو بھی تو کیا — جو تصویر دل میں کسی اور کی ہے
درودِ نبی ﷺ سے ہوں احوال بہتر — حکومت یہاں ظلمت و جَور کی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَیں درود آقا ﷺ پہ پڑھتا ہوں جنابِ زاہد! — مجھ کو تو آپ اسی کام میں رہنے دیجیے

ہم نہ باز آئیں گے صلواتِ نبی ﷺ سے ہرگز　　چاہے جتنے بھی ہمیں آپ اُلجھنے دیجیے
جی میں گر ہے کہ زمیں بوس ہو عصیاں کا محل　　تیشۂ صَلِّ عَلٰی سے اسے ڈھینے دیجیے
حق ہے الفت کا، درود آقا ﷺ پہ پڑھتے رہیے　　بادِ طیبہ میں یہیں اشک تو بہنے دیجیے
کیوں نہ دکھلایئے مومن کو رہِ صَلِّ عَلٰی　　کیوں غمِ دُوریٔ طیبہ اُسے سہنے دیجیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَیں قائلِ صلوات ہُوا، اور رہوں گا　　ارشاد جو ہے صَلُّوا عَلَیْہِ کا، وہ سُن کے
پائیں یہ کہیں حُسنِ قبول اپنی نبی ﷺ سے　　کچھ پُھول درودوں کے میں لایا ہوں جو چُن کے
اُکساتے ہیں ہر وقت مجھے صَلِّ عَلٰی پر　　اَلطاف جو ہیں مُجھ سے گنہگار پہ اُن ﷺ کے
فن نعت ہے یا ذکرِ درودِ نبوی ﷺ ہے　　اِس حد میں تو محمودؔ بھی قائل ہیں سخُن کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روزِ ازل جو ربّ و ملائک نے کی شروع　　جاری رہے گی تا بہ ابد محفلِ درود
جب ہوگا امتحاں کا کڑا وقت تو ضرور　　روزِ نشور دے گی مدد محفلِ درود
اِس میں تو کوئی شک ہی نہیں ہے کہ ہو گئی　　مقبولِ بارگاہِ صمد محفلِ درود
اس کی قبولیت میں ہے شُبہہ بھی ناروا　　ممکن ہے کب ہے، ہو کبھی رد محفلِ درود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو کے ممنونِ کرم، صَلِّ عَلٰی کی شکل میں　　پیش کرتا ہُوں بدربارِ پیمبر ﷺ شکریہ
حَبّذا قسمت ، لبوں پر ہے درودِ مصطفی ﷺ　　سایہ گُستر سر پہ ہیں نعلینِ اطہر، شکریہ
درس خود اُس نے دیا مجھ کو درودِ پاک کا　　اپنے خالق کا ادا مُجھ سے ہو کیونکر شکریہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھر ہو گا ادا اذنِ صلوٰہ آپ کو حق سے　　لازم ہے مگر اشکِ ندامت سے وضو ہو
پھر سوزنِ صلوات سے یہ بھی ضروری　　کردار کا جو چاک نظر آئے، رفو ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چہرے دھواں دھواں ہیں قیامت میں سب، مگر   دیکھو، درود خواں کی ہے پیشانی تاب ناک
جو معتقد نہیں ہے صلوٰۃِ رسول ﷺ کا   پھٹکار اس کے چہرے پہ ہوگی، تو منہ میں خاک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روزِ نشور پُرسشِ فردِ عمل کے وقت   کام آئیں گے ضرور حوالے درود کے
رہتے ہیں ہم کریم خدا کی نگاہ میں   محمودؔ ہم ہیں چاہنے والے درود کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ویسے ہی پڑھنا لازمی ٹھہرا درودِ پاک   جیسے رسول پاک ﷺ کا ہے احترام فرض
اُن میں ہے اک ''وظیفۂ خلّاقِ دو جہاں''   میں نے کیے درود کے جو چند نام فرض

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کارگر اُس پر نہ ہوگا وار ظلمت کا کوئی   جس کے اندر روشنی دیتی ہے قندیلِ درود
بارہ سو اشعار اس کی مدح میں موزوں ہُوئے   ہو گئی وارد مِرے دل پر جو تفصیلِ درود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود پڑھ کے رسولِ کریم ﷺ پر پہلے   خدا کے آگے جو چاہو، وہ مُدعا رکھنا
درود کو نہ بُھلانا قسم خدا کی تمھیں   کوئی تو طَیبہ پہنچنے کا راستہ رکھنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب تک یہ درودِ آپ کے لب تک نہیں آتا   کچھ بھی تو اثر شعر و ادب تک نہیں آتا
جب تک نہ سفارش ہو درودِ نبوی ﷺ کی   انعامِ خدا دستِ طلب تک نہیں آتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نامِ نبی ﷺ کو سُن کے جو پڑھتے نہیں دورد   کافی ہے یہ رویّہ تباہی کے واسطے
توبہ قبول ہوتی ہے وردِ درود سے   رستہ یہی ہے معذرت خواہی کے واسطے
تسلیم ہوگا حشر میں، اُن کا غلام ہوں   ہوگا درود میری گواہی کے واسطے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اعزاز انتہائی ہے سرکار ﷺ پر درود
خالق کی ہم نوائی ہے سرکار ﷺ پر درود
تسکینِ روح و جاں کا ہے واحد سبب یہی
آلام سے رِہائی ہے سرکار ﷺ پر درود
حاجت نہیں ہے جس میں قُعود و سُجود کی
کیسی یہ جُبّہہ سائی ہے سرکار ﷺ پر درود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نے جس صیغے میں بھیجا ہے پیمبر ﷺ پہ درود
مجھ کو ہر حرف میں اک خُلد دکھائی دی ہے
بہرہ ور مجھ کو کیا لطفِ صلوٰۃ نبوی ﷺ سے
کب مجھے رب نے فقط نعت سرائی دی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِسی سے نکلے گی آخر رِہائی کی صورت
کریں درود کی عصیاں شعار پابندی
جو مُخلصی کی طلب ہے بروزِ حشر تمھیں
درود کی یہاں کرنا شعار پابندی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حصولِ عِلم درودِ نبی ﷺ ہی جب نہ ہُوا
پھر اور علم جو حاصل کِیا تو کیا حاصل
درود ہی سے شغف جب نہ ہو، تو اے زاہد!
عبادتوں کا ہے سب اہتمام لا حاصل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چشمے پھوٹے ہیں یوں درودوں کے
ہو گئے لب پہ دل کے جذبے نقش
پڑھ کے صلوات، اپنی آنکھوں میں
یادِ طَیبہ کے اُبھرے کیسے نقش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صادق نبی ﷺ پہ صَلِّ عَلٰی صدقِ دل سے پڑھ
صدق اُن کا وہ تھا جس کے تھے منکر بھی مُعترف
دیوان پُورا اِس نے موضوع پر لکھا
ایسا ہُوا درود کا، شاعر بھی مُعترف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ کی بات کرتا رہا یا صلوٰۃ کی
جو ذکر ماسوا کا تھا مجھ کو لگا غلَط
گر سابقہ و لاحقہ اس کا نہیں درود
ہر التجا غلط مِری، اک اک دعا غلَط

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہاں لبوں پہ حروفِ درود جاری ہُوئے — اک ایک جرم ہمارا، وہیں معاف ہُوا
اِسی درود کے باعث نہ مجھ پہ آنچ آئی — اگرچہ ہر دُنی فطرت مِرے خلاف ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محسوس کر کہ کیسا عمل ہے ترا عمل — محمودؔ دردِ قادر و معبود ہے درود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کون ہے، جس نے پڑھا ڈوب کے آقا ﷺ پہ درود — اسے انگیخت کیا فیضِ اَتم کو کس نے
ہو درود آقا و مولا ﷺ پہ سوائے اُن کے — دُور دنیا سے کِیا ظلم و ستم کو کس نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گنجائش اِس میں غفلت و تاخیر کی نہیں — وہ یوں کہ ہے درود تو فرضِ مؤکدہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو کے جب عصیاں سے تائب — پڑھا درود، مصائب غائب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم

يا أيها الذين آمنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دسواں مجموعۂ نعت

مخمساتِ نعت

یہ مجموعہ بھی مصنف ہی کے مکتبہ ایوانِ نعت رجسٹرڈ، لاہور کے زیرِ اہتمام اشاعت پذیر ہوا۔
تاریخِ اشاعت ۱۷ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء تحریر ہے۔
صفحات ۱۱۲ ہیں۔ دُنیائے نعت میں مخمسات کا یہ پہلا مجموعہ ہے۔

انتساب

پانچ پانچ بند پر مشتمل پچاس نعتیہ مخمسات کا یہ مجموعہ (میرا دسواں اُردو مجموعۂ نعت)
پانچ پاک نفس ہستیوں کے نام معنون کرنا میرے لیے باعثِ اعزاز وافتخار ہے۔

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
إنك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
إنك حميد مجيد

رہو تم تر زباں سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں   قلم رکھو رواں سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں
رہو مضطر بہ جاں سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں   کرو سیرت بیاں سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں
رہوں پھر کامراں سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں

حقیقت ہے یہی، اہلِ ظواہر سے جو اوجھل ہے   نبی ﷺ کی مدح تحمیدِ خدائے عزَّ وَ جل ہے
دِل اہلِ وِلا میں اُلفتِ طَیبہ کی ہل چل ہے   لبِ اربابِ الفت پر درودِ پاکِ مرسَل ﷺ ہے
یہ باتیں ہوں بیاں سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں

خُدا کے ساتھ ہیں آقا ﷺ مثالِ معنیٰ و صورت   ہوئی ہے اپنی مرضی کے مطابق آپ ﷺ کی خِلقت
میں کہتا ہوں رحیم اللہ کو، سرکار ﷺ کو رحمت   سمجھتا ہوں نبی ﷺ کے ہاتھ کو دستِ اُلوہیّت
ہُوں حق کا ترجماں سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں

قلم جب بھی اُٹھا مدحِ حبیبِ ربِ اکبر ﷺ میں   مِرا احساس ظاہر ہو گیا جذبوں کے پیکر میں
پڑا کب استعاروں اور تشبیہوں کے چکّر میں   بہ فضلِ رب پذیرا ہوگا دربارِ پیمبر ﷺ میں
مِرا طرزِ بیاں سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں

مَیں کیسے چھوڑوں نعتِ رسولِ پاک ﷺ جیتے جی   مِلی ہے مجھ کو گُھٹّی میں ثنا و مدحتِ نبوی ﷺ
مقامِ مصطفیٰ ﷺ سے تھی مِرے ابّا کو آگاہی   مَیں جب اِک طفلِ کم سِن تھا، مجھے دیتی رہی لوری
مِری مرحوم ماںؒ سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسولِ پاک ﷺ زمین و زماں کے مالک ہیں   بُلند و پست کے اور این و آں کے مالک ہیں
مکاں تو خیر، ورائے مکاں کے مالک ہیں   جہاں ہے فکر و نظر گُم، وہاں کے مالک ہیں
مِرے حضور ﷺ تو ہر اِک جہاں کے مالک ہیں

اُنھی کے زیرِ نگیں اِنس و جاں ہوئے سارے   اُنھی کے بجتے ہیں دونوں جہاں میں نقّارے
ہیں جبرئیلؑ سے میرے نبی ﷺ کے ہرکارے   مِرے حضور ﷺ سبھوں سے خُدا کو ہیں پیارے
نہاں پہ اُن ﷺ کا تسلُّط، عیاں کے مالک ہیں

اُنھی کا ذرّۂ پیزار ہے مہِ انور   رہا ہے زیرِ قدم اُن ﷺ کے گنبدِ بے در
اُنھی کا سکّہ رواں ہے جہانِ دنیا پر   مٹے گی اُن ﷺ کی وساطت سے ہیبتِ محشر
وہی تو جنّتِ دامن کُشاں کے مالک ہیں

ورائے عرش جو سرکار ﷺ کی رسائی تھی   ادا و ناز میں اِک شانِ دلربائی تھی
خُدا نمائی کے جلووں میں خود نمائی تھی   خود اُن ﷺ کی شان خُدا نے اُنھیں دکھائی تھی
مِرے حضور ﷺ بُلند آستاں کے مالک ہیں

اگر نہ آمدِ سرکارِ عالمین ﷺ ہوتی   نہ آسمان ہی ہوتا، نہ یہ زمیں ہوتی
فضا، بتاؤ کبھی حُسن آفریں ہوتی؟   سِوا خُدا کے کوئی چیز بھی نہیں ہوتی
رسولِ پاک ﷺ ہی نام و نشاں کے مالک ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا خوفناک ہو گا قیامت کا طُمطُراق   خالق کی شانِ عِزّ و جلالت کا طُمطُراق
ہو گا عروج پر جو عدالت کا طُمطُراق   معدوم ہو گا زُہد پہ نخوت کا طُمطُراق
کام آئے گا نبی ﷺ کی شَفاعت کا طُمطُراق

حبسِ دروں کو موجۂ بادِ صبا دِیا   سر جِن کے تھے نِگوں، اُنھیں اونچا اُٹھا دیا
جو تھے سیاہ کار، اُنھیں حوصلہ دیا   روزِ نشور، دیکھو تو، کتنا بڑھا دیا
ابرو کے اِک اشارے نے اُمّت میں طُمطُراق

کوہِ صفا پہ لوگ تھے آقا ﷺ کے سامنے   فرمایا سب کو آپ ﷺ نے بُلوا کے سامنے
چالیس سال میرے ہیں دُنیا کے سامنے   الزام کوئی ہے تو کہو، آ کے سامنے!
کیسا تھا اُن ﷺ کی اوّلیں دعوت کا طُمطُراق

خواری مسیلمہ کی تو قرمط کی بھی ہوئی   ذلّت نصیبِ اسودِ عنسی بھی ہو گئی
سجّاح ارذل ہو گئی، پہلے رذیل تھی   مرزا کی موت دُنیا میں عبرت نشاں بنی
قائم رہے گا ختمِ نبُوّت کا طُمطُراق

جو فرد بھی دیارِ نبی ﷺ کا گدا ہُوا   رُتبے میں ہے سکندر و جم سے بڑھا ہوا
عالم رواں دواں ہے مگر دیکھتا ہوا   ٹھوکر پہ اُس کی فرِّ فریدوں دھرا ہوا
اُس کی نظر میں کیا جچے ثروت کا طُمطُراق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھر جائے رنج و آفت و کرب و بلا کا رُخ   مُڑ جائے ایک آن میں تیرِ قضا کا رُخ
کرنا نہ اور سمت دلِ مبتلا کا رُخ   دیکھو گے تندرستیوں کے ارتقا کا رُخ
کر لو جو شہرِ نُور کے دارُ الشِّفا کا رُخ

رحمتِ خدا نے جِن کو کِیا عالمین کا   دم سے اُنھی کے حُسن ہے قائم یقین کا
خواہِش حضور ﷺ کی ہوئی سرنامہ دین کا   رُخ کعبے کی طرف کو پھرا مومنین کا
اُٹھا جو آسماں کو رسولِ خدا ﷺ کا رُخ

نامِ نبی ﷺ مٹانے جو اُٹھے تھے، سو مِٹے   گستاخ جو رسول ﷺ کے تھے، دیکھ لو مِٹے
کیا مِٹ سکے، بتاؤ تو، کہنے کو گو مِٹے   ناموسِ مُصطفیٰ ﷺ کے تحفُّظ میں جو مِٹے
کیونکر نہ ہو اُسی کی طرف پھر بقا کا رُخ

کچھ اِس طرح کی صورتِ حالات بن گئی   میرے لیے جو وجہِ مباہات بن گئی
کیسی ضیا فروز مِری رات بن گئی   سُن لی مِرے خدا نے مِری بات بن گئی
طَیبہ کی سمت کو ہُوا جب سے صدا کا رُخ

کُھلتا نہ تھا جو، اب بہ ہر انداز کُھل گیا   انجام کار نقطۂ آغاز کُھل گیا
دروازہ سچ کا یوں بصد اِعزاز کُھل گیا   محمودؔ مَنۡ رَّاٰنِیۡ سے یہ راز کُھل گیا
لاریب رُوئے پاکِ نبی ﷺ ہے خدا کا رُخ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نور افزا ہیں ہر اِک جا پہ اُجالے اُن ﷺ کے   جذبِ اُلفت کے ذرا دِل میں بسا لے اُن ﷺ کے
فیضِ نقشِ کفِ پا راہنما لے اُن ﷺ کے   گر مقدّر ہو تو قدموں ہی کو جا لے اُن ﷺ کے

سب سے بہتر ہے کہ نعلین اُٹھا لے اُن ﷺ کے

زندگیاں سامنے حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہیں — اُن کے خُدّام کے زُمرے میں ملائک بھی ہیں
جانداروں نے بھی سرکار ﷺ سے باتیں کی ہیں — باتیں بے جانوں کی بھی جان نثاروں سی ہیں
کس میں جُرأت ہے کہ وہ حکم کو ٹالے اُن ﷺ کے

اُنس کی فصل میں جو نخلِ یقیں بوتے ہیں — رب کی رحمت سے وہ نومید نہیں ہوتے ہیں
مسکراتے ہیں مصائب میں، کہاں روتے ہیں — چین کی نیند وہ عُشّاقِ نبی ﷺ سوتے ہیں
حشرِ اربابِ محبّت کو ہیں ہالے اُن ﷺ کے

کربِ مہجوریٔ طیبہ کا اگر سہتے ہیں — عہدِ جاں سوز و دل افگار میں اب رہتے ہیں
سیلِ کیفیّتِ احساس میں ہم بہتے ہیں — نعت کی شکل میں کہتے ہیں، جو کچھ کہتے ہیں
اور قرآن سے لاتے ہیں حوالے اُن ﷺ کے

ذکرِ سرکار ﷺ فقط لفظ و بیاں ہی سے نہ ہو — صرف یہ اپنے لبِ غنچہ فشاں ہی سے نہ ہو
اُنس وہ کیا، جو عیاں ہر رگِ جاں ہی سے نہ ہو — چاہت آقا ﷺ کی مگر صِرف زباں ہی سے نہ ہو
ہوں تو کردار سے ہوں چاہنے والے اُن ﷺ کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر شے تھی پیشِ سیّدِ اَبرار ﷺ سر بہ خم — پتّھر درود گو تھے تو اَشجار سر بہ خم
ہر طیر بھی تھا نغمہ بہ مِنقار، سر بہ خم — کیا شان تھی، ملک تھے بہ اِصرار سر بہ خم
کیا طُمطُراق تھا کہ تھے کہسار سر بہ خم

رِضوان و اہلِ خُلد پر بھی بے خودی رہی — ہر شے ''خوش آمدید'' نبی ﷺ میں لگی رہی
گردن ملائکہ کی نہ اُٹھی، جُھکی رہی — اِسرا کی رات چشمِ فلک دیکھتی رہی
پیشِ نبی ﷺ ثوابت و سیّار سر بہ خم

سرکار ﷺ نے اُصول ہمیں معتبر دیئے — اِنسان کو تحائفِ فکر و نظر دیئے
جو زخم آدمی کو لگے، سارے بھر دیئے — اُمّی لقب ﷺ کی فہم و فراست نے کر دیئے

دانشورانِ دہر کے افکار سر بہ خم

تقلید اُن ﷺ کی ہو اگر تقدیر ہو رسا　　منزل ہے کامرانیوں کی اُن ﷺ کا راستہ
کب راستی ملی ہے پیمبر ﷺ کے ماسوا　　خُلقِ عظیمِ سرورِ کونین ﷺ سے کُھلا
عظمت ہے پیشِ عظمتِ کردار سر بہ خم

بے اعتنا وہ گنبدِ دوّار سے بھی ہو　　واقف سبھی حقائقِ اَسرار سے بھی ہو
اور بہرہ ور تجلّیٔ انوار سے بھی ہو　　سرشار وہ حضوریٔ سرکار ﷺ سے بھی ہو
ذکرِ نبی ﷺ میں ہو جو خطا کار سر بہ خم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ بادہ ہم نے اگر عِشق کا پیا ہوتا　　رویّہ اپنا نہ گر احتسابیہ ہوتا
نہ دِل سے ذکرِ حبیبِ خدا ﷺ کِیا ہوتا　　نہ اپنا اشکِ ندامت فراقیہ ہوتا
تو ہم کو رنج و مصیبت نے آ لِیا ہوتا

تمنا اپنی نہ ارضِ حجاز ہی ہوتی　　اگر زیارتِ شہرِ نبی ﷺ نہ کی ہوتی
وہاں پہ اپنی نہ ہر سال حاضری ہوتی　　ضرورت اِس کی جو محسوس کی گئی ہوتی
تو اہتمامِ اِرَم ہم نے کر لِیا ہوتا

نبی ﷺ کے حُسنِ عمل کی وہ روشنی دیتا　　جہاں کو نورِ بصیرت وہ آدمی دیتا
محبّتوں کے گلستاں کو تازگی دیتا　　وہی جو حُرمتِ آقا ﷺ پہ زندگی دیتا
وہی جو الفتِ سرکار ﷺ میں جِیا ہوتا

وہ جو کوئی بھی ہو جُھوٹوں کو ماننے والا　　ہماری ضربتِ خامہ سے بچ نہ سکتا تھا
جو بچتا تیغِ زباں کا قتیل ہو جاتا　　تعاقُب اُس کا نہ ہم چھوڑتے بہ فضلِ خُدا
وہ میرزائی، بہائی یا بابیہ ہوتا

زبان کھولنا مشکل تھا شہرِ سرور ﷺ میں　　نظر نہ اُٹھتی تھی اُس مسکنِ پیمبر ﷺ میں
جو ہوتی طبع کی موزونیت مقدّر میں　　جو نعت کہتا مَیں شہرِ حضورِ انور ﷺ میں

نئی ردیف، نیا اُس کا قافیہ ہوتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اہتمامِ عدل جب ذاتِ اَحد کرنے لگے — ہے کوئی ایسا جو اِس میں رَدّ و کد کرنے لگے
سامنا میزان کا جب نیک و بد کرنے لگے — اور فرشتے درگزر کی عرض رد کرنے لگے
روزِ محشر تب نبی ﷺ سب کی مدد کرنے لگے

دیکھے رضواں کو، جب سرکار ﷺ جنت میں گئے — ساکنانِ عرش کو معراج کی شب دیکھیے
بیتِ مقدّس میں اکٹھے تھے نبیؑ اللہ کے — جب مِلا موقع تو جتنے واقفانِ حال تھے
احترامِ آقا ﷺ کا ہو کے سروقد کرنے لگے

خواب میں آقا ﷺ کی جب تشریف ارزانی ہوئی — کچھ فزوں جذباتِ اُلفت کی درخشانی ہوئی
میرے ہونٹوں پر درودوں کی فراوانی ہوئی — ڈالی جو پھولوں کی تھی، میری ثنا خوانی ہوئی
پیشوائی غنچہ ہائے سَرسَبَد کرنے لگے

کہتے ہیں، ممکن رسائی سیدھی ہے اللہ تک — اختیاراتِ رسولُ اللہ ﷺ میں پاتے ہیں شک
اُن کی چندھیاتی ہیں آنکھیں دیکھ کر نورِیں چمک — اُن کا مَوقِف ہے عجب، جس میں نہیں کوئی لچک
اَبلہوں سی حرکتیں اہلِ خِرد کرنے لگے

کائناتِ دانش و حکمت بڑی حیرت میں تھی — اور دُنیائے صحافت مبتلا حسرت میں تھی
پر مشیّت کی عنایت اور ہی صورت میں تھی — ماہنامہ ''نعت'' کی خدمت مِری قسمت میں تھی
جب مِرے آقا ﷺ کسی کو نامزد کرنے لگے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صُور کے پُھنکنے سے جب ہو گا فنا کا آغاز — نعت سے ہو گا مِری، اُن ﷺ کی ثنا کا آغاز
جِن سے تھا خِلقتِ ہر ارض و سما کا آغاز — ہو گا جب مدحِ رسولِ دو سرا ﷺ کا آغاز
دیکھنا ہوتا ہے کس ڈھب سے عطا کا آغاز

یہ وظیفہ جو ازل سے ہے، ابد تک ہو گا — اور پذیرا درِ محبوبِ صمد ﷺ تک ہو گا

وجہ غِفران یہ ہر نیک سے بد تک ہو گا   اثر اِس وِرد کا اِجرائے سَند تک ہو گا
خود خُدا سے جو ہُوا صَلِّ عَلٰی کا آغاز

صُبح وَالشَّمس کی ہے چہرہ نُمائی بے شک   رات وَالَّیل کے معنٰی میں سمائی بے شک
مہر کی قدر رُخِ شہ ﷺ نے بڑھائی بے شک   دھج نئ گیسوئے پُر خم نے دِکھائی بے شک
رُخ و کاکُل سے ہُوا صبح و مسا کا آغاز

چشمِ خالق میں نہ کیسے وہ جچے گا بندہ   سارے لوگوں میں وہ ممتاز نہ کیونکر ہو گا
اُس کا انجام بخیر، اُس کا مقدر اچھا   عکسِ روضہ ہُوا جِس شخص کے دِل پر کندہ
خاکِ طَیبہ سے جو کرتا ہے وفا کا آغاز

دِل کی گہرائی سے کم علمی کو تسلیم کیا   کام پھر عاجزئ فکر و تخیُّل سے لِیا
چاک اِدراک کا بھی حُسنِ عقیدت سے سِیا   جب مِرے دِل میں جَلا لطفِ پیمبر ﷺ کا دِیا
تب کہیں جا کے کِیا میں نے ثنا کا آغاز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو اہلِ عشق ہیں، طَیبہ میں وہ کیونکر پہنچتے ہیں   نِگوں سر راہ میں چلتے، بہ چشمِ تر پہنچتے ہیں
زمانے کے علائق سے بہت بچ کر پہنچتے ہیں   فدایانِ محبّت، اُنس کے پیکر پہنچتے ہیں
جبینِ عجز لے کر تا بہ سنگِ در پہنچتے ہیں

نہ جانے کون اُکساتا ہے اُن کو ایسی حرکت پر   ہزار اُفسوس اُن پر ہے، تُف اُن کی ہے جسارت پر
کبھی رحم آیا ہے اُن کو مِرے آقا ﷺ کی اُمّت پر   اِسے محمول وہ کرتے ہیں کِس منہ سے ”عقیدت“ پر
کہ شاہانِ جہاں اُس روضے کے اندر پہنچتے ہیں

ہمیں معلوم ہے، بزمِ قیامت ہو چکی برپا   خُدا ہے مالک و مختار و مولا آج کے دن کا
ہے گرچہ حوصلہ فرسا بہت میزاں کا نظارہ   مگر ہے آج بھی رُتبہ رسولِ پاک ﷺ کا بالا
ابھی ہم نعت کے دیوان کو لے کر پہنچتے ہیں

شرابِ عشقِ پیغمبر ﷺ کے سرشارو! نہ گھبراؤ   جو ہے فردِ عمل، اِس سے گنہگارو، نہ گھبراؤ

مجھے دیکھو کہ مَیں ہوں مطمئن یارو! نہ گھبراؤ　　کرم محدود کب اُن کا ہے، غم خوارو! نہ گھبراؤ
کوئی دم میں ابھی وہ شافعِ محشر ﷺ پہنچتے ہیں
ہمیں قہّاری و جبّاریٔ خالق بتاتے ہو　　فرشتو! تم مگر لطفِ پیمبر ﷺ بھول جاتے ہو
مِری فردِ عمل پڑھ پڑھ کے کیوں مجھ کو دباتے ہو　　مجھے آنکھیں دکھاتے، نارِ دوزخ سے ڈراتے ہو
ذرا ٹھہرو، مدد کو میرے پیغمبر ﷺ پہنچتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہے آقا ﷺ کے جو دشمن ہمیشہ　　ہوئے ایمان کے رہزن ہمیشہ
بنیں گے آگ کا ایندھن ہمیشہ　　رہی اُن سے مِری اَن بَن ہمیشہ
رہا یہ اپنا فکر و فن ہمیشہ
درِ آقا ﷺ سے وابستہ رہا ہوں　　یہ منّت ہاتھ پھیلائے کھڑا ہوں
مجھے ملتی ہے، جو شے چاہتا ہوں　　مَیں لُوں گا، لے رہا ہوں، لے چکا ہوں
رہا ہے وا مِرا دامن ہمیشہ
جو مُسلم کے لیے ہے طُورِ سِینا　　جہاں ہے خُرّمی کا ہر قرینہ
جہاں مرنا، حقیقت میں ہے جینا　　مدینہ ہے، مدینہ ہے، مدینہ
جہاں جھکتی ہے ہر گردن ہمیشہ
یہی اِقدام ہے اِس کا مُناسِب　　اِسی سے پا رہا ہے یہ مَناصِب
بڑھے جاتے ہیں یُوں اُس کے مُراتِب　　اُٹھاتا ہے قدم طَیبہ کی جانِب
مِری تخییل کا توَسن ہمیشہ
پڑے ہیں خوابِ غفلت میں مسلماں　　ہوا قعرِ مذلّت اُن کے شایاں
ہیں احکامِ خُدا سے جب گریزاں　　مدد فرمائیں کیوں شاہِ رسولاں ﷺ
رہے اپنے جو یہ لچّھن ہمیشہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شبیہِ طیبہ ہے، یہ باغِ رضواں سے ہُوا ثابت　　نبیؐ ہیں اُمّتی آقا ﷺ کے، پیماں سے ہوا ثابت
کھلونا ہے یہ اُن کا، ماہِ تاباں سے ہوا ثابت　　جو فرمانِ خدا ہے، اُن کے فرماں سے ہوا ثابت
تو ہاتھ اُن کا ہے رب کا ہاتھ، قرآں سے ہوا ثابت

کہیں وَالشَّمس فرمایا گیا اُس رُوئے رخشاں کو　　لقب وَالّیل کا بخشا گیا زلفِ پریشاں کو
دلیلِ راہ گر کر لے چراغ راہِ عرفاں کو　　تو دِل سے مان لینا چاہیے پھر ہر مسلماں کو
نبی ﷺ محبوب ہیں رب کے، یہ بُرہاں سے ہوا ثابت

عنایت سارے عالم سے جُدا ہے میرے آقا ﷺ کی　　فضائے باغِ رضواں آشنا ہے میرے آقا ﷺ کی
ہر اِک شے، سچ ہے، پابندِ وفا ہے میرے آقا ﷺ کی　　دوامِ خندہ ہائے گُل عطا ہے میرے آقا ﷺ کی
یہی فردوس کے گُل ہائے خنداں سے ہُوا ثابت

مِرے سرکار ﷺ کی رحمت ہے میرے واسطے جُنّت　　اِسی باعث تو اپنا اوج پر ہے کوکبِ قسمت
ہوا ہے اِمتحاں ہر ایک مجھ کو موجبِ راحت　　ثبوتِ خدمتِ نعتِ نبی ﷺ نے کر دیا غارت
جو کچھ بھی یارو میری فردِ عصیاں سے ہوا ثابت

جو اپنے سامنے قصرِ شہنشاہِ نبوّت ﷺ ہے　　منارِ نُور و رحمت کی عجب شانِ جلالت ہے
مَیں حاضر ہو گیا ہوں، یہ بڑی میری سعادت ہے　　خطا کاری پہ لیکن مُجھ کو احساسِ ندامت ہے
یہ وہ سچ ہے جو میرے اشکِ لرزاں سے ہوا ثابت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو معاونِ گردشِ شام و سحر ہر کام میں　　خود رکاوٹ راہ کی ہو راہبر ہر کام میں
دیکھنا آقا ﷺ کی رحمت کا اثر ہر کام میں　　کامرانی پائے قصّہ مختصر ہر کام میں
نام لیتا جائے تُو اُن ﷺ کا اگر ہر کام میں

جتنے مومن ہیں، وہ رکھیں دوستی یا دشمنی　　ہو دِل آزاری کسی کی یا کہ ہو دِل بستگی
چاہے ہو اُن کی کسی مسلک سے بھی وابستگی　　اہلِ ایمان جتنے ہیں اُن کی روش ہے ایک ہی
دیکھتے ہیں جانبِ سرکار ﷺ ہر ہر کام میں

ہم نے قرآن و احادیثِ نبی ﷺ میں ہے پڑھا　　تم اگر چلتے رہو گے اُن کی راہوں پر سدا
ہے یہی تعمیلِ ارشاداتِ سرور ﷺ کا صِلہ　　پاؤ گے بے شُبہہ بے شک، بے گماں ۔ بے انتہا
عزت و توقیر پیہم کرّوفر ہر کام میں

ہر رکاوٹ ہر طرح سے روکے تیرے راستے　　جاں گُسِل آئیں اگرچہ زندگی میں مرحلے
واسطہ جب بھی ترا دُنیا کے بندوں سے پڑے　　رہنمائی صرف اپنے آقا و مولا ﷺ سے لے
صرف اپنے خالق و مالک سے ڈر ہر کام میں

چاہے مَیں تصنیف و تالیفِ کُتب میں ہوں لگا　　یا ہُوں مصروفِ مدیحِ پاکِ محبوبِ خدا ﷺ
سیرتِ سرکار ﷺ لکھنے میں ہوں یا کھویا ہُوا　　یا ہوں معمولاتِ دُنیا میں گرفتارِ بلا
میرے آقا ﷺ رکھتے ہیں میری خبر ہر کام میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انعامِ نبی ﷺ ہوتا ہے ہر خاک بسر پر　　ہے لطف و کرم آپ ﷺ کا ہر دیدۂ تر پر
رہرو کی مدد کرتے ہیں طَیبہ کے سفر پر　　آقا ﷺ کی نظر یوں ہے مِری زندگی بھر پر
قربان مَیں سرکار ﷺ کے اعجازِ نظر پر

اُس جا پہ فرشتوں کے پَرے دیکھ چکا ہو　　ذرّات میں تارے سے مِلے دیکھ چکا ہو
ہر سمت ضیا ریز دیئے دیکھ چکا ہو　　کنکر جو مدینے میں پڑے دیکھ چکا ہو
کِس طرح ٹکے اُس کی نظر لعل و گُہر پر

وا اُن کی رہی چشمِ تماشا ہے ہمیشہ　　واحد یہی عُنوانِ تمنّا ہے ہمیشہ
اُن کا تو یہی حسنِ تقاضا ہے ہمیشہ　　رُخ جانبِ طَیبہ ہی کو رکھتا ہے ہمیشہ
آمادہ ہوئے اہلِ وفا جب بھی سفر پر

جو ہم کو رہِ دعوت و تذکیر نے بخشے　　جو خواہشِ دیدارِ مدینہ میں ہیں ملتے
حاصل جو ہوئے الفتِ سرکار ﷺ کے صدقے　　ملتے ہیں تحفُّظ میں جو نامُوسِ نبی ﷺ کے
لے لیتے ہیں اُن زخموں کو ہم اپنے جگر پر

کیا مجھ پہ گمان کرتے ہو سوچو تو عزیزو! تم لوگ خدارا مِرے ماضی کو تو دیکھو
جاؤ، مجھے سرکار ﷺ کی دہلیز پہ پاؤ! ہر وقت کُھلا ملتا ہے در اُن کا، سمجھ لو
میں کس لیے جاؤں گا کسی اور کے در پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ نبی ﷺ میں چشم کو تر کر رہا ہے جو پاکیزہ روح و قلب و نظر کر رہا ہے جو
یوں اہتمامِ رختِ نظر کر رہا ہے جو اور منزلِ مدینہ کو سر کر رہا ہے جو
یہ وہ ہے خُرّمی میں بسر کر رہا ہے جو

محشر میں جب حضور ﷺ کا مدحت سرا گیا یک دم وہ چشمِ خالق و مالک میں آ گیا
میزاں سے پہلے خُلدِ بریں تک چلا گیا مدحِ رسولِ پاک ﷺ میں جو مبتلا گیا
شام اِس میں تو اِسی میں سحر کر رہا ہے جو

سائے میں رحمتوں کے وہ صبح و مسا رہا اور چشمِ دِل سے سُوئے نبی ﷺ دیکھتا رہا
فضلِ خُدا کا اُس کی طرف اِعتنا رہا دِل جِس کا طَیبہ کی طرف کو رہنما رہا
اُس شہرِ دِل کُشا کو سفر کر رہا ہے جو

یہ حکمِ خدائے لم یزل و ذُوالجلال ہے پیشِ نظر پیمبرِ دیں ﷺ کا نوال ہے
حسنِ طلب کی شکل میں حسنِ سوال ہے ناکردہ کاریوں کا بھی مُجھ کو خیال ہے
آقا ﷺ کا مجھ کو دستِ نگر کر رہا ہے جو

یہ عِشق ہے دیارِ پیمبر ﷺ سے خاص عِشق بندے کا اپنے ناصرِ و یاور ﷺ سے خاص عِشق
عاصی کا اپنے شافعِ محشر ﷺ سے خاص عِشق اِک آئنہ گر آئنہ پیکر سے خاص عِشق
اشکِ چکیدہ کو بھی گُہر کر رہا ہے جو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر کام بن گیا ہے مِرا آپ ﷺ کے طفیل دُنیا میں سر اٹھا کے چلا آپ ﷺ کے طفیل
حاجات ہو گئی ہیں روا آپ ﷺ کے طفیل سب کچھ مِلا طلب سے سِوا آپ ﷺ کے طفیل

مجھ پر کرم خُدا کا ہوا آپ ﷺ کے طفیل

ہے آپ ﷺ کے کرم سے سَنَد یافتہ حرم — ارضِ مدینہ پر بھی ہوا آپ ﷺ کا کرم
تھا معتبر اُحُد بھی جب اِس پر پڑے قدم — ثَور و صفا و بُوقُبیس و مروہ کی قسم!
ضَو ریز ہو گیا ہے حِرا آپ ﷺ کے طفیل

خالق نے کائناتِ کو تخلیق کر دیا — دُنیا کو ذوقِ گردشِ شام و سحر کر دیا
پھر اُس کو فیض و یُمنِ سعادت سے بھر دیا — اور برگزیدہ بندوں کو حُسنِ نظر دیا
یہ سب ہے اے حبیب خدا ﷺ! آپ کے طفیل

حادِثِ کا واسطہ ہے اگرچہ قدیم سے — احقر کا ہے تعلّقِ خاطرِ عظیم سے
رکھتے ہیں ربطِ خاص بھی خلدِ نعیم سے — دُنیا بھی مانگتے ہیں خدائے کریم سے
ایسا مِلا ہے ذوقِ دُعا آپ ﷺ کے طفیل

پردے پڑے رہے ہیں مِری عقل پر بہت — عِصیاں مِرا شعار رہا عمر بھی بہت
حق کی شناخت میں رہا غضِّ بصر بہت — حقُ العباد میں بھی رہی گو کسر بہت
ڈر حشر کا نہیں ہے ذرا آپ ﷺ کے طفیل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہلا ہے دیدِ قُبّۂ خَضرا کا واقعہ — گویا فروغِ دیدۂ بینا کا واقعہ
ہے اِرتکازِ چشمِ تماشا کا واقعہ — بے شک ہے لطفِ ربّ تعالیٰ کا واقعہ
ہے دیدِ کعبہ بھی اِسی اثنا کا واقعہ

دیروز عہدِ انبیاء و مرسلینؑ ہُوا — ”ہر اک نبیؑ حضور ﷺ پر ایمان لائے گا“
میثاق یہ تھا ایسا کہ رب بھی گواہ تھا — کل یوں جو سرِ حیثیتِ مصطفی ﷺ کُھلا
ایسے ہی پیش آئے گا فردا کا واقعہ

دِل کا ہے شہرِ آقا و مولا ﷺ سے اِرتباط — اُس کی فضائے حوصلہ افزا سے اِرتباط
اُس کے ہر ایک ذرّۂ زیبا سے اِرتباط — بطحا سے بھی فُزوں ہے مدینہ سے اِرتباط

بے شک ہو یہ جنون کا، سودا کا واقعہ

جو عَبدُہٗ تھے، اُن کو خدا لے گیا کہیں   قوسَین میں تھے پہلے، ہوئے اور بھی قریں
جھپکی تھی آنکھ دیکھ کر رب کو؟ نہیں نہیں!   ہوتا ہے اُس سے عظمتِ سرکار ﷺ کا یقیں
قرآن میں جو بیان ہے اِسرا کا واقعہ

کعبہ کو دیکھا تو نہ جلالت کا تھا اثر   پھر میرے ذہن میں ہُوا اِک دھیان کارگر
قبلہ ہے یہ تو خواہشِ سرکار ﷺ کا ثمر   اِس سوچ ہی نے شدّتِ گریہ کی دی خبر
سچّا ہے یہ زیارتِ کعبہ کا واقعہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جُویائے صدق سِرِ حقیقت نہ پائے کیوں   تقدیر سے مَسرّت و بہجت نہ پائے کیوں
دُنیا و آخرت کی ہر نعمت نہ پائے کیوں   آخر کو راہِ حق و صداقت نہ پائے کیوں
طَیبہ کا رَہ نَوَرد ہدایت نہ پائے کیوں

جِس کی نظر میں سرورِ دیں ﷺ کا جمال ہو   جِس کی زباں پہ نامِ اویس و بلال رضی اللہ عنہما ہو
نعلِ رسول ﷺ کی طرف جِس کا خیال ہو   طَیبہ سے اُنس جِس کو بے حدِّ کمال ہو
اربابِ عشق میں وہ فضیلت نہ پائے کیوں

دِل سے رہے جو وِردِ صلوٰۃِ حضور ﷺ میں   اُلفت بسائے رکھے جو تحتُ الشعور میں
مدحِ رسول ﷺ جو سُنے کیف و سُرور میں   جو بے نیاز رہتا ہو مالی اُمُور میں
میرے حضور ﷺ کا درِ دولت نہ پائے کیوں

اِنسانیت ذرا اگر اِنسان میں رہے   ہر وقت نعت گوئی کے ارمان میں رہے
خاصانِ محترم کے وہ اَعیان میں رہے   جو پیرویٔ حضرتِ حسّان رضی اللہ عنہ میں رہے
رُوحُ القُدُس کی پھر وہ اِعانت نہ پائے کیوں

بادِ نسیمِ شہرِ نبی ﷺ سے ہے ہر بہار   باغِ بہشت جنّتِ طَیبہ پہ ہے نثار
ہے مُدّعیِ زُہد وہ، یا ہے گناہ گار   جِس کو بھی ہے ضمانتِ طیبہ پہ اعتبار

خوش بخت وہ قبالۂ جنّت نہ پائے کیوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدِّ نظر میں عالمِ بالا ہو یا نہ ہو — آنکھوں میں کوئی جلوۂ زیبا ہو یا نہ ہو
فردوس کا نِگاہوں میں نقشہ ہو یا نہ ہو — محمودؔ کی کچھ اور تمنّا ہو یا نہ ہو
مطلوبِ دِل مدینہ ہو، طُوبیٰ ہو یا نہ ہو

محبوب اور محب ہیں مگر دیکھیے ذرا — کیا قُرب و بُعد کی ہیں منازِل جُدا جُدا
خلوت میں کبریا ہے تو جلوت میں مصطفیٰ ﷺ — لوگوں پہ سرکارِ رسالت ﷺ تو وَا ہُوا
توحید کا جو بھید ہے، اِفشا ہو یا نہ ہو

چشمِ کرم نمائے نبی ﷺ دلدہی پہ ہے — فصلِ تلطُّف آپ ﷺ کی بار آوری پہ ہے
لوگو! عطائے خاص جو دریا دِلی پہ ہے — رحمت مِرے حضور ﷺ کی یکساں سبھی پہ ہے
ہو بد عمل کہ نیک، وہ اچھّا ہو یا نہ ہو

اللہ جو عطا کرے ایمان و آگہی — دیکھیں جو دِل کی آنکھ سے تو پائیں سر خوشی
کیا قُلزُمِ سخائے پیمبر ﷺ میں ہو کمی — سرکار ﷺ کے کرم کے نرالے ہیں طَور ہی
کرتے ہیں وہ عطا، کوئی منگتا ہو یا نہ ہو

جو ہے نبی ﷺ کا، میرا تعلُّق اُسی سے ہے — یہ حُسنِ ذوق بستہ مِری زندگی سے ہے
اور سلسلۂ زندگی پھر آگہی سے ہے — اپنا وہی ہے جِس کو محبت نبی ﷺ سے ہے
میرا کسی سے اور کچھ رشتہ ہو یا نہ ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیوں دوستو! گزاریں خطاؤں میں رات دن — کیوں بھٹکیں دُور دُور خلاؤں میں رات دن
کیوں ہم گزار دیں نہ وفاؤں میں رات دن — کیوں ہوں نہ ہم بھی نعت سراؤں میں رات دن
گزریں جو اُنؐ کے شہر کی چھاؤں میں رات دن

کیا روشنی ازل سے ہماری طلب نہیں؟ — بینائی اپنے واسطے وجہِ طرب نہیں؟

اپنے لیے کیا نورِ نبی ﷺ منتخب نہیں؟ ظلمات سے تعلّقِ خاطر ہی جب نہیں
گزرے ہیں فضلِ رب سے ضیاؤں میں رات دن

اپنے جو ہیں کواکب قسمت، نکھرتے ہیں روزِ حساب سے کہاں ہم لوگ ڈرتے ہیں
سرکار ﷺ کو سلام صبح و شام کرتے ہیں ربِّ جہاں کے لطف سے اپنے گزرتے ہیں
سرکارِ دو جہاں ﷺ کی عطاؤں میں رات دن

کوئی خوشی زمانے کی ہم سے نہ ہو بعید ہر لحہ کبریا کا ہو ہم پر کرم مزید
صبح و مسا سنائی دے ہم کو یہی نوید ''ہر شب شبِ برات ہو، ہر روزِ روزِ عید''
کر لیں بسر جو اُن ﷺ کے گداؤں میں رات دن

آقا ﷺ کی بارگاہ میں پھر بار پاؤں گا حالِ دلِ حَزیں اُنھیں جا کر سناؤں گا
زادِ رہِ حیات وہاں سے مَیں لاؤں گا جب سوچتا ہوں شہرِ پیمبر ﷺ کو جاؤں گا
رہتا ہوں جانے کیسی ہواؤں میں رات دن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیامِ خاص مِرا اپنے روز و شب کو ہے مدد ہے میری اور اپنے شگفتِ لب کو ہے
یہی اشارہ مِرا زندگی کے ڈھب کو ہے یہ رہنمائی ہے جو منزلِ طلب کو ہے
کہ ذوقِ لُطف و تُرحّم حبیبِ رب ﷺ کو ہے

خمیدہ سر ہوں محبّت کے پیش منظر میں زباں بھی لال ہے مدحِ حبیب داور ﷺ میں
قدم اُٹھے ہیں تو راہِ دیارِ سرور ﷺ میں نِگوں قلم ہے تو قصدِ حصُولِ چادر میں
لپکتا ہاتھ مِرا دامنِ ادب کو ہے

جمالِ سرورِ ہر دو سرا ﷺ ہے دید و شنید مدیحِ آقا و مولا ﷺ ہے اپنا کارِ سعید
ہمیں اِعانتِ جبریلؑ کی مِلی ہے نوید وہ اور ہیں کہ جو رہتے ہیں رحمتوں سے بعید
رُخِ وعید تو حَمَّالَۃَ الْحَطَب کو ہے

رہا جہان میں اَجدادِ پاک کا شُہرہ تھے عبداللہ رضی اللہ عنہ والدِ عبدِ مُطَّلِب رضی اللہ عنہ دادا

تمام جاننے والوں میں احترام تھا اُن کا　　جو ورثہ عظمتوں کا تھا، حضور ﷺ تک پہنچا
ہر ایک اوج نصیب آپ ﷺ کے نسب کو ہے
مِری نگاہیں ہیں ذوقِ خمیدگی سے نگوں　　میں دست بستہ نہ کیوں اُن کے در پہ حاضر ہوں
خُدا جو پڑھتا ہے، میں بھی درود کیوں نہ پڑھوں　　مجھے ہے نعت میں مصروفیت ہی وجہِ سکوں
کہ میرے خامے کا رُخ جادۂ ادب کو ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ حضور ﷺ سے ہوئی تزئینِ رُو مِری　　یادِ نبی ﷺ میں آنکھیں رہیں باوضو مِری
اُن ﷺ کے حوالے سے ہی رہی گفتگو مِری　　حبلِ غلامی جن کی ہے زیبِ گلو مِری
قربان اُن پہ جان، نثار آبرو مِری
ہو جاتی مغفرت کی نہ پہلے سے کیوں اُمید　　رِضواں سے کیوں نہ ملتی مجھے خُلد کی نوید
ہوتا نہ کیوں مَیں رحمتِ آقا ﷺ سے مستفید　　مجھ پر کرم حضور ﷺ نہ فرماتے کیوں مزید
مملُو بہ اِمتنان رہی ہے جو خُو مِری
اللہ نے کہا ہے کہ رحمت ہیں مصطفیٰ ﷺ　　ہم کو ہے اُن کا دونوں جہانوں میں آسرا
''عصیاں شعار میرا ہے'' سرکار ﷺ نے کہا　　جب سوچتا ہوں، کون ہے ایسا حضور ﷺ کا
لگتا ہے جیسے بات ہے یہ ہُوبہُو مِری
اُلفت نبی ﷺ کی ہو گی مِرا مطمحِ نظر　　یوں چل سکوں گا راہِ نبیٔ عزیز ﷺ پر
پہنوں گا میں ملابسِ مانُوس و معتبر　　ہو گا ضرور سیرتِ سرکار ﷺ کا اثر
کردار کی قمیص جو ہو گی رفو مِری
میرِی زباں سے کم نہ ہو وِردِ درودِ پاک　　بڑھتا رہے وظیفۂ خالق میں انہماک
حبیبِ صباحِ آرزو بھی ہو گی اِس سے چاک　　ہوں گے رفو اِسی سے مقدر کے سارے چاک
پھیلی حدیثِ صَلِّ عَلیٰ کُو بہ کُو مِری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو میں نے ماجرا دِل کا کہا تو کیا تعجُّب ہے　　مدیحِ پاکِ آقا ﷺ میں بڑھا تو کیا تعجُّب ہے
جو میں حبلِ غلامی میں بندھا تو کیا تعجُّب ہے　　ملائک کہہ رہے ہوں مرحبا تو کیا تعجُّب ہے
مقدر ہو گیا میرا رسا تو کیا تعجُّب ہے

مَیں اُن کا نام لیوا تھا، میں اُن ﷺ کا نام لیوا ہُوں　　اِسی نسبت سے اچھا تھا، اِسی حالت میں اچھا ہوں
خُدا کے فضل سے مَیں بے نیازِ خوفِ عقبیٰ ہوں　　مَحبّت کیش ہوں مِدحت نگارِ حُسنِ روضہ ہوں
مِرا جانا مدینہ میں ہُوا تو کیا تعجُّب ہے

حقیقت سی حقیقت ہے، نہ تھا سرکار ﷺ کا سایہ　　عُلُوِ مرتبت اُن سا کسی نے بھی نہیں پایا
پلٹ دی عالمِ اِنسانیت کی آپ ﷺ نے کایا　　کوئی تخلیق اُن ﷺ جیسا مشیت نے نہ فرمایا
ثنا کرتا ہے پھر اُن ﷺ کی خدا، تو کیا تعجُّب ہے

جو اہلِ عشق ہیں، گاتے ہیں نغمے روز و شب اُس کے　　مقیمِ سِدرہ رُتبے کو سمجھ پایا ہے کب اُس کے
ہیں سر پر اولیا و اصفیاؒ کے، سائے جب اُس کے　　سرِ عرشِ علٰی محفوظ جب ہیں عکس سب اُس کے
بنا ہے زیبِ دل، وہ نقشِ پا تو کیا تعجُّب ہے

خزاں کے دور میں، گرمی میں سردی میں بہاروں میں　　مَحبّت بانٹتا رہتا ہوں میں آقا ﷺ کے پیاروں میں
لُٹاتا ہوں مَیں تسکیں کے خزانے بے قراروں میں　　نہیں آتا میرا نام گو شب زندہ داروں میں
پذیرا ہے مگر ذوقِ ثنا تو کیا تعجُّب ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جسے بھی جذبۂ اُلفت نہال رکھتا ہے　　کہاں وہ خواہشِ مال و منال رکھتا ہے
عجیب رنگ کا وہ حال و قال رکھتا ہے　　نہ خوف و حُزن، نہ فکرِ مآل رکھتا ہے
سکوں کمال کا، وہ حسبِ حال رکھتا ہے

رکھے گا زیرِ کرم اس کو بے نیاز بہت　　جہاں کے لوگوں میں ہو گا وہ سرفراز بہت
نہ اس کی مدح کریں کیوں ثنا طراز بہت　　کریں ہم اُس کی غلامی پہ کیوں نہ ناز بہت
جو دل میں عشقِ صہیبؓ و بلالؓ رکھتا ہے

پہنچ سکے نہ مدینے میں جو توّلائی   وہاں پہ جا کے نہ کر پائے جُبہہ فرسائی
اگر ہو اس کے مقدّر کی کارفرمائی   تو اس کے خواب میں تشریف لائیں آقائی ﷺ
کہ زخمِ ہجر بھی یُوں اِندمال رکھتا ہے

مِرے حضور ﷺ کی راہوں کا جو ہُوا راہی   رہِ صواب و طلب میں سلامتی چاہی
کبھی قریب نہ پھٹکے گی اُس کے، گمراہی   خدا شناسی ہوئی اس کو، اور خود آگاہی
وہ خود جمیل ہے، نورِ جمال رکھتا ہے

ہاں، نقشِ پائے نبی ﷺ جس کا رہنما ہو گا   وہی خُدا کے کرم کا بھی آشنا ہو گا
درود خوانوں میں شامل وہ ہو گیا ہو گا   اسے خیال حقُوقُ العباد کا ہو گا
وہی تو خواہشِ اصلاحِ حال رکھتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ حملہ کر سکے اوہام دِل پر   ہُوا طَیبہ کا یہ اِکرام دِل پر
خوشا یہ نُقش، خوش انجام دِل پر   رسائی ہو گئی اِرقام دِل پر
کرم سرکار ﷺ کا ہے عام دِل پر

مدد کرنے پہ آ جائے مقدّر   نہاں خانہ جو ہو اپنا مُنّور
کرم خالق بھی فرمائے برابر   اگر ہو دیدۂ بِینا میسّر
لکھا پاؤ نبی ﷺ کا نام دِل پر

مُحبّت اِس میں ہے آقا ﷺ کی رہتی   کہاں اِس کی سِوا ہے اِس میں کچھ بھی
نہیں کیا اِس قدر اِکرام کافی   تمنّا اپنی تو کیا اور ہوتی
ہر اِک نعمت کا ہے اِتمام دِل پر

اِسی پر خوش مِرے سرکار ﷺ ہوں گے   یہی سامان ہوں گے مغفرت کے
رکھّا جاتا ہے اِن کو دور در سے   طوافِ روضہ میں کھاتے ہیں دھکّے
مگر لیتے نہیں خُدّام دِل پر

مِرے اِمداد گر ہیں میرے آقا ﷺ ہمہ اوقات ہیں وہ لُطف فرما
کرم ہو گا شفیع المذنبیں ﷺ کا تو کیا روزِ جزا کا خوف ہو گا
اثر کیوں کر کریں آلام دِل پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبیٔ پاک ﷺ متصرّف ہیں مہر و ماہ و انجم پر اُنھیں بُلوایا رب نے پاس، اُکسایا تکلّم پر
سرِ عرش اُن کو آمادہ کیا اُس نے تبسّم پر مقامِ مُرسلینِ سابقہؑ لیکن کُھلا تُم پر
کوئی ہے طُورِ سِینا پر، کوئی چرخِ چہارم پر
نظر آتے ہیں جو ہنستے ہوئے، پھولوں کی ہیئت میں ہوئے چشمک زنی میں منہمک تاروں کی صورت میں
خُدا کے فضل سے، میں بھی ہوں شامِل اِس جماعت میں مگن جِس جِس کو بھی لوگوں نے دیکھا ہے مَسرّت میں
کرم آقا ﷺ کا اُکساتا ہے اُن سب کو تبسّم پر
یہ خطرہ تھا، پریشانی نہیں کچھ روزِ قیامت ہو یہی ڈر تھا، عمل نامہ نہ اب وجہِ مصیبت ہو
کہیں مجھ کو جہنّم میں نہ پہنچانے کی صورت ہو گماں لیکن ہوں سب عنقا، اگر چشمِ عنایت ہو
شَفاعت کا یقیں ہو جائے غالب ہر توہّم پر
یہی تو تربیت ماں باپ نے دی مجھ کو بچپن سے ہو نفرت دشمنِ دیں سے تو اُس کے علم اور فن سے
ہر اِک ظلمت کدے، ہر ایک دارِ غیر روشن سے مِرے سرکار والا ﷺ کے ہر اِک گُستاخ دشمن سے
مِرا ایماں مجھے تیّار رکھتا ہے تصادُم پر
مِری عصیاں شعاری کا بہت تم ذکر کرتے ہو مجھے نارِ جہنم سے ڈراتے ہو عَبَث، لوگو!
حقیقت یہ مِری لوحِ مقدّر پر لکھی پڑھ لو رقم جو ہے درِ دولت پہ اُن کے بھی، اگر دیکھو
ہمہ اوقات وہ ﷺ آمادہ رہتے ہیں ترحّم پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نو دس برس سے لطف و کرم میں کمی نہیں ہر سال طَیبہ میں مِری کیا حاضری نہیں!
حالت بہ فضلِ رب یہ مِری عارضی نہیں کچھ ماسوائے طَیبہ نظر دیکھتی نہیں

شفقت یہ مجھ پہ کیا مِرے سرکار ﷺ کی نہیں؟

دُنیا نے بارہا یہ کیے ہیں مشاہدات — اچھی نظر بھی آئے بظاہر جو کوئی بات
اصلاً نہیں کسی کے لیے باعثِ نَجات — گر ہو نہ ہو اِس کا منبع و مصدر نبی ﷺ کی ذات
اِنسانیت کی اُس میں ذرا بہتری نہیں

ہر لمحہ میرے واسطے ہے باعثِ سکُوں — فردا سے اپنے، کیسے نہ مَیں مطمئن رہوں
مجھ پر کرم نہ خالق و مالک کرے گا کیوں — طَیبہ رسائی کا نہ رہے ذوق کیوں فُزوں
محبوبِ کبریا ﷺ کا مَیں کیا اُمّتی نہیں؟

پوشیدہ راز سیکڑوں ہیں ایک راز میں — مَیں ہوں نبی ﷺ کی چشمِ عقیدت نواز میں
میرے لیے بہشت ہے حکمِ جواز میں — رکھتی ہے نعت مجھ کو حدِ امتیاز میں
فردِ عمل میں نیکی اگرچہ کوئی نہیں

پوچھا گیا کہ گیت کیا اوروں کے گاؤ گے؟ — غیرِ نبی ﷺ کے آگے کبھی سر جھکاؤ گے؟
کیا نعت کے علاوہ کہیں جی لگاؤ گے؟ — پوچھا گیا کہ طَیبہ سے جنّت کو جاؤ گے؟
میرا جواب ظاہر و باہر تھا ’’جی نہیں‘‘

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لُطف فرمائیں گے سرکار ﷺ بروزِ محشر — مرحلہ ہو گا نہ دشوار بروزِ محشر
پائے گا دولتِ دیدار بروزِ محشر — ہو گا عزّت کا سزاوار بروزِ محشر
دیکھنا وقرِ گنہگار بروزِ محشر

تھا جو ظلمات کدہ، وہ ہُوا یک دم روشن — آتش افروز جو گھر تھا، بنا نازِ گلشن
رنج و اندوہ کے سب بند ہوئے ہیں روزن — چُھٹ گئی میرے عمل نامے کی کالک فوراً
آئے جب سیّدِ اَبرار ﷺ بروزِ محشر

واسطہ عدل سے پڑ جائے گا جب لوگوں کو — اور نظر آئے گا خالق کا غضب لوگوں کو
عفو و رحمت کی جہاں ہو گی طلب لوگوں کو — میرے سرکار ﷺ کی توقیر کا، سب لوگوں کو

کرنا پڑ جائے گا اِقرار بروزِ محشر

دے نہ سکتے تھے ملائک تو کسی کو بھی ڈھیل پا گئے پھر بھی گنہگار رہائی کی سبیل
ہوئے سرکار ﷺ مرے، اُمّتِ عاصی کے کفیل عدل بھی رحم کی صورت میں ہوا ہے تبدیل
ڈر ہے اپنے لیے بیکار بروزِ محشر

پھیلے ہر چار طرف پیار سے مملُو خُوشبُو "مرحبا" نُطقِ ملائک کا ہو نعرہ ہر سُو
حور و غلماں کے کُھلے ہوں مِری جانب بازو عرش کی سمت سے آ جائے صدائے "صَلُّوا"
جب کہوں نعت کے اشعار بروزِ محشر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کسی نبی علیہ السلام نے بھی پایا نہ آپ ﷺ کا پایہ کوئی نہ اور سرِ لامکاں پہنچ پایا
نہیں ہے اور کوئی جو خُدا کو دیکھ آیا نبی ﷺ کو خلعتِ محبوبیت جو پہنایا
تو رب نے اُن کو مقامِ "دنا" پہ ٹھہرایا

ملے لقب جنھیں مُزَّمِّلْ اور طٰہ کے جو دستگیر ہیں اپنے ہر ایک شیدا کے
جو شہر یار ہیں طَیبہ کے اور بطحا کے ہے کون ایسا سوائے حضورِ والا ﷺ کے
کہ جس کا خُلق خدائے عظیم کو بھایا

معاونت جو مجھے مل گئی ہے قسمت کی مِرے رسولِ مکرم ﷺ نے مجھ پہ شفقت کی
اب اِنتہا ہی نہیں ہے مِری مَسرّت کی کہاں رہی ہے مجھے احتیاج ثروت کی
مرا جو مدحِ رسوؐلِ امیں ﷺ ہے سرمایہ

ضرر رساں رہے سارے علائقِ دُنیا نہ پایا میں نے حقیقت میں کوئی بھی اپنا
نہ دیکھا ظاہر و باطن میں کوئی اِک جیسا تلاشِ اُنس و مَحبّت نے مُجھ کو دوڑایا
تھکا تو سایۂ یادِ نبی ﷺ میں سَستایا

یہ اہلِ عِشق و محبت کہ ہیں نظر آتے نہیں ہیں اِن میں مگر قول و فعل کے ناتے
بھٹکتا اِن کے اثر سے تو وہ غضب ڈھاتے مجھے نہ آپ کبھی راہِ راست پر پاتے

مگر مَیں جھانسے میں ابلیس کے نہیں آیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ مجھ پہ میرے تصوّر نے لُطف فرمایا پلٹ دی قلب و نظر کی اِک آن میں کایا
نرالا چترِ کرم میرے سر پہ ہے چھایا مِرے نبی ﷺ کا مِرے لب پہ ذکر جب آیا
تو اپنے آپ کو میں نے مدینہ میں پایا
اُسی سے خوش ہے خُدا اور حضور ﷺ بھی راضی اُسی کی دُنیا بھی اچھّی ہے اور عُقبیٰ بھی
عمل میں جس کی در آئی ہے سنّتِ نبوی ﷺ سمجھ کے عاجزی کو جِس نے اپنا سرمایہ
غرور و کبر و رعونت کے قصر کو ڈھایا
براہِ راست تو مَیں نے رسائی جب چاہی رہا اندھیروں کے رستوں کا رات دن راہی
یہ جان کر کہ ہوئی مجھ سے سخت کوتاہی وسیلہ پھر جو مَیں اپنے حضور ﷺ کا لایا
ہر ایک مطالبہ میں نے خُدا سے منوایا
بروزِ حشر جو اعمال سب جتانے تھے بڑے بڑوں کے قدم پھر تو ڈگمگانے تھے
گنہگار تو محشر میں مارے جانے تھے زِ راہِ لطف و کرم اُن کو "اپنا" فرمایا
تمام معصیت کاروں کو کس نے چُھڑوایا
مِرا کریم خُدا مجھ پہ لطف فرما ہے یہ آج میرا ہے، کل آنے والا میرا ہے
کرم یہ مجھ پہ نہیں ہے تو اور پھر کیا ہے مجھے جو یادِ دیارِ نبی ﷺ نے تڑپایا
تو مَیں بفضلِ تعالیٰ وہاں سے ہو آیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمنا ہے یہی میری کہ جب صبحِ قیامت ہو تو سب سے پہلے قرآنِ مقدس کی تلاوت ہو
پھر اِس کے بعد ہونٹوں پر مِرے آقا ﷺ کی مدحت ہو مدیحِ پاکِ سرکارِ دو عالم ﷺ کی یہ صورت ہو
کہ سب حُضّار پر اللہ کی بارانِ رحمت ہو
طفیلِ مصطفی ﷺ مِلتی ہے ہر شے، قاعدہ یہ ہے اب اپنی ہے تمنّائے دِلی کیا، دیکھنا یہ ہے

دُعا اللہ سے اپنی بشکلِ اِلتجا یہ ہے   ہو بخشش حشر میں، دُنیا میں دولت ہو کہ شہرت ہو
ہمیں جو کچھ ملے اِس کی پیمبر ﷺ ہی سے نسبت ہو

نگاہِ کبریا میں ہے وہی بندہ پسندیدہ   کبھی دُنیا و عقبٰی میں نہیں ہو گا وہ رنجیدہ
کِیا جس کو حبیبِ پاک ﷺ کا خالق نے گرویدہ   مقدر میں رقم جس شخص کے یُمنِ سعادت ہو
جسے اعزازِ مدحِ سرورِ عالم ﷺ ودیعت ہو

محبت دِل میں بھی ہو جب زباں پر ذِکر ہو اُن ﷺ کا   کہ نعت الفاظ کا یا پھر ترنُّم کا نہیں قصّہ
اگر سرکار ﷺ کی مدحت کا ہر اِک حرف ہو سچّا   تو اُن ﷺ کا مدح خواں بیگانۂ رنج و مصیبت ہو
مگر یہ شرط ہے، ہر لفظ جذبے کی علامت ہو

عقیدت ہی کے تاروں سے گُندھا ہو جس کا ہر ریشہ   اُسے ممکن ہی کب ہے، ہو کبھی محشر کا اندیشہ
اگرچہ ہو کوئی محمودؔ ایسا معصیت پیشہ   رِہا ہو جائے جب جوش پر دریائے رحمت ہو
جو ہر فردِ گُنہ اِس کی، وہ ایک لمحے میں غارت ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم عجب انداز سے ہیں بر سرِ کارِ حیات   دم بہ دم کھینچے لیے جاتا ہے رہوارِ حیات
گرمیٔ بازار بن بیٹھے ہیں تجّارِ حیات   بندہ پرور! سوچیے، کیا یہ ہیں اَطوارِ حیات؟
کیوں نبی ﷺ کو ہم نہیں کرتے ہیں مختارِ حیات

ہوتی ہے پیشِ نظر اُن ﷺ کے، جہاں کی بہتری   قابلِ تقلید ہو جاتی ہے اُن ﷺ کی زندگی
مفخرِ اِنسانیت اُن ﷺ کو کہوں گا واقعی   درحقیقت ہیں وہی اِنسان اَخیارِ حیات
شہرِ آقا ﷺ سے جو پا لیتے ہیں اَقدارِ حیات

یہ رسولِ پاک ﷺ کی اُلفت میں مستحکم نہیں   اِس میں رنگِ اُسوۂ سرکارِ ہر عالم ﷺ نہیں
اِس کا مقصد آج بہبُودِ بنی آدم نہیں   قابلِ نفریں ہُوئی جاتی ہے رفتارِ حیات
ہو گئے بدبخت ہم سے، دُور از کارِ حیات

ہم کو تو رہنا تھا اَقدارِ اُخوّت کے نقیب   لُطف فرما رہتے اِس صورت میں خالق کے حبیب ﷺ

لیکن اِس رستے کو تج بیٹھے ہیں، اے وائے نصیب! ہم سمجھ پائے نہ جلدی سے جو اَسرارِ حیات
روند ڈالی جائے گی آخر کو دستارِ حیات
حشر کے دن سب سے بالآخر یہ پوچھا جائے گا کائناتِ زندگی میں کون کیا کرتا رہا
کِس قدر کِس کو حبیب کبریا ﷺ سے پیار تھا ضبط ہو جائے گا جب آخر کو ''اَخبارِ حیات''
دَورِ اِستفسار ہو گا آئنہ دارِ حیات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں بتاتا ہوں نبی ﷺ کے شہر میں کیونکر رہو سر بُلندی چاہتے ہو تو فگندہ سر رہو
عِشق کے اِظہار میں دُنیا سے مَت دَب کر رہو تم درودِ مصطفیٰ ﷺ بر لب، بہ چشمِ تر رہو
طَیبہ میں یُوں زیرِ ظِلِّ لطفِ پیغمبر ﷺ رہو
تم محقّق، ناقِد و شاعِر کہ دانش ور رہو اپنے پیغمبر ﷺ کا پکڑے دامَنِ اطہر رہو
ہٹ کے راہِ پاکِ آقا ﷺ سے نہ شمّہ بھر رہو سامنے دُنیا کے آؤ یا پسِ منظر رہو
تم بہر حالت نبی ﷺ کے سائلِ چادر رہو
نوجواں یا ہو جواں، کم سِن ہو یا ہو تم مُسِن فضلِ خلّاقِ دو عالم سے رہو گے مطمئن
تب رہو گے سایۂ الطافِ رب میں رات دن جب ہمہ اوقات مدحت گوئے پیغمبر ﷺ رہو
اور پھر اِس کیفیت میں عجز کے پیکر رہو
اُسوۂ سرکار والا ﷺ کو رکھو پیشِ نظر یہ صراطِ مستقیم اپناؤ، پھر دیکھو اثر
فتح یابی، کامرانی پاؤ گے دہلیز پر اَمر بِالمعروف کے رستے پہ چلتے گر رہو
نامور بونوں کی اِس دُنیا میں قد آور رہو
وہ ہے خوش قسمت جسے عِرفان حاصل ہو گیا زندگی کیا ہے؟ مِرے آقا و مولا ﷺ کی عطا
اِس کی قربانی رہِ سرکار ﷺ ہی میں ہے روا زندگیٔ جاوداں بے شُبہہ حاصل کر رہو
حِفظِ نامُوسِ پیمبر ﷺ میں اگر تم مَر رہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آخر مِرے حضور ﷺ کی مجھ پر نظر ہوئی — طَیبہ پہنچ گیا جو دُعا کارگر ہوئی
ہر سانس میری، عِشق کی پیغام بر ہوئی — پھر بات بات پر جو مِری چشم تر ہوئی
دُنیائے معصیت جو تھی، زیر و زبر ہوئی

یوں مُجھ سے مدحتِ شہ والا گُہر ﷺ ہوئی — شام آئی اِس میں، اِس میں طلوعِ سحر ہوئی
وہ بے خودی رہی کہ نہ اپنی خبر ہوئی — شکرِ خُدا کہ اِس طرح میری بسر ہوئی
ہر سانس میری زندگی کی، معتبر ہوئی

اِک روشنی سی تا بہ حدودِ نظر گئی — میرے خیال و فکر کو مسحور کر گئی
کترا کے مجھ سے گردشِ شام و سحر — مدحِ رسول ﷺ ہی میں شبِ غم گزر گئی
مدحِ رسول ﷺ ہی میں نمودِ سحر ہوئی

دم بھر میں ختم ہو گئی غم کی سیاہ رات — اندوہ و رنج و حُزن نے کھائی وہیں پہ مات
جو لوگ اُس طرف تھے، اُنھیں مل گئی نجات — آقا ﷺ کی جِس طرف کو ہوئی چشمِ التفات
ربِّ جہاں کی چشمِ کرم بھی اُدھر ہوئی

احقر کو یوں صراطِ ہدایت نصیب ہو — دُنیا میں مصطفٰی ﷺ کی محبت کی نصیب ہو
سُنّت میں اُن کی حِفظِ صداقت نصیب ہو — محشر کے روز اُن کے شفاعت نصیب ہو
سب کچھ ہے اِس میں، گو یہ دُعا مختصر ہوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی تفصیلِ سُخن میں ہے خلاصہ دِل کا — ہم کسی چیز سے کرتے نہیں سودا دِل کا
مُفت دے دیتے ہیں اِک آن میں ہدیہ دِل کا — جب سمجھ لیتے ہیں ہم لوگ اِشارہ دِل کا
جوڑ لیتے ہیں درِ آقا ﷺ سے رشتہ دِل کا

یوں دھڑکنا تو ہے بنیادی فریضہ دِل کا — میں نے لیکن کبھی پوچھا جو ارادہ دِل کا
”درِ آقا ﷺ پہ چلو“ یہ تھا تقاضا دِل کا — ہم پہ واضح ہُوا اِس ڈھنگ سے منشا دِل کا
بن گیا شہرِ نبی ﷺ قبلہ و کعبہ دِل کا

جان جائے کوئی خوش بخت جو معنیٰ دِل کا   راز آخر کو ہو اُس شخص پہ اِفشا دِل کا
دیکھنا جِس کے مقدر میں ہو جلوہ دِل کا   جان جائے گا حقیقت کو وہ بندہ دِل کا
صحنِ دربارِ پیمبر ﷺ کو ہے رستہ دِل کا

اُس میں اِخلاص کا اِک جذبۂ کامل پایا   مدحِ محبوبِ خدا ﷺ میں اُسے گھائل پایا
شاغلِ رقصِ تولّا سرِ محفل پایا   شہرِ طَیبہ کی گزر گاہ کا سائل پایا
میں نے اندازہ لگایا جو ذرا سا دِل کا

التجاؤں کا جو پھیلایا ہے دامن آخر   چاہتا ہوں کہ مدینے میں ہو مدفن آخر
ہو گی اِس پر یہ تمنّا مِری روشن آخر   جان جائے گا وہ اِک روز یقینا آخر
جب میں پاؤں گا کبھی کوئی شناسا دِل کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِژہ پہ اشکِ ندامت دکھائی دیتا ہے   عجب سکونِ طبیعت دکھائی دیتا ہے
ہمارا زورِ عقیدت دکھائی دیتا ہے   کہ اختتامِ مسافت دکھائی دیتا ہے
حضور ﷺ کا درِ دولت دکھائی دیتا ہے

ہمیں جو بامِ صداقت دکھائی دیتا ہے   یہ نعت لکھنا سعادت دکھائی دیتا ہے
سبب حضور ﷺ کی رحمت دکھائی دیتا ہے   قلم عطیّۂ فطرت دکھائی دیتا ہے
ورق دریچۂ جنّت دکھائی دیتا ہے

کہاں وہ مہرِ قیامت دکھائی دیتا ہے   نبی ﷺ کا دامنِ رحمت دکھائی دیتا ہے
خُدا کا لطف و عنایت دکھائی دیتا ہے   شَفاعتوں کی جو صورت دکھائی دیتا ہے
یہ اہتمامِ رسالت دکھائی دیتا ہے

درود سرِّ حقیقت دکھائی دیتا ہے   خدائے پاک کی حُجّت دکھائی دیتا ہے
کمالِ حسنِ عبادت دکھائی دیتا ہے   چَراغِ راہِ ہدایت دکھائی دیتا ہے
ہماری تو یہ ضرورت دکھائی دیتا ہے

وہ لمحہ، شیطنت جب زیرِ دام ہوتی ہے کہ جس میں رحمتِ سرکار ﷺ عام ہوتی ہے
کہ جِس میں دُنیا کی چاہت حرام ہوتی ہے کہ جس میں مدحِ رسولِ انام ﷺ ہوتی ہے
وہی تو لمحہ غنیمت دکھائی دیتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مقدّر بن گیا، اللہ اکبر! بہ فضلِ مُصطفیٰ ﷺ اللہ اکبر!
کرم کا سلسلہ، اللہ اکبر! کہ جو مانگا ملا، اللہ اکبر!
نبی صَلِّ عَلٰی، اللہ اکبر!
نبی ﷺ کا مرتبہ، اللہ اکبر! ہیں محبوبِ خُدا ﷺ اللہ اکبر!
خُدا کے ہم نوا، اللہ اکبر! ہمارا آسرا، اللہ اکبر!
اُٹھی دِل سے صدا، ’’اللہ اکبر!‘
مدینہ طیّبہ، اللہ اکبر! ہے اِک دولت سرا، اللہ اکبر!
وہاں سے مل گیا، اللہ اکبر! طلب سے بھی سوا، اللہ اکبر!
یہ سامانِ عطا، اللہ اکبر!
حبیبِ کبریا ﷺ اللہ اکبر! شہِ ہر دو سرا ﷺ اللہ اکبر!
جو تھا، مملوک تھا، اللہ اکبر! مزا سا ہے مزا، اللہ اکبر!
بچھونا بوریا، اللہ اکبر!
مِری طرزِ وفا، اللہ اکبر! مَیں ہوں مدحت سرا، اللہ اکبر!
یہی ہے مشغلہ، اللہ اکبر! ہُوا یوں جُبّہ سا، اللہ اکبر!
کرم ہے آپ ﷺ کا، اللہ اکبر!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آیا ہوں لوحِ دل پہ محبّت لکھا کے میں قربانِ کیوں نہ ہُوں کرمِ مصطفیٰ ﷺ کے مَیں
یادِ نبی ﷺ میں گُم ہُوا سب کچھ بُھلا کے مَیں رکھتا ہوں روح و جاں میں مدینہ بسا کے مَیں

لاؤں گا روزِ حشر بھی تحفے ثنا کے مَیں

خالق کے اور خلقتِ خالق کے درمیاں — محبوبِ کبریا ﷺ کی جو عالی ہے حیثیت
بے مائیگئ علم و ہنر کی طرح کہاں — مجھ سے ڈھکی چُھپی ہے مِری اپنی معصیت
تسلیم کر رہا ہوں یہاں سر جُھکا کے مَیں

کہنے لگے فرشتے عمل نامہ دیکھ کے — اِمکانِ مغفرت کہیں اِس میں ذرا نہیں
اُن کو پتا نہ تھا کہ شَفاعت کے باب سے — یہ کارروائی دیکھتے ہیں ختمِ مُرسلیں ﷺ
ایسا مگن تھا، چُپ ہی رہا مسکرا کے مَیں

کرتے ہیں اِک وظیفہ وَحُوش و طیُور بھی — وہ دیکھو، ہو گئے ہیں ملائک بھی ہم نوا
تقلیدِ انبیّاء یہی، خوش قسمتی یہی — خالق کی ہم زبانی کا اِعزاز مِل گیا
مشغول ہوں جو وِرد میں صَلِّ عَلٰی کے مَیں

قُربت رسولِ پاک و مکرّم ﷺ کی چھوڑ کر — ماحول جِس جگہ کا تقدُّس فروز تھا
احساس ہے مجھے کہ مَیں اِک فردِ کم نظر — لاہور کی کثِیف فضاؤں میں آ گیا
پچھتا رہا ہوں کتنا مدینے سے آ کے میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہا ہے آقا ﷺ کو رب نے رحمت کہا ہے یٰسٓ اور طٰہٰ — اُنھی کو مُزَمِّلْ کہا ہے، اُنھی کو مُدَّثِّرْ پکارا
رِضا اُنھی کی وہ چاہتا ہے یہ رتبہ محبوبیت کا بخشا — اُنھی کی مدحت میں کہ دیا ہے خُدا نے اپنا کلام سارا
خطاب اُن کو نَبیؑ کا بخشا، لقب جو اُن کا رَسُوْل رکھّا

جو دِل سے ایمان لائے حق پر، محب وہ میرے نبیؐ کا ہو گا — رِضا جو چاہے حبیبِ حق ﷺ کی، بتاؤ کیونکر کسی کا ہو گا
جو اُن کا پیرو ہے، اِذن اِس کو مدینے میں حاضری کا ہو گا — جو نعت گو ہے جو نعت خواں ہے، گدا وہ اُن کی گلی کا ہو گا
مِرے پیمبر ﷺ نے اپنی اُلفت کو کتنا سہلُ الحصول رکھا

نہ مَیں ہوں محتاج اور کسی کا، ملی ہر اک شے نبیؐ کے در سے — خُدایا! ہر سال حاضریٔ درِ پیمبر ﷺ کی بھیک دے دے
مدیحِ آقا ﷺ میں زندگی ہو، اِسی میں احقر وفات پائے — کشیدہ ہو فضائے طیبہ سے، آخری جو بھی سانس آئے

کبھی نہ خواہش کا میں نے اپنی، زیادہ عرض اور طُول رکھا

خُمِ حجازی سے جب سے پی ہے، مٹا تعلق اِک ایک شے سے — حسیں ترانے دِلوں میں پھوٹے، فضائے طَیبہ کی نرم لَے سے
پہنچ ہی جاتا ہوں شہرِ آقا ﷺ میں گرتے پڑتے میں جیسے تیسے — خُدا نہ کیوں مہربان ہوتا، کرم نہ کرتے حضور ﷺ کیسے
سجا کے ٹوپی میں اپنی میں نے جو نقشِ پائے رسُول ﷺ رکھا

مَیں ملنے والوں سے جب مِلا ہوں، درود پڑھتے مِلا ہمیشہ — حقیر ہوں گو، رہا ہوں مدّاح اپنے سرکار ﷺ کا ہمیشہ
مِری زباں سے ادا ہُوئی ہے رسولِ حق ﷺ کی ثنا ہمیشہ — مَیں ذکرِ آقا ﷺ میں موتی اشکوں کے بھی لُٹاتا رہا ہمیشہ
بہ فضلِ خالق اِسی رویّے کو اپنا اصلُ الاصُول رکھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھ پہ کیا ہو گا اثر، تم مجھے جو کچھ بھی کہو — کیوں نہ مَیں دِل میں جگہ دوں اُنھی اِنسانوں کو
نام لیوا ہیں مِرے سرورِ کونین ﷺ کے جو — لُوں میں آنکھوں میں مدینے کے نظاروں کو سمو
لطفِ خالق سے اگر حُسنِ نظر حاصل ہو

اوجِ افلاک پہ ہو کیوں نہ مقدّر اُس کا — کِس میں جرأت ہے، کہے خود کو وہ ہمسر اُس کا
ذکر حُوران و ملائک کے ہو لب پر اُس کا — حال محشر میں نظر آئے گا بہتر اُس کا
جس کو توفیقِ ثنا شام و سحر حاصل ہو

میری منزل تو نہ بدلی ہے، نہ بدلے گی کبھی — مطمحِ قلب و نظر مجھ کو وہی ہے کافی
بعدِ مُردن بھی نہیں دُوریٔ طَیبہ اچھی — میری خواہش تو مدینہ میں رسائی ہو گی
حق سے پروانۂ جنّت بھی اگر حاصل ہو

جذبۂ عشق کسی طَور نہ مرنے دینا — رقص اپنے دلِ سرشار کو کرنے دینا
حشر تک خود کو کسی شے سے نہ ڈرنے دینا — اپنے آیندہ کو اِس طَور سنورنے دینا
تم کو قسمت سے جو مقصودِ سفر حاصل ہو

عمر بھر وہ رہے مصروف ثنا خوانی میں — مدحِ محبوبِ خلائق ﷺ کی گُل افشانی میں
اُس کا ہر لحظہ ہو کیفیّتِ وجدانی میں — نورِ اِخلاص ہو اُس فرد کی پیشانی میں

نخلِ اُلفت کا کسی کو جو ثمر حاصل ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خلاقِ عالمین ہے بے مثل و بے عدیل   جو چاہتا ہے، کرتا ہے وہ مالکِ جلیل
کی اِس نے وصلِ سرورِ کونین ﷺ کی سبیل   آقا ﷺ کے ہے ہر عُلُوِ مراتب کی جو دلیل
آیا جگانے کو شبِ معراج جبرئیل علیہ السلام

آرام کر رہے ہوں جو گھر میں حضورِ پاک ﷺ   آ جائے اُن ﷺ کے واسطے رب کی طرف سے ڈاک
خدمت میں تھا مثالی فرشتے کا اِنہماک   لیکن تھا گھر میں داخلے کو طُرفہ ایک باک
اِس کے لیے تھا اِذن کا محتاج جبرئیل علیہ السلام

قاصد کے طَور پر جو کِیا رب نے منتخب   پھرتا رہا وہ پیچھے پیمبر ﷺ کے روز و شب
لاتا رہا خُدا کے جو تھے حکم سب کے سب   ہاتھوں میں اُس نے تھامے رکھا دامنِ ادب
ویسے تو قُدسیوں کا تھا سرتاج جبرئیل علیہ السلام

مکہ میں تھے حضور ﷺ تو آتا رہا وہاں   طَیبہ گئے تو پیچھے ہی پہنچا وہ ترجماں
اس کا تھا کام یہ، وہ رہا جس میں کامراں   اِن کا پیام اُدھر، تو اُدھر کا پیام یاں
سچ، قدسیوں پہ کرتا تھا یوں راج جبرئیلؑ

خالِق نے مصطفی ﷺ پہ نبوّت تمام کی   آئے گا اب نبی، نہ کوئی وحی آئے گی
خدمت جو وحی لانے کی تھی، پوری ہو چکی   گو سلسلہ پیام کا جاری ہے آج بھی
لیکن وسیلہ اِس میں نہیں آج جبرئیلؑ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہی قانون ہے اُلفت کا، یہی ہے آئین   مدحِ آقا ﷺ جو کرے، تم کرو اِس کی تحسین
میرے اشعار کی اِس طرح ہوئی ہے تزئین   قدحِ گستاخِ نبی ﷺ مجھ کو ہے وجہِ تسکین
میں نے تو اور کسی کی بھی نہیں کی توہین

کیا کہا؟ رحمتِ حق ہو گی نہ سایہ گستر؟   ہاتھ میرے نہیں پائیں گے نبی ﷺ کی چادر

ہو گی محرومِ عنایت مِری جانِ مضطر؟ کیا کہا؟ در پہ نہ بُلوائیں گے مجھ کو سرورِ ﷺ
مت کرو یارو! مِرے حُسنِ یقیں کی توہین

کیسے حرمین کے جبرئیلؑ نے منظر دیکھے لاتا لے جاتا تھا پیغام وہ آتے جاتے
یوں لگاتا تھا درِ سرورِ حق ﷺ کے پھیرے بڑھ گئے اور بھی اِس طرح سے رُتبے اُس کے
اِس تگ و دو میں نہ تھی رُوحِ امیںؑ کی توہین

علم و دانش کا اگرچہ بنے پیکر کوئی بچ کے جائے گا مِرے ہاتھ سے کیونکر کوئی
ہو گا بدبخت نہ اُس شخص سے بڑھ کر کوئی میں نے پایا ہے جو گستاخِ پیمبر ﷺ کوئی
ایسے بد اصل کی فی الفور وہیں کی توہین

خاک کے فرش پہ طَیبہ کا نہ منظر ہوتا فرقِ طَیبہ پہ نہ جو گُنبدِ اَخضر ہوتا
اِس خرابے میں کہاں حُسن کا منظر ہوتا گر نہ طَیبہ میں قیامِ شہِ برتر ﷺ ہوتا
ہوتی بے شُبہہ یہ تزئینِ زمیں کی توہین

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ پائیں گے کبھی دُنیا و آخرت میں سزا ہمیں بہ فضلِ خُدا ڈر نہیں ہے محشر کا
زباں پہ ہے جو مدیحِ رسولِ ہر دو سرا ﷺ جو پیار دِل میں بھی ہم نے حضور ﷺ کا رکھّا
ہمارے ہاتھ میں صَلَوات کا علَم جو ہوا

بہ فضلِ ربّ جہان اور بہ لطفِ شاہِ زمن ﷺ ہمارے دِل میں رہی اب نہ معصیت کی جلن
نبی ﷺ کا ابرِ کرم ہو گیا ضیا افگن مٹے اِک آن میں سارے ہی درد و رنج و محن
کہ اِعتذار ہمارا بہ چشمِ نم جو ہُوا

صدائے خُرّمی آئی ہے میرے اندر سے چہار سمت سے بادَل کرم کے گھر آئے
طیُور بھی اِسی عالم میں چہچہا اُٹھے جو قُدسیانِ فلک تھے، وہ ہم زبان ہوئے
میں نعت کہنے میں مصروف صُبحْ دم جو ہُوا

قرار آیا تو اِس طرح جانِ مضطر کو عُلُو نصیب ہُوا ایسے فردِ کم تر کو

پیار اُس پہ یوں آیا خُدائے برتر کو — بُلند رُتبہ کیا عاجزی کے پیکر کو
نبی ﷺ کے پیار میں دیدہ کسی کا نم جو ہُوا

میں کیوں نہ اپنے نبی ﷺ پر درود بھیجوں گا — میں کیوں نہ آخری دم تک کروں گا ان ﷺ کی ثنا
کرم پذیر ہوں اپنے حضورِ انور ﷺ کا — کہ مجھ پہ اُن کے کرم سے، طفیلِ صَلِّ عَلٰی
غمِ شدائد حالاتِ دہر کم جو ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فضائے طَیبہ سے ہے میری فکر پیوستہ — مجھے مِلا جو ہے حسّان ؓ و کعب ؓ کا رستہ
کہوں گا نعتِ پیمبر ﷺ ہمیشہ برجستہ — نیا کروں گا میں ہر بار پیش گلدستہ
نہیں ہے سوچ کا طائر جو میر پَربَستہ

رہے مُدام اندھیروں کا جو بشر راہی — لکھی ہو لوحِ مُقدّر پہ جِس کے گمراہی
کرے تعلّیاں ہر دم، یا معذرت خواہی — کب اُس نے نورِ پیمبر ؓ سے روشنی چاہی
کہ نور دیکھ ہی پاتا نہیں بَصر بَستہ

قلم اٹھایا جو اِرقامِ نعت کی خاطِر — قدم اٹھایا کہ طَیبہ کا مَیں بنوں زائر
درودِ سرور و سرکار ﷺ کا ہُوا ذاکر — کرم نما ہُوا مُجھ پر کچھ اِس طرح قادِر
کہ میرا نخلِ تمنّا ہُوا ثمربستہ

مَیں جب بھی اپنے مقدّر کو آزماتا ہوں — بہ دل جو شہرِ حبیبِ خدا ﷺ کو جاتا ہوں
کبھی قمیصِ نُمائش نہیں سِلاتا ہوں — نہ کوئی زحمتِ اسبابِ رَہ اُٹھاتا ہوں
بغل میں رکھتا ہوں بس ایک مختصر بستہ

خُدا کریم ہے، اُس کے حبیب ﷺ بھی ہیں کریم — وہ خود رحیم ہے تو یہ بھی رؤف و رحیم
عمیم اُس کا کرم، اِلتفات اِن کا عمیم — مگر یہ ایک نہیں، ہیں اگرچہ دونوں عظیم
عجیب اپنے لیے ہے یہ راز سربستہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُس کو حضور ﷺ سے ہے محبت تو مُجھ کو بھی   وہ بھی درود خواں ہے، شعار اپنا بھی یہی
خالق نے نعت کہنے میں کی میری رہبری   قرآن اُس کا، میری کُتُب ہائے شاعری
یہ تو خُدائے پاک کی تقلید ہو گئی

آقا ﷺ نے سب کو رُوئے حقیقت دِکھا دیا   گرتے ہوؤں کو آپ ﷺ ہی نے آسرا دیا
سکّہ جو اپنے خُلق کا سب پر بٹھا دیا   سب کو دِکھائی اپنے عمل سے خُدا رسی
یوں رب کی ذات لائقِ تحمید ہو گئی

احسانِ ہیں نبیِ مکرّم ﷺ کے اِس قدر   اُٹھتا نہیں ہے بار سے جِن کے ہمارا سر
اِک راہ خوب تر ہمیں آئی مگر نظر   کر لیں ادائے شُکر میں تعمیل حکُم کی
قرآن میں درود کی تاکید ہو گئی

آقا ﷺ علیؓ کی زانُو پہ سر رکھ کر سو گئے   گزرا جو وقتِ عصر، علیؓ غم میں کھو گئے
آنسو گِرا نبی ﷺ پہ تو بیدار ہو گئے   یہ جان کر کہ عصرُ نہ پڑھا پائے ہیں علیؓ
آقا ﷺ نے چاہا رجعتِ خورشید ہو گئی

مَیں نے جو ذِکرِ پاک کیا، فائدہ لیا   یادِ حضور ﷺ کا دِیا دِل میں جلا لیا
تحقیقِ نعت اپنا تخصّص بنا لِیا   اس کارکردگی پہ مجھے جو خوشی ملی
ہر سال طیبہ جانے کی تمھید ہو گئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سو بات کی یہی تو ہے اِک بات مختصر   جِس کی حقیقتوں سے ہُوا ہوں مَیں بہرہ ور
مہبط جو گھر ہے وحیٔ الٰہی کا سر بہ سر   جِس گھر میں میرے سرورِ عالم ﷺ ہیں جلوہ گر
کیسے نہ ہو گا مرجعِ جِنّ و بشر وہ گھر

انوارِ کبریا کا بنا ہے جو مستقر   دونوں جہاں میں ایک وہی گھر ہے معتبر
پہنچے جو اُس جگہ، وہی کہلائے دیدہ ور   بے مثل ہے زمانے میں اُس گھر کا کرّوفر
جِس جا مقیم ہیں مِرے خیر البشر ﷺ وہ گھر

حالت تو دیکھا چاہیے اُس ناصبور کی — کیونکر نہ داد دیجیے اُس کے شعور کی
چاہت ہے جس کے دِل میں حبیبِ غفور ﷺ کی — جس نے مدینہ جانے کی خواہش ضرور کی
جِس شخص کے لیے ہُوا طُورِ نظر وہ گھر

چودہ سو دس برس سے جہاں پر ہیں مصطفی ﷺ — آماج گاہِ نورِ الٰہی ہوئی وہ جا
ہر سو ہے نوریانِ فلک کا حصار سا — باطِن کا نُور جس کو مِلا، دِل سے کہ اٹھا
ہے رشکِ صد نجُوم و شمُوس و قمر وہ گھر

کرتی رہے خلاف مِرے دُنیا ساز باز — لیکن رہوں گا فضلِ خُدا سے میں سرفراز
ہو جاؤں گا علائقِ دُنیا سے بے نیاز — اُس گھر کا میں ہمیشہ رہوں گا ثنا طراز
کر لے قبول میری جو سعیٔ سفر وہ گھر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خالق نے ہم کو حُسنِ فراست عطا کیا — اور ذوقِ عجز، لطفِ ندامت عطا کیا
احساسِ آرزوئے محبت عطا کیا — اِک مخزنِ رمُوزِ مسرّت عطا کیا
یعنی حضور ﷺ کا درِ دولت عطا کیا

ہر دُکھ میں نام ہم نے پیمبر ﷺ کا لے لیا — چاکِ دِل اُن ﷺ کی سوزنِ اَلطاف نے سیا
مومن نے کام جو کِیا، اُن کے لیے کِیا — اللہ نے وساطتِ سرکار ﷺ سے دیا
جس جِس کو بھی قبالۂ جنّت عطا کیا

کیونکر دِلوں میں ہو نہ پیمبر ﷺ کا احترام — کرتے ہیں پیش خدمتِ سرکار ﷺ میں سلام
کہتے ہیں ہم حضور ﷺ کی نعتیں بالالتزام — یا پڑھتے ہیں نبی ﷺ کی احادیث صبح و شام
اللہ نے جو حُسنِ بصیرت عطا کیا

رب کا کرم ہے، جھوٹ سے نفرت ہے مستقِل — جو بات سچ کرے، وہ کہاں ہو گا منفعِل
افکارِ نظم و نثر ہیں نعتوں پہ مشتمل — اپنے قریب آئے گا کیا اضطرابِ دل
رب نے ہمیں جو رنگِ عزیمت عطا کیا

مشغول ہوں درود میں دِن رات آج کل ہر سال جا رہا ہوں مدینہ کو سر کے بل
سرکار ﷺ کے حوالے سے ہے اپنا ہر عمل ہر لحظہ شکرِ خالق و مالک ہے برمحل
جِس نے مجھے یہ ذوق عبادت عطا کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہماری تربیت ایسی ہوئی ہے بچپن سے جو دُشمنی ہے ہمیں تو نبی ﷺ کے دُشمن سے
ہمارا اُس کا تو رشتہ ہے صِرف اَن بَن سے ہم اُس کو پکڑیں گے، گر ہو سکا تو گردن سے
ہمیں کِسی سے خُدا واسطے کا بیر نہیں
ہمیں ہوئی ہے احادیث سے یہ آگاہی جو کرنا چاہو خُدائے جہاں کو تم راضی
درود بھیجنا نامِ نبی ﷺ کو سُنتے ہی تامُّل اِس میں گوارا نہیں ذرا سا بھی
تساہُل اِس میں اگر ہو گیا تو خیر نہیں
اگر ہے تم سے تعلُّق ذرا فراست کا تو جان لو، ہے مدینہ مقام عزت کا
پتا ہے عظمت و رفعت کا اُس کی وقعت کا؟ وہاں پہ حاضری تو موقع ہے سعادت کا
دیارِ پاک پیمبر ﷺ مقامِ سَیر نہیں
اگرچہ صاحبِ ایمان ہیں، نہیں کافر دِکھائی دیتے ہیں پرہیزگاری میں ماہر
مگر خُدا کی نِعَم پر جو ہم نہ ہوں شاکر درود ہی نہ ہُوا لب پہ جو دمِ آخر
تو شک ہی کیا ہے کہ پھر خاتمہ بخیر نہیں
خُدا ہے ہم پہ ہمہ وقت لُطف گُستر بھی کریم بھی ہے وہ رحمان بندہ پرور بھی
اُسی کے زیرِ نگیں خشک بھی ہے اور تر بھی اُسی کا لطف و کرم ہو گا روزِ محشر بھی
مگر سِفارشِ سرکار ﷺ کے بغیر نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ کا ذکر ِپاک کہیں پر جو ہو گیا نامِ رسولِ پاک ﷺ کِسی نے جو لے لِیا
اسمِ صفت جو سامنے آیا حضور ﷺ کا لکھا پڑھا یا نامِ پیمبر ﷺ کہا سُنا

حرفِ درود تُو جو کہے گا تو بات ہے

یہ سوچ کر کہ امرُ و نہی سے نفُور ہیں / ہیں نیک یُوں کہ طالبِ غُلمان و حُور ہیں
جانچیں تو ہم غریقِ فسوق و فجور ہیں / یہ سوچ کر کہ اُسوۂ آقا ﷺ سے دور ہیں
آنسو ندامتوں کا بہے گا تو بات ہے

جب آدمی کو سمجھیں گے سب لوگ آدمی / اپنائیں گے فروتنی و عجز و آشتی
مشکل یہ راہِ پیرویٔ مصطفیٰ ﷺ سہی / بستی بسے گی اُلفت و اِخلاص و اُنس کی
قصرِ غرور و ناز ڈھے گا تو بات ہے

مومن تو ہے بزعمِ خود ہر ایک کہ و مہ / لیکن ہے کافروں کا سا کردار یعنی چہ؟
بہتر یہی ہے دِل میں بٹھا لیں جو بات یہ / مسلم تو ہے خُدا و نبی ﷺ کو جواب دِہ
اپنا یہی وتیرہ رہے گا تو بات ہے

آقا ﷺ کا اُمتی ہے اگر، تو نشان دے / عاشق جو ہے نبی ﷺ کا تو پھر اِمتحان دے
ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ میں جان دے / اور جان کیا ہے، اپنا سبھی خاندان دے
اُلفت میں تُو یہ سب جو سہے گا تو بات ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیتا ہے نورِ عشقِ نبی ﷺ ہم کو روشنی / ہوتی ہے جِس سے دور مقدر کی تیرگی
جو شخص ہے محبتِ آقا ﷺ کا مدّعی / اُس کے دل و نگاہ کی اور جسم و جاں کی
تسکین ہے تحفظِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ

مقصودِ دِل ہے نعتِ پیمبر ﷺ میں اِنہماک / مطلوبِ جاں ہے یہ کہ ہو راہِ نبی ﷺ میں خاک
چاہا جو رب نے عقبیٰ ہماری ہے تابناک / دستور ہے ہمارا مدیحِ رسولِ پاک ﷺ
آئین ہے تحفظِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ

کیا کہ رہا ہے عشقِ نبی ﷺ دوستو! سُنو / دو سو پچانوے (۲۹۵سی) کی حفاظت ضرور ہو
کرنی پڑے تو جاں بھی نثارِ نبی ﷺ کرو / پیغام ہے کہ راہِ پیمبر ﷺ سے مت ہٹو

تلقین ہے تحفظِ ناموسِ مصطفی ﷺ

ہم حرمتِ نبی ﷺ کی حفاظت کِیا کریں — ہیں اُمتی جو اُن ﷺ کے، تو پھر اُمتی بنیں
موقع جو ہاتھ آئے تو جان اپنی وار دیں — آقا ﷺ کی عزّتوں کے محافظ بنے رہیں
تمکین ہے تحفظِ ناموسِ مصطفی ﷺ

یہ راز ہے کُھلا ہوا اہلِ زمین پر — سب جانتے ہیں، فرض ہے کیا مومنین پر
یہ بات کیا رقم نہیں اپنی جبین پر — جانیں بھی وار سکتے ہیں ہم اپنے دین پر
اور دین ہے تحفظِ ناموسِ مصطفی ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

اور بے شک آپ ﷺ کا اخلاق عظیم ہے (الانبیاء۔۲۱:۱۰۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گیارھواں مجموعۂ نعت

تضامینِ نعت

(شاعرِ مشرق، حکیم الامت علامہ محمد اقبال علیہ الرحمہ کے اشعارِ نعت پر تضمینیں)

محرم الحرام ۱۴۲۱ھ ☆ ۲۰۰۰ء میں ''احمد'' (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ۵۳۔ اعداد کی نسبت سے شاعرِ نعت
راجا رشید محمود نے ۱۴۴ صفحات پر یہ ۵۳ تضامین اولیت کے پرچم کے ساتھ شائع کیں۔
آج تک کوئی اور شاعر اِس راہ پر نہیں چلا۔

ناشر: مکتبۂ ایوانِ نعت (رجسٹرڈ) لاہور تھا۔

انتساب

مُریدِ ہندی رحمۃ اللہ علیہ کی وَساطت سے پیرِ رومی رحمۃ اللہ علیہ کے نام

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
إنك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
إنك حميد مجيد

عبد دیگر، عبدہٗ چیزے دگر
ما سراپا انتظار، اُو منتظر

عبد ہم ہیں، عبدہٗ سرکار ﷺ ہیں — اِک زمیں، اِک آسماں، الختصر
ہم ہوئے نامحرمی کے مدّعی — وہ حقائق آشنا، وہ حق نگر
حال سے اِک اِک کے، محرم وہ ہوئے — ہم تو اپنی بھی نہیں رکھتے خبر
ہم خطا و جُرم میں اپنی مِثال — وہ مددگار و شفیع و داد گر
ذرّۂ پیزار اُن کا آفتاب — حیف ظلمت میں رہے ہم عمر بھر
حق کے بندے ہم، مگر احقر نہاد — وہ حبیبِ کبریا، خیرُ البشر ﷺ
ہم تنزّل سے دھنسے زیرِ زمیں — اور عُلو کرتے وہ پہنچے عرش پر
وہ پیمبر ﷺ ہادیِ راہِ ہُدیٰ — خود سے ہم ناآشنا، گمراہ تر
یہ طریقہ ہم سے بدبختوں کا ہے — معصیت کاری میں کرتے ہیں بسر
اور سلیقہ دیکھ لو سرکار ﷺ کا — اِلتفات و لُطف و عفو و درگزر
دیکھنا مقصود ہے گر اہلِ شوق — فرق دونوں میں عیاں ہے کِس قدر

تو کلامِ شاعرِ مشرقؒ پڑھو
’’عبد دیگر، عبدہٗ چیزے دگر
ما سراپا انتظار، او منتظر‘‘

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی محمد ﷺ کے وفا تونے، تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح و قلم تیرے ہیں

اپنے آقا ﷺ سے عقیدت کو جو محکم کر لے — یہ کہا رب نے کہ موجود و عدم تیرے ہیں
عبدِ سرکارِ مدینہ ﷺ جو تُو کہلائے گا — مسجد و منبر و محراب و حرم تیرے ہیں
لے چلیں گے تُجھے فِردوس کی منزل پہ یہی — جانبِ طَیبہ کو اُٹھے جو قدم تیرے ہیں

اُمتی اُن کا جو ٹھہرا، تو مُبارک ہو تجھے — شرق و غرب اور عَرب اور عجم تیرے ہیں
دیدِ سرکار ﷺ کی خواہش میں جو ہے گریہ کُناں — ایسی صورت میں کہاں رنج و الم تیرے ہیں
جو بنے پیروئ سرورِ عالم ﷺ کے طفیل — رہنما دُنیا کو وہ نقشِ قدم تیرے ہیں
یہ زماں اور مکاں، اور عوالم سارے — لطفِ احمد ﷺ سے، یہ فیضانِ کرم تیرے ہیں
دشت و صحرا تو ہیں اِک دھول ترے قدموں کی — باغِ فردوس و گلستانِ اِرم تیرے ہیں
تُو جو اُن ﷺ کا ہے تو جتنے ہیں خزانے میرے — ذاتِ اقدس نے کہا، میری قسم! تیرے ہیں

فخر کر رب نے تِری بات بنائی ایسے
”کی محمد ﷺ سے وفا تونے، تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح و قلم تیرے ہیں“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیرہن عشق کا جب حُسنِ ازل نے پہنا
بن کے طیبہ میں وہ آپ اپنا خریدار آیا

نورِ سرکار ﷺ کی تخلیق سے آغاز کیا — جب کِیا خالق و مالک نے ظہور آپ اپنا
اپنے محبوبِ مکرّم ﷺ کو جہاں میں بھیجا — اُس نے خلوت کو جو جلوت میں بدلنا چاہا
سرِ آئینۂ اِسرا نہ کسی نے دیکھا — کوئی کِس کا تھا محب، کون تھا کِس کا شیدا
رب رؤف اور رحیم، اور مِرے آقا ﷺ بھی — ہیں عجب اِس سے مفاہیم و معانی پیدا
”قابَ قوسَین“ کی قُربت سے بھی جو کم ٹھہری — یہ وہ قُربت تھی کہ جائز ہُوا اُس کا اِخفا
یہ ہے قرآں میں وضاحت کہ خداوندِ جہاں — اُلفت و عشق کا رکھتا ہے کسی سے ناتا
ربّ اکرم نے کِیا ان ﷺ کو رسولِ اکرم — اس کا عنقا ہے، تو اِن کا بھی نہیں ہے سایہ
لامکاں میں ہو کہ طیبہ کے گلی کوچوں میں — اُس نے وحدت میں نہ کچھ فرق دُوئی کا رکھا
رب نے ”اَوْحیٰ“ جو کہا ہے تو ہے ممکن یہ بھی — بھید کُھل جائے مگر پھر بھی رہے در پردہ
خلوتِ خاص میں جب رب نے اُنھیں دی تخصیص — کیا رہی اس پہ بھی وہ ذاتِ یگانہ تنہا

منزلِ قُرب میں دو جلوؤں کو لا کر رب نے ... راز یوں کثرت و وحدت کا کیا ہے اِفشا
کِس کا فرمان کسی اور کا فرمان ہُوا ... مُتّبع کِس کا ہے جو ربّ جہاں کو بھایا
کِس کی بیعت ہے جو اللہ کی بیعت ٹھہری ... دستِ محبوبِ خدا ﷺ ہاتھ، کہو، ہے کِس کا
"ایُّکُمْ مِثلِیْ" کی دی کس نے تحدّی سب کو ... "مَارَمَیتَ" کا ہے کِس ہستی کی خاطِر چرچا
رب کو خالق، اُنھیں کہتا ہوں میں اُس کا محبوب ... میں پیمبر ﷺ کو خُدا تو نہیں کہتا، حاشا
شعرِ اقبالؔ میں، مَیں نے یہ جسارت کی ہے ... جِس جگہ لکھا تھا "یثرب" وہاں "طیبہ" رکھّا
ورنہ اُس شخص پہ اَسرارِ حقیقت وا ہیں ... رازِ درپردہ کا میں نے اُسے محرم پایا

وہ قلندر ہے، حق آگاہ ہے، اور کہتا ہے
"پیرہن عشق کا جب حُسنِ ازل نے پہنا
بن کے طیبہ میں وہ آپ اپنا خریدار آیا"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عرش کا ہے، کبھی کعبے کا ہے دھوکا اِس پر
کِس کی منزل ہے الٰہی ! مِرا کاشانۂ دل

دِل سے سرکار ﷺ کی مدحت کی صدا آتی ہے ... قصۂ عشق و وفا لکھنا ہے ایسا اِس پر
اپنے محبوب ﷺ کی اُلفت کو جگہ دی اِس میں ... یہ کرم تُو نے کِیا ہے مِرے مولا اِس پر
محترم ہے یہ زمانے کی نِگاہوں میں بھی ... خوش نہ کیوں ہوتا ہر اِک دیدۂ بینا اِس پر
انحصار اور بھی لوگ اِس پہ کِیا کرتے ہیں ... خوش گمانی نہیں خود مُجھ کو ہی حاشا اِس پر
نظرِ انداز اُسے آپ نہ فرمائیں کبھی ... آپ کی چشمِ ترحُم رہے آقا ﷺ اِس پر
مستنیر اُس کا ہر اِک گوشہ ہُوا جاتا ہے ... روشنی ڈالتا ہے گنبدِ خضرا اِس پر
شہرِ سرکار ﷺ کی باتیں ہی اُسے بھاتی ہیں ... ہے عنایاتِ پیمبر ﷺ کا جو سایہ اِس پر
ہو گئی میری مدینے میں رسائی آساں ... جب بھی احساس نے فرمایا بھروسا اِس پر
خاکِ طیبہ سے شناسا یہ ہوا ہے جب سے ... میرا اُس روز سے کوئی نہیں دعویٰ اِس پر

احترام اِس کا فرشتے بھی کِیا کرتے ہیں — ثبت سرکار ﷺ کا ہے نقشِ کفِ پا اِس پر

محو حیرت ہوں، یہاں کون چلا آتا ہے
’’عرش کا ہے، کبھی کعبے کا ہے دھوکا اِس پر
کِس کی منزل ہے الٰہی ! مِرا کاشانۂ دل‘‘

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آں کہ بر اعدا درِ رحمت کُشاد
مکّہ را پیغامِ لَاتَثرِیب داد

تھا عزیز آقا ﷺ کو اُن کا بھی مفاد — جِن کو تھا سرکارِ والا ﷺ سے عناد
تھا کرم سرکار ﷺ کا ضربُ المثل — اِس پہ عفو و درگزر تھی مُستزاد
کر دیا اُن کو پیمبر ﷺ نے معاف — جو رہے آمادۂ شرّ و فساد
جنگ اُن سے جو اُٹھائیں اسلحہ — قولِ آقا ﷺ سے تھی یہ روحِ جہاد
لاشوں کا مُثلہ نِپٹ ممنوع تھا — اُن کا بھی جِن کے مظالم تھے زیاد
ابنِ حاتم کو بہت تکریم دی — اُس کے والد کو بھی دی آقا ﷺ نے داد
امن نامہ اُس کو آقا ﷺ نے دیا — جو چلا تھا قتل کرنے نامراد
قیدیوں سے بدر کے، حسنِ سلوک — لائقِ تعزیر تھے گو وہ عباد
چھوڑ کر قیدی ہوازن کے سبھی — کر دی واپس اُن کی ساری جائیداد
کعب کی، دعثور کی، صفوان کی — زندگی پر کر دیا آقا ﷺ نے صاد
ہند اور وحشی بھی اور ہبّار بھی — ہو گئے آقا ﷺ کے در سے بامراد
تھا کرم عثمان بن طلحہ پہ بھی — بدتمیزی تھی اگرچہ اُس کی یاد
عتبہ و معتب پہ شفقت، حبّذا — اُن پہ فرمایا نبی ﷺ نے اعتماد
فتحِ مکہ پر پیمبر ﷺ کے خطاب — کا تھا عفوِ عام پر سارا مواد

اس لیے اقبالؒ کو کہنا پڑا

”آں کہ بر اعدا درِ رحمت کُشاد
مکّہ را پیغامِ لَاتثرِیب داد“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خشک چوبے را زِ ہجر خویش گریاں کردہ ای

کوئی راتوں رات ہو آیا سرِ اَفلاک و عرش　　کون سی ہستی تھی وہ؟ سرکار ﷺ وہ تھے آپ ہی
آپ کا طُرفہ یہ اعزاز، امام الانبیاء ﷺ　　انبیاء علیہم السلام سارے ہوئے معراج کی شب مقتدی
نقطۂ پرکار واضح ہو گیا لَولَاکَ سے　　آپ ﷺ کی ہستی جہانوں کے لیے ہے مرکزی
موت ہے سرکارِ والا ﷺ کے کرم سے اِنحراف　　اِس سے وابستہ رہیں تو زندگی ہے زندگی
دے کے عصیاں کوش لوگوں کو شفاعت کی نوید　　میرے آقا ﷺ آپ نے دی ہے تسلی پیشگی
آپ نے اُمّت کے ہر ہر فرد کو تلقین کی　　بھائی بندوں کی طرح سے ربط رکھیں باہمی
اَنْتَ فِیہِمْ کی مِلی ہم کو نویدِ جاں فزا　　تو عذابِ رب سے ہم کو مِل گئی ہے مخلصی
آپ ﷺ کی عظمت کو تو سلیوٹ کرتے ہیں سبھی　　مُجھ سا عصیاں کار ہو، یا پارسا و متّقی
آپ ﷺ نے خوشحال سب عُسرت زدوں کو کر دیا　　ہو گئی ضرب المَثل سرکار ﷺ کی دریا دِلی
آپ کو سب معجزے رب نے ودیعت کر دیئے　　آپ ہیں خلّاقِ عالم کے رسولِ آخری ﷺ
دست بستہ سب ہیں آقا ﷺ سے تمتّع کے لیے　　وہ شجر ہوں یا حجر، ہوں جانور یا آدمی
اونٹ کرتے تھے زبانِ بے زبانی میں کلام　　آپ سے ہر بات قصویٰ اور عضبا نے کہی
بَصریٰ کے اشجار سجدہ کر رہے تھے آپ ﷺ کو　　مُٹھی میں گویا ہوئی تھی کنکروں کی آگہی
یہ بھی اے میرے پیمبر ﷺ آپ کا ہے معجزہ　　مُجھ سا بے علم و ہنر اور نعت کی ہو شاعری
آپ کا حسنِ کرم ہے، آپ ﷺ کا اِعجاز ہے　　یہ جو آنکھیں آپ ﷺ کے تذکار میں ہیں شبنمی

میں تو پھر بھی جان اور احساس رکھتا ہوں حضور ﷺ
”خشک چوبے را زِ ہجر خویش گریاں کردہ ای“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِک جست ہی میں طے ہیں دو عالم کی وسعتیں
اور رشتۂ زمان و مکاں کٹ گیا ہے آج

معراج میں نبی ﷺ کو ملیں جو قدیر سے
ایسی کسی کو بھی نہ میسر تھیں خلوتیں

سرکار ﷺ ہی کو علم ہے، اوروں کو کیا خبر
کیسی ہیں اُن سے خالقِ عالم کی اُلفتیں

دیکھی جو ذاتِ حق تو نہ جھپکی نبی ﷺ نے آنکھ
اِس پر گواہ ہو گئیں قرآں کی آیتیں

مہر و مہ و نجوم تھے ساکت شبِ وِصال
ٹھہرا تھا وقت اور گُم اُس کی تھیں ساعتیں

اللہ! قدسیانِ فلک تک نے دیکھ لیں
اِسرا کی رات، سرورِ عالم ﷺ کی رفعتیں

رب اور حبیبِ رب ﷺ کا مِلن ہو چکا مگر
کیا جانیے کہ کیسی رہیں اُن کی قربتیں

فرشِ زمیں سے عرش تک نقشہ عجیب تھا
کون و مکاں میں تھیں تو مسلّط تھیں حیرتیں

جب مِل گیا ہے نورِ پیغمبر ﷺ سے نورِ حق
دُنیا سے دور کِس طرح ہوتیں نہ ظلمتیں

معراج میں ہمارے لیے یہ نوید ہے
ہم کو ملیں شَفاعتِ سرکار ﷺ کی چھتیں

وقتِ وصال بھی رہا سرکار ﷺ کو خیال
ناگفتہ بہ ہیں ملّتِ بیضا کی حالتیں

دینے کو طالحین کو نعمت کے رُوپ میں
اِسرا میں دیکھیں میرے پیمبر ﷺ نے جنّتیں

عصیاں شعار اُمّتیوں کے لیے حضور ﷺ
اُس رات لائے ربِّ دو عالم سے نعمتیں

قدرت ہے یہ بھی خالقِ ہر اِنس و جان کی
ظاہر ہوئی ہیں جِس سے پیمبر ﷺ کی قدرتیں

بالائے عرش چلتے چلے جا رہے تھے آپ ﷺ
دیکھو حبیبِ خالق و مالک ﷺ کی طاقتیں

ہر راہرو کے پیش رو راہِ خُدا میں تھے
ہر تیز رو سے لے گئے سرکار ﷺ سبقتیں

دانائے رازؔ پردہ کُشا اِس طرح ہوا
’’اِک جست ہی میں طے ہیں دو عالم کی وسعتیں
اور رشتۂ زمان و مکاں کٹ گیا ہے آج‘‘

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کشودم پردہ را از رُوئے تقدیر

مشو نومید و راہِ مصطفی ﷺ گیر

کرے گا مُتقی تقلیدِ آقا ﷺ — یہی لوحِ مُقدّر کی ہے تحریر
اطاعت لازمی ہے مُصطفی ﷺ کی — بچاؤ کی یہی ہے ایک تدبیر
چلیں گے اِتباع مصطفی ﷺ میں — تو مِل جائے گی سب خوابوں کی تعبیر
نقوشِ پائے آقا ﷺ رہنما ہیں — ہے یہ نسخہ مُجرّب اور اکسیر
دِکھائی راہِ معراجِ نبی ﷺ نے — کہ مسلم ہو، کرو ہر شے کو تسخیر
ہے رحمت رب کی اُن پر سایہ گُستر — عبادِ مصطفی ﷺ کیسے ہوں دل گیر
بہت گزری ہیں نظروں سے ہماری — کتابِ عشق و اُلفت کی تفاسیر

مگر اقبالؒ نے یوں راز کھولا
"کشودم پردہ را از رُوئے تقدیر
مشو نومید و راہِ مصطفی ﷺ گیر"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چشمِ ہستی صفتِ دیدۂ اَعمیٰ ہوتی
دیدۂ کُن میں اگر نُور نہ ہوتا تیرا

ہوتی مقصود نہ جو اپنے نبی ﷺ کی تخلیق — ذاتِ اقدس بس اُسی نہج پہ تنہا ہوتی
عرش و افلاک، نہ حوریں، نہ فرشتے ہوتے — نہ کوئی شے، نہ کسی شے کی تمنّا ہوتی
کوئی جولاں گہِ افکار نہ ہوتی ہرگز — کیسی دُنیائے تصوّر وہ تو عنقا ہوتی
ذات جب اِس کی نِہاں اور نِہاں تھے اوصاف — پھر ربوبیتِ خالق کبھی پیدا ہوتی؟
پردہ اُٹھ جاتا، یہ ممکن تھا، یہ واجب تھا، اگر — ماسوا اِس کے، کوئی شے پسِ پردہ ہوتی
یہ تماشے ہیں جو قدرت کے، نہ ہوتے دِن رات — پیدا ہوتی نہ کوئی چیز، نہ مُردہ ہوتی
بات کرتا نہ کوئی، کوئی نہ سنتا اِس کو — رد نہ ہوتی، نہ کوئی بات گوارا ہوتی
حال کی، ماضی و فردا کی نہ ہوتی تفریق — آج کل ہوتے، نہ اِس طرز کی دُنیا ہوتی

آپ ﷺ کا حسن دِکھانا اُسے مطلوب تھا سب کو ورنہ — جو بھی شے ہوتی، نہ ہونے ہی کا ہونا ہوتی

نیستی ہی کا تعلّق سرِ ہستی ہوتا
"چشمِ ہستی صفتِ دیدۂ اَعمیٰ ہوتی
دیدۂ کُن میں اگر نور نہ ہوتا تیرا"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مذہبِ اُو قاطعِ ملک و نسب
از قریش و منکر از فضلِ عرب

حکمرانی اُن ﷺ کی، ہر دُنیا پہ ہے — ہیں نبی ﷺ شاہِ عجم، شاہِ عرب
اُن سے وابستہ ہے نظمِ کائنات — اُن سے قائم ہیں ہمارے روز و شب
اُن کی نظروں میں برابر ہیں سبھی — ایک ہیں اُس بارگہ میں سب کے سب
کِیں غلاموں کو عنایت عزتیں — اِتّقا ٹھہرایا عظمت کا سبب
ہیں بلال رضی اللہ عنہ و ابنِ یاسر رضی اللہ عنہ سرفراز — سرنگوں بوجہل ہے اور بولہب
نام لیواؤں کو کی تلقینِ خُلق — کینہ و بُغض و حَسَد ہو، نے غضب
سب برادر ہیں، برابر ہیں سبھی — یوں سکھایا ہے ہمیں اُلفت کا ڈھب
دُکھ میں مومن کے ہو ہر مومن شریک — ہو خوشی سب کے لیے وجہِ طرب
کبریا کے غیر سے منہ موڑ لو — جو بھی چاہو، وہ کرو رب سے طلب
رکھو اَقدار شرافت کا خیال — بے تعصّب ہو، تو ہو گے بے تعب
ہے خلاصہ اُن کی تعلیمات کا — چھوٹوں پر شفقت، بزرگوں کا ادب
کرتے تھے تغلیطِ عصبیّت مُدام — کھولتے تھے جب مرے سرکار ﷺ لب
یہ بتاتے تھے کہ اچھا سب سے ہے — جِس کو ہیں تسلیم سب احکامِ رب
یہ قریشی ہے، یہ سیّد، یہ کمین — فرق یہ کرتے نہ تھے محبوبِ رب ﷺ

وحدتِ انساں کے داعی تھے نبی ﷺ

''مذہب اُو قاطعِ ملک و نسب
از قریش و منکر از فضلِ عرب''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تا مَرا اُفتاد بر رُویت نظر
از اَب و ام گشتہ ای محبوب تر

خوبیاں ساری ہیں اِس میں مستتر — حُسن جو رب کا ہے منظورِ نظر
رُخ نبی ﷺ کا، رات اِسرا کی، چہ خوب — حق، حقیقت کیش، حق گو، حق نگر
مَنْ رَآنِی کا ہے چہرہ روئے پاک — جو ہے وَجہُ اللّٰہ سے نزدیک تر
آپ ﷺ جیسا ہے کہاں؟ کوئی نہیں! — دیکھ لو ساری تواریخ و سِیَر
ہر صحابی رضی اللہ عنہ کو خُدا آتا تھا یاد — سرورِ عالم ﷺ کا چہرہ دیکھ کر
ذکر مَنَّ اللّٰہ کا ہوتا رہے — چہرۂ وَالشَّمسُ کو دیکھو اگر
خوبصورت ماسوا سرکار ﷺ کے — کوئی ہو سکتا نہیں ہے اِس قدر
کیا سراپائے پیمبر ﷺ کا مقام — نعل تک معراج میں ہے مقتدر
عشقِ رب با مصطفی ﷺ وحدت نہاد — عشقِ احمد ﷺ با خدا وحدت اثر
ربِّ عالم ہے محب سرکار ﷺ کا — ہوں مِرے ماں باپ قرباں آپ ﷺ پر

میرے آقا ﷺ! بات ہے دِیدار کی
''تا مَرا اُفتاد بر رُویت نظر
از اَب و اَم گشتہ ای محبوب تر''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے ظہور تو شبابِ زندگی
جلوہ ات تعبیرِ خوابِ زندگی

آپ کے لُطف و کرم سے یا نبی ﷺ — ہم ہوئے ہیں لُطف یابِ زندگی

آپ ﷺ ہیں تکوینِ عالم کا سبب — آپ ﷺ سے ہے فتحِ یاب زندگی
آپ ﷺ کی چشمِ کرم کے فیض سے — دور ہو گا اضطرابِ زندگی
اُلفتِ سرکار ﷺ عنوانِ جہاں — مدحِ آقا ﷺ انتسابِ زندگی
شفقتیں سرکار ﷺ کی مسطور ہیں — کھول کر دیکھو کتابِ زندگی
ابرِ رحمت آپ ﷺ کا چھا جائے گا — کُھل کے برسے گا سحابِ زندگی
سُن رہا ہوں نغمۂ مدحِ نبی ﷺ — چھیڑ کر تارِ ربابِ زندگی
وہ رہا اِکرام ارزاں آپ ﷺ کا — یہ رہی راہِ صوابِ زندگی
دانش و حکمت نبی ﷺ کی، بن گئی — وجہِ ترتیبِ نصابِ زندگی
موت کا ڈر آپ ﷺ نے زائل کیا — ختم ہے اِک یہ بھی بابِ زندگی
پائے گا مثبت نتائج آپ ﷺ سے — جو کرے گا احتسابِ زندگی
پیروی سرکار ﷺ کی کرتا ہے جو — فرد ہے وہ کامیابِ زندگی
ولولہ فکر و نظر کا آپ ﷺ سے — آپ ﷺ سے ہے انقلابِ زندگی
کاش ہو وردِ درودِ پاک پر — یہ غروبِ آفتابِ زندگی

کائناتیں آپ ﷺ کی خاطر بنیں
”اے ظہور تو شبابِ زندگی
جلوہ ات تعبیرِ خوابِ زندگی“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اوروں کو دیں حضور ﷺ یہ پیغامِ زندگی
میں موت ڈھونڈتا ہوں دیارِ حجاز میں

گریہ بھی وہ نہ کر سکے جو اُس کا صَید ہو — یوں ہے ہزار پا کی طرح دامِ زندگی
عمرِ عزیز ہو نہ کہیں رائیگاں عزیز! — طیبہ سے دور جینا ہے الزامِ زندگی
طیبہ سے دور رہ کر گزاری ہے جس نے عمر — کیسے کرے گا دِل سے وہ اِکرامِ زندگی

دیتا ہوں حاضری درِ آقا ﷺ پہ بار بار — فضلِ خُدا سے مَیں نہیں ناکامِ زندگی
یہ بھی درِ حضور ﷺ پہ رہ کر گزار دوں — باقی گِنے چُنے جو ہیں ایّامِ زندگی
جب سرزمینِ طیبہ پہ خواہاں ہوں موت کا — مُجھ پر نہ چل سکیں گے یہ احکامِ زندگی
جو موت آئے طیبہ میں، وہ موت ہے حیات — کِس کام کا وگرنہ ہے انجامِ زندگی
طیبہ میں لوں میں آخری سانسیں خُدا کرے — ہو جائے شہرِ نُور میں اِتمامِ زندگی
میرے قدم اُٹھے ہوں سُوئے جنّتُ البقیع — دیکھوں نظر کے سامنے جب شامِ زندگی
باب العوالی اور قدومِ حضور ﷺ کے — ہو درمیاں آخری اقدامِ زندگی

رازِ حیات مُجھ پہ عیاں ہے، خُدا گواہ
’’اوروں کو دیں حضور ﷺ پہ پیغامِ زندگی
میں موت ڈھونڈتا ہوں دیارِ حجاز میں‘‘

....

ہَوا ہو ایسی کہ ہندوستان سے اے اقبالؔ
اُڑا کے مجھ کو غبارِ رہِ حجاز کرے

مدینہ دیکھ لیا مکّہ کی زیارت کی — نظیر اِس کی جہاں میں، نہ کوئی اُس کی مثال
سیاہ کعبہ ہے تو سبز قُبّۂ اقدس — زمیں کے چہرے پہ آئے نظر یہی دو خال
نظر نہ آئی تھی جب تک رہِ حجاز مجھے — تھے بے جہت سے مِری زندگی کے ماہ و سال
مدینہ بستا ہے اہلِ وِلا کی نظروں میں — قسم بَلَد کی ہوئی اُس کی عظمتوں پر دال
نبی ﷺ کے شہر کی اُلفت نے کر دیا غنی — وگرنہ میں تھا عبادت کے باب میں کنگال
مجھے تو گُھسنے بھی دیتے نہ شہرِ آقا ﷺ میں — فرشتے کرتے جو اعمال کی مِرے پڑتال
نہ ڈگمگاؤں کبھی میں رہِ مدینہ میں — ہوں سو رکاوٹیں، سو آندھیاں ہوں، سو بھونچال
رسائی درِ سرکار ﷺ کے حوالے سے — نہ پائی ہم نے تو کچھ حیثیتِ مال و منال
قبول کرتا ہے آقا ﷺ کا شہرِ پاک مجھے — خُدا کے فضل سے میرا بُلند ہے اِقبال

اُمید ہے مجھے لطفِ شہِ مدینہ ﷺ سے
دوبارہ حاضری ہو سکتی ہے مِری اِمسال

جہاں بُلاتے ہیں ہر سال مصطفی ﷺ مُجھ کو
وہیں پہ آئے مِری زندگی کی شامِ مآل

قدم دیارِ پیمبر ﷺ کی سمت تیز کرو
منادی دے رہا ہے چل چلاؤ کی، گھڑیال

جو موت آئے تو شہرِ جنابِ سرور ﷺ میں
مِری طویل گزارش کا ہے یہی اجمال

بفضلِ رب جو مجھے جنّتُ البقیع ملے
وصالِ حق ہو، وصالِ رسول ﷺ ہو یہ وصال

فِضائے طیبہ میں آزاد روح میری ہو
مِرے جسد کو لے خاکِ درِ حضور ﷺ سنبھال

اور اُن کے شہر میں تدفین گر نہ ہو ممکن
”ہَوا ہو ایسی کہ ہندوستان سے اے اقبالؔ
اُڑا کے مجھ کو غبارِ رہِ حجاز کرے“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

موت آ جائے جو طَیبہ کے کسی کوچے میں
میں نہ اُٹھوں جو مسیحا بھی کہے ”قُم“ مُجھ کو

آنسو مہجوریٔ طَیبہ میں جو ٹپکیں گے مِرے
قُلزمِ نُور نظر آئے گا ہر قطرے میں

خُم پہ خُم وصلِ خُدا کے مَیں لنڈھاتا جاؤں
مجھ کو طیبہ کی کھجوریں جو مِلیں کھانے میں

مُردنی چھائی رہی تا دمِ مُردن اُس پر
گردِ طیبہ کا ہوا نُور نہ جِس چہرے میں

وقتِ آخر جو مِرا جاننا چاہے، جھانکے
سب سے روشن جو مدینے میں ہے، اُس تارے میں

محوِ نظارۂ دربار نبی ﷺ ہوں جِس وقت
ملکُ الموت کرے پیار مجھے ایسے میں

شہرِ آقا ﷺ میں اگر موت نہ آئے مجھ کو
ہے نہ کچھ لُطف، نہ راحت، نہ مزا جینے میں

مجھ کو ہمسایگی آقا ﷺ کی میسّر ہو گی
میں جو بے خود ہوں ابھی سے، تو اِسی نشّے میں

خاکِ طیبہ جو مِرے جسم کو ہو جائے نصیب
معصیت جتنی ہے میری، وہ چُھپّے پردے میں

جان دے کر جو مِلے مجھ کو بقیعِ اقدس
سُود ہی سُود کا اِمکان ہے اِس سودے میں

قبر پر میری، رہے سایۂ قُبہ اُن کا
روزِ محشر بھی اُٹھوں مَیں، تو اِسی سایے میں

یہ تیقّن ہے، یہ معراجِ وفا ہے میری
"موت آ جائے جو طیبہ کے کسی کوچے میں
میں نہ اُٹھوں جو مسیحا بھی کہے "قُم"، مجھ کو"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہست شانِ رحمتت گیتی نواز
آرزو دارم کہ مِیرم در حجاز

کارگر میرے لیے ہے یہ یقیں — مجھ کو لے جائے گا طیبہ کارساز
قریۂ اُلفت سے جب مانوس ہوں — مُجھ سے کب رہتا ہے خالق بے نیاز
اُن کے در کا ہو رہوں ادنیٰ فقیر — بار پائے گر مِرا ذوقِ نیاز
مسجدِ شہرِ پیمبر ﷺ ہو نصیب — ہو ادا مُجھ سے محبّت کی نماز
میرے آقا ﷺ آپ کے در کی طرف — ہے توجُّہ کا ازل سے ارتکاز
دیدِ طیبہ کے لیے، لو، پھر چلا — پھر ہوئی کوتاہ، لو، راہِ دراز
جینا مرنا، سب وہیں پر ہے درست — ہر فضیلت میں یگانہ ہے حجاز
ہو تمنّا کی پذیرائی مِری — میں ہوں آقا ﷺ آپ کا مدحت طراز
جب فضائے طیبہ راس آئے مجھے — ہو قضا سے تب مِرا راز و نیاز
ہو دمِ آخر بھی طیبہ میں نصیب — میں بھی ہم چشموں میں پاؤں امتیاز
میں سکینت آشنا ٹھہروں وہاں — ختم ہو طیبہ میں یہ عمرِ دراز
تھام لوں طیبہ میں خود دستِ قضا — میرے سرور ﷺ دیں اگر حکمِ جواز
آئے در پر آپ ﷺ کے، شامِ حیات — کام آ جائے مِرا عجز و نیاز
رکھیے قدموں میں مجھے زیرِ زمیں — میرے والی! اے سبھوں کے چارہ ساز ﷺ
دفن ہوں میں گر بقیعِ پاک میں — در بہشتِ پاک کا ہو جائے باز
ہوں کرم کا ملتجی آقا حضور ﷺ

''ہست شانِ رحمتت گیتی نواز
آرزو دارم کہ میرم در حجاز''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بہارِ جنّت کو کھینچتا تھا ہمیں مدینہ سے آج رضواں
ہزار مشکل سے اُس کو ٹالا بڑے بہانے بنا بنا کر

فقط ہے قابل ثنا و مدحت کے، میرے آقا کا شہرِ ذی شاں — عقیدتوں، اُلفتوں کے گجرے، مدینۂ طیبہ کے شایاں
خُدا نے جس شہرِ دِل کُشا کی محبتیں مُجھ کو بخش دی ہیں — وہی ہے سرمایۂ طریقت، وہی ہے گنجِ سلوک و عرفاں
مِلے نہ توفیق گر تو سمجھو کہ تم سے نالاں ہُوا مقدّر — جو حاضری ہو درِ نبیؐ پر، خُدا کا ہے یہ عظیم احساں
پہنچ کے در پر، سفارش آقا کی پا سکو گے، تو پھر بچو گے — گناہگاروں کو یہ ہدایت، کُھلی کُھلی دے رہا ہے قرآں
اگر نہ ہوتی یہ سایہ فگن تو حسرتیں کِس طرح نکلتیں — نگاہِ لُطف و کرم سے رب کی، مدینہ آنا ہُوا ہے آساں
ہے میری یادوں کا شہر آباد اُن دنوں سے، میں جب وہاں تھا — میں ایسی یادوں کے جاؤں قرباں، یہی تو ہیں زندگی کا ساماں
زیادہ اشعار شہرِ آقا کی مِدحتوں کے مِلیں گے اِن میں — جو چاہو تم تو اُلٹ کے دیکھو تمام اوراق ہائے دیواں
پہنچ گیا ہے جو جھولی پھیلائے شہرِ سرکارِ دو جہاںؐ میں — درِ نبیؐ سے وہ خالی لوٹے، نہیں ذرا سا بھی اِس کا اِمکاں
ہیں میرے احباب اِس سے واقف، یہ بن گئی ہے مری روایت — کہ میں دیارِ نبیؐ کو جاتا ہوں جب اُٹھاؤں سفر کا ساماں
گناہگاری میں فرد ہوں میں، مگر ہوں اُن کے کرم کا طالب — مجھے مدینے میں موت آئے، یہی ہے خواہش، یہی ہے ارماں

پھر ایسی حالت میں دوری اس کی، مجھے نہ محمود تھی گوارا
''بہارِ جنّت کو کھینچتا تھا ہمیں مدینہ سے آج رضواں
ہزار مشکل سے اُس کو ٹالا بڑے بہانے بنا بنا کر''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آہ طیبہ! دیس ہے مسلم کا تو، ماویٰ ہے تُو
نقطۂ جاذِب تاثُّر کی شعاعوں کا ہے تو
یہ جہاں تو کیا ہے، کوئی دیکھ لے اگلا جہاں — شہرِ محبوبِ خدائے پاک ﷺ! بس تجھ سا ہے تُو

بن گئی آقا ﷺ کے دم سے، دیکھ تیری حیثیت
اب نہیں یثرب کہ اب طَیبہ ہے تو، طابہ ہے تو

کوئی چاہے تو جہاں میں گھوم پھر کر دیکھ لے
دُنیا کے شہروں میں ہر اِک شہر سے اچھا ہے تو

کی ترے ذرّوں نے تاروں کی شباہت اختیار
یوں شبانہ روز ہر لمحہ فلک پیما ہے تو

بستی یہ بستی نظر آتی ہے تیری یاد سے
یوں دلِ اربابِ عشق و اُنس میں بستا ہے تو

روح میری اِک ترے دم سے تو پاتی ہے قرار
شہرِ جاں کے ایک اِک گوشے میں یوں رہتا ہے تو

تو کرم فرما نہ ہو تو میری ہستی نیستی
میرا تو دیروز تو، اِمروز تو، فردا ہے تو

زندگی ہے تیری مرہونِ کرم اے شہرِ نُور
جِس میں ہم زندہ نظر آتے ہیں، وہ دُنیا ہے تو

تجھ پہ ہے جاؤک کی کندہ نویدِ جاں فزا
ہے پنہ گاہِ گُنہ گاراں تو وہ تنہا ہے تو

چودہ سو اکیس برسوں سے یہاں ہیں مصطفیٰ ﷺ
اِس تخصّص، ایسی عظمت کے سبب پیارا ہے تو

تو ہے عالی مرتبہ، تو رفعتوں کا ہے امیں
عرش آسا، اے دیارِ سیّدِ والا ﷺ ہے تو

تونے دِل میں سرورِ کونین ﷺ کو دی ہے جگہ
اے مدینہ! عِشق کا مفہوم تو، معنیٰ ہے تو

واہ طیبہ! تو ہے ربّ ہر دو عالم کی پسند
”آہ طیبہ! دیس ہے مسلم کا تو، ماویٰ ہے تُو
نقطۂ جاذِب تاثُّر کی شعاعوں کا ہے تو“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تو باش ایں جا و با خاصاں بیامیز
کہ من دارم ہوائے منزلِ دوست

ہے دل کش کِس قدر شہِ پیمبر ﷺ
فضا طیبہ کی کتنی ہے دِل آویز

ثمر نخلِ عنایت کے نہ کیوں لائے
تخیل کیا نہیں ہے میرا زرخیز

مدینے کے شفا خانے میں آ کر
نہ پاؤ کوئی لمحہ درد آمیز

مدینہ ہے مِری چاہت کا حاصل
ہے کشکولِ تمنّا میرا لب ریز

نبی ﷺ سے ہو، مدینہ سے نہ ہو اُنس؟
رویّہ ہے یہ استعجاب انگیز

حضوری کی لگن کرتی ہے یارو! مِری تخییل کے توسن کو مہمیز
تجھے مِلنا مِلانا ہے جہاں سے بہ فضلِ کبریا مَیں ہوں کم آمیز
مُجھے آتی ہے خوش راہِ شَفاعت ترا اشہب ہے راہِ زُہد میں تیز
مُجھے اہلِ خرد سے واسطہ کیا ہے موسم آج کل خاصا جنوں خیز
پناہِ عاصیاں ہے شہرِ طیبہ تجھے ہے معصیت کاروں سے پرہیز
تجھے ہے ربط اہلِ اِتّقا سے
''تو باش ایں جا و با خاصاں بیامیز
کہ من دارم ہوائے منزلِ دوست''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عظمت ہے خاص پاک مدینے کی خاک کو
خورشید بھی گیا تو وہاں سر کے بل گیا
ربِّ جہاں نے دی ہے پذیرائی کی سند شہرِ نبی ﷺ کی مِدحتوں میں اِنہماک کو
اللہ! اپنی بات بنی، کر دیا رفو الطاف زائیوں نے گریباں کے چاک کو
مخلوقِ کائنات میں اشرف اُسے کہو نسبت ہے خاکِ طیبہ سے جِس مُشتِ خاک کو
نورِ بَصَر جو خاکِ مدینہ سے جا مِلے عزّت مِلے گی حشر میں اِس اِنسلاک کو
نعلِ نبی ﷺ کے ساتھ رہی جو شبِ وصال دِل میں جگہ دی عرش نے اُس خاکِ پاک کو
دیکھو تو، کیسا اوج ہوا ہے اُسے نصیب
''عظمت ہے خاص پاک مدینے کی خاک کو
خورشید بھی گیا تو وہاں سر کے بل گیا''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَیں نے سو گلشنِ جنّت کو کِیا اُس پہ نثار
دشتِ طَیبہ میں اگر زیرِ قدم خار آیا

امن کی جا ہے، طمانیت و رحمت کی جگہ
خاکِ طیبہ ہے کرم اور سکینت کا حصار

حاصلِ زیست ہُوا شہرِ پیمبر ﷺ مُجھ کو
اِس کے ذرّوں سے محبت ہے، فضاؤں سے ہے پیار

ختم وہ گلشنِ فردوسِ بریں پر ہو گی
شہرِ آقا ﷺ کی طرف جو بھی گئی راہ گزار

اِسی نسبت سے تو ہے میرا تخصّص قائم
ذکرِ الطاف و عنایاتِ مدینہ ہے شعار

بے خودی مجھ پہ نہ کیوں طاری رہے طیبہ میں
کیف ہے، نشّہ ہے، ہے جِس کی فضاؤں میں خمار

کیفیت دِل کی عجب ہو گئی اب تو یارو!
شہرِ سرور ﷺ سے جو ہُوا دور، چُھٹا صبر و قرار

دیدنی ہو گی درخشندگی اُس چہرے کی
جِس پہ دُنیا میں چمکتا ہو مدینے کا غُبار

باغِ رضواں ہے اِسی پُھول کی نسبت سے بہشت
گلِ فردوسِ مدینہ سے ہے دُنیا میں بہار

ڈھونڈنا چاہو اگر گم شدہ دِل کو میرے
دیکھو طیبہ میں، یا ہو اِس کا کوئی قرب و جوار

جتنے زُوّار ہیں، سب زیرِ کرم رہتے ہیں
لُطف فرماتے ہیں مہمانوں پہ میرے سرکار ﷺ

جِس مرض میں بھی گرفتار ہو جو، آئے یہاں
دیدِ طیبہ پہ شفا یابی کا ہے دار و مدار

آخری سانس مدینے کی فضا میں آئے
اور جیوں زیرِ زمیں طیبہ میں تا روزِ شمار

میری دولت، مِرا سرمایہ، مِرا توشہ ہے
”مَیں نے سو گلشنِ جنّت کو کِیا اُس پہ نثار
دشتِ طَیبہ میں اگر زیرِ قدم خار آیا“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے کہ بعد از تو نُبوّت شُد بہ ہر مفہوم شرک
بزم را روشن زِ نورِ شمعِ عِرفاں کردہ ای

نورِ وحدت سے مُنوّر جو ہُوا، خوش بخت ہے
وہ ہوا بدبخت، جِس کا ہو گیا مقسوم شرک

اِس سے بڑھ کر تو تصوُّر ہی نہیں ہے جُرم کا
ہو بیانیّہ کہ ہو منشور یا منظوم شرک

شرک فی التَّوحید ہو یا فی الرّسالت شرک ہو
از رہِ قرآن و سُنّت ہو گیا مذموم شرک

اِس سے بچنا لازمی ہے، اِس سے دوری لابُدی
ہو جلی انداز میں واضح کہ ہو موہوم شرک

کچھ تردُّد لفظ یہ لکھنے میں بھی ہم کو رہا — ہم نے تو ڈرتے جھجکتے ہی کیا مرقوم ’’شرک‘‘
جس گھڑی تعلیمِ سرکارِ دو عالم ﷺ دیکھ لی — بس اِسی پل شہرِ جاں سے ہو گیا معدوم شرک
جانیے بازیچۂ اَطفال مت اِس لفظ کو — حق سے فارغ ہو کے ہوتا ہے مگر موسوم شرک
جب بتایا معرفت کے آشنا اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے — کِس کو کہتے ہیں، یہ تب جا کر ہوا معلوم شرک

ہم پہ آقاؐ آپ سے وحدت کی رمزیں کُھل گئیں
’’اے کہ بعد از تو نُبوّت شُد بہ ہر مفہوم شرک
بزم را روشن زِ نورِ شمعِ عِرفاں کردہ ای‘‘

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہی اِسلام ہے میرا، یہی ایماں میرا
تیرے نظارۂ رخسار سے حیراں ہونا

حاضری فضلِ خُدا، اِذنِ نبی ﷺ سے ہو گی — شہرِ سرکار ﷺ ہُوا مرکزِ ایقاں میرا
’’نعت‘‘ کے چند رسالے یا کُتبِ سیرت کی — راہِ طَیبہ میں یہی ہوتا ہے ساماں میرا
حاضری اور حضوری کی تمنّاؤں میں — میری اِمداد کیا کرتا ہے وجداں میرا
میں نے ابواء میں ستارے کو مُؤدّب دیکھا — اوج پر ہو گا نہ کیوں اخترِ تاباں میرا
خود فراموشی کی حالت ہی میں سِل جاتا ہے — سوزنِ لطف و عنایت سے گریباں میرا
چشمِ رحمت کے اِشارے پہ فرشتوں نے کِیا — نظر انداز عمل نامہ عصیاں میرا
شعرِ اقبال پہ بنیاد رکھی ہے جِس کی — فضلِ خالق سے ہے یہ گیارھواں دیواں میرا
رات دن شغل مِرا، مدحتِ محبوبِ خدا ﷺ — ہے سخن گوئی میں صرف ایک یہ میداں میرا
تر زباں رہتا ہوں جو نعتِ نبی ﷺ میں پیہم — منتظرِ آپ نظر آئے گا رضواں میرا
نعت کے پُل سے گزرنے میں نہ دقت ہو گی — ہاتھ تھامیں گے وہاں حضرت حسّان رضی اللہ عنہ میرا
خدمتِ نعتِ پیمبر ﷺ کے اِک اِک پہلو سے — کام مالک کے کرم سے ہے نمایاں میرا
میں نے سرکار ﷺ کے قدموں کی زیارت کر لی — تزکیہ میرا یہی ہے، یہی عِرفاں میرا

ہو گی اُس روز بھی مدحِ رُخِ والا مُجھ سے   حشر کے دن کے لیے بھی ہے یہ ارماں میرا

چند لفظوں میں عقیدے کو بیاں کرتا ہوں
”یہی اِسلام ہے میرا، یہی ایماں میرا
تیرے نظارۂ رخسار سے حیراں ہونا“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

با خدا در پردہ گویم، با تو گویم آشکار
یا رسول اللہ ﷺ! او پنہان و تو پیدائے من

آپ سے آقا ﷺ جسے اُلفت نہ ہو، مومن کہاں   آپ ﷺ سے اُلفت پہ ہے ہے دینِ مبیں کا اِنحصار
رمزِ اظہارِ ربوبیت ہے تخلیقِ حضور ﷺ   دیکھتی ہے یہ حقیقت میری چشمِ اعتبار
منتظرِ معراج میں تھے آپ ﷺ، تو رب منتظر   کر رہا تھا لامکاں میں آپ ﷺ کا وہ انتظار
آپ ﷺ کے شہرِ منور کی قسم کھاتے ہوئے   کس ادا سے آپ ﷺ کا رب نے بڑھایا ہے وقار
آپ ﷺ کی بزمِ مُقدّس میں پہنچ جاتا ہوں میں   لے کے چلتا ہے مجھے تخییل کا جب راہوار
مُجھ کو کہتا ہے مطیعِ حق، خُدائے اِنس و جاں   میں کہ ہوں فضلِ خُدا سے آپ ﷺ کا طاعت گزار
جب طوافِ روضۂ اقدس مِرا معمول ہے   کیا بگاڑے گی مِرا، یہ گردشِ لیل و نہار
لو، میں بیت اللہ میں بیٹھا ہوں، کھاتا ہوں قسم   مُجھ کو ذکرِ طیبۂ اقدس میں ملتا ہے قرار
ساری تخلیقات، گنجینوں خزینوں پر دیا   میرے آقا ﷺ! آپ کو ربِّ جہاں نے اختیار
رحمت للعالمین ﷺ کے طور پر اللہ نے   سب عوالم پر دیا ہے آپ ﷺ ہی کو اقتدار
آپ ﷺ کی عظمت کو سب تسلیم کرتے جائیں گے   پائیں گے محشر میں رب سے آپ ﷺ ایسا افتخار

میرا ایماں رب پہ ہے تو آپ ﷺ کے کہنے سے ہے
”با خدا در پردہ گویم، با تو گویم آشکار
یا رسول اللہ ﷺ! او پنہان و تو پیدائے من“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عجب کیا گر مہ و پرویں مِرے نخچیر ہو جائیں
کہ برفتراکِ صاحب دولتے بستم سرِ خُود را

مسلماں کے لیے باتیں مِرے سرکار والا ﷺ کی
کہیں تبشیر ہو جائیں، کہیں تنذیر ہو جائیں

جو اہلِ عشق ہیں جن کو ہے اُلفت سرورِ دیں ﷺ سے
مِرے آقا ﷺ کا روضہ دیکھ کر، تصویر ہو جائیں

پہنچ جائیں براہِ راست فردوسِ معلّٰی تک
دیارِ پاک، سرور ﷺ کے جو ہم رہ گیر ہو جائیں

ہم ایسے تو نہیں احساں فراموشی کے متوالے
شفاعت دیکھ کر آمادۂ تقصیر ہو جائیں

تمام اچھائیاں ہیں اُن میں اپنی اِنتہاؤں پر
نہیں ممکن کہ عاداتِ نبی ﷺ تحریر ہو جائیں

درِ آقا و مولا ﷺ تک پہنچنے کے حوالے سے
سبب کیسے ہوں، مت باعثِ تاخیر ہو جائیں

اُنھیں ڈھانے کو اِک نظرِ کرم آقا ﷺ کی کافی ہے
محل جُرم و خطا کے گو یہاں تعمیر ہو جائیں

حقیقت جتنی بے حسنات کی، وہ کھول دی جائے
جو باتیں خُلقِ آقا ﷺ کی ہیں، دِل میں تیر ہو جائیں

نظر رہتی ہے دائم اُن پہ سرکار دو عالم ﷺ کی
نبی ﷺ کے نام لیوا کیوں کبھی دِل گیر ہو جائیں

اگر دل سے درودِ مصطفی ﷺ صَلِّ علٰی نکلے
تو آہیں جتنی ہیں، سر تا بپا تاثیر ہو جائیں

مِرے سرکار ﷺ کی عادت ہے عفو و درگزر کرنا
جو ہیں عادات میری لائق تعزیر، ہو جائیں

نبیٔ پاک ﷺ تو دامن جھٹکنے کے نہیں قائل
تمنائیں جو ہیں، بس اُن ﷺ کی دامن گیر ہو جائیں

جو ہم سرکار ﷺ کے ہو جائیں تو پا لیں نہ کیوں قابو
مسائل جِس قدر بھی ہو سکیں گھمبیر، ہو جائیں

میں بن جاؤں پیمبر ﷺ کا جو سچا اُمتی دِل سے
تو تدبیریں مِری ہم صورتِ تقدیر ہو جائیں

غُلامی کا تعلّق پُختہ تر ہو کر پیمبر ﷺ سے
زمین و آسمان و نجم و خُورِ تسخیر ہو جائیں

مُجھے اپنے مقدّر کی بُلندی کا ہے اندازہ
”عجب کیا گر مہ و پرویں مِرے نخچیر ہو جائیں
کہ برفتراکِ صاحب دولتے بستم سرِ خُود را“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ناز تھا حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کو یدِ بیضا پر

سو تجلّی کا محل نقشِ کفِ پا تیرا

گرد پاتے نہ سُم توسنِ سرکار ﷺ سے گر — نُور پھیلاتے زمانے میں کواکب کیوں کر
خیر کا منبع و مصدر ہیں ہمارے سرور ﷺ — ساری اچھائیاں ہیں خُلقِ نبی ﷺ میں مضمر
قدسی چاکر ہیں سبھی بارگہِ والا کے — کوئی مرسَل نہ ہُوا میرے نبی ﷺ کا ہمسر
میرے آقا ﷺ کے سِوا کون ہوا، لب کھولو! — شفقت و رحمت و رافت کا، سخا کا پیکر
ہے خُدا کو جو پیمبر ﷺ سے محبت، اُس کے — چشمِ افلاک نے دیکھے ہیں ہزاروں منظر
میرے آقا ﷺ کی اداؤں سے قمر کی گردش — اِک اِشارے سے پلٹ آتا ہے شاہِ خاور
تاب اُس حسنِ جہاں تاب کی لا سکتا کون — جِس کی پَیزار کے ذرّوں سے ہیں رخشاں اختر
پھوٹی پڑتی ہے ضیا طیبہ کے بام و در سے — ذرّہ ذرّہ ہے یہاں لعل و گہر سے بڑھ کر
کرم خاص وہ ﷺ فرمائیں گے دُنیا میں اِدھر — اور عقبیٰ میں اُدھر ہوں گے شفیعِ محشر ﷺ
ہو زمیں اپنی، فلک اپنا، زمانہ اپنا — تاجِ سر اپنا، نبی ﷺ کی ہو جو نعلِ اطہر
ہم بھی کہلائیں شِفا بانٹنے والے، آقا ﷺ — ہو بُصیری رحمۃ اللہ علیہ کی طرح ہم کو عنایت چادر!
یہ زمانے کے شدائد ہیں پرکاہ مجھے — رحمتوں کا ہے مِرے آقا ﷺ کی، سر پر چھپّر
واسطہ رنج و مصیبت سے، نہ غم سے کوئی — چشمِ اَلطاف ہے آقا ﷺ کی عنایت گُستر

فرق واضح ہے کلیم علیہ السلام اور حبیبِ حق ﷺ میں
”ناز تھا حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کو یدِ بیضا پر
سو تجلّی کا محل نقشِ کفِ پا تیرا“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

از تو بالا پایۂ ایں کائنات
فقرِ تو سرمایۂ ایں کائنات

ہاتھ کِس ہستی کا ہے خالق کا ہاتھ — گفتگو خالق کی ٹھہری کِس کی بات
وہ حبیبِ حق تعالیٰ ﷺ کون ہے — قابلِ تقلید ہے جِس کی حیات

آفتاب آیا نکل فاران سے ‏ ‏ ‏ ڈھل گئی طاغوت کی دیجور رات

وہ نبی ﷺ آمد سے جن کی، سر کے بل ‏ ‏ ‏ گر پڑے تھے لات و عزّیٰ و منات

رہنما ہیں نوعِ اِنساں کے لیے ‏ ‏ ‏ آپ ﷺ کی سیرت کے سارے واقعات

آپ ﷺ کی رحمت عوالم کو محیط ‏ ‏ ‏ آپ ﷺ کی عظمت کو حاصل ہے ثبات

فہم اِنساں پر کُھلے ہیں آپ ﷺ سے ‏ ‏ ‏ عقدۂ توحید کے سارے نکات

آپ ﷺ نے اِنسانیت پر وا کیے ‏ ‏ ‏ زندگی کے راز، اَسرارِ ممات

مظہر ربِّ دو عالم آپ ﷺ ہیں ‏ ‏ ‏ آپ ﷺ کے زیرِ نگیں ہیں شش جہات

حبّذا نورِ رسالت کا طلوع ‏ ‏ ‏ آپ ﷺ نے ظلمات کے دے دی ہے مات

آپ ﷺ سے دُنیا میں ظاہر ہو گئے ‏ ‏ ‏ وحدتِ اِنسانیت کے معجزات

آپ ﷺ کی چشمِ شفاعت چاہیے ‏ ‏ ‏ جِس کے بل پر ہو گی محشر میں نجات

درگزر کا ابر جائے گا برس ‏ ‏ ‏ جِس طرف فرمائیں گے آپ ﷺ التفات

آپ ﷺ سے ہے کائناتِ زندگی

”از تو بالا پایۂ ایں کائنات

فقرِ تو سرمایۂ ایں کائنات“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے تجھ سے دیدۂ مہ و انجم فروغ گیر

اے تیری ذات باعثِ تکوینِ کائنات

ہیں آپ کی نگاہیں سرِ لامکاں حضور ﷺ ‏ ‏ ‏ آقا ﷺ قدوم آپ کے ہیں آسماں سریر

روشن چراغ آپ ﷺ کو اللہ نے کہا ‏ ‏ ‏ آقا ﷺ پر ایک روشنی ہے جِس سے مُستنیر

ہے آپ ﷺ کی رسائی خدائے کریم تک ‏ ‏ ‏ ہم آپ ﷺ کے کرم نما در کے ہوئے فقیر

ربّ کریم کی رہی اُن ﷺ پر نگاہِ لُطف ‏ ‏ ‏ جو آپ ﷺ کے دیارِ کرم کے ہیں راہ گیر

ہے آدمی بھی آپ ﷺ ہی کے دم سے آدمی ‏ ‏ ‏ سرکار ﷺ نے جگا دیا اِنسان کا ضمیر

یہ بات اُس نے سورۂ کوثر میں کی بیاں — اللہ نے عطا کیا ہے آپ ﷺ کو کثیر
جو فیض یابِ بارگہِ مصطفیٰ ﷺ ہوئے — دُنیا میں حشر تک ہیں وہی امن کے سفیر
خوشخبریاں ہی ہم نے سُنی ہیں حضور ﷺ سے — سرکار ﷺ! اپنے واسطے تو آپ ہیں بشیر
جِس کو غنی کیا ہے محبت نے آپ ﷺ کی — اُس سے بڑا امیر کہاں، وہ کہاں فقیر
دُہری ہیں حُسن و عشق کی کیفیّتیں یہاں — محبوب بھی، محب بھی ہُوا آپ کا، قدیر

"اے تجھ سے دیدۂ مہ و انجم فروغ گیر
اے تیری ذات باعثِ تکوینِ کائنات"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے تری ذاتِ مُبارک حلِ مشکل کے لیے
نام ہے تیرا شفا دُکھے ہوئے دِل کے لیے

ہے جو تقلیدِ خُدا وِرد درودِ مصطفیٰ ﷺ — کیوں نہ ہو توقیر و تکریم اِس کے عامل کے لیے
سب سے بڑھ کر کی گئی تعریف جن کی، آپ ﷺ ہیں — اسمِ اعظم نامِ آقا ﷺ مردِ عاقل کے لیے
خود بڑھاتا ہے نبیٔ پاک ﷺ کی عزّت خُدا — کافی ہے اِتنا اِشارہ فردِ کامل کے لیے
آپ کے کردار سے سرکار ﷺ ملتا ہے ہمیں — حوصلہ جو چاہیے اِبطال باطل کے لیے
میرے آقا ﷺ جو دکھایا آپ نے انسان کو — اِک وہی تو راستہ سیدھا ہے منزل کے لیے
افضلیت پائی، عظمت پائی، عزّت مِل گئی — تمغے یہ اصحاب رضی اللہ عنہم نے سرکار ﷺ سے مِل کے لیے
بار آور اُس کو ہونا ہے کرم سے آپ ﷺ کے — ہم کیے جاتے ہیں کوشش جتنی حاصل کر لیے
ہیں وہی اعزاز آقا ﷺ کی محبت کے سبب — مزرعِ احساس میں پھولوں نے جو کِھل کے لیے
موتی جب ملتے ہیں بحرِ لطفِ آقا ﷺ سے ہمیں — کیوں تکلّف ہم کریں گے فکرِ ساحل کے لیے

آپ سے آقا ﷺ یہ اقبال قلندرؒ نے کہا
"ہے تری ذات مبارک حلِ مشکل کے لیے
نام ہے تیرا شفا دُکھے ہوئے دل کے لیے"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دوچارم کُن بہ صبحِ مَنۡ رَّانیٔ
شبنم را تابِ مہ آوردۂ تُست

نظیر اُس کی، نہ مِثل اِن کا کوئی ہے　　خُدا کا ہے، نہ ہے آقا ﷺ کا ثانی
نبیٔ پاک ﷺ سے اپنے خُدا کی　　ملاقاتیں رہی ہیں لامکانی
نبی ﷺ کی شان میں رطبُ اللّساں ہوں　　مُقدر میں ہے رب کی ہم زبانی
جو مدحِ شاہِ عالم ﷺ میں نہ گزرے　　تو پھر کِس کام کی یہ زندگانی
میں دیکھوں رُوئے حق رُوئے پیمبر ﷺ　　کرے تقدیر جو کچھ مہربانی
خُدا راضی ہو، راضی ہوں نبی ﷺ بھی　　اگر کام آئے میری خوش بیانی
توجّہ میرے آقا ﷺ کی جو ہو جائے　　ہر اِک لمحہ ہو وقفِ شادمانی
نہ ہوتے آپ مہماں اُس کے محبوب ﷺ　　تو کرتا کِس لیے رب میزبانی
کہیں تھیں "اُدۡنُ مِنّی" کی صدائیں　　کہیں پر تھا جوابِ "لَنۡ تَرَانیٔ"
جو تھے پردے، وہ "اَو اَدۡنیٰ" نے کھولے　　ہوئے ہیں آشکارا سب معانی
مِرے افکار روح و جاں کا حاصِل　　مِرے اشعار دِل کی ترجمانی
جہاں کا خالق و رب خود خُدا ہے　　وہاں سرکار ﷺ کی ہے حکمرانی
بوصفِ گیسو و رُوئے پیمبر ﷺ　　کروں صبح و مسا کی مدح خوانی
کروں میں عرض اِتنی مصطفیٰ ﷺ سے　　جونہی کھولوں زبانِ بے زبانی
مجھے دیدارِ حق کی آرزو ہے　　مِری خواہش کی اِتنی ہے کہانی

مگر دیدِ خُدا، دید آپ ﷺ کی ہے
"دوچارم کُن بہ صبحِ مَنۡ رَّانیٔ
شبنم را تابِ مہ آوردۂ تُست"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عشقِ نبی ﷺ میں قبلہ نُما سے ہوں بے نیاز

نُورِ یقیں سے قلب ہی قبلہ نما ہے آج

طیبہ کی سمت جب سے جُھکایا سرِ نیاز
کیسی بلندیوں سے ہُوا ہوں میں سرفراز

دُھن ہے تو مجھ کو شہرِ نبی ﷺ تک رسائی کی
لَے اک دوردِ پاک کی ہے جو ہے دِل نواز

خوش بختیوں نے گھیر لیا ہے مُجھے کہ ہوں
محبوبِ ربّ ہر دو جہاں ﷺ کا ثنا طراز

میری نمازِ عِشق کا مرکز درود ہے
قائم ہے زاہدوں سے مِری حدِّ امتیاز

اِس کے بغیر حسنِ تیقُّن کہاں نصیب
میں فلسفۂ عِشق کا ہوں آشنائے راز

میں چاہتا ہوں، اِس کا بیاں مختصر کروں
میرے نیازِ عشق کی ہے داستاں دراز

ممکن نہیں ہے سایۂ تخمین و ظن یہاں
تشکیک پُرفشاں ہو تو کیسی کوئی نماز

پیشانی ہی کا ذکر ہے کیا، دوستو! سنو!
خمسہ حواس کا ہے مدینے کو ارتکاز

کیا پوچھتے ہو میری عبادت کی کیفیت
میں متقی و زاہد و عابد، نہ پاکباز

آیا سمجھ میں مُجھ کو تعبُّد کا فلسفہ
اِمداد گار اپنا رہا فضلِ کارساز

دِل نے ہی اپنے مسئلے حل کر دیئے سبھی
"عِشقِ نبی ﷺ میں قبلہ نُما سے ہوں بے نیاز
نُورِ یقیں سے قلب ہی قبلہ نما ہے آج"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

در جہاں زی چوں رسولِ اِنس و جاں ﷺ
تا چوں او باشی قبولِ اِنس و جاں

میں ہوں محبوبِ خدا ﷺ کا مدح خواں
میری منزل ہے اُنھی کا آستاں

ہر زماں اور ہر مکاں سرور ﷺ کا ہے
لازماں ان کا ہے، ان کا لامکاں

وہ ہیں رحمت کائناتوں کے لیے
اور کوئی میرے آقا ﷺ سا کہاں

دیکھیے تو یہ پذیرائی، یہ اوج
میہماں سرکار ﷺ ہیں، رب میزباں

ہو گا جب ارشادِ آقا ﷺ پر عمل
ہو گا قائم تب کہیں امن و اماں

منزلِ عرفانِ رب کے رہنما   ہیں رسولِ حق ﷺ خُدا کے رازداں
ہم تو نامحرم ہیں اپنی ذات سے   رازدارِ رب کہاں اور ہم کہاں
کس لُغت سے ڈھونڈ کر لائے کوئی   اُن ﷺ کی مِدحت کے لیے لفظ و بیاں
رحمتِ ہر دو جہاں ﷺ کے لُطف سے   طے ہوئے جاتے ہیں سارے ہفت خواں
رب نے قرآنِ مُقدّس میں کیا   اُن ﷺ کے اَخلاقِ کریمہ کا بیاں
مرحبا وہ شخص، جِس کے سر پہ ہے   اِتّباعِ مصطفی ﷺ کا سائباں
رہ نورد آقا ﷺ کی راہوں کے بنو   چاہتے ہو گر حیاتِ جاوِداں

اُسوۂ کامِل ہے اُن ﷺ کا سامنے
”در جہاں زی چوں رسولِ اِنس و جاں ﷺ
تا چوں او باشی قبولِ اِنس و جاں“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خودی کی جلوتوں میں مصطفائی
خودی کی خلوتوں میں کبریائی

خُدا یکتا ہے اپنی ہر صفت میں   نبی ﷺ محبوبیت کی ہیں اکائی
خُدا کی ہے، جو ہے اُن ﷺ کی اطاعت   خُدا تک ہے، جو ہے اُن ﷺ تک رسائی
ہے جِس جِس جا پہ رب کی حکمرانی   وہیں پر اِن ﷺ کی ہے فرماں روائی
دیے ہیں اختیار اُن ﷺ کو خُدا نے   جنھیں تسلیم کرتی ہے خُدائی
محبت اُن ﷺ سے، خالِق سے محبت   درود اُن ﷺ پر، خُدا کی ہم نوائی
بروزِ حشر رو رو کر نبی ﷺ نے   ہماری جان دوزخ سے بچائی
گھٹائے سے کِسی کے، کیا گھٹے گی   خُدا نے خود ہے شان اُن ﷺ کی بڑھائی
مِرے جُرموں میں، اُن کی درگزر میں   تعلق پختہ تر ہے اِنتہائی
کوئی جنت کے لائق ہی نہیں تھا   نہ فرماتے اگر وہ رہنمائی

ہمیں دوزخ مِلے گی اُن ﷺ کے ہوتے؟ اُڑائی ہے یہ دُشمن نے ہوائی
مِری کشتی کو کیا منجدھار کا ڈر ہے محبوبِ خُدا ﷺ کی ناخدائی
نُبوّت دی تھی جب نبیوں کو رب نے تو منوا لی تھی ختم الانبیائی
"اَلَمْ نَشرَحْ" ہوئی اِسرا کی شب میں خُدا و مصطفی ﷺ کی آشنائی

ہے جلوت اور خلوت میں یہی فرق
"خودی کی جلوتوں میں مصطفائی
خودی کی خلوتوں میں کبریائی"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فقر و شاہی وارداتِ مصطفی ﷺ
ایں تجلّی ہائے ذاتِ مصطفی ﷺ

مصطفی ﷺ ٹھہرے ہیں خالق کے حبیب ذات کی مظہر صفاتِ مصطفی ﷺ
جِس پہ چلنے کی اُلوہی حکم ہے وہ نمونہ ہے حیاتِ مصطفی ﷺ
نُور کی صورت رہی ہے دستیاب سارے عالم کو زکاتِ مصطفی ﷺ
رحمتِ خالق اِسی کا نام ہے ہے میسّر التفاتِ مصطفی ﷺ
سرفرازی دو جہاں میں ہو نصیب ہو جو وردِ لب صلوٰۃِ مصطفی ﷺ
معرفت ربّ دو عالم کی مِلے ہو اگر عرفانِ ذاتِ مصطفی ﷺ
عاجز و درماندہ ہو کے سب عقول مانتی ہیں معجزاتِ مصطفی ﷺ
جِس قدر اچھے ہیں الفاظ و حروف رکھتی ہے وہ سب لُغاتِ مصطفی ﷺ
لگتے ہی لایا شفائے کاملہ چشمِ حیدرؓ پر لُعابِ مصطفی ﷺ
کب رہیں تاریخ دانوں سے چُھپی راہِ حق میں مشکلاتِ مصطفی ﷺ

ثروت و عُسرت ہے اُن کے زیرِ پا
"فقر و شاہی وارداتِ مصطفی ﷺ"

ایں تجلّی ہائے ذاتِ مصطفی ﷺ‘‘

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل، وہی آخر
وہی قرآں، وہی فُرقاں، وہی یاسیں، وہی طٰہٰ

قلم میرا سِر عجز و ندامت جب جُھکاتا ہے — تو لکھتا ہے ثنائے سیّدِ ہر دو جہاں ﷺ وافر
جو ہو رُتبہ شناس اُن کا، وہی کھولے زباں اپنی — کہاں ممکن کہ تعریفِ پیمبر ﷺ کر سکے شاعِر
بنائے خالقِ ہر دو جہاں، ربّ عوالم نے — زمین و آسمان و عرش و کرسی آپ ﷺ کی خاطر
صلوٰۃ اللہ کی ہے فرض، اور واجب صلوٰۃ اُن ﷺ پر — ہمارے واسطے یہ حکم دو، رب نے کیے صادِر
یہاں مدّاح اور ممدوح کا دُہرا تعلّق ہے — خُدا مِدحت سرا اُن ﷺ کا، تو وہ اللہ کے ذاکر
محب سرکارِ عالم ﷺ کا ہے ایسا قادرِ مُطلق — نبیٔ پاک ﷺ کو جو قدرتیں دینے پہ ہے قادر
ہر اِک پاکیزگی کا ہے تعلّق ذاتِ والا سے — مِرے سرکار والا ﷺ ہیں مطہر، اطہر و طاہر
کیا اِک اِک کو گرویدہ مِرے آقا ﷺ کی سیرت نے — امین و صادق اُن کو وہ بھی کہتے تھے، جو تھے منکِر
رفاقت عمر بھر حاصِل رہے گی اُن کو بہجت کی — جو خوش بختی سے شہرِ آقا و مولا ﷺ کے ہیں زائر
ہمیں فضلِ خُدا سے ہر جگہ نصرت میسّر ہے — یہاں بھی ہیں تو روزِ حشر بھی ہوں گے نبی ﷺ ناصِر
منازلِ نعتِ سرور ﷺ کی، بہت اِس سے ورا ٹھہریں — رہا گرچہ بہت پرواز پر تخییل کا طائر
بصارت اور بصیرت نے خبر دی اُن کے بارے میں — ہے باطِن اُن کا ضو افگن تو جلوہ ریز ہے ظاہر
نظر ہے مہبطِ انوار اُس شیدا و والہ کی — ہُوا جو جذبِ دِل سے بارگاہِ عِشق میں حاضِر

دلِ سرمست و عاشق سے صدا اُٹھتی ہے یہ پیہم
’’نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل، وہی آخر
وہی قرآں، وہی فُرقاں، وہی یاسیں، وہی طٰہٰ‘‘

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قوّتِ قلب و جگر گردد نبی ﷺ

از خُدا محبوب تر گردد نبی ﷺ

اُن کی اُلفت لازمی ہم پر ہوئی — ہم کہ ٹھہرے ہیں نبی ﷺ کے اُمتی
بات اپنی اُن ﷺ کے دم سے بن گئی — ورنہ صورت تھی بہت ناگفتنی
بعدِ خلاقِ دو عالم بالیقیں — ہے اُنھی کے واسطے ہر برتری
اب نبیؐ کوئی نہ آئے گا، کہ ہیں — میرے آقا ﷺ خاتمِ پیغمبری
جھوٹ سے نفرت کا دیتے ہیں سبق — اور سکھلاتے ہیں آقا ﷺ راستی
کور تھے ہم، تھے جہالت آشنا — آپ ﷺ نے بخشا کمالِ آگہی
سرورِ ہر دو جہاں ﷺ دیتے رہے — دشمنوں کو بھی پیامِ آشتی
تا دمِ مرگ اُن ﷺ کے ہاں جاتا رہوں — وہ مسلسل دیں جو اذنِ حاضری
ہو گئی فردِ عمل میری سپید — شافعِ روزِ جزا ﷺ نے دیکھ لی
نعت کی خدمت مِرے سرکار ﷺ نے — مُجھ کو دی از راہِ بندہ پروری
میں ہوں ممنونِ کرم سرکار ﷺ کا — اُس کا مظہر کیا ہے؟ میری شاعری
ہم کو محبوبِ خُدائے پاک ﷺ سے — جب محبت ہو گئی ہے واقعی

ہو گیا اپنا مقدّر یوں رسا
"قوّتِ قلب و جگر گردد نبی ﷺ
از خُدا محبوب تر گردد نبی ﷺ"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قوتِ عِشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اِسمِ محمد ﷺ سے اُجالا کر دے

خواب میں تُجھ کو پیمبر ﷺ جو زیارت بخشیں — تیری آنکھوں کو بھی رب دیکھنے والا کر دے
یہ بھی ممکن ہے کہ محشر میں مِرا ربِّ کریم — وَرقِ نعت کو جنّت کا قبالہ کر دے
شعر تیرا جو مدینے میں پذیرا ہو جائے — ذرّۂ ریگ کو بھی مثلِ ہمالہ کر دے

آب ارادت کی، عقیدت کی جو دے دے کوئی — اشکِ خجلت کو مِرے، لُولُوئے لالا کر دے
کوئی اپنائے جو عاداتِ کریمہ اُن ﷺ کی — زہرِ قاتل کو بھی امرت کا پیالہ کر دے
کر رقم سیرتِ آقا ﷺ کے کسی پہلو کو — طرز و اندازِ قلم نُور کا ہالہ کر دے
نام اَخلاقِ رسولِ دو جہاں ﷺ کا لے کر — بات احسان و مروّت کی دوبالا کر دے
حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ کا علم اونچا کر — قدرِ اِخلاص کو ہر طرح سے بالا کر دے
نعت کہہ دے جو تُو قرآں سے مضامین لے کر — معنیٰ و لفظ کو اِک نُور کی مالا کر دے
روشنائی وہ برت نعت رقم کرنے میں — کفر و الحاد کے چہرے کو جو کالا کر دے

جوشش و جذبۂ ایماں کی قسم ہے تجھ کو
’’قوتِ عِشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اِسمِ محمد ﷺ سے اُجالا کر دے‘‘

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

از کلیدِ دیں درِ دُنیا کُشاد
ہم چو اُو بطنِ اُمِ گیتی نزاد

باعثِ خوشنودیٔ خالق ہُوا — محفلِ نعتِ نبی ﷺ کا اِنعقاد
سر بلندی مِل گئی مدّاح کو — جاگزیں دِل میں ہوئی جب اُن ﷺ کی یاد
چاہتے ہیں وہ ﷺ اُخوّت کے طفیل — نام لیواؤں میں امن و اتحاد
کِس کا دامن تھا تہی، خالی تھے ہاتھ — کون آیا اُن ﷺ کے در سے نامراد
دل سے کر لو اُن ﷺ کی رحمت پر یقیں — کام آئے گا یہ حسنِ اِعتقاد
تھے پسندِ خاطرِ مولائے کُل ﷺ — قُدسیوں نے دی ہے جِن شعروں پہ داد
اپنی مرضی سے نبی ﷺ نے جو کہا — اِس پہ فرمایا وہیں خالق نے صاد
صاحب میزان کو محشر کے دن — مرضیٔ آقا ﷺ پہ ہو گا اعتماد
ایک اِک فتنہ مٹایا دہر سے — دُور آقا ﷺ نے کِیے سارے فساد

میرے آقا سرورِ کونین ﷺ نے
''از کلیدِ دیں درِ دُنیا کُشاد
ہم چو اُو بطنِ اُمِ گیتی نزاد''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سالارِ کارواں ہے میرِ حجاز ﷺ اپنا
اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

ذکرِ نبی ﷺ سے یارو! دِل ہے گداز اپنا
اور اُن کی یاد ہی سے ہے سوز و ساز اپنا
ایک ایک سانس اپنا ہو وقفِ مدحِ آقا ﷺ
ہستی ہماری رکھتی ہے یہ جواز اپنا
نامِ رسولِ اکرم ﷺ سننا تو سر جھکانا
قسمت کا یہ عُلو ہے، یہ ہے فراز اپنا
سرکار ﷺ ہی پہ چھوڑا خلاّقِ دو جہاں نے
اخفائے راز اپنا، اِفشائے راز اپنا
کہتے ہیں دوست کس کو، محبوبیت ہے کیا شے
روزِ نشور خالِق کھولے گا راز اپنا
حسان رضی اللہ عنہ کی غُلامی اُن کی خصوصیت ہے
رکھتے ہیں یہ تشخص مِدحت طراز اپنا
ہو گی بروزِ محشر اُن ﷺ کی نظر اِدھر بھی
کام آئے گا بالآخر عجز و نیاز اپنا
اُن کے کرم سے ہم کو ہے یہ یقینِ محکم
پہنچائے گا مدینے ذوقِ نیاز اپنا
ایک اِک کتاب اپنی یکتا ہے، منفرد بھی
مِدحت سرائی میں ہے یہ اِمتیاز اپنا
دُنیا کے ہوں جھمیلے یا مسئلے ہوں دیں کے
نقشِ قدومِ آقا ﷺ ہے کارساز اپنا
رب کی نوازشیں ہیں، اُس کا کرم ہے ہم پر
''سالارِ کارواں ہے میرِ حجاز ﷺ اپنا
اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوزِ صدّیق و علی رضی اللہ عنہما از حق طلب
ذرۂ عشقِ نبی ﷺ از حق طلب

میرے آقا ہیں، جو ہیں محبوبِ رب ﷺ — سرورِ والا حسب، عالی نسب
دے دیے اپنے محب ﷺ کو پیار سے — رب نے کیسے کیسے قرآں میں لقب
جن سے اُلفت ہے مِرے اللہ کو — اُن ﷺ کی اُلفت کا بھرو دم سب کے سب
ہے عملداری میں جن کی کائنات — بوریا ہے اُن کو سامانِ طرب
حشر میں توقیر و عزّت پائے گا — ذکرِ آقا ﷺ میں رہا جو با ادب
چشمِ سرور ﷺ میں پسندیدہ ہے وہ — دشمنِ دیں پر رہے جو پُر غضب
ہر مرض کے واسطے، اپنے لیے — چادرِ سرکار ﷺ ہے حُسنِ طلب
یہ دُعا ہے اُلفتِ سرکار ﷺ میں — پہنچوں میں ہر سال طَیبہ، میرے رب!
نعت کی خدمت کو، رب کا شکر ہے — کر لیا آقا ﷺ نے مُجھ کو منتخب
دِل گدازی رحمتِ عالم ﷺ سے مانگ — ہو نمازِ عِشق میں مصروف جب
از جمالِ نورِ شمعِ مصطفی ﷺ — دور ہوں خُدّام سے ظلماتِ شب
شہرِ آقا ﷺ میں مسلسل ہو درود — یہ دُعا وردِ زباں ہو روز و شب
عاجزی کر رب سے، چاہت اُن ﷺ کی مانگ — جو ہیں برزخ درمیانِ عبد و رب

ہمنوا ہو حضرتِ اقبالؒ کا
''سوزِ صدّیق و علی رضی اللہ عنہما از حق طلب
ذرۂ عشقِ نبی ﷺ از حق طلب''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آئے ہیں آپ ﷺ لے کے شفا کا پیام کیا
رکھتے ہیں اہلِ درد مسیحا سے کام کیا

شہرِ حضور ﷺ میں ہے علالت کا کام کیا — کیا جسم کا ہے، روح کا ہے التزام کیا
ہر دم درِ عطائے نبی ﷺ ہے کُھلا ہُوا — دِن ہو کہ رات ہو کہ سحر ہو کہ شام کیا
جاری کیا جو رب نے پیمبر ﷺ کی شکل میں — ہر شخص تک رسا نہیں وہ فیضِ عام کیا

جب عالمین کے لیے رحمت حضور ﷺ ہیں
اللہ نے اُنھی کو نہیں دی زمام کیا

طفلی کے عہد میں بھی ہوئے اُن سے معجزات
سرکار ﷺ کا کھلونا ہے ماہِ تمام کیا

محبوبِ خلق و خالقِ ہر کائنات ﷺ کا
اِسرا کی رات کو رہا حُسنِ خرام کیا

سب قدسیوں نے عرشِ بریں پر شبِ وصال
دیکھا وقارِ سَیدِ عالی مقام ﷺ کیا

مجھ سے سیاہ کار کا یہ بھیجنا، اے دوست!
سرکار ﷺ کو درود کیا، اُن کو سلام کیا

رب کے کلامِ پاک کو دیکھو بغور تم
کرتے ہوئے خطاب لیا اُن ﷺ کا نام کیا؟

مجھ پر ہے لطفِ رحمت سرکارِ دو جہاں ﷺ
با وصفِ رنج، لب پہ رہا ابتسام کیا

ہم پر بھی فرض ہو گیا آقا ﷺ کا احترام!
خالق نے اُن کا خود نہ کیا احترام کیا

تسبیح پڑھیے اسمِ رسولِ امیں ﷺ کی ایک
پھر عزرائیل علیہ السلام دیکھیے ہوتا ہے رام کیا

قدمینِ مصطفیٰ ﷺ میں جو بیٹھے ہیں سرنگوں
پاتے ہیں اپنے رب سے وہ اونچا مقام کیا

دیکھوں درِ نبی ﷺ کے سِوا اور کِس طرف
”آئے ہیں آپ ﷺ لے کے شفا کا پیام کیا
رکھتے ہیں اہلِ درد مسیحا سے کام کیا“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مکُن رُسوا حضورِ خواجہ ﷺ ما را
حساب من ز چشمِ اُو نہاں گیر

رسولِ پاک محبوبِ خُدا ﷺ نے
کِیا حق کو جہاں میں آشکارا

وہ دُنیا میں کہاں کھائے گا ٹھوکر
جِسے آقا ﷺ کا حاصِل ہے سہارا

کوئی سمجھے گا کیا خُلقِ نبی ﷺ کو
کوئی کیا بحر کا پائے کنارا

جو پہنچائے گا بالآخر مدینے
مِلے گا روشنی کا وہ منارا

نبی ﷺ موجود ہوں گے حشر کے دِن
ہُوا مژدہ رساں یہ استعارہ

گنہگاروں میں گرچہ فرد ہوں میں
مگر وہ ہُوں، جو ہے آقا ﷺ کو پیارا

مِرے کام آیا، آتا ہی رہے گا
نبی ﷺ کی چشمِ رحمت کا اِشارہ

اُنھی کے در کا ہوں ادنیٰ بھکاری
اُنھی کی بخششوں پر ہے گزارا

جو حاصل ہو گئی تسبیحِ صلوات
ہے مُٹھی میں مقدّر کا ستارہ

کِسی صورت بھی سرکارِ جہاں ﷺ کو
نہیں تکلیف اُمت کی گوارا

اُسے جو بھی سزا دی جائے، کم ہے
جو ہو محمودؔ ایسا، ہیچ کارہ

عقوبت ہے بجا، لیکن اے مالک!
"ممکن رُسوا حضورِ خواجہ ﷺ ما را
حسابِ من ز چشمِ اُو نہاں گیر"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا اِمام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب

راہِ نبی ﷺ پہ جو چلے، جو ہو حضور ﷺ کا غلام
دِل سے نہ ایسے شخص کا کیسے کروں میں احترام

شبہہ ہو کِس طرح مجھے، کیسے نہ ہو مجھے یقیں
دیکھی ہے میں نے آپؐ کے ہاتھ میں وقت کی زمام

رب کی جو کائنات ہے، آپؐ کے دم قدم سے ہے
رحمتِ عالمیں ہیں آپ، فیض ہے آپؐ ہی کا عام

روح کا مدّعا یہی، دِل کا بھی اِقتضا یہی
صبح و مسا، شبانہ روز، مدحِ نبی ﷺ ہے میرا کام

کہیں ملک کہ "پیش ہو، راجا رشید نعت گو"
سب میں پکارا جائے جب نام بہ نام میرا نام

جِس جِس مقام پر لگے پاؤں حضورِ پاک ﷺ کے
فیضِ قدومِ پاک سے، ہو گیا وہ فلک مقام

بات بنے گی کب مِری جب تک نہ آپ پر حضورؐ
نام کو سُنتے ہی پڑھوں دِل سے درود اور سلام

اُمتّیانِ پاک کو کاش سحرِ نو ملے
ختم ہو اے حبیبِ حق ﷺ اُن کے غم و الم کی شام

حکمِ رسول پاک ﷺ پر، اپنے ہر ایک بھائی کی
جان و منال و آبرو، سب کے لیے ہوئی حرام

وہ دِلِ نابکار ہے جِس میں نہ ہو نبی ﷺ کا عشق
نعت نہ لب پہ ہو اگر، رائیگاں ہے وہ سب کلام

ایک قدم نہ چل سکوں اپنے نبی ﷺ کی راہ پر
دِل میں نہ گر بٹھاؤں میں خُلقِ عظیم کا پیام

ساتھ نہ دے جو دِل مِرا، ساری عبادتیں رِیا
''شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا اِمام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

می توانی منکرِ یزداں شُدن
منکر از شانِ نبی ﷺ نتواں شُدن

کبریا سے میں یہ کرتا ہوں دُعا — ہو بیانِ شانِ آقا ﷺ کی لگن
زندگی گزرے نبی ﷺ کے عِشق میں — ہو جو مُجھ پر لُطفِ ربِّ ذوالمنن
ہے مقامِ سرورِ عالم ﷺ بڑا — یہ ہیں تعلیماتِ قرآن و سُنن
کوچہ ہائے طیبہ میں پھرتے ہیں جو — ہیں سرِ عرشِ عُلیٰ وہ گامزن
مدحِ سرکارِ جہاں ﷺ ہے اصلِ دیں — حفظِ ناموسِ نبی ﷺ دینِ حسن
پہنچے گا ذرّاتِ شہرِ پاک تک — تا ثریا ہو رسا فکرِ سُخن
کیا حبیبِ کبریا کا ہے مقام — جانتی ہے انبیاء علیہم السلام کی انجمن
مدحِ سرور ﷺ سے نہ باز آئیں گے ہم — اپنی سی کرتا ہے گو اہرمن
نعت ہے ڈالی عقیدت کی رشید — شعر کی تجسیم ہے گُلِ پیرہن
ذکرِ آقا ﷺ بند ہوتا ہے کہیں — سیکڑوں ابلیس گو کر لے جتن
ہم کو ہے اِقرارِ شانِ مصطفی ﷺ — وہ حبیبِ کبریا شاہِ زمن ﷺ!
حمد تو سرکار ﷺ نے کر دی بیاں — کیا کروں اِس باب میں فکرِ سُخن
شان ہے سرکار ﷺ کی اپنی جگہ — ہے اگرچہ عہدِ حاضر پُرفتن

ہم نوا اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا ہوتا ہوں میں
''می توانی منکرِ یزداں شُدن
منکر از شانِ نبی ﷺ نتواں شُدن''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خیمہ افلاک کا استادہ اِسی نام سے ہے
نبضِ ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

کوئی موضوع مجھے اور نہیں ہے بھاتا — میرا تو حسنِ ہنر نعت کے اِرقام سے ہے
اسمِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا اثر ہے شاید — آج جو فکرِ سخُن مُجھ کو سرِ شام سے ہے
میں جو دُنیا کے جھمیلوں سے ہُوا ہوں آزاد — سلسلہ اِس کا حضور ﷺ آپ کے اِکرام سے ہے
میرے ہونٹوں پہ ثنائے شہِ والا ﷺ ہو گی — یہ تعلق بھی مِرا، حشر کے ہنگام سے ہے
راس مشروبِ درود آیا ہے، مُجھ سے پوچھو — جو سکینت کا نشہ ہے، وہ اِسی جام سے ہے
چشم پوشی جو ہوئی میرے عمل نامے سے — قُدسیوں کو بھی تحیُّر مِرے اِنجام سے ہے
خیر مقدم کو چلا آتا ہے اُن کے، رضواں — رشک سب لوگوں کو اِس قسمتِ خدّام سے ہے
قُبۂ پاک کے دم سے ہے ہر اِک شے محفوظ — جو تحفّظ ہے، وہ اِس سقف و بام سے ہے
نام لیواؤں میں سرکار ﷺ کے آتا ہے نام — رشتہ آغاز کا قائم اِسی اِنجام سے ہے
اسمِ سرکارِ مدینہ ﷺ ہے وظیفہ میرا — اِس سے بڑھ کر بھی تعلق کوئی اِسلام سے ہے

نام جَپتا ہوں میں ہر روز حبیب ﷺ کا
”خیمہ افلاک کا استادہ اِسی نام سے ہے
نبضِ ہستی تپش آمادہ اِسی نام سے ہے“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مقامِ خویش اگر خواہی دریں دَیر
بحق دِل بند و راہِ مصطفی ﷺ رو

مدینہ طیبہ ہو اِس کی منزل — جو ہو پرواز پر تخییل کا طیر
ہے اُن ﷺ سے جِس کو اُلفت، وہ ہے اپنا — جو اُن ﷺ سے لاتعلق ہے، وہ ہے غیر
جُھکا سر جِس کا اُن کے آستاں پر — زمیں پر کِس طرح رکھے بھلا پیر
وہی ہے جادہ اُلفت کا راہی — جسے ہر دشمنِ آقا ﷺ سے ہے بیر

درِ دولت سے سرور ﷺ کے، نہ اُٹھنا
اگر چاہے کہ مل جائے تجھے خیر
کھڑا ہوتا ہوں جب چوکھٹ پہ اُن کی
میں کرتا ہوں سر ہر آسماں سیر
یہ نکتہ مُجھ کو مرشد نے سُجھایا
"مقامِ خویش اگر خواہی دریں دَیر
بحق دِل بند و راہِ مصطفی ﷺ رَو"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہِ یک گام ہے ہمّت کے لیے عرشِ بریں
کہ رہی ہے یہ مسلمان سے معراج کی رات

شبِ معراج نے کیسا یہ تخصُّص پایا
تیسرا کوئی بھی اِس شب کی اکائی میں نہیں
قربِ معبود کی سرکار ﷺ نے پائی منزل
راہ میں رہ گئے تھک ہار کے جبریلِ امینؑ
خلوتِ خاصِ خُدا میں نبی ﷺ پہنچے اُس رات
پہلے تو غارِ حرا میں بھی رہے گوشہ گزیں
وصل کے شوق نے سب منزلیں ماریں اِس شب
پیشوائی کو ہوائیں بھی محبت کی چلیں
فاصلہ پہلے بھی بے نام تھا دو قوسوں کا
اپنے محبوب ﷺ کو خالق نے کیا اور قریں
اس میں تسخیرِ جہاں کا بھی سبق ہے پنہاں
لائے جو میرے نبی ﷺ دینِ مبیں، شرعِ متیں
پہلے قاصد تھا وہ رب اور نبی ﷺ کے مابین
ہٹ گیا راہ سے معراج کی شب سدرہ نشیںؑ
اُس کو تسخیرِ عوالم میں نہیں ہے تشکیک
جِس کو سرکارِ دو عالم ﷺ کے کہے پر ہے یقیں
اُن سے منوائے ہیں اِسرا نے خدا کے اَسرار
سرِ افلاک جو کہتے تھے، کوئی چیز نہیں
یہ سبق ہم کو دیا رات کے اِک حصے نے
کون سا در ہے عوالم کا کہ جو کُھلتا نہیں
کیا ہے اور کیسے ہے یہ سارا نظامِ شمسی
باتیں پردے میں تھیں جتنی، وہ سبھی آج کُھلیں
رفعتیں ساری ہیں سرکار ﷺ کے بندوں کے لیے
"رہِ یک گام ہے ہمّت کے لیے عرشِ بریں
کہ رہی ہے یہ مسلمان سے معراج کی رات"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نویس اللہ بر لوحِ دلِ من
کہ ہم خود را، ہم اُو را فاش بینم

یہ دل جو خالق و مالک کا گھر ہے — یہی ہے آپ کا سرکار ﷺ مسکن
محبّت آپ ﷺ کی، رب کی عبادت — یہ قصرِ روح کا ہے رنگ روغن
رفو ہو جائے میرا چاکِ داماں — میسّر ہو طریقت کی جو سوزن
جو چاہیں آپ ﷺ تو پہنچے خُدا تک — دُعا، آہ و بُکا، فریاد، شیون
رسائی ہو جو میری اصلِ دیں تک — رسا عرشِ بریں تک ہو مِرا من
میں اندھیاروں کے چُنگل میں پھنسا ہوں — دِیا اُمید کا ہو جائے روشن
خُدا کو اور خود کو جان جاؤں — اگر فرمائیں آقا ﷺ دور اُلجھن
ہو مُجھ پر سرِ توحید آشکارا — بنوں گا ورنہ میں دوزخ کا ایندھن
اِسے پہچاننا بھی ہے ضروری — مِرے آقا ﷺ ہے میرا نفس دشمن
میں دِل سے عبد بن جاؤں خُدا کا — یہی تو اصل میں ہے کارِ احسن

اِسی خاطر ہے آقا ﷺ یہ گزارش
”نویس اللہ بر لوحِ دلِ من
کہ ہم خود را، ہم اُو را فاش بینم“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ازاں فقرے کہ با صِدّیقؓ دادی
بشورے آور ایں آسودہ جاں را

یہ کیا سننے میں اپنے آ رہا ہے — مسلماں میں نہیں خود اعتمادی
کہیں پر اِنحطاط اَخلاق کا ہے — کہیں کمزوریاں ہیں اِعتقادی
اُسے کب بُزدلی سے تھا تعلّق؟ — کہ اصلیّت تھی مُسلِم کی جہادی
خوشامد اور تملُّق اور تصنّع — یہ کج وضعی ہے، یہ ہے بد نہادی

جہاں میں دندناتے پھر رہے ہیں ستم گر، فتنہ جُو، ظالم، فسادی
لُٹی جاتی ہے اِستغنا کی دولت لٹیرے ہو گئے سب اِتّحادی
مِرے سرکار ﷺ فرمائیں توجُّہ مٹے انسانیت کی نامرادی
گزارش کی نبی ﷺ سے جب کِسی نے تو لے ہم نے بھی پھر اِس میں ملا دی
ہوئے اقبالؒ کے یوں ہم نوا پھر
''ازاں فقرے کہ با صِدّیقؓ دادی
بشورے آور ایں آسودہ جاں را''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خرابِ جُرأتِ آں رندِ پاکم
خُدارا گفت ''ما را مصطفیٰ ﷺ بس''
مِرے ممدوح ہیں صدّیقِ اکبر ؓ حبیبِ خالقِ اکبر ﷺ کے ہمدم
ہے جن کی مدح قرآنِ مبیں میں اُنھیں کہیے حبیبؓ شاہِ عالم ﷺ
ہیں سرخیلِ محبّانِ پیمبر ﷺ ہیں بعدِ انبیاء سب سے معظم
وہ ہمراہی تھے ہجرت کے سفر میں شریکِ نُور، تنہائی کے محرم
اُنھیں فرمائے وہ ''صاحب ﷺ'' کا ساتھی کہے ''دو میں کا ثانی'' ربِّ اکرم
شبِ اِسرا کی بھی تصدیق کر دی یقیں اُن کا نبی ﷺ پر یوں تھا محکم
رہیں گے ساتھ ہی محشر کے دِن تک جو ہمراہِ نبی ﷺ رہتے تھے ہر دم
مِرا مُرشِد، ثنا گوئے ابوبکر ؓ کہ جِس سے فیض پاتا ہے اک عالَم
اُنھی کے وصف میں یوں لب کُشا ہے
''خرابِ جُرأتِ آں رندِ پاکم
خُدارا گفت ''ما را مصطفیٰ ﷺ بس''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور ﷺ دہر میں آسودگی نہیں ملتی

حضور ﷺ ہم پہ کرم کی نگاہ فرمائیں — کہ زندہ بھی ہیں مگر زندگی نہیں ملتی
ہمارے لب تو شناسا ہیں مسکراہٹ سے — مگر یہ سچ ہے، حقیقی خوشی نہیں ملتی
تخیّلات کے اشہب کی دوڑ دیکھی ہے — خیال و فکر کی پاکیزگی نہیں ملتی
کُھلے ہیں دیدے مفادات کی طرف سب کے — خلوص و اُنس کی نظّارگی نہیں ملتی
کِسی کو پا کے مصیبت میں جو اُبھر آئے — کِسی بھی آنکھ میں ایسی نمی نہیں ملتی
ہر ایک سمت تکبّر کی حکمرانی ہے — کِسی مزاج میں بھی عاجزی نہیں ملتی
جو دِل سے نکلے، دِلوں تک رسائی رکھتی ہو — کہیں پہ اب وہ ہمیں شاعری نہیں ملتی
بہت تلاش کیا دور دور تک ہم نے — دروغ و زُور تو ہے، راستی نہیں ملتی
تمام سعی کے باوصف، یہ نتیجہ ہے — کہ رہزنی ہے بہت، رہبری نہیں ملتی
یہ پایا ہم نے جہاں بھر کی درسگاہوں میں — کہ شُہرہ علم کا ہے، آگہی نہیں ملتی
زمانہ ہم پہ ستم ڈھا رہا ہے مدّت سے — وہ بے بسی ہے کہ اب آشتی نہیں ملتی
جھمیلے اِس طرح کے آس پاس پھیلے ہیں — دباؤ میں ہمیں کوئی کمی نہیں ملتی
ہوئے ہیں خائب و خاسر جہاں کی قوموں میں — مِلَل میں ہم کو کوئی برتری نہیں ملتی
دبائے بیٹھی ہیں ناکردہ کاریاں ہم کو — حضور ﷺ مخمصوں سے مخلصی نہیں ملتی
حضور ﷺ آپ کی اُمت میں ہیں مگر افسوس — بھٹک رہے ہیں، ہمیں روشنی نہیں ملتی
حضور ﷺ چاہتے ہیں رب سے رابطہ ہم بھی — بغیر آپ ﷺ کے خالق رسی نہیں ملتی

حضور ﷺ آپ بُلا لیجیے ہمیں طیبہ
”حضور ﷺ دہر میں آسودگی نہیں ملتی“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں تو پوشیدہ نہ تھی تجھ سے ہماری حالت
ہم نے گھبرا کے مگر تذکرہ چھیڑا اپنا

اپنے سرکار ﷺ پہ ظاہر ہیں ہمارے اعمال
عرض ہم پھر بھی کیے دیتے ہیں اپنی حالت
اپنی بدبختی ہے یہ، جس سے ہُوا ہے اپنا
مطمحِ قلب و نظر عیش و نشاط و عشرت
جب سے ابدان ہوئے روحِ محمد ﷺ سے تہی
ہم ہوئے جاتے ہیں دُنیا میں نشانِ عبرت
دونوں ہاتھوں سے لُٹاتے تھے زرِ علم کبھی
اب تہی دستی ہے اپنے لیے وجہِ خِفّت
نظم اور ضبط نہیں، بھیڑ ہے ہم شکلوں کی
کارواں کی کوئی صورت ہے، نہ شکلِ ملّت
دیں کی تعلیم جو ہے، اُس پہ عمل کرنے میں
ساری دُنیا کو ہے معلوم ہماری غفلت
کِینہ و بُغض و حسَد سے ہے تعلّق گہرا
خُلق و احسان کی جانب نہیں کوئی رغبت
قحط ہے مہر و مروّت کا، وفا کا فُقدان
کب نظر آتی ہے اخلاص کی کوئی صورت
جتنی اَقدار شرافت تھیں، ہوئی ہیں معدوم
قدر اب ہم میں نظر آتی ہے واحد، دولت
اپنے ماحول میں اب کوئی دِیا تک بھی نہیں
اس طرح گھور اندھیروں میں گھِری ہے قسمت
سیّئات اپنے مقدر میں لکھی ہیں شاید
گم کیے بیٹھے ہیں حسنات سے اپنی نسبت
بولنا پڑ جائے اگر سچ ہی کسی موقع پر
آڑے آ جاتی ہے فی الفور ہماری لُکنت
جو حقوق اوروں کے ہیں اور فرائض اپنے
اُن سے ہوں عہدہ برآ، یہ نہیں اپنی عادت
جب حفاظت نہیں میراث کی کر پائے ہم
لے اُڑے دوسرے یہ دولتِ عِلم و حِکمت
ہو گئی رفت گزشت عزّت و عظمت اپنی
بنی اقوامِ جہاں میں عجب اپنی دُرگت
جب رذائل میں گرفتار ہوئے ہیں سارے
دے گا کب تک ہمیں خلّاقِ دو عالم مہلت
اپنے اعمالِ شنیعہ کی بدولت، اپنی
سأۃ ثانیہ کی کوئی نہیں ہے صورت

پھر نہ اقبالؒ پیمبر ﷺ سے یہ کیسے کہنا
”یوں تو پوشیدہ نہ تھی تجھ سے ہماری حالت
ہم نے گھبرا کے مگر تذکرہ چھیڑا اپنا“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

من اے میرِ امم ﷺ داد از تو خواہم

یہ بدبختی، یہ محرومی ہے یکسر ہماری لے ہوئی جاتی ہے مدّھم
ندامت کے سبب بارِ گُنہ سے اُتر آئی ہے اب پلکوں پہ شبنم
اُتر جائے دِلوں میں بات اُس کی اگر لہجہ مبلّغ کا ہو ریشم
مگر چکّر میں جلبِ منفِعت کے ہوئے ہیں مولوی رُسوائے عالم
جسدِ مِلّت کا ہے سرکار ﷺ زخمی خُدارا آپ رکھیے اِس پہ مرہم
میں اِس کی سربلندی چاہتا ہوں مُجھے ہے اُمّتِ سرکار ﷺ کا غم
نظر آیا جو حالِ زارِ مسلم ہوئی سرکار ﷺ! میری آنکھ پُرنم
اِنھیں آقا ﷺ خدارا! چھین لیں اب جو ہاتھوں میں ہیں بد عملی کے پرچم
نہ ہوں گے آپ ﷺ گر؟ ہمارے کرم فرما نہ ہو گا ربِّ اکرم
خُدارا وہ نظر ملّت کی جانب کہ جِس سے فیض پاتے ہیں دو عالم
مدد گر آپ ہوں تو ہوں مسلماں نگاہِ التفاتِ رب کے محرم
رسائی اُس کی، منزل تک ہے مشکل چلا جِس راہ پر ہے ابنِ آدم
گمان و وہم اب دِل میں بسے ہیں کبھی ایمان تھا اپنا بھی محکم
ہمارا کام کیا جمہوریت سے کہ ہے یہ ظلم اور نفرت کا سنگم
ہمیں درکار ہے دولت یقیں کی عقیدہ ہو رہا ہے اپنا مبہم

مِرا جذبہ ہے قومی، غم ہے ملّی
"من اے میرِ امم ﷺ داد از تو خواہم"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم